سن ابتداے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء لغایتہ آخر دسمبر ۱۹۰۲ عیسوی

مطبع من منبع شام اوده مین چپ کر طیار ہوئی

قیمت عہ

سترہویں کانگریس سنہ ۱۹۰۱ء

عمر کے دن گذار و ہنس کر
دیکھو یہ سال نیا ہے آیا
مے پیو اور پلاؤ اوٹھکر
شاخ اُمید ہری ہو جائے
ابر کی وہ گھٹا مستانہ نکلے
رشک لندن ترا میخانہ ہو
تیزی سے پیو دونا جوبن
آگئی میخانہ مین ہو فصل بہار
چشم میگون گل نرگس تیرا ہے
زلف سنبل کی گھٹا چھائی ہو
رشک سے حال ہو قاضی کا خراب
طرز یورپ سے سجا ؤ اب کی
میز بھی لاکے دو اُسکی رکھدو
اسپہ مہتاب کی ڈالو چادر
آئینہ مہر کا جڑ دو رخشان
بوتل ہر ایک ہو لندن کی بھری
لیٹ بیان ساتھ نہین ہون ٹہرت حور
لچھے ریشم کے ہون گیسو جھٹکے
ہو وہ پوشاک کہ جوبن چھپا یا
وہ بن تنگ وہ اک نکتہ ہو
لوٹ لے جوش جوانی اوٹھکر
گر خیال اپ کی کمر کا کچھ آئے
دل ملے ٹوٹ کی چھ مرجب کی
غارت ہوش وہ عیسائی ہو
نام ہو حور شمائل جن کا
ڈال کر ہاتھ گلے مین جو کہے
میکدہ مین ہو عجب عیش و طرب
لب نازک سے صدا کچھ آئے
جابجا میکدہ مین ہوئین رسے
ہوے رندون کے مسرت انگیز
ہے شہنشاہ ہمارا جو نیا
عیش و عشرت سے زمانہ کو ہو کام
جبتک عالم مین نیا سال رہے

مرد ہو میل نہ لاؤ دل پر
شکر ہے حق نے یہ دن دکھلایا
طاق نسیان سے اٹھاؤ ساغر
دختر رز آج پری ہو جائے
ہفتہ تک ترا سالا نکلے
فخر یورپ ترا میسا نہ ہو
جام دین بھر کے بتان لندن
المبین جام پہ ہون گل کے نثار
خار کو دیکھ کے مژگان شرمائے
دختر رز بن کے بہار آئی ہو
زاہد خشک بنے جل کے کباب
فرش قالین ہو بچھا ؤ کرسی
آبنوسی ہو شب تار کی ہو
جسمین ہو کا کہکشان کی جھالر
ہو یہ مینا نہ پیالن کی دکان
اک گلاسون مین برانڈی ہو کبھی
ہاتھ مین جھٹکے ہو جام بلور
مست آنکھون سے ہو تل ہو چلے
حور کا رشک پری ہو سا یہ
برق اگر خندہ ہو لب غنچہ ہو
ہاتھ جو جن کا رہے سینہ پر
نازکی دیکھ کے پٹی نبجائے
حشر برپا کرے ٹھوکر جن کی
لب کا شہرہ مین مسیحائی ہو
رند ہر ایک ہو گھایل جن کا
اوڈیر جام برانڈی پی لے
لب پہ لب دہو اور ہر جام پہ لب
آنکھ اوٹھتے ہوئے شرما جائے
تاجپوشی کی خوشی کے جلسے
عید کی طرح لین ہنس ہنس کر
اسکے اقبال کی سب مانگین دعا
فرحت افزا ہو نئے سال کا نام
عیش و عشرت کا یہی حال رہے

پھر چکا اب مدار اسپہ گردان
چمن چمکی خوب خاک گلیون کی
رند گھر سے الا سپنے نکلے
آنسو آنکھون کے پیچھے یار آئے
تیری بنسی کو تاکتے پہونچے
کھیلتے کودتے آچکتے ہوئے
ڈھولنا ہر گلے مین ہو لگ سے
ناچتے راہ آئے ہین سرسے
ہنستے خوش ہوتے کھلکھلاتے ہین
مدتین کٹ گئین کڑے دن کی
جنوری مین ادہر تو ہے نوروز
تیری تہری لوٹھی مبارک ہو
جگھٹا دیکھ اپنی سبھا کا
آڑ مین ادھکے یار کھیلین گے
جلد گنجی نکال ہوتی سے
وہ جو کشتی میں جلوہ آرا ہو
آنکھ مین نشہ کے نہین ڈورے
وہ پری چہرہ نظر جو آجائے
چھچھاتا وہ رنگ ہو گہرا
اسکی بو شیخ کا وضو توڑے
قشقی زاہد کی کرکری ہو جائے
سوفت کولے کے ہاڑ مین جھونکا
آج توبہ سے اک پکڑ ہوگی
گوشے مین بگڑ کے بہکین گے
جمع اک جا ہوئے ہین باتونی
خوب زمین آڑائی جاوین گی
پھول پینے کو چڈا گلفیر د
دور دور رہے جانٹے پانے کا
کیسے کیسے شریف دڑھیالے
رڑکے بالے جوان دہشیر آئے
چشم تر سے کی شکل کو ترسی
سب نے رو پیٹ کر گذارا سال
وہ گٹھا دل پہ چھائی تھی غم کی
کیسی کیسی گھٹائین آکے گھرین
بدلیان اوٹھین جھینٹے دینے کو
بجلی آنکھین دکھا دکھاتے تھکی
ایک کی چوٹ کا زکر نہ ہوئی
تھک گئے سب پکارنے والے
اچھلی بے فصل ابر قدرتی
سیکڑون دلپہ داغ دے گیا
غم کی تاریکیون نے گھیر لیے

آگیا اپنے گھر پہ سرگردان
آگئی فصل پھر رنگ رلیون کی
دختر رز کر بہا سپنے نکلے
جیت کر تیر سے چیتے یار آئے
نئی لیش کو تاکتے پہونچے
جھینپتے گپ اڑاتے بکتے ہوئے
چھپے کوڑی سے جیب گولک سے
دل مین ہر آج خوب ترین بر سے
دختر رز کے سہاگ گاتے ہین
ڈالیان جٹ گئین شبر دن کی
جون مین جشن سے جہان افروز
نت نئی دل لگی مبارک ہو
قفل پھر تی سے کھول مٹی کا
بط مے کا شکار کھیلین گے
پیشین سب تیری ہو تی سوتی سے
موج مین خوب ہی نظارا ہو
پھر محبت سے دیکھ دہرا دے
آنکھ مین بیخودی سما جائے
پانی زاہد کا جس سے ہو زہرا
منہ مرا قفل آرزو توڑے
زہد و تقوے تری پری ہو جائے
تیرے ونگل مین آکے تم تھونکا
وہ ہی دیوانون کی سی ز گر ہوگی
کبھی ہشیار ہو کے چلین گے
آج پیران کی شان الاتونی
خوب ہانکین لگائی جاوین گی
پھول سے بیٹھے رین تیرے سب پیرو
ایک عالم ہے گورے کالے کا
تیرے چہرے کے لیتے ہین چالے
تیرے پانی کے فیض بہر آئے
قسمت ہماری کی ہو چکی برسی
رنجتے رہتے کٹا ہے سارا حال
ٹرختی ایک رعد کی دہچکی
کیسی کیسی ہوائین چلکے پہرین
کیا کیا لپکا ہے کوندا لینے کو
سوا شارے سے کیسے بلا کی چمکی
دل تردہ کو کچھ خبر نہ ہوئی
چل بسے سب بہانے والے
سنہ ترا نا ہوا روان بیتی
ساتھ شمع و چراغ لے کے گیا
جس طرف دیکھیے اندہیرا ہے

ہے ہوا اعجاز ہو ساقی ہو بہار
گل ہو گلشن ہو فزا اور نگار
راقم — لارڈ آف انڈیا –

ساقی نامہ

سنہ روان کا ماتم اور سال نو کا خیر مقدم

تو رہے تیری رہے رہے ساقی
وقت آیا بہار پہ جلد اوٹھ

مین رہون قفل مے رہے ساقی
کھینچ توبہ کو دار پہ جلد اوٹھ

پہنچے سال بھر سے ہین بے کیف
کٹ گئے تو کہنہ غم تھے اُن کے
نکلا اس سال سنارا بل بالکل
کس قدر دن رہے کڑے بھائی
بخت برگشتہ نے کیا جو بویر
رنج اک دن ہٹا نہ غم کھسکا
سے گلگون سے جام بھر ساقی
جلد شیشے سے اب نکال پری
جب تلک اپنی آنکھون سے پی جائین
عید کا جشن ہو گئے سے ملین
بانٹے گیندون کے لاکے مالن ہار
رنڈ گجرائے ہاتھ سے پہنے ہون
زور سے بج [illegible] ہاتھ چوتا لا
دل لگی دل لگا کے ہوتی ہو
سال بھر بھر بادہ تر سے رہین
دل جلا آب آتشین کے لیے
دشمنی کی سب ترک عادت نے
جسم انگلا [illegible] نے توڑا سو
فرش کیا کہان کی زینت و زین
نہ اگر ہوگی سند تجھے زر
نہین سند اگر تو ڈر کیا ہے
کم نہین کچھ یہ ٹھاٹھ تیرے لیے
جلد تو زبان نکال انواسون
بھیگنے پردہ سونے ہی بو نکلے
ظرف مٹی کے کوٹے کو رہ ہون
کچھ ہون اوپر ہوا جائے ہوے
تیری آنکھون پہ ہو نظر سب کی
سبکو تو اک سرے سے دیتا جا
اس طرح ہاتھون ہاتھ دور چلین
ایک دو تین چار پانچ چھ سات
دین صدا شہر لوٹے سب جم کی
کر سکے رنج انتظار کے ساتھ
سال گزرا خدا خدا کر کے
تھا عجب طرح کا یہ سال روان
سب سے پہلے سید ہاین ملک دہر
انکا سایہ جو اٹھ گیا سر سے
انکا جانا تھا کیا کہ آفت تھی
ہر طرف سے غمون کی یم ہوتی
ہیضہ آ چلا کہین کہین طاعون
کوئی جھٹ پٹ گیا کوئی تڑپ
کوئی دو تین گھنٹے پڑ کے مرا

اتنے اب کب تلک ہین بے کیف
ون گئے نہ تم مبتلا اُن کے
ہوتے دونون ہاتھ شل بالکل
لاکھون جو تین ہین ٹرے بھائی
روز دیکھی نہ ریتون کی سیر
اور سکا کچھ کر سکے نہ ہم اسکا
ٹھیری آنکھون پہ کر نظر ساقی
آسمانے اندر سبھا کی لال پری
جان سے ہاتھ دھو کے پھر جی جائین
پیاری بنت عنب کے پھول کھلین
منہ سے ہون [illegible] کو منہ ہاتھ
زاہد و شیخ [illegible] دیکھتے ہون
بیٹھ رہا ہو وے گول سر ڈالا
ہم ہون پیر مغان کی پوتی ہو
بھر برس سے زیادہ تر سے رہین
جا رہی پی کے دن گزار لیے
دوستی کی سے درد فرقت نے
ایک اک عضو ٹکا پھوڑا سے
جلد آ شیشہ جلد جان سے بے چین
نہ بدل جائیگی ہماری لطف
گنجھتا تو کہاں دست کا سمجھا ہے
بس ہے خالی زمین میرے لیے
نشہ مین آکے قلیح ہوتا نشون
جس سے ہر دلکی آرزو نکلے
ٹاٹ کے تین چار روپے ہون
کچھ زمین پہ ہون لوٹا ٹوٹے
آنکھ پڑتی ہو جام پہ سب کی
مٹھی بھر بھر کے دام لیتا جا
صحبت شہ کے ساتھ دور چلین
جام قیصر پی لین ہاتھون لوٹ
سبے رہے ایڈ ورڈ ہفتم کی
درد سر ہیچ ہا خمار کے ساتھ
زیست تھی جی بچے جو مر مر کے
ایک دن خوش رہے نہ پیر و جوان
جنوری مین ہوا یہ جان پہ قہر
نہ تھما اشک دیدۂ تر سے
نت نئی روز اک قیامت تھی
جان اک دن نہ رنج سے چھوٹی
لیکے جا ہین کئی ہزارون خون
آج یان کل وہان کہی گر پڑ
اور کوئی ایڑیان رگڑ کے مرا

ہر اک اپنا پرایا روتا تھا
ہوے بیٹھے بٹھائے بیدم جن
دن دہاڑے تھا رات کا کیا ذکر
ایک کو روئے ایک کو ترسے
مار ڈالا کہین بستانی سنے
کہین بے وقت آئے دو ہچکیا
آن مین مدتون کے ساتھ چھٹے
میان بیوی کا ہاتھ چھوڑ گیا
بیٹے نے باپ کی کمر توڑی
باپ مر کر یتیم چھوڑ گیا
دولہن اک شب کی رنگ ہی لٹ کر
چل بسا اوسکا پوچھنے والا
کہین دولہا بچا دولہن نہ رہی
دھوم سے کل برات جاتی تھی
کل جہان ناچ گانا ہوتا تھا
گائے جاتے تھے کل سہاگ جہان
شاد و ناشاد بچا رہا کوئی گھر
ایک دو دس مرے نہ چار مرے
بیسیون فخر خاندان نہ رہے
پارہ پر جو تھے کٹ گئے وہ نہال
مہرون کے لیے زوال ہوا
حادثے سیکڑون ہوے یون تو
شاہ عالم کا اک جوان فرزند
پہلا بن بیاہا تھا جو شہزادہ
باپ اک سے کہتے تھے یہ بات
ٹکڑے قلب جگر کے ہوتے تھے
کل جو حجلہ مین تھی دولہن روپوش
ہر محلے مین اک تلاطم تھا
پھول جو کل کھلا تھا آج نہین
گود بچے سے مان کی خالی ہے
کہین بیوی میان کو روتی ہے
کہین ماتم ہے نوجوانون کا
کہین رخصت دلون سے چین ہوے
کوفت کے ساتھ بیقراری ہے
کہین رونا ہے اپنے جینے کا
غم کلیجے کو مسلے ڈالتا ہے
خوب ظالم نے ہاتھ پاؤن ہلائے
تھک گئے لکھنے والے تھا نون مین
جب سے جاڑا پڑا چلا پھیلا تو
ٹپکا پکل سے یہ جس جاتی
اسکا غم کسکو کون روتا ہے

جسنے دیکھا اٹھایا روتا تھا
نانے تانے نئے نئے سب خون
آن ہوتی تھی بات کا کیا ذکر
نکلے دو دو جنازے اک گھر سے
جان دیدی کہین جوانی نے
کہین بیٹھے بٹھائے راج لٹا
بچے ماؤن سے ہاتھون ہاتھ چھٹے
بھائی بھائی کا ساتھ چھوڑ گیا
یاس نے آس سے صبر توڑی
رانڈ کو دل دو نیم چھوڑ گیا
مر گئی دل ہی دل مین گھٹ گھٹ کر
موت نے قہر مین کیا جالا
جی جلا شمع انجمن نہ رہی
آج دیکھا تو لاش آئی تھی
آج دیکھا تو کوئی روتا تھا
آج وان رو رہے تھے خورد و کلان
نوجوان موت نے کیا ہو گزر
سیکڑون بلکہ بے شمار کرے
لہلہاتے ہوے جوان نہ رہے
جو نہ پھیلے تھے چھٹ گئے وہ نہال
سبزۂ حسن پائمال ہوا
دل کو برنا رہے ہین لیکن وہ
ایک عاشق حسین کا دلبند
سہرا تابوت پہ تھا وہ دلدادہ
پھرے دولہا کی جا رہی ہو برات
ہنس کے کہنے پہ لوگ روتے تھے
آج صندوق مین تھی وہ خاموش
دو دین اک کم تھا گھر مین اک غم تھا
ہنس کے جو کل ملا تھا آج نہین
اور پلنگڑی جوان کی خالی ہے
کہین ماں بھائی کو روتی ہے
کہین نوحہ ہے بے زبانون کا
بدلے ناز و ادا کے بین ہوے
تھر اک آنسوؤن کی جاری ہے
دل جلاتا ہے داغ سینے کا
رنج ہر وقت دم نکالتا ہے
خاک مین اچھے اچھے پھول ملاے
خاک اڑنے لگی مکانون مین
کم ہوا اس بلائے بد کا چڑھاؤ
اٹھ گئے ڈسکٹے کی ہے خبر آتی
ساری دنیا مین یہ تو ہوتا ہے

معلم الشطرنج المعروف بیار شاطر

حجامت ۳۰ ۲ صفحے تقطیع ۲۹ - ۲ ۱ قیمت فی جلد ۲ (علاوہ محصول ڈاک)

جسکو لالہ راجہ بابو صاحب ماتھر مصاحب حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ سپرنٹنڈنٹ پبلیس گیجٹ پارمنٹ خلف الصدق جناب ماسٹر پیٹی لعل صاحب

(ریٹائرڈ سرشتہ تعلیم پٹیالہ) نے نہایت محنت و ذاتی تجربہ اور بہت سی کتب انگریزی کے مطالعہ کے بعد بامحاورہ اردو مین تیار کیا ہے جسمین علاوہ تاریخ وروایات ایجاد شطرنج و قواعد و فوائد کھیل و مختلف اقسام شطرنج مثلاً رومی - غالب - دیوانہ شاہ و سہل طریق بچانے بازی - چال و مات جملہ مہرہا کے ذو عدد عدد نادر نقشہ جات (مع حل) و دیگر بیشمار اتعاب و حالات دلچسپ جنکی تشریح کی اس مختصر مین گنجایش نہین ایسے مفید نوٹس وغیرہ دیے ہین کہ انکی تعلیم سے معمولی طلبا بھی استفادہ حاصل کر سکتے ہین - گویا دنیا بھر کے شاطران قدیم و حال کی معلومات کا ایک نادر ذخیرہ یا عطر ہے - ایسی مکمل - مستند و دلچسپ اور لاجواب کتاب اس فن کی آج تک کسی زبان مین شائع نہین ہوئی ہے - کتاب کو پیش کرنے اور میچ ٹورنمنٹ شملہ کے جیتنے کے موقعہ پر مصنف صاحب کو پیشگاہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر سر گیاشی سے ایک معقول انعام اور عمدہ خوبصورت گھڑی طلائی عطا ہو چکی ہے اور امسال اسی ٹورنمنٹ کے خاتمہ پر (تین سال متواتر کامیابی کے بعد) کپ مل چکا ہے - مصنف صاحب غالب شطرنج کے کھیلنے مین کمال رکھتے ہین - اخبار سول - پایونیر - ٹریبیون وغیرہ جملہ معزز اخبارات اردو نے اس کتاب وہ ٹورنمنٹ کی نہایت تعریف لکھی ہے -

نوٹ - ایجنٹان کتاب و کمیشنٹ - زیادہ جلدون کے خریدارون کے ساتھ خاص رعایت کی جاویگی - درخواستہا سے جلد دفتر اخبار ہذا مین آنی چاہیے -

---

دی نیو کمیشن ایجنسی

اس ایجنسی کے ذریعہ سے آپکو اور آپکے احباب کو لکھنؤ کا ہر قسم کا مال چکن و ذردوزی کا سامان وعطریات وعرقیات و مربہ جات وادویہ - بوٹ و سلیپر سادہ و کامدار - ظروف برنجی و مسی وکتب ہر علم و گوٹہ و ٹھپہ و اشیا کار چوبی و پارچہ ہر قسم ولایتی و دیسی و نیز پارچہ ریشمی ہمارے ملک کا بنا ہوا ہو جو منسوب بمقام نہین ہوتا - یعنے فرخ آباد - مرشد آباد اکبر آباد - وغیرہ کا کپڑا بکفایت اور بہت سستا - بلا مشقت و زحمت مل سکتا ہے -

فصل پر خربزہ دانہ بھی بھیجا جاتا ہے - آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ایک دفعہ فہرست ملاحظہ فرما لیجئے -

آپکا سیلائر - شاہ محمد خان - کمیشن ایجنٹ
(کوٹھی عنایت باغ آمین آباد لکھنؤ)

عرق گلاب

اس گلاب کو ایک یورپین کمپنی مقام خراسون مین - ہندوستان کی اعلی درجہ گلاب نگرانی ایک یورپین منیجر بذریعہ کل کشیدہ کرتی ہین - اسکی عمدگی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اسکو باشندگان انگلینڈ نے قبولیت کا درجہ دیا ہے - آجتک کسی ہندوستانی کو نصیب نہین ہوا ہم دعوی سے کہہ سکتے ہین کہ ہندوستانی کارخانون کا کشیدہ گلاب اس کے مقابلہ مین بالکل بے قدر ہے - جنہنے ایک مرتبہ اسکو استعمال کیا پھر دوبارہ ہندوستانی کارخانے کے گلاب پر نظر تک نہ ڈالی - اسکا ایک چھٹانک خوشبو تیزی اور فائدے مین ہندوستانی سیر بھر سے صد درجہ بڑھا ہوا ہے صد ہا ہندوستانی اور یورپین اسکی خوبیون کے قائل اور تعریف مین رطب اللسان ہین - ایک بوتل سے آپکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم اپنے دعوے مین کہان تک سچے ہین - ؎

صادق ہون اپنے قول مین غالب خدا گواہ
کہتا ہون سچ کہ جھوٹ کی عادت نہین مجھے

بنظر آسانی کار رفاہ عام قیمت فی بوتل ٹکٹ سرخ عمان ٹکٹ بیلا للہ رجسٹری سنہرا ٹکٹ محصول ذمہ خریدار -

عطر گلاب - نہایت نفیس ذاتی کل کشیدہ اصلی فی تولہ صہ روپیہ -

روح گلاب - اس کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ گلاب ایسے شاہ گل کی یہ روح ہے جو بذریعہ کل کے ولایتی کارخانہ مین جسم نک شاہ گل سے نکالکر نہایت نفیس بیکر زجاجی مین کر کے ہدیہ شوقین مزاجان ہے - مہوشان مہ پارہ اسکی خوشبو کے آگے مشک ختن گرد ہے بازار نافہ تتار سراسر خطا کا سرد ہے ذرا سے کپڑے پر لگا کر جسطرف نکل جائیے تمام کوچہ و برزن معطر ہو جائے - حسینان ماہ سیما و گلعذاران ماہ پیکر کے لباس مین مل دیجیے پھر دیکھیے کیونکر آرزو پوری ہوتی ہے فی تولہ للعہ روپیہ -

المشتہر
میر قدرت علی خان منیجر خاص ایجنٹ عرق و عطر گلاب پروپرائٹر لبرل اخبار اعظم گڑھ - لکھنؤ مین ایجنٹ عرق گلاب و عطر گلاب حافظ محمد صادق واقع محلہ قاضی کا باغ ہے

The Great Remedy Ceebe

اکسیر اعظم

عصبی ضعف جس سے مادہ حیوانی ضعیف ہوتا ہے قوت مردانگی جاتی رہتی ہے شباب کی بے عنوانیون تمام ضعف قبل از وقت انحطاط جسمی کا کم ہونا ضعف بصر - چہرہ پر مہاسون دو دو ڑون کا نکلنا - بدخوابی درد کمر طرح طرح کے وسواس کا پیدا ہونا - پھرتی کی کمی - خیالات کی بدلی - ضعف حافظہ - جریان رگون کا پھول جانا - اضمحلال خاطر - سانس کا پھولنا اختلاج قلب - چہرے کی اداسی - گردے اور مثانے کے تمام عوارض - غرضکہ آلات تنفس کی تمام شکایات - جگر کی بیماریان وغیرہ وغیرہ سب رفع ہو جاتی ہین - حال مین یہ تازہ نسخہ ایجاد ہوا ہے مریضون کو کبھی ناکامی نہین ہوئی - مفصل حال ٹکٹ دار لفافہ وصول ہونے پر لکھا جاسکتا ہے -

المشتہر
پادری جان ولسن نمبر ۴۹ مور ملبو روڈ لی کنٹ انگلینڈ -
(اخبار کا نام بھی لکھنا چاہیئے)

معزز انگریزی وہندوستانی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دواؤن کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپے معرقی سرمہ فی تولہ ۴ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب۔

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑا بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کے لیے بطور اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر ایک کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم دیوی بعمر ۲۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پہتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دُکھتی تھین انہین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین دن تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دُھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم - ڈاکٹر بیج لال گوس رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے۔

مدار المہام دکن — ارے یہ تو بڑا بھاری گولہ نکلا —

خچری ما تقیمان

تیسرا سبق

مسٹر اودھ پنچ ۔ حضرت مارننگ ۔ سبق کاون ہے ۔ سعادت مند طالب علم پھر حاضر ہے ۔ سبق سن لیجیے اور جلدی تکمیل کورد کی اجازت دیجیے ۔

سب سے بڑا اگر سوانح نگاری کا یہ ہے کہ انسان کے سچے سچے حالات قلمبند کیے جائین اور کوئی بات چھپائی نہ جائے ۔ مگر ایشیائی خیال نے ابھی اتنی ترقی نہیں کی ۔ سید احمد خان جو عالی خیال کے گویا ایک اعلی نمونہ قرار دیے جاتے ہین اور جنکے دیول کا پتچارہی آئینہ تماشائے ہندوستان مین کوئی ہوا نہیں وہ بھی اس خیال کی بلندی تک نہ پہونچ سکے اور اونہین اسکی ہمت نہیں ہوئی کہ قانون قدرت کے اس مسئلے کو اپنے حالات سے ثابت کرین کہ کوئی انسان اگرچہ کتنا ہی بڑا کیون نہو نقائص و عیوب سے خالی نہیں ہوتا ۔ مشہور ہے کہ سوانح سرسید کی ترتیب انہین کی زندگی مین شروع ہوگئی تھی اور اس کام کے لیے اونھون نے بہت سارے نوٹ بھی لکھوائے تھے ۔ مجھے تمام نوٹون سے بحث نہیں ۔ سردست ان نوٹون کی طرف اشارہ کرنا ہے جو اب "سیرت فریدیہ" کے نام سے مشہور ہین ۔ سیرت فریدیہ شائع ہوگئی ہے مگر افسوس اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ اوسمین کل وہ مضامین نہیں ہین جو اصل یادداشت مین تھے اور اسکی گواہی دبی زبان سے کچھ حضرت حالی بھی دیتے ہین ۔ ہرچند یادداشت مین بھی اسی انسان کمزوری کی وجہ سے جو چھوٹی حالت سے اعلی درجے کو پہونچتی ہے انسان کو اپنی ابتدائی پست حالت کی اصلی یاد سے روکتی اور اوسکے تذکرے کے وقت ایک خاص ادا سے شرمندہ دکھاتی ہے آزادی کے ساتھ کھلی ڈلی تفصیل نہ تھی مگر خیر جسقدر تھی غنیمت تھی ۔ اشاعت کے وقت اوس قدر قلیل کو بھی حذف کر دیا گیا جس سے کتاب بالکل قابل قدر نہ رہی ۔

اصل یہ ہے کہ سرسید کو اپنے نانا پر بڑا فخر تھا اور واقعی وہ کسی قدر فخر کے قابل بھی تھے کہ اکبر شاہ ثانی کے (اگرچہ وہ برائے نام ہی بادشاہ کیون نہ ہون) وزیر رہ چکے تھے ۔ لیکن خرابی یہہ تھی کہ ان کے دادا کوئی بڑے آدمی نہ تھے معمولی کشمیری تاجر تھے اور معمولی کشمیری سوداگرون کی طرح پیٹھ پر شال کی گٹھری لیکر دلی کی سرا مین وارد ہوے تھے ۔ یہ ایک ایسا معمولی مضمون تھا جسکے لکھنے یا لکھوانے مین سید احمد خان جیسے وسیع الخیال آدمی کو کوئی عذر نہونا چاہیے تھا ۔ مگر وقت اشاعت اونھون نے بعض اپنے محرم راز جلیسون سے پوچھا کہ کیا یہ کوئی عیب کی بات ہے کہ کسی کے بزرگون مین کوئی تجارت کا معمولی پیشہ کرتا ہو ۔ ہرچند اکثرون نے کہا کوئی عیب کی بات تو نہیں معلوم ہوتی ۔ مگر نہیں معلوم پھر کیا کونسل ہوئی کہ یہہ مضمون نکال دیا گیا ۔ شاید یہہ سمجھے ہون کہ انکے نانا کے دادا خواجہ عبد العزیز جو شال کشمیر سے لائے تھے اوسمین دلی مین آکر کوئی اوہوڑی استر کی جوتی لپٹ گئی تھی ۔ حالی نے اگرچہ جوتی کو پھینک کر شال کے ساتھ خواجہ عبد العزیز کشمیری کو پیش کر دیا ہے مگر مین دیکھتا ہون کہ اونکے ناصیہ حال سے ناراضی کے آثار ظاہر ہین ۔ وہ کہتے ہین کہ "اگرچہ مین ایک معمولی تاجر تھا ۔ جوتیان چٹخاتا کشمیر سے آیا تھا ۔ سرا مین ٹھہرا ہوا تھا ۔ لٹ پٹی دستار کے ساتھ شال کی گٹھریا اپنی پیٹھ پر لادکر امیرون اور رئیسون کی ڈیوڑھیون پر پڑا پھرتا تھا مگر ہر حال مین محنت کی گرد چہرے کے آئینے کو صاف و شفاف رکھتی تھی ۔ جانفشانی کا عرق غیرت کے جیب و دامن مین موتی ٹانکتا تھا ۔ بازو کی قوت اپنی مدد آپ کرتی تھی ۔ کسی کا محتاج نہ تھا ۔ خدمت کو ننگ سمجھتا تھا ۔ نوکری کو عار جانتا تھا ۔ زار پیشہ تھا ۔ نہ امیدواری کا تردد تھا نہ معزولی کا اندیشہ تھا ۔ تھوڑی محنت کرتا ۔ بہت سا روپیہ کماتا ۔ کیمیا کا نیا نسخہ تھا ۔ پشم سے روپیہ اشرفی بناتا ۔ مگر افسوس ہمارے سعادتمند نواسے نے اس پہلو پر مطلق نظر نہ کی ۔ اسکو شال کی پشم کالی معلوم دی ۔ اوسنے اپنے بزرگون کی انجمن مین ہمین بیٹھنے کے قابل نہ سمجھا ۔ آٹے سے بال کی طرح نکال پھینکا ۔ لخت جگر کا ایسا سلوک جگر مین زخم ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ حال کی تقریب کچھ ایسی ہوئی کہ مرہم نہیں کہ اس زخم کو مندمل کر دے ۔ مین دل مین ناسور لیکر اس انجمن مین اب بیٹھ نہیں سکتا ۔ مجھے چین سے اب اوسی بہارستان نسیان مین پڑا رہنے دو" ۔

راقم ۔ طفل مکتب ۔ بقلم دکن پنچ ۔

مہاراج کو حق رکھے شادکام
نئی عرض کرتا ہے آج اک غلام

ڈیر پنچ ۔ مہاراج پنچ ۔ بنگیلے پنچ ۔ بیوگرافی لکھنے کا قدیم سے دستور ہے مشاہیر کے حالات لکھنے کا ہمیشہ سے طریقہ جاری ہے ۔ ابھی اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کا ایک نوٹس نظر سے گزرا کہ وہ موجودہ زمانہ کے ممتاز اور نامی اشخاص کے حالات زندگی لکھنے کے لیے مستعد ہین اور ملک سے چاہتے ہین کہ وہ اپنے اپنے ضلع کے چیدہ اور برگزیدہ اشخاص کے حالات زندگی سے انکو مطلع کرین ۔ مجھے پیسہ اخبار سے کیا سروکار کہ جو اپنی لیاقت سے فائدہ لا ہو پہونچا ؤن ۔ مثل مشہور ہے اول خویش بعدہ درویش ۔ کہا کہ لاؤ اپنے پیارے پنچ ہی کو اس سے محروم نہ رکھون ۔

یہہ ضلع کچھ بہت نامی ضلع نہیں ہے نہ یہان کوئی افسر لایق کلکٹر ہے ۔ صبح روز ہوتی ہے ۔ شام بھی وقت پر ہو جاتی ہے ۔ کام سرکاری قانون کے مطابق چلا جاتا ہے ۔ عدل نوشیروانی اور صفائی کام مین یہہ ضلع اور کسی ضلع سے پیچھے نہیں ہے عمال ۔ اور اہلکار روز بلاناغہ کچہری جاتے ہین لیکن تعطیل و بیمار ہین نہیں جاتے ہین ۔ اکثر پاؤن پیدل جاتے ہین اور اکثر گھوڑون بگھیون کو اوڑاتے جاتے ہین ۔ لیکن جو امر میرے خیال مین ذکر کے لایق ہو سکتا ہے وہ جانے مہاراج صاحب کا ۔

دیو۔ باوجودیکہ آپ اس ضلع کے اعلیٰ عہدہ دار ہین۔ صورت و شکل مین تو انسان ہین جیسی ناک کان آنکھ سب انسانون کی ہوتی ہے ویسی ہی آپکی بھی ہین لیکن حسن اخلاق آپ کا اور ذاتی صفات حسنہ مین آپ خاصکر قابل ستائش ہین۔

آپ بیحد شگفتہ مزاج اور خلیق ہین مروت آپ مین کوٹ کوٹ بھری ہے۔ آپ جس طرح ہندؤن کے ہمدرد ہین۔ اوسیطرح مسلمانون کے محب ہین۔ مسلمان فطرتاً اس ضلع مین کم ہین۔ لیکن جس قدر ہین اونپر انکی نظر عنایت ہے۔ آپ شگفتہ مزاج اور خندہ رو رہتے ہین۔ ہر شخص سے بکشادہ پیشانی ملتے ہین تعصب آپکے مزاج مین چھو نہین گیا۔ ہندی تو انکی موروثی زبان ہے لیکن اُردو۔ فارسی۔ عربی۔ اور غالباً سنسکرت مین بھی انکو کامل دخل ہے آپ نے شعر کبھی نہین کہا لیکن کہہ سکتے ہین۔ ہزارون اشلوک آپکو ازبر ہین۔ کلام مجید کے بھی آپ نیم حافظ ہین۔ یعنی کوئی کوئی آیت یاد ہے۔ انگریزی بھی آپ کی بہت اچھی ہے۔ خط آپ کا نہایت پاکیزہ ہے۔ اکثر زبان دشناسی تحریر مین استعمال فرماتے ہین دستخط انکے خاصکر شاندار ہین۔ غرض جو صفات حمیدہ سادگی اور بے تکلفی۔ غیر مصنوعی خلاق کے ایک انسان مین چاہیے وہ آپ مین موجود ہین۔ شیرین کلامی آپ کا خاص حصہ ہے۔ جو تقریر منہ سے گویا پھول جھڑتے ہین۔ مغز بھی آپ بہت بڑے ہین۔ تاریخ مین بھی آپکو کامل دخل ہے اور مہابھارت ہو رہ سے لیکر آجتک کے قصہ ازبر ہین۔ مین مسافرانہ اس ضلع مین وارد ہون۔ مجھسے ایسی جلدی مین اور کیا ہو سکتا ہے۔ روانگی مین ایک ترجیع بند جسمین سنے دیکھیا ہے۔ جو نذر کرتا ہون۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ حضرت مین شاعر نہین ہون آپ ہندی کی چندی نہ نکالیے گا نہ کچھ حیلہ کا آپ سے آرزو مند ہون جوڑ توڑ کر۔ آپ اعتراض کانا شروع کر دیجیے۔ امید ہے۔ کہ آپ صرف اسی قدر کہہ کر لیجیے۔ کہ جلدی مین غریب سے کیا ہو سکتا تھا!!!۔ اور مہراج صاحب بہل امید ہے کہ اسی قدر کہکر داد سخن سے شاد فرمائین گے۔ (ٹھیک تو ہے) کیونکہ مجھے اونسے بھی مزید صلہ کی خواہش نہین ہے صلہ نجویستم و شعر فروشی نکنم۔

دنیا مین اچھون کی تعریف کرنا اور اونکے حسن و صفات کی داد دینے کا دستور ہے اس لیے مین بھی یہ تکلیف اپنے اوپر گوارا کی ورنہ مین مسافر ہون مجھے کسی کی خوشامد اور تعریف سے کیا غرض آج یہان کل وہان سے درویش روان رہے تو بہتر۔ خدا ایسے نیک صفات اشخاص کی مدد کرے!!!۔

ترجیع بند

پھر کر بہت دیکھا جہان | دیکھا نہین ایسا جوان
عاجز خلیق و مہربان | لطف و مروت بیکران

مہراج پیارا ایکطرف ساری خلقت ائی ایکطرف

اخلاق مین مشہور ہے | شہرہ قریب و دور ہے
اچھون کا جو دستور ہے | سب مین یہی مذکور ہے

مہراج پیارا ایکطرف ساری خلقت ائی ایکطرف

گو ہے وہ ہندو برہمن | پر ہے مسلمان دوست دین
شیرین بہت اوسکا سخن | یک رنگ و یکتائے زمن

مہراج پیارا ایکطرف ساری خلقت ائی ایکطرف

جتنے مسلمان ہین یہان | اونپر ہے لطف بیکران
کہتے ہین ہو ہو شادمان | مہراج باشد در امان

مہراج پیارا ایکطرف ساری خلقت ائی ایکطرف

ہندی تو ہے اوسکی زبان | اُردو بھی ہے اوسکی بیان
لے لیوے کوئی امتحان | انگریزی مین فرفر کتان

مہراج پیارا ایکطرف ساری خلقت ائی ایکطرف

ہے منتظم دفتر کا دان | اُردو کے صیغہ مین یہان
ہے رعب صورت سے عیان | کہتے ہین سب پیر و جوان

مہراج پیارا ایکطرف ساری خلقت ائی ایکطرف

ہے کام مین اپنے وہ چست | ونتہ کو رکھتا ہے درست
کرتا نہین ہے درگذر | غلطی ملے اوسکو اگر

مہراج پیارا ایکطرف ساری خلقت ائی ایکطرف

لیوے جو سر تی کا قلم | دفتر مین نقل ہو وہ ادیم
سب لشکر مین ڈرین بہم | مہراج کیا کرتے رقم

مہراج پیارا ایکطرف ساری خلقت ائی ایکطرف

ہے مستقل وہ قول کا | جو کچھ کہا وہ کر دیا
ہے دوست وہ اسلام کا | برپا رہے یارب صدا

مہراج پیارا ایکطرف ساری خلقت ائی ایکطرف

لکھہ دین اتو جب کہا | بس جان لو وہ لکھہ گیا
جو کچھ کہا اچھا برا | پھر وہ نہین اوس سے ہٹا

مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

غصہ نہین ہے چھو گیا | کہتا ہے یہ چھوٹا بڑا
مہراج ہین بس مغتنم | ان سے نہین کوئی بڑا

مہراج پیارا ایکطرف ساری خلقت ائی ایکطرف

خوشخط بہت ہے وہ جوان | دستخط سے شرفی کے عیان
خط شفیعہ کا سا ہے سان | یا غنچہ کھولے ہے زبان

مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

کسکی بھلا یہ تاب ہے | جو وصف اوسکا لکھہ سکے
شاعر بہت مجبور ہے | سچ سچ تو یہ لے پنچ ہے

مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

پنچ — شاباش اور جلدی مین کیا سکتا تھا۔

راقم — ایک شاعر غرا

چون بار رہمی بر دعزیز است

ہمارے خچر کی سوانح عمری

ڈیر پنچ۔ سلام علیکم۔ مزاج اقدس۔ آپ کے بیان حیات شیخ چلی دیکھکر منہ مین پانی بھر آیا۔ کہ مین بھی اپنے خچر کی سوانح عمری

بغلی دشمن

لکھنؤ - جو مین نے ابھی ابھی نیلام مین
مع ایک اسپ مادہ ہمراہی اوسکے خریدا
ہے اور جو نیلام ہوتے وقت ایک رسّی
مین بندھا ساتھ ساتھ لاتا ہے - بقول
ایرانیون کے چہ خوش بودے اگر این
قلادہ بہ گردن نبودے -

سنیے جناب - یہ خچر اور اسپ مادہ
جسکا مین ذکر کرتا ہون - میان نبّی دھوبی
کی گدہی کا بچہ ہے - اسکا باپ اگرچہ اصلی
گدھا نہ تھا اور قد مین بھی بہت بڑا نہ تھا -
لیکن بے انتہا جفاکش تھا - دھوبی کے
پاس غریب کے ایک ہی گدھا تھا جسپر
وہ تمام محلّے والون کے کپڑون کا بار لادا
کرتا تھا - اتفاق سے ایک دن میان نبّی
لکھنؤ گئے تھے اور کسی شہر کے والے سے
آپ سے مراسم ہو گئے جسنے ایک کانی گھوڑی
ڈھائی روپیہ کو میان نبّی کے ہاتھ بیچ ڈالی
اب ہمارے میان نبّی - ایک عدد گدھے
اور ایک عدد گھوڑیا کے مالک ہوئے اور دونون
کو ایک ہی سندان مین لاکر ناند کے قریب
باندھ دیا - رات کو ایک ہی کھونٹے پر
بندھے رہتے - اور صبح گھاٹ پر کپڑے
لادکر دونون لیجاتے - انس و محبت کا
نشا سمجھیے یا ایک جائی کا اثر - کہ اوسی گدھے
سے یہ گھوڑی حاملہ ہوئی اور ایام معینہ
گزرکر - یہ ہمارے میان خچر صاحب پیدا ہوے
اور پلنے پرورش پانے - دھوبی پر جوا دبا گیا -
آپ بڑا ہوا - بی بی مری اور سال کے اندر
سب کارخانہ درہم برہم ہو گیا - مکان
ویران ہو گیا - وہ گدھا بھی مر گیا - یہ
خلف الرشید اونکے - میان خچر صاحب -
مع اپنی مادر مہربان کے صرف بچ رہے -
جسکو زمیندار موضع پانڈے رام کشن نے مال
لاوارث سمجھکر قبضہ کیا - گھوڑی تو اونکے
تحت تصرف مین آئی - اور بہل لانے
گھانس لانے سواری دینے مین لگ گئی -
آدھ سیر دانہ بھی اوسکے لیے مقرر ہو گیا اور
منگو اچمار رکھوا ہے سے تاکید بھی ہوئی کہ
یہ روز مل بھی دیا کرے اور گھانس بھی کبھی
کبھی بیلون کی ڈال دیا کرے - مگر خچر
صاحب دودھ چھٹتے کھلے بندون پھرنے لگے

چونکہ پانڈے صاحب ہندو تھے - خچر سواری سے طبع
نفرت - اونھون نے اوسکو ایک مشن کے
پادری کو مفت دیدیا -

پادری نے چند دن کے بعد اوسکو گاڑی
مین نکال لیا اور کام دینے لگا - لیکن چونکہ
آفتہ نہ تھا بہت شرارت کرتا تھا - ایک چھوٹی
گھوڑی کسی جلاہے کی پڑوس مین تھی جہان
یہ رسّی توڑا کر پہونچا کرتا - اور اسقدر انس
ہو گیا - کہ جبتک گھوڑی ساتھ ساتھ نہو -
کیسی ہی رسّی لگائے ہو تو وہ اکر چلدے -
آخر پادری صاحب نے وہ گھوڑی عصہ کو
جلاہے سے خرید لی اور لاکر غریب نے تھان
کے پاس باندھ دی اب دونون مین یہ انس
کہ جبتک آگے آگے نہ چلے اب قدم ہی نہین
اٹھتی آخر کو پادری صاحب نے غصہ کرکے
دونون کو ایک گلے مین رسّی باندھکر چھوڑ دیا
اور اب کانجی ہوس مین آکر دونون ساتھ
ساتھ نیلام ہوے جو بندہ نے خرید لیا -
گھوڑی بہت اچھی ہے - اور حاملہ ہے اگر
اسی خچر سے بچہ ہوا تو سبحان اللہ سبحان اللہ -
وارے نیارے ہین - نئی چیز ہے - ورنہ
عصہ تو کہین نہین گئے - پیدا ہونے پر
جوان ہو کر شکار لونگا ہر سے دونون بیٹے !!!
راقم - قدردان خچر -

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

حضرت مولانا مولوی مسٹر حکیم و ڈاکٹر
اودھ پنچ صاحب قبلہ وغیرہ زاد فرافتہ -
سنیے القاب مین حکیم و ڈاکٹر کی وجہ یہ
ہے کہ اشتہارات و نسخہ جات دغابازی
دلبری آدم فریبی گندم نمائی جو فروشی
دیکھا دیکھی ہوشیاران ہندوستان و تابان
فرنگ نشیب فراز کیا ام کے بیچ مین ایک
روز خیال مین آیا کہ اشتہاری خضاب کی
جانچ پڑتال کیجیے کیونکہ ریش احقر مین
گردش چرخ کجرفتار و ہجوم افکار و آلام سے
ایک حصہ سفید بال ہو گئے ہین رو دشمن
سیاہ باید کرد ایک اخبار کو دیکھا تو پہلے ہی
صفحہ مین ڈبل قلم سے لکھا ہے دشمن زندگی ہست
موے سفید + روے دشمن سیاہ باید کرد کیسی
تعلّی و تعریف کہ خواہ مخواہ آدمی ہزار جان سے
مشتاق ہو جاے - ایک صاحب لاثانی نسخہ
خضاب پر ہزارون انعام دینے کا وعدہ
کرتے ہین اسکے آزمانے کی مین بھی سفارش
کرتا ہون - پھر جو جی مین آئی تو دوسرا اخبار
میز پر سے اوٹھا لیا پڑھتے ہی زمانہ شباب

الدنیا جیفۃ و طالبہا کلاب

یاد آگیا آہ سرد بھر کر۔ گیا عمر جوانی گویا گانی
بر نست کا وظیفہ ہوگیا اور بوجن کہتر چگیا -
جب ذری ہوش درست ہوئے تو ایک
روزگار اور سوا ہوا گرو خالم خیال مین گیا
واہ واہ کیا سلیقہ سے ہزاروں شیشی رکھی
رہین لیجئے بند رہ زنبک سیاہی قائم رنگ
ایک صاحب فرماتے ہیں سبحان اللہ ٹانگ ناپ ناپ
یہ تھا ہی خضاب سے + بے شبہ نرد بان
دام خضاب ہے + لیجئے خضاب خضاب کا
نام آیا اور ہوش اڑے سنبھالیے گرتا ہون
گرا ہوں سے بچئے یا رمن از پا نشست
دفامی آید + قلم از دست گیرید کہ از کار
شدیم - دوسرے بیچارے دوسرے صاحب
فرماتے ہیں سیاہ بال جن لوگون کو مہمل
دیتے ہون ایسے سفید + زاغ کے سے
بنا تا ہے خضاب بے نظیر -
- ایک خضاب والے استقدر تعریف کرتے
کا ڈھیر لگا دیتے ہیں کہ قدرتی بناوٹ خدا بخشے
مینا بازار والا اگر زندہ ہوتا سر پیٹ لیتا اور
کان پکڑتا کہ ایسے تعریفی فقرات مجھے نہ سوجھے
کہ مینا بازار کی کسی دوکان میں بھر دیتا --
کسی اشتہار میں پچاس ہزار روپیہ انعام کا نظر
آیا بھلا کوئی کہاں تک لنگائے اور کس کو دکھائے
کسکو سمجھائیے - پیارے اڈیٹر آپ ایک
کسوٹی تیار کرا کر تنبیہ کیجئے یا لگے ہاتھ اسکا
اشتہار دیدیجئے لیکن قسم ہے تین ہزار
شیشیون کی کرادس سوئی کی قیمت
۲ رسے زیادہ نہ رکھیے گا ورنہ کوئی خریدار
نہ ہوگا - جناب یہ تنبیہ شاید ختم ہوگئی -
اب ماجرا قلم سے میرے ایک دوست
نے آزمایا ایک خضاب کو جسٹ
ایک گالا شو ۔۔ انشا کیا غش آگیا اگھانی
پارسل آیا ویلو کی قیمت ادا کر شیشی نمبر او
۲ کا کاگ کھولا تو دماغ سڑ گیا بدبو کا یہ
حال تھا کہ گویا آبکاری کے بھپکے اڑتے
کھڑے ہیں یا سنڈاس کے قریب ۔ تو خانی
رنگ دیتا ہے یعنی دھوان دہار سے یار
مانتا ہون !! - سمجھے ہونگے ہلدی سے لگے نہ
پھٹکری رنگ چوکھا آئے خدا کرے آپکا
خضاب بیشک سیاہی رات اور سفیدی
دن کی تا نمود شب رہ کہتا ہے ۔

راقم - کہتا ہون سچ کہ جھوٹ کی عادت نہین مجھے -

للہ الحمد کہ پھر عید کا سامان دیکھا
بارک اللہ مرے دل کا بھی ارمان نکلا

یارو ایک سمت سے سب کو عید مبارک ہو!
اللہ تیرا شکر ہے اتیس دن کے بعد روزہ دارون
کے پوتے ہوئے دن دہاڑے منہ چلانے
کا موقع ملا - گو کہ موسم تو ایسا تھا کہ خواہ
مخواہ دوزخ کے دروازے بند ہوگئے تھے
نہ تو پیاس تھی اور نہ بھوک البتہ نفسانی
خواہشون سے ہوکہ کہ چھوارا ہو جانے
مین سوئین برابر بھی کسر نہ رہی تھی - انسان
شرعی بوجہ سے مبتلا پھلکا بہشتی بنگیا -
ادہر اودہر کے بہت کچھ زور لگائے قاضی
جی کو افطاریان بھی کھلائین کہ اللہ کرے
۲۹ کا چاند ہو جائے - آسمان کو گہورتے گھورتے
بالکل مسمریزم کر ڈالا - مگر چاند صاحب کا
بیان ہے کہ تشریف تک پتہ نہ تھا - آخر کار
۱۱ جنوری کو شفقی چاند صاحب آسمان پر نکلے
ہوئے معلوم ہوا اس ذرا تو انکا کچھ احسان نہ
نہ تھا خواہ مخواہ ہی تشریف لاتے - خلقت نے
پیچھے پھر کے بھی نہ دیکھا - چنانچہ قبل مغرب اق
پراق پڑاخے چلنے لگے - لو صاحب کل کو عید
ہے - بی ستی تمکو چاند مبارک - بی بجلی تمکو
بھی مبارک - اے تسنیق کے ابا تمکو بھی
مبارک - اجی صوفی جی تمکو ضرور ہی مبارک -
ٹھیکہ والے قاضی تمکو زبردستی مبارک ہو -
غرضکہ مبارکباد دن کی دو دو چار ہولی کراتی
تو یہ خوشی کے مارے رات بمشکل شریعت مین
گزری جالا رہا رات کاٹنی مشکل پڑگئی صبح ہوتے ہی
دودو لٹیے پانی سر پر ڈال کپڑے وپڑے بدل جلتی جلتی
گرم سویون پہ فاتحہ دینے بیٹھ گئے فاتحہ جل کر
تاؤ کھا گیا - دوچار لقمے اناپ شناپ نگل
عیدگاہ کو چلدیے وہان دیکھا تو مومن بھائی ہر طرف
نہائے کھڑے ہیں ان جانب کے پہونچتے ہی
اللہ ہو اکبر نیت بندھ گئی ہے الغرض تائید غیبی
نے کیا مجھ نیاز + اور توفیق الٰہی نے بچھائی جانماز
صدق دل سے مین وضو کا نکو کے واسطے + ابر
رحمت نے دیا پانی وضو کے واسطے - جھک گیا جسدم
سر تسلیم قبلہ کی طرف + بولی نیت گر قبول افتد زہے

عز و شرف + عاجزی نے سر جھکایا کبریا کے سامنے
آرزو نے ہاتھ پھیلائے خدا کے سامنے + رغبت
تو ایک بات بھی کرنے نہ دیتا تھا مجھے + فضل نے
اوسکے کہا جو مانگتا ہو مانگ لے + طمع نے دو
ٹول کھینچا پھر نہین کچھ جسکی حد + حرص نے دو
پاؤن پھیلائے کہ اللہ الصمد + خواہش دل نے
کہا ساغر بھی ہو مینا بھی ہو + بولا اندیشہ کہ سب
ہو مگر عقبیٰ بھی ہو + شافی برحق عطا کر تو صحت
لازوال + رازق مطلق عطا کر وسعت رزق
حلال + سایۂ طوبیٰ ملے اور حور کا پہلو ملے + میری
ہمت نے کہا بڑ کر الٰہی تو ملے + نے مجھے دوزخ
کی پرواہ نہ جنت کی تلاش + تیرے بندے کو
فقط سو تیری رحمت کی تلاش + تیرے سائل کو
نہ کچھ دولت نہ دنیا چاہیے + جسکا مالک ہو غنی
ایسا اوسے کیا چاہیے + بندہ نواز مین جسدم
ہو چکا راز و نیاز + برلا اطمینان دل مقبول ہے
تیری نماز + جھٹ پٹ نماز سے فارغ ہو خطبہ سے
سننے کو دوزانو ہو بیٹھے + وہان خطبہ تو بالائے
میسر ہوگیا - عیدگاہ حشر ہوگئی - قاضی قصہ نویس
کا کیا انتقال ہوا گویا قضیات ہی کا بالکل انتقال
ہوگیا - صوفی جی بولے خطبہ مین ٹھیکہ والے
قاضی بولے مین پڑھون - بیچ مین ایک لونڈا
میننہ اور آگے وہ بولا مین پڑھون - ہر ایک
صاحب شرع سے باہر نظر آتے تھے خدا خدا کرکے
جھگڑا یہ خطبہ طے ہوگیا خالی خولی گھر کا رستہ
لیا - ملنے کے لیے کنکوے کی طرح گلی گلی
مارے پھرے اچھے خاصے بھلے آدمی سے
چیتھی رسان بنگئے - پانون کی بھرمار سے
منہ اوگالدان بنگیا - خوشبو ملتے ملتے مجسم اگر
کی بتی بن گئے - شاہدان بازاری کے گال
جوتی کے تلے بن گئے جو چاہنے والا آیا اسی
نے نرم گال پر چٹاخ سے جڑ دیا - توبہ توبہ
عید بھی ناگوار ہوگئی - ابدولت تو سرشام
ہی سے تنگ کرالیے بد حواس ہوئے کہ
فوراً ہی عین ہوگئے - تمت بالخیر -

راقم

(ابونصر - س - م - ن - ا - ا)

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سیل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ [illegible] سرمہ فی تولہ [illegible] خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہار دینے والون سے بچنا چاہیے -

المشتہر پروفیسر میا سنگھ - اہلو والیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کے لیے بطور اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ اور باہر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی ایم ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) مکم امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم دیوی عمر ۲۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق ہیڈ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیج لال گرمس رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے -

ڈربیلی ریس کا نتیجہ

سوانح عمریاں لکھی جاتا ہے اور پھر بھی آنکی تسکین نہیں ہوتی ـ حالات پر اپنی حالت اور حوصلے کے مطابق الگ وارنش چڑہاتا ہے اور ناسون پر الگ ـ گدا شیر کی کھال اوڑھ لیتا ہے ـ اور خچر گھوڑے کی قدم بازیاں دکھاتا ہے ـ جن شیخ محمد حاجی ہو جاتے ہیں اور تیلی ہو سو للیا آخری چہار شنبہ ـ

اگر لائف محض ہو گرافی ہے یعنی کسی اور کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تو پھر اسکی دو شقیں ہیں یا خود صاحب حالات کی زندگی میں لکھی گئی ہے یا اوسکی موت کے بعد ـ اگر زندگی میں لکھے گئے حالات واقع میں خود صاحب حالات کے لکھے ہوئے حالات ہوتے ہیں ـ اس لیے کہ جبتک وہ کسی مضمون کو پاس نکرے داخل کتاب نہیں ہو سکتا ـ بیسیوں جگہ اپنے خیالات کے مطابق جا بیجا مداخلت کرتا ہے اور بیکڑوں مضمون محل بے محل داخل کرتا ہے جس سے کتاب میں نہ قدرتی حسن باقی رہتا ہے نہ مصنوعی ـ محض سٹی یا کاٹھ یا پتھر کا ایک تناسب بار مگر بے حسن پتلا رہ جاتا ہے جیسا کہ شایستہ زمانے کے معابد میں اکثر پایا جاتا ہے ـ

دوسری شق کی بھی پھر دو شقیں ہیں ـ ایک یہ غیر شخص نے لکھی ہے ـ یا قرابتدار وسکے قرابتمند یا متوسل نے ـ غیر شخص البتہ کسی قدر آزادی رکھتا ہے اور اچھی سے اچھی لکھ سکتا ہے مگر الٹرا یون بیچ رُشتے کے مقدس عادات میں خلل ہو کر مذہب اور مروت پر زبان کھینے لگتا ہے اور سمجھتا ہے کہ گویا وحی اتر رہی ہے ـ "ہیرو ورشپ" نہیں ہے تو لایبل کا خوف اثر ڈالا پیدا کرتا ہے اور کسی طرح منہ سے حق بات نکلنے نہیں دیتا ـ قرابتمند اگر صاحبزادہ بلند اقبال ہیں تو الولد سر لابیہ کے مصداق ـ اگر کوئی اور صاحب ہیں تو شرکت خون دکھانے اور عقیدہ رشتہ کا الزام اٹھانے کے خیال سے دو ایک قدم صاحبزادہ بلند اقبال سے بھی زیادہ ـ قریب قریب یہی حال متوسلین اور دست گرفتہ مداحین کا بھی ہے ـ میٹریل اونہیں جس قدر ملتے ہیں آنہی قرابتمندوں سے ملتے ہیں ـ میٹریل فراہم کرتی وقت گویا یا لکنایہ یہ معاہدہ ہو جاتا ہے کہ جو کچھ لکھا جائیگا اوس سے مقصود یہ ہوگا کہ صاحب حالات کی تمام خوبیاں نظر آئیں اور عیوب چھپنے ہیں کلیتہً غائب ہو جائیں ـ پھر اس معاہدے ہی پر عمل نہیں ہوتا ـ اراکین خاندان میں صاحب حالات کی روح اسطرح حلول کر جاتی ہے کہ شاید اپنی زندگی میں صاحب حالات بھی اتنا تصرف نہ کرتا جتنا یہ حضرات کرتے ہیں ـ خلاصہ یہ کہ قلم آزاد نہیں رہتا ـ اور ظاہر ہے کہ عالم گرفتاری میں سوا اسکے کہ کسی گرفتار ذلت وتیغ کی طرح سر سے پانک معشوق کی تعریف کیجاے اور سوانح عمری کو بے تکلف امانت کا سراپا بنا دیا جاے اور کیا ہو سکتا ہے ـ

ہمیں اس سے انکار نہیں کہ سید احمد خان عالی خاندان تھے ـ والا دودمان تھے ـ وزیر کے نواسے تھے ـ سفیر کی دست وقلم صاحبزاد اونکی ماں تہیں ـ ہمیں گفتگو اسمیں ہو کر کیا یہی عالی خاندانی اونکے عروج و اقبال کا سبب تھی ـ کیا اسی والا دودمانی نے اونہیں تمام اون کمالات سے آراستہ ہونیکا موقع دیا تھا جنکے سبب وہ نیچری امت میں خدا جھوٹ نہ بلوائے تو بعینہٖ پیغمبر کی طرح مشہور ہیں ـ جب کسی قوم میں ادبار آتا ہے تو سب سے پہلے اعیان قوم بگڑ جاتے ہیں ـ جو جس قدر عالی خاندان اسی قدر اپنے عصر کا ابلیس اپنے وقت کا شیطان ـ کیونکہ اگر ایسا نہو تو قوم میں ادبار آئے ہی کیوں ـ انگلی اگر ایک کٹ بھی جاے تو زندگی میں کوئی نقصان واقع نہیں ہو سکتا ـ لیکن قلب سے ایک دن سوئی کی نوک کا چھو جانا بھی یقین پیغام اجل ہے ـ

کیبان ـ اے رام پھر سوکھا کا ڈر ـ دوست ـ قانون لگان بہت کچھ آنسو پونچھے گا ـ
کسان ـ اندرا دیکھے تو پتا ہے ـ

چیمبرلین صاحب کی کھانسی کی دوا

مندرجۂ عوارض کو شفا کے لیے مشہور ہوگئی ہے کھانسی ـ زکام ـ کروپ ـ انفلوئنزا بروقت ضرورت آزمایش کرو تمام دوا فروش فروخت کرتے ہیں ـ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریز میڈیکل کالج کے پروفیسرون- نامور سٹاف ڈاکٹرون- والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت- تاریکی چشم- دھند- جالا- پڑوال- غبار- پھولا- سیل- سرخی- ابتدائی موتیابند- ناخنہ- پانی جانا- خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین- چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی- بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں- قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ہیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ہیرہ فی ماشہ بیس روپیہ معرکی سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ہیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے-

المشتہر پروفیسر میا سنگھ- اہلووالیہ- مقام بٹالہ ضلع گورداسپور- پنجاب-

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی مفید شے ہے اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کے لیے بہتر اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا- دھند- سوزش ہونا جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ یا کسی مادہ کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا- چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے- مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ہیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے-

راقم- ڈاکٹر ایم- بی- سانگلی صاحب بہادر ایم- ڈی ایم الیس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر-

(۲) مین بڑی خوشی سے ہیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ آتم دیوی عمرہ ۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی- مریضہ مذکور نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی- راقم- خان بہادر محمد حسین خان ایل- ایم الیس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور-

(۳) مین نے ہیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے-

راقم- ڈاکٹر بیج لال گھوس رائے بہادر ایل- ایم- الیس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور- حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند-

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ بیشک ہیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہر مرتبہ آنکھوں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیے ہیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے- راقم- خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل- ایم- الیس- اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور-

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے-

نئے سال کی ڈالی

تمام لاذیذ سب کھانون کے بعد کھایا جاتا ہے تکلف پوشاک تیوار کو پہنی جاتی ہے ہمارے ایک مہربان قدیم ہین آپکا کلام برسون چھٹے مہینے زینت اخبار ہوتا ہے چنانچہ اس سال بھی ہم آپکا علیہ مضمون ذیل کرتے ہین —

خورشید کو اودھ کی خوشی مبارک
اور پنچ کو سال نو مبارک

چھٹے مہینے جو نکلتی ہین انکو
وہ سبیس کا پچ سو مبارک

عاشم جو پہلے ہوا انکو
ہو نو نگہ تیس سرو مبارک

اونکے گھونگھرو جلیبیان کہا مین
تو تو کو جہاں ہے جو مبارک

پاسے ہر لفظ جو انچا
یعنی تنگ کو ہو دو مبارک

جو ہین مین کرسر ہو دو آرام
ہو ان انکو مہینے نو مبارک

اردو کو نصیب ہو ترقی
ہر دم کی جگہ یہ تو مبارک

گر قبول افتد زہے عز و شرف

سنگ پرستی

مدراس کی یہہ خبر اخبارون مین شایع ہے کہ ایک صاحب کے سگِ صاحب تازی خانۂ عدم کو چل بسے غالباً افسوس ہوا موسیلون تو خلقی وفا کی رو سے مالک کے پیچھے پیچھے جانا چاہیے تہا لیکن جس طرح بعض گورون کے کتے سڑک یا چورا ہے پر کبھی کبھی مالک سے دس پانچ قدم آگے بڑہ جاتے ہین اوسی طرح یہ بھی آگے نکل گیا — خیر اول منزل تو شائستہ اور مہذب طریقے سے ادا کی جاتی ساآپ نے درخواست دی کہ باجے گاجے کے ساتھ جنازہ اوٹھا سکون مگر یہہ سنگ پرستی روا نہ رکھی گئی — آپ نے دوسری درخواست دی کہ دادی سنے رحلت کی سوا اسکی منظوری مین کیا کلام تھا — سفر خشک یا جیہ اور جلوس سب کچھ کام مین لایا گیا بعد کو کہلا کر دادی وادی تو خیر سگ تہین یہان کتے صاحب کی لاش چی مقدمہ قائم ہوا — مگر مجسٹریٹ مسٹر گیبن نے مقدمہ ڈسمس کیا — خیر آن دفتر پالا ذ خورد و گاؤ را قصاب برد — مقدمے کا تو کنکن ہو گیا مگر تنقیح طلب یہہ بات رہی کہ آیا اس زمانۂ سنگ پرستی مین تحتی سگون مین ہو سکتا ہے یا نہین — اور آیا جنس کی قید بھی رہ سکتی ہے یا نہین —

قاعدۂ رفتار

تحفتہً ہین کلمبو کی میونسپلٹی نے قاعدہ جاری کیا ہے کہ کسی گاڑی بان کا اوس وقت تک لیسنس نہ دیا جائے

جبتک ثابت نہ کرے کہ ہانکنے کے قاعدے سے واقف ہے اور اوسکا چال چلن بھی اچھا ہے واقعی چلتی ہوئی چیز کے واسطے چال چلن کا دیکھنا ضروری ہے لیکن شوقیہ شتم شغش — کریکل وغیرہ ہانکنے والون کے واسطے تو یہہ بات چلنے والی نہین معلوم ہوتی —

میر مضحک کی رباعیان

(۱)

بھالون مین تیری کی آتش بیزی
امیون مین برچھی کی شعلہ خیزی
کرتی ہین لون مین کشش کر روشن کمپ
چلکین ہین یا سلائیان انگریزی

(۲)

ہین حسن کے باغ مین ورو اور ہرے
قامت کے نہال گل ہین اور چہرے
نازنج کہین لگے ہین امرود انار
میوہ ہین کہین سیب کہین سنگترے

(۳)

جو لوگ کہ زن مرید ہین کہلاتے
کس لطف سے اکل و شرب ہین فرماتے
رہا آ ہین خاموش وہ اسی غصہ پی کر
اسوقت جو رو کی ہین جوتی کھاتے

(۴)

میدان مین ہین تلوار سپاہی کھاتے
گلیون مین ہین بیگان کو ہین لاشی کھاتے
فاقے سے خدا رزق کا وہ گھر بیٹھے
جو رو کی شب و روز ہین جوتی کھاتے

(۵)

بدن پر کسیٹ کیون یہ برد لیتے
اچھے و بخیل لالہ انہین ہم چپ لیتے
افسوس کہ ہم گلے کے گو بر نہ ہوے
ورنہ ہمین ہاتھون ہاتھ منہ بند لیتے

(۶)

کا چین کو پل پکے جیسے آم اور کیلے
ہر ہفتی پہرتی اپنا دھیلے دھیلے
بس ٹھیک سی طرح لگا کر ہم دو بار
پانا ہین پہر کر ہین کھاتے دھیلے

(۷)

تقدیر پہ اپنی ہے خدا کی پھٹکار
دیتی ہین عمدہ ہین اب بھی سرکار
گو پیری سے گھوستے ہین پتلون کے بٹن
ہر چند کہ چشمہ ہو کے لگاتے ہین ہار

(۸)

یہ کیا کہ ہو مرد باہر اور اندر زن؟
وحشت کی علامتین ہین پردہ چلن
اس بات مین کتنے ہین خیالات آہا!
کیا دو دو دیکھے وہو سے ہو دو ہو بن ہو بن

(۹)

گلچی مین ہے کیا خرابی نانگون سے سنو
پردے مین ہے کیا برائی نانگون سے سنو
جوتی مین ہے کیا نقص سنو ذہر وری ہے
پوشاک مین کیا عیب ہے نانگون سے سنو

چیمبرلین صاحب کا وجع مفاصل کا عارضہ

ٹہری شکلون سے جاتا ہے چیمبرلین صاحب کی مین بام نے بار بار اچھا کر دیا — اور عند الضرورت جب استعمال کیا جائیگا تو ایسا ہی فعل کریگا تمام دوا فروش فروخت کرتے ہین —

ٹرنسوال کی جنگ اور کچنر کا چھکڑا

چودھری کچنر — ہاں! بہادرو — شاباش ہے — دلدل سے نکل آئے — ایک ہی کھانچا باقی ہے —

انوکھا ساقی نامہ

ادہر آ - ادہر - ساقی نیک فال | کنہیا کی مورت تجنہیا کی لعل[1]
گلابی کا ساغر ہے منہ مین گوال | سناتا ہون مین تجکو اک تازہ حال

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

نہین سنتا ساقی میری تو ذرا | بڑا ہے تو اُلو کی دُم فاختا
نشہ ہو رہا ہے یہان کرکرا | نہین تجکو میری خبر مطلقا

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

بڑا ہے تو کما مرثیہ ا بیو قوف | تغافل یہ تیرے ہر عالم کی زد وقت
مین توڑ ڈالونگا ساغر کی یہ ظرف | دی بہیا وقت دی یا اس سے تا پڑ وقت

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

ربیل یہ آنکھین ہین تیری ستم | کنٹیل سے نینون کی تیری قسم
جو پہر کر رہین دیدے اک جام جم | سنگت مین آکر کہین پہر یہ ہم

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

ترا تو مزہ ہے یہ قسم معرفت | بہری پر شراب مین ہے بخشش کی نعت
مجھے بہی دے اک جام کرتا ہون منت | نہ بگا جھٹے - ذوق کا پہر اک چپت

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

بہار چمن کا اشارہ ہے یان | طرح عیش کی ڈالو پہر ہو عیان
پیو سے کہ جشن ہا گلرخان | نشاط جوانی بچانے کر لان

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

گلابی نہین ہے نہو - کیا ہے غم | ابہی تک ہی ہان پی لین گے ہم
شو تک الیون دے از کرم | فقط پوست ہے اکتفا سے کم

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

گلاس اک برنجی دہرا ہے وہان | رکہی طاق پر ہے نئے ارغوان
نہین لیتین اچہی اگر ہڈیان | پکڑ لاؤ چپکے سے کٹر گنبیان

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

پیاسا ہون شدت سے بیتاب جان | بہری میکدہ مین مین مے آب ہون
مین خود کرتا دولت پہ پہنچا ہون | نہین ہے جو زر دیتا اسباب ہون

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

کدہر ہے تو اے مطرب خوش نوا | ستاری کو اپنی ذرا لا اوٹھا
کوئی چھیڑ دے بہیرو ین کی صدا | درانم - درانم - درانم - درآ

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

نیا جشن ہے اور نیا سال ہے | ترقی پہ بندون کا اقبال ہے
ہری تو تلون مین تجھ لعل ہے | ہر اک دوست شادان و خوشحال ہے

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

ترانہ کوئی تازہ مجہکو سنا | نئی طرز مین اے مطرب باوفا
کوئی شعر ناسخ کا یا داغ کا | بہت اوج پر ہے مین لا پتہ اب دا

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

بہت شوق ہے فارسی کا مجہے | غزل کوئی حافظ کی گر تو پڑہے
مسرت مین یہ کلیا دید دن تجہے | سخاوت مین حاتم ہون غیر سے

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

مزے دار ہا شا لا کوئی کلام | سنادے میرے مطرب نیک نام
گدر کی ہو شہری و طلسی مرام | مزہ دار ہین دونون یہ لا کلام

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

کہان فارسی مین ہے لطف عظیم | کہ ہندی کرے جس طرح دل دو نیم
گدر کو نہ پہونچین گے ہرگز کلیم | اگر تو دین گے اپنی عظیم رسیم

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

صبوحی کا ہے وقت ساقی بیا | مگر نخرہ - جلدی سے اک جام لا
ہوئی صبح اور مین یہان سے چلا | مسافر نہین ٹہہرتا ایک جا

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

سنا مانگنی کوئی چلتے ہوئے | سفر پر ہون آمادہ کل صبح سے
کہان مین - کہان تو عجب لطف ہے | کہو دوستو - پنچ پیاسے کی جے

ہوئے نامزد لاڈ خوش خصال
گوشیان کے افضال سے ابکی سال

رقیمہ - مسافر - گمر شاعر -

اصلاح کی اصلاح

ہمارے ایک عزیز نامہ نگار رسالۂ اصلاح کی نسبت حسب ذیل تحریر فرماتے ہین -

"اصلاح" پٹنہ نمبر ۹ جلد ۳ مین ایک خط نظر پڑا جسکا مضمون یہہ ہے - "بندہ پرور! تسلیمات چاکرانہ - یہان ادہر ہمارے نہایت عزیز کرم فرما شاہ . . . . آئے ہوئے تھے - گو نہایت افسوس ہے کہ اونسے نہایت کم ملاقات ہوئی اور لطف صحبت بہت ہی کم نصیب ہوا لیکن پہر بہی باتین ہوئین اور اس قلیل صحبت مین "اصلاح" کا بہت

[1] چاندی - [2] بوتل کا پیندا -

کچھ ذکر رہا مین سنے نہایت افسوس کے ساتھ
سنا کہ آپ بے زندہ درگور قوم کی بدولت۔
کیا زمین و شہائین اور رسالے کے اخراجات
اور خصوصاً کمبخت باقیات کے ہاتھون کتنا آپ
زیر بار ہوے اور نیز اشاعت رسالہ کے لیے
اسوقت تک کافی رقم ابتک آپ کو نہین
ملتی اس رو سے مجھے عجب طرح کا خلجان
ہے اور اسی ادھیڑبن مین ہون کہ کس طرح
اس معاملے کو فروغ اور موجودہ زحمتون
سے نجات ہو۔ مین کہ سکتا ہون کہ اصلاح کا
ماہوار خرچ ہرگز [illegible] سے زیادہ نہین
پھر کیا ایسی نالایق قوم اب اس قدر بھی
نہین کہ چند آدمی ملکر بھی اس قلیل خرچ کو
اپنے ذمے کرلیتے؟ (زالی آخرہ)۔۔

جواب

نیفن کسترا - آداب بیگانہ نالایق
بیہودہ - بے تمیز - نکمی - جاہل - تختۂ ناتراش -
بے ایمان قوم جسکو آپ نے محض رسالۂ
"اصلاح" کی طرف توجہ نہ کرنے کے باعث
گالیان دی ہین آپ سے پوچھتی ہے کہ
اگر آپکو اصلاح کے ساتھ یا اوسکے اڈیٹر
کے ساتھ ذاتی محبت ہے تو وہ کیون
آپ ہی کی طرح اوسکی محبت کے اندھے
کنوئین مین اپنے تئین غرق کرے صاحب
پرائے مال پر یا حسین اوسکے نزدیک تو
اصلاح سے کوئی نفع اوسکو متصور
نہین۔

پرچہ اڈیٹر صاحب نے اپنے واسطے اپنی
تجویز سے نکالا ہے پھر کسیکو کیا۔ کونسی
خدمت انجام دیتا ہے۔ شروع ہی پرچے
سرے سے اسکے مضامین ملاحظہ فرمائیے۔
اور بتائیے کہ ہمکو ان فضول مضامین سے
کیا نفع ہے۔

اڈیٹر صاحب سے کہیئے کہ جو اونکے گھر
مین صرف ہوتا ہے پرچے مین لکھدیا کرین
اور بیٹھے کی اندھی (بے بصیرت) قوم پر
نالش کرکے قیمت وصول کرلیا کرین۔
۱۲-۱۳ صفحے تک فضول مضامین بھرے
ہوے رہین گئے۔ لارڈ کرزن بہادر کی
اسپیچون پر ریویو کرنے سے آپ قوم کی
کیا اصلاح کرتے ہین اور قوم اسکے دام
کیون دے۔

مدرسۂ اسلامیہ لکھنؤ کے مدرسین وغیرہم
کی خوشامد سے قوم کو کیا سروکار۔ طرفہ ماجرا یہ
ہے کہ خبر بھی لکھی تو بے سر و پا مولوی محمد
ہارون صاحب نے کیننگ کالج کے اور نجیل
کلاس مین بھرتی ہوے امتحان دیا پاس
ہوے۔ کیننگ کالج نے اونکو یونیورسٹی
کی طرف سے طلب کی اطلاع دی۔ وہ
چلے گئے۔ مدرسۂ عالیہ اسلامیہ کو کوئی تعلق
اوس سے نہین۔ اڈیٹر کا خواب پریشان ہر
مدرسۂ مذکور کے ایک مدرس صاحب کی
شان مین جو راگ اصلاح نے گایا ہے اوسمین
خوشامد کا حصہ زیادہ شریک ہے جب اوسے
بالکل اصلی حال سے اطلاع نہین تو کیون اسکا
مدعی ہے۔

یونہین راجہ صاحب محمود آباد کی شان
مین ایک قصیدہ لکھمارا ہوتا اور اون کے
حاشیہ نشینون کی تھوڑی سی خوشامد کرلی ہوتی
تو رسائی ممکن تھی۔ ایسی ایسی فضول خبرین
شایع کرنے کے بعد قوم پر احسان رکھا ہے
ہین قوم اپکی باندی ہے جو انکے ہر ایک قول
کو آمنا صدقنا کہے اور یہہ کہائین اور ہر آئین
اور اوسی کو برا بھلا کہین۔ واہ ری خدمت
واہ ری اصلاح۔

"رسالۂ اودھ کا ریویو" اوسکے خریدارون
کی فہرست اپنی تجارت کو فروغ دینے کی
غرض سے ایک طولانی مضمون لکھنا۔ قوم
کی کیا اصلاح کرتا ہے۔

آپ کا طولانی خط اور اوسپر اڈیٹری مضمون
سے قوم کو کیا سروکار۔

"تا مذہب خیرات" جسمین آپنے ہزارہا
بندگان خدا کی مذمت و غیبت کی ہر سوائے
نیچر ہونے کے اصلاح کس امر کی کرتا ہے۔
کیا آپ کا یہ ارادہ ہے کہ ہر ایک شخص کی
دولت کے بہاؤ کا رخ رسالۂ اصلاح کیطرف
ہو۔ صاحب گالیان دینے کے معنی اصلاح
نہین ہین۔ مجھکو تو ہر مضمون کو دیکھکے
معلوم ہوگیا کہ صرف سخت و درشت الفاظ
استعمال کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور باقی ڈھڑنگ
کے تین پات۔

اب آپ اپنے رسالۂ اصلاح کو ہدایت
کیجیے کہ فضولیات سے درگذرے علمی مضامین
نکالے۔ اور فضولیات بھرنے کے لیے ایک
جزو مقررہ اجزا سے علیحدہ نکالا کرے تب
قیمت واجب الادا ہوگی ایک ایک سطر
اسکی خریدار کی ہے۔ سوائے مفید عام مضامین
کے اگر اڈیٹر صاحب نے اپنا جنم پترا شایع کیا یا
ایک سطر تقاضے کے لکھی تو ہرگز عند اللہ و
قیمت پانے کے مستحق نہین۔

اڈیٹر صاحب کے پیٹ مین درد ہوا اور دو
صفحے اونھون نے ستیاناس کردیے پھر
سال بھر کے بعد لگے غوطے ڈوبے جانے—

راقم - اصلاح کا ایک مصلح —

یادگار زمانہ ہین ہم لوگ
سن رکھو یہ فسانہ ہین ہم لوگ

(پنڈت رتن ناتھ سرشار کا انتقال)

نہایت افسوس کی بات ہے اردو لٹریچر
کے افق کا ایک ستارہ اور ٹوٹا - یعنی
اودہ اخبار مطبوعہ ۲۹ ماہ حال سے معلوم
ہوا کہ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی
نے حیدرآباد دکن مین انتقال کیا۔ پنڈت
صاحب چھ سات برس ہوے وہان تشریف
لے گئے تھے۔ مگر حیدرآباد کی سرزمین
کی کشش اور ہز اکسلنسی مہاراجہ کشن پرشاد
بہادر مدار المہام دولت آصفیہ کی قدردانی
سے اوس سرکار کے متوسلون مین رہنے
کو ذریعۂ اعزاز و افتخار سمجھا اس زمانے
سے علم ادب مین تصنیف اور تالیف کا
سلسلہ جسکا ہمیشہ سے مشغلہ تھا محدود رہگیا
ورنہ پنڈت صاحب تہ ہلے مہرسے کتابون
رسالون - اخبارون مین مضمون نگاری
ترجمہ کا شوق رکھتے تھے اخبار سررشتۂ تعلیم
اور رسالۂ مرآۃ الہند لکھنؤ۔ مراسلۂ کشمیر اور
دیگر اخبارات کے صفحات آپ کے مضامین
اور ترجمون سے ہمیشہ زینت پاتے رہے
۱۸۷۷ء مین جب اودہ پنچ پہلے پہل
نکلا ہے تو پنڈت صاحب بھی اوس کی [illegible] اور

سنہ ہی کے ساتھ اسکی مضمون نگاری پہا مادہ ہوسے اور چونکہ طبیعت مین شوخی اور ظرافت خطے کی ذکاوت و طبیعت داری کی وجہ سے افراط کے ساتھہ تہی آپ کو مضامین ظرافت کا کمال شوق تہا تقریباً ہر ہفتہ پنچ مین مضمون دیتے تھے - بعد چند روز کے جب اودہ اخبار کو اپنی رونی صورت پر شوخی اور ظرافت کے روپ روغن کی ضرورت محسوس ہوئی تو پنڈت صاحب کو اوسنے سررشتہ تعلیم کی ملازمت سے علحدہ کرکے مسلسل صیغہ ظرافت قائم کیا -

آپ جانتے رفقا شاد و اخبار ہر روز کی ہنسی جبر تا نہین ہوسکتی - لامحال پنڈت صاحب کی ہوشیاری نے فسانہ آزاد کا سلسلہ نکالا اور ڈان کوئیٹ ۔ دوٹ جسکا ترجمہ خدائی فوجدار بعد کو شایع ہوا جانفشانی سے آف لے فادر وغیرہ کے طرز پر مسلسل فسانہ آزاد شروع کیا - ایک زمانہ کافی اسی مشغلے مین گذرا - ناول نگاری او ظرافت نگاری مین ڈنکے بجے - اس بحث مین اودہ اخبار اور پنچ سے کبھی کبھی مزیدار نوک جہوک بھی ہوجایا کی - فسانہ آزاد - سیر کہسار - جام سرشار وغیرہ آپ کے بہت سے ناول شایع ہوے - چونکہ ہمارے دوست کی طبیعت افراط سے زیادہ بے قید آزادی پسند تہی ایک حالت پر عمر کٹنا یا رہ قائم اتفاق ہونا تہا چند روز تک چہوٹے چہوٹے ناول کامنی - ہشو - بچہڑی دلہن - کڑم دہرم - طوفان بے تمیزی وغیرہ لکہے اور کبھی کبھی اودہ اخبار مین بھی مضمون ظرافت و سنجیدہ دیتے رہے - اس عرصہ مین صاف دل پنڈت صاحب سے اور پنچ سے بھی گلی سی صفائی ہوگئی کبھی کبھی حسب سابق بہتر مضمون آپ دیتے رہے - جب سے حیدر آباد تشریف لے گئے وہان سے بھی گاہے ماہے آپ کے خیالات پنچ اور دیگر اخبارات انگریزی و اردو مین نکلتے تھے - مگر طبیعت کی خلقی جولانی قلم کی روانی او جودت کو دکن کی آب و ہوا کسی قدر سست اور مضمحل کرتی ہی - اثر آپ کے کلام کے شائقین اور

لحریت طلب و مستورین کو شکایت رہا کرتی تہی اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ جب مہاراجہ بہادر کی سی سرکار اور ریاست دکن کی سی آب و ہوا اطمینان اور دلچسپی کو کافی ہو تو اور کسی بات کی یاد اور فکر مین آشنا و عزا ہون کا اولجھنا محض ہوس ہے - معلوم ہوتا ہے اس سبب شغلی اور بیفکری نے پنڈت صاحب کے قواے دماغی کے ساتھہ سلسلۂ حیات کو بھی بہت کچھہ مضمحل کر دیا تہا کہ اس عمر مین آپ یون چل بسے - ورنہ ابھی عمر ایسی نہ تہی ع -

کیا اونکا بگڑتا جو نہ مرتے کوئی دن اور

افسوس کی بات ہے اردو لٹریچر کا ایک ظریف طبیعت دار مضمون آفرین ایک جیتی جاگتی بولتی چالتی ہنستی کہلکہلاتی عبارت کا لکھنے والا اوٹھہ گیا - بڑا افسوس تو یہ ہے کہ اردو لٹریچر کچہہ تو ملک کی مردہ دلی اور بہت کچھہ روکھی پہیکی تعلیم کی وجہ سے بے مزہ اور پہیکا ہوتا جاتا ہے اور بلحاظ حالت زمانہ اسکی امید بہت کم ہے کہ پہر کوئی دوسرا آسانی اس کام کو کرسکے کیونکہ پہلے کے جو لوگ تہے وہ اوٹھہ گئے اور اوٹھتے جاتے ہین اونکی طبایع ان حرف یادگار ہین اور جو سخت جانی کر باقی ہین وہ غنیمت ہین اور غنیمت سمجھنا چاہیے -

جو بچے وہی غنیمت سمجھہ اے خانہ خراب
ورنہ سب اہل گلستاں کا چمن مین خون ہے
گل نے شبنم سے تو الماس ہی کہایا لیکن
گلشہ مین لالہ اور اک بندہ ہی افیون سے ہے

اور دل لگی سنیے

مضمون بالا ختم ہی ہوا تہا کہ ایک مضمون پنڈت صاحب ہی کے دست و قلم کا لکھا ہوا دفتر مین بذریعہ ڈاک آیا اوسکو ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہین اگرچہ پائنیر اور اودہ اخبار ۲۷ - جنوری کو انتقال لکھتے ہین مگر تعجب ہے اوسی ۲۷ - جنوری کا بہیجا ہوا مضمون بھی ہے - دل اس خبر وحشت اثر کو باور نہین کرتا - یہی خیال ہوتا ہے کہ یہہ بھی دل لگی ہو خیر آیندہ مفصل حال لکھا جائیگا - سر دست تو ہم وہ مضمون درج ذیل کرتے ہین - خدا کرے پنچ کو پنڈت صاحب کے تازہ مضامین کو اسی طرح شایع کرنیکا موقع ملتا رہے -

"وزارت دکن"

مائی ڈیر پنچ - اللہ تمکو اور تمہارے بال بچون کو اننت جیون دے اور پہلو پہولو - وزارت دکن کی نسبت جو کارٹون درج پنچ ہوا ہے قابل دید ہے بلکہ دید ہے نہ شنید ہر ہائی نس مہاراجہ پیشکار مدار المہام بہادر نے وہ اعلے درجے کی کارروائی اپنے عہد دولت مہد وزارت و دستور معظمی مین شروع کی ہے کہ مہاراج چند و لال اور مہاراجہ نرندر بہادر کی روح خوش ہوتی ہوگی - وہ کارروائی کیا ؟ یہ کہ خزانہ کا موہ پارہ نہ پہٹے اور رعایا انکی نظام اور انتظام سے خوش رہے وہ ہوا الیراد چشم ما روشن دل ما شاد - خانہ شاد آباد - بالنون والصاد - پنجابی کہتریون مین بعد مہاراجہ سہدوان کے انہین کا نمبر ہے - راجہ ٹوڈرمل فینانشل کمشنر غازی جلال الدین اکبر بادشاہ جنت المکان شہنشاہ کی دودمان کے فخر ہین اور ایک صفت ایسی ہے کہ ہر رئیس اور امیر مین ہونی چاہیے یعنی تعصب کا نام نہین ہے عیسی بدین خود موسی بدین خود -

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست
با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

حضور بندگان عالی خلد اللہ ملکہ کی اس بات کا پورا اثبات ہو گیا کہ افسرون کے انتخاب مین پوری قابلیت ہے کل رعایا خوش ہے - اسکے یہہ معنی کہ اللہ بھی خوش ہے - الحمد للہ -"

مسئلہ حل طلب

نہیں مجھے بھی کوئی قدر نہیں ہوتا اور
مجھ سا آزردہ دل دوستان قبل سے
سمجھ لیے بیٹھا ہوں۔ یا اجازت دیدیا
ہو تو بیان شان مین کچھ نہ کچھ عیب ہوتا
ہے بے عیب ذات خدا کی۔ مین بھی
اس سے خالی نہیں۔ دوست پرستی کے
علاوہ مین کسی قدر محرور المزاج واقع ہوا
ہوں اور اس لیے اکثر دوستوں سے
شکر رنجی ہو جاتی ہے۔ لیکن شتابا شرع ہو
اوس غصہ کو کہ وہ ہمیشہ اپنی اصلاح
کرتی ہے اور فوراً شرع با ہمی کچھ سے
چھوڑ کر کہیا دست سے سمجھا کرا دیتی ہے اسلیے
مین نے اوسکو بہ صلاح دوستان شمع محفل کا
خطاب عطا کیا ہے۔ باقی پھر کبھی
راقم۔ ایک شریف تہذیب
اور غیرت دار۔

افسوس تکلف مین ہے تکلیف سراسر
آرام سے وہ ہے جو تکلف نہین کرتا

سچ پوچھیے تو ہمارے حبیب اللہ خان
نہایت تکلف کے ساتھ افغانستان کی
امارت کا جھگڑا چلا رہے ہین ایک طرف
تو روس شرارت کے واسطے وقت بے وقت
تاک بیٹھا ہوا ہے جیسے جگر و معدہ کے
پہلو مین صفرہ بغلی دشمن۔ دوسری طرف
ہندوستان کی وجہ سے پر صولت و جبروت
انگریزی گورنمنٹ کی دوستی ہمنشت آبائی
ان دونوں کے درمیان مین سنبھل کے
چلنا اور بخیریت و عافیت جھگڑے کی
منزل طے کرنا اور افغانی بلوے کو سنبھال
رکھنا بہت بڑے تکلف اور احتیاط کی
بات ہے۔ سب پر طرہ یہ کہ خبروں کے
اشتہار مین کوئی روک ٹوک نہین لندن
مین تو لارڈ جارج ہملٹن سرکار انگریزی
کے ساتھ افغانستان کی دوستی کا آر
گاتے ہیں اور اطمینان دلاتے ہین کہ
حبیب اللہ خان کہتے ہین اپنے باپ کے
قدم بقدم رہینگے۔

دوسری طرف روس کے ذریعے سے
مشہور ہوتا ہے کہ افغانی کمیشن عنقریب
سینٹ پیٹرسبرگ داخل ہوا چاہتا ہے
واہ واہ دونوں طرف کمسن لگا نا سودونون
تلے بجانا اسیکا نام ہے۔ کابلی امارت ٹھہرا
تھالی کا بینگن ٹھہرا۔

امیر عبد الرحمن خان جو کچھ کر گئے
بہت اچھا کر گئے اب دیکھنا چاہیے
اونکی روح حبیب اللہ خان سے کیا کراتی
ہے اور دنیا ان باتون کو کیا سمجھتی ہے
ایک تخیل امیر کی حکایت مشہور
ہے کہ ایک آزاد فقیر آکے سائل ہوا کہ
تیرے مرحوم باپ نے خواب مین مجھے حکم
دیا ہے "تو میرے بیٹے کے پاس جا اور
میرے ترکے سے ہزار روپیہ مانگ" بابا
مین تیرے پاس اس حکم کی تعمیل کیواسطے
آیا ہوں۔ امیر صاحب بھی بلا کے ذہین
تھے جواب مین کہنے لگے۔ ہان کل شکو
جناب الد کی زیارت مجھکو بھی نصیب
ہوئی تھی فرماتے ہین "ایک آزاد فقیر
کل تیرے پاس آئیگا اور جھوٹ موٹ میری
طرف سے کہیگا کہ تیرے باپ نے اپنے ترکے
سے ہزار روپیہ مجھے دلایا ہے تو ہرگز
ندینا" آزاد نے یہ سنکے جواب دیا کہ تیرا
باپ بھی بڑا جھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ عجب
کچھ کہتا ہے اور تجھ سے آکے کچھ
کہہ جاتا ہے۔

پنّا پر تنگی ترشی

لیجیے صاحب قصہ پنّا بپایان رسید
راؤ راجہ مر گئے رسید بھی آگئی زہر خورانی
کا شبہہ بڑھتے بڑھتے بندر کا پھوڑا ہوگیا
کمیشن بیٹھا۔ گواہوں کے اظہار ہوئے
بی حیدری جان رانی کنول کنور ہوئین
راجہ چھوٹے رانی کی شل پوری اتری
دوران مقدمہ مین نتیجہ اور فیصلہ پیدا ہونے
سے پہلے صاحبزادے بھی تولد ہوئے۔
کمشنروں نے بہت زور لگا کے فیصلہ بھی
سنا دیا۔ اچھے لال تو کیفر کردار کو پہونچے
راجہ صاحب سازش کے ایک فریق قرار
پائے۔ رانی کنول کنور بری ہوئین "ور"۔ مین
علیحیم سلامت آئی" کہتی ہوئی مطمئن
ہوئین۔ اب یہ کرم کانڈی صاحب
بھلا پوچھیے ایک گواہ کا بدن دوسرے
کے بیان ہی کیا وہی مثل تیلی کا کام تنبولی
کرے اوسکی چولی مین آگ لگے۔ یوجا پاٹ
کرنا آپ کا کام۔ چلے دنیا کے کام گواہی
دینے۔ اب بجز اسکے کہ ہاتھہ کی آئی بہی جانے
پر دست افسوس ملین اسے پہلے ہی ماہر
پر دہیتی کا مالا جپین۔ صندل کی جگہ کسی
اور چیز کا ٹیکا لگا ئین اور کیا ہو سکتا ہے
لیجیے راجہ صاحب ذیکا قول تو یہ تھا ہے

گر بیا ئے قم انتم کہ سبو زخم بسیر
ساقیا بیخ از سن عالم جوانی بیا ئے

اونکی نسبت مخفی جو رپورٹ ہوا اوسکا حال
آئندہ زمانہ بتائیگا اور دنیا دیکھے گی سے

ان نیمون کا یہی بسیکھہ
یہہ بھی دیکھا وہ بھی دیکھہ

بعض دل لگی باز کہتے ہین کہ پنّا کی آب
وہوا نے مقدمے مین سبزی پیدا کردی۔
اسمین زہر کا الزام آیا۔ دوسرے صاحب
کہتے ہین پانی کا زلال اور شکر سے ایک چاشنی
دار شربت بنتا ہے وہی پنّا کہلاتا ہے پس
ادراجہ کے ساتھہ رنجش کی ترشی اور کنول کنور
کے ساتھہ شیرینی محبت نے ملکر یہہ شربت
چاشنی دار تیار کیا اور گورنمنٹ کی شکر رنجی
اس پر کے مین ایسی ظاہر ہوئی کہ سکنجبین
مات ہوگئی۔

توندکی قسم اسکو ضرور پڑھیے

ایہا الناظرین! ہم حضرت نوح کے
وقت سے لقمان الحکما۔ ارسطو الحکما وغیرہ
وغیرہ کی ڈگریان حاصل کرکے بڑے تجربہ اور
دیانت داری سے لکھو کہا من ادویات
دنیا کے تمام شہروں قصبوں۔ دیہاتوں
گلی کوچوں اور بازاروں مین ہاتھوں ہاتھہ
آنکھیں بند کرکے فروخت کر رہے ہین۔
ہم ڈاکٹری۔ حکمت۔ وید کی جملہ کتابین
دیمک کی طرح چاٹے بیٹھے ہین۔ اور پیٹ
مین اس قدر تجربہ بھرا ہوا ہے کہ اولا پتا ہے

اودھ پنچ کی سالانہ جلدین

اکثر حضرات کی فرمائش اسقدر
سے پوری کرنے مین معذوری
ہوتی ہے کہ پچھلے سالون کی
جلدون کی طلبی بعد از وقت
کی جاتی ہے لہذا اطلاع
دیجاتی ہے کہ سن حال یعنی
سنہ ۱۹۰۱ء کی جلد اودھ پنچ
دسمبر کا اخیر پرچہ شایع ہوکے
پوری جلد مکمل ہو گئی اور
خریداروں کی خدمت مین
فوراً روانہ کردیجائیگی قیمت
فی جلد پانچ روپیہ علاوہ
محصولڈاک ہے اور گذشتہ
سالون کی جلدین حسب ذیل
موجود ہین۔
جلد سنہ ۱۸۹۰ء و سنہ ۱۸۹۱ء و
سنہ ۱۸۹۶ء و سنہ ۱۸۹۷ء و
سنہ ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء و
سنہ ۱۹۰۱ء۔
المشتہر منیجر اودھ پنچ۔

حیاتِ شیخ چلی

کتاب کیا ہے گویا زعفران ہے اسکے ہنسی کی پھلجڑیاں ہے حضرت شیخ چلی مرحوم مغفور قدس سرہٗ کے حالات - حکایات سکنات لطایف - عالی دماغیان - خیالی پلاؤ کے نسخے اس نفیس تحقیق جستی اور خوبی سے بیان کیے ہیں کہ تاریک سے تاریک دماغ چھوٹ کر فوارہ اور مردہ سے مردہ دل مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر اور قہقہوں کی شدت سے کھلکھلا پڑتا ہے - اس کتاب کے مصنف منشی محمد سجاد حسین صاحب انجم مصنف نشتر و کائنات اور ملازم ریاست آصفیہ ہیں قیمت آٹھ آنہ مقرر ہے - دفتر اودھ پنچ سے ملسکتی ہے -

©

وجع مفاصل کا عارضہ

چیمبرلین صاحب کے پین بام سے جاتا رہتا ہے ایک ہی مرتبہ کے استعمال سے درد جاتا رہتا ہے تمام دوافروش فروخت کرتے ہیں

©

چیمبرلین صاحب کی کھانسی کی دوا

مندرجہ ذیل عوارض کو شفا کے لیے مشہور ہو گئی ہے - کھانسی - زکام - کروپ - ہر وقت ضرورت آزمائش کرو تمام دوافروش فروخت کرتے ہیں

ہم اور ہزاروں کہیں تو انہیں منگاتے - ہمارے پاس براہ راست یونان سے ادویات کا چالان روزانہ ہزاروں شہر آتا ہے - مگر اب تک ہم اپنی لیاقت اور ادویات کے مشتہر کرنے میں ایک طرح کی جھجک محسوس کرتے - مگر اب دوستوں کے اصرار نے اسقدر مجبور کیا کہ معاذ اللہ ہم نے کمر کسنے پر مستعد ہو گئے - قریب تھا کہ اشتہار جاری ہو جائے - ہر وقت رفع صحت ذبحِ ول ہم تو ہم دوستوں کا ہونے لگا - غرضکہ محض خلاف قانون سمجھکر اور ادنی دھمکیاں تشتی سے ڈرکر زبردستی اشتہار دینا پڑا - چنانچہ ہم گلا پھاڑ کر چیخ چنگھاڑ کر آواز بلند صاف صاف کہے دیتے ہیں کہ جو کچھ ہم مریض ہماری ادویات کیطرف جلد اعتقاد نہ کرینگے وہ انشاءاللہ ضرور پچھتا پچھتا کر کف افسوس ملا کرینگے - پس اے مریضو دوڑو ہم کسی سے ہرگز ہرگز مشورہ نہ لو - ہم اپنے منہ تعریف کرنا قطعی ناپسند کرتے ہیں بلکہ ہماری ادویات کی سریع الاثری کی صداقت اور تعریف میں کروروں سرٹیفکٹ موجود ہیں انسے ادویات کے فائدہ و تعریف اور نام ہر شخص کو معلوم ہو جائینگے کیونکہ یہ ادویات فوراً ہی مریض کی حالت کو تبدیل کر دیتے ہیں ہم نے کبھی نہیں کہا ہم جھوٹ کیوں بولیں - جنہوں نے کھائیں ہونگی وہی جانیں - واللہ اعلم بالصواب صداقت کے واسطے کچھ سرٹیفکٹ نمونہ از خروارے درج ذیل کیے دیتے ہیں مگر اسبات کا ضرور خیال رہے کہ اگر خدانخواستہ دوا اثر نہ کرے یا کچھ نقصان پہونچ جائے تو براہ کرم ہم پر کوئی صاحب نیلی پیلی آنکھیں نہ نکالیں بلکہ اسمیں سراسر اپنی بداعتقادی طبیعت اور آب ہوا کی مخالفت اور زمانہ کی کجرفتاری کا قصور سمجھ لیں - ایک بات اور بھی قابل بیان ہے کہ مسٹر اودھ پنچ کی چھبیسویں سالگرہ کی خوشی میں قیمت کل ادویات کی خواہ ایک رتی ہو یا ایک من خواہ بڑھیا ہو یا گھٹیا یکساں رکھی گئی ہے - قیمت بوجہ طوالت درج نہیں کی گئی جب فرمایش آئیگی دوا کا نسخہ قیمت دیکر صاحب فرمایش کو زبردستی چھوڑ یا تھما دی جائیگی - اسناد آنکھیں بند کرکے پڑھ لیجیے -

اسناد

حبِ قبض کشا

مکرم بندہ تسلیم - مزاج شریف - آپ سے جو حب قبض کشا منگائی گئی تھیں انسے بہت ہی فائدہ ہوا - میرے ایک دوست کو ہمیشہ شکایت رہتی تھی - آپکی گولیاں کھاتے ہی اس قدر دست آئے کہ شام بھی نہ ہونے پائی کہ چٹ پٹ دم فنا ہو گیا - واقع میں گولیوں نے اپنا پورا اثر دکھایا - دوست صاحب کی فی الواقع قضا ہی آگئی تھی اس سبب سے فیل ہو گئے - دوا حقیقت بہت زود اثر ہے - چچا صاحب کا بھی کچھ یہی حال ہے اور انکو قبض کی شکایت ہے خدا کے واسطے حب قبض کشا فوراً بذریعہ تار روانہ فرما کر مجھکو دونوں جہان میں سرخرو فرمائیے - ہمیشہ آپ کو یاد کرتا رہونگا -

راقم بندہ (سید ڈیوٹ خان عجب شاہ مشہر از اولٹ پلٹ پور) -

(کھانسی کی گولیاں)

جناب من - بندگی عرض ہے - آپ کی کھانسی کی گولیوں سے بیحد نفع ہوا - میرے ملازم کو عرصہ سے کھانسی کی ٹھسک آتی تھی جب سے آپ کی تجویزہ گولیاں کھائیں اس قدر زور سے کھانسی آئی - کہ جسکی کچھ حد نہیں رات بھر مکان کی بخوبی چوکسی رہتی ہے - سب چوکیدار برخاست کر دیے گئے ان کمبخت ایسے بدحواس ہو کر سوتے تھے کہ دو ہوتی کا بھی ہوش نہ رہتا تھا - میری بہت بچت ہو گئی - اب ایک ہی ملازم سے دو روز دن رہتی ہے کہ واہ واہ - محلہ میں آتے ہوئے چور دن کی روح فنا ہوتی ہے مال بھی حفاظت سے رکھا ہے اور رات کو ہم اور متعلقات بیخبر ہو کر اتنا غافل ہو جاتے ہیں - میں نے کل دوستوں کو آپ کی گولیاں استعمال کرنے کی رائے دی ہے - خدا کرے سرکار بھی یہ گولیاں تمام شہروں میں تقسیم کر دے تو چور اور ڈکیتوں سے مفت میں نجات ملجائے اور پولیس کی بھی تخفیف ہو جائے گورنمنٹ اور رعایا دونوں کا فائدہ ہو جائیگا -

راقم (سیٹھ چنگا مل دلال از دولت نگر) (اصلی سرٹیفکٹ بشرط فرصت آئندہ) المشتہر - افلاطون حکیم رفع صحت ذبحِ ول لاعلاج - (ر س م - ن - ا - ا -) -

بوالہوس بنگالی

یہ مختصر سا ناول ہمارے نوعمر مہربان مولوی سید منیر حسن صاحب منیر لکھنوی نے حال میں تصنیف و شایع کیا ہے طرز بیان میں نصیحت کی جگہ دارو تلخ [illegible] افلاطونیت کی چاشنی اس خوبی اور حسن کے ساتھ ملائی گئی ہے کہ جا بجا آمد اور گرہ میں باندھنے والی باتیں بھی ہوتی جاتی ہیں اور خوشدلی اور بشاشت بھی زعفران زار کا لطف پیدا کرتی جاتی ہے مصنف صاحب میں علاوہ شاعر ہونے کے فسانہ نگاری کا سلیقہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور تہذیب اخلاق - آزادی خیال پر گہری نظر رکھنے میں بھی خداداد قابلیت ہے - کہیں کہیں سوشیالوجی - پولٹیکل اکانمی اعلی فلسفہ تہذیب اخلاق کے اصول اس طرح ایما و سہلاً بیان کیے گئے ہیں کہ ناول دیکھنے والے کو نہ گران اور خشک گزرتے ہیں نہ قصے کے صفحات سے دل اچاٹ ہوتا ہے - ممکن نہیں آج کل کے ناول پڑھنے والے اسکو شروع میں اور پھر مغموم رنجیدہ افسردہ بشرہ بتکلف بھی قائم رکھ سکیں - قطع نظر نفس قصہ کے صفائی صحت - لکھائی اور چھپائی کا اہتمام بھی برا نہیں -

قیمت فی جلد ۸ / روپے - مصنف صاحب سے امین آباد اسلامیہ ہوٹل یعنی نعمت خانۂ مسلمانان کے پتہ سے ملسکتی ہے -

---

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور ادویہ کے آنکھونکے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچپن سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ معمولی سرمہ فی تولہ ۱۲ محصول خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر پروفیسر میا سنگھ - اہلو والیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے نہایت اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ یا کمر اور مانڈر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی ایم ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم دیوی بعمر ۴۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین بہت سرخ اور دکھتی تھین اور ان مین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی -

راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور - سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر برج لال گوسوامی بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن ریٹائرڈ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے مریضون مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے -

ہے تیز اثر راہی یہ چلتا ہوا
کچھ آگے ہی سب سے نکلتا ہوا
کوئی اسکا پھرتی مین ثانی نہین
حقیقت مین جن ہے کہانی نہین
ہتو ملک جسدم یہ تانے ہوئے
لہارا اسکا لوہا ہے مانے ہوئے
کترتا ہے جسوقت پھرپرہ کا تہان
تو موچی کے گویا کترتا ہے کان
یہ سمجھو کہ بس حکم ہی کی ہے دیر
لگا دے یہ دم بھر مین جوتون کا ڈھیر
سبک تیشۂ شیر یا تیغ منصور کا سپتا
دوپٹے سا نیچے کے سر کا پلنگ درست

عمدہ صحبت اور اسکا اثر

کمینون کی صحبت سے پائی نجات
نہین اب مین سنتا گپین واہیات
سٹرک پہ نہ پانی نہ وہ کیچ ہے
مطلب گھر ہے۔ لکچر ہے۔ اسپیچ ہے
خوش آئند ہین زندگانی کے داک
عجب ہے یہ ہمدردی کمیٹی [illegible]
جہان جلتے ہین تندرستی کے جام
دکھاتا ہے تن کی درستی کلام
اگر گور شیپ مین بوس و کنار
تو دامن بھی ہے یاقوت گوہر نثار
کرے کیون نہ بلبل غزل خوانیان
کہ جاری ہر طرف ہین گل افشانیان
چہکتا ہون مین بھی بلبل کی طرح
کہ ہے باغ باغ اپنا دل گل کی طرح
تبسم زہر گوشۂ یا تبسم
زہر جرعہ خوشتر [illegible] تبسم

ٹوپی کی بےقدری

ہر اک بزم مین آتا جاتا ہون مین
ہر اک شخص سے ملنے پاتا ہون مین
نہین قید اب وہ پائین صدر
مری اب تو ہے ہیچ پیچھے یہ قدر
نہین پوچھتا کوئی ٹوپی کی بات
جدھر جاؤ میدان ہیٹ ہی ہے ہات
جدا سر سے ہر ایک انگریز کے
پڑی ہے بیچاری تلے میز کے
کرے درد دل اپنا کس سے بیان
اور کوٹ پتلون ہین یا چھتریان
سو چھتریان ہین لگی ہی تنہا ہوئے
کہان چھتریان مین جڑے پائے ہوئے
دماغ اور کوٹ سے عرش پہ
ہے ٹوپی بیچاری پڑی فرش پہ
مگر مین کہ ہر وقت ہون مرکے ساتھ
ہون بس پاس شرک و میڈم کے ساتھ
جدا مین نہیون ہو جدا جان تن
الا انما النعل جزو البدن

ازدواجی تعلقات

یہ ہے جاہلیت کے دقتون کی بات
ہوا ایک ام الجہالت کا ساتھ
مری رنج و راحت مین ہمدم نہین
غرض آ کے وہ جوتی بیگم بنین
ہوا تھا جو بنگ و شاست سے عقد
اٹھا رنج کے ہاتھون راحت کا نقد
بظاہر اگرچہ بہت زرق برق
مگر حسن سے دور مین غرب شرق
اگرچہ ادھی کی دہ ہوم تھی
نہ تھی ناک پیچیدہ خرطوم تھی
حیا گو کہ دیکھو گھونگٹ مین تھی
لٹکائے کہ تھی کہ منہ پیٹ مین تھی
وہ تھی چال ہر ایک رفتار پر
ہنسے کبک اک قہقہہ مار کر
مگر وہ بھی مجھ سے بہت دور دور
یہ صحبت کہان تھی کہان یہ سرور
کھلے ہاتھو مین پیتے عشرت کے گیت
ملی ہے جو خاتون اک اب ٹوڈی بیپ
ہزارون مین چھنکر نکالی ہوئی
ہر جا بچی ہوئی دیکھی بھالی ہوئی
سجی دھج سجائی، جچی اور تلی
کسی اور کسائی کھلی اور ڈھلی
دہن ہے سحر زلف گیسو ہے شام
تبختر سے طاؤس آہو خرام
جہانتک ورنہ وحشت ہے سائے کی طرح
ہر اک بزم مین ساتھ سایے کی طرح

خاتمہ

تعلّی نہین ہے یہ حق گفتگو
انا الشو انا البوٹ انا الہیپ شو
زمین پہ مری کیون نہ ہو عرش سا
شریفون کا شہباز ہون خاک پا

نامۂ محبت التیام بنام پنچ

مہاراجہ صاحب ثریا رکاب
فلک مرتبہ پنچ عالیجناب
یہ حاضر ہین تسلیم کی ڈالیان
ادب اور تعظیم کی تہالیان
مزاج مقدس[1] کے احوال سے
محبت سے آگر مجھے بھیجیے
گوشیان رکھتے تکمو ہر سند و شاد
برآئین دلون کی تمہارے مراد
مری سارو جی کا افضال ہے
تصدق مین گنگا کے خوش حال ہے
مین کنگال مری چارپائی مین چھپ
کبھی رہتا ہون اونکے ہاتھون سے تنگ
چھپ کے رکھتی ہین سمین آب گرم
ہمہ کشتگان را [illegible] کنم
تغل جان کے عشق مین چور ہون
بہت دل کے ہاتھون سے مجبور ہون
تغل جان پر جان دیتا ہون مین
زلیخا صفت غمکو لیتا ہون مین
بدن مین بہار اوس ہے لالہ سان
گرفتن ہمی خواہم از فصد آن
مسلمان و ہندو ہین خوشنود سب
مین ہون دل سے اونکا محبت طلب
مسلمان ہین مجھکو زیادہ عزیز
کہ ہوتے ہین اہل دغا اور تمیز
جہان تک کہ ہو میرے امکان سے
مین نیکی کرونگا مسلمان سے
تعصب بری چیز دنیا مین ہے
مسلمان و ہندو ہین سب ایک شے
نظر سے تلطف کی اونپر صدا
ستانا نہین اونکا ہرگز روا
نہین ہے پسند اونکو یہ پلیس
مین تبدیلی کی رائے کردونگا پیش
ترقی کرا اونکا ہمدرد ہے جلد
مسلمان کیسا ہی ہو [illegible]
کبھی ترچھی کرتا کسی پر نظر
میرا شیوہ ہرگز نہین الحذر
سدا سب سے جھک جھک کے ملتا ہون مین
نہ پنچ کو کبھی چھیڑا کرتا ہون مین
کبھی مصلحت سے بظاہر اگر
شکایت جو کرتا ہون وہ مختصر
کرشمہ بظاہر زالفت باست
چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہاست
طبیعت سے آگاہ ہین میرے دوست
سمجھتے نہین مجھکو نادان دوست
بس اب پنچ یو جی کو جاتا ہون مین
ہمارا دیو پہ جل چڑھاتا ہون مین

ملونگا کبھی وقت فرصت ز کام
بھیا پنچ لیلو بس اب رام رام

راقم
بدھ رام
از مقام دار الاسلام۔

[1] پنچ۔ شکریہ آپ کی کرپا سے خوش ہے [illegible]

کھرا اسامی

چین — لو یہ اٹھارہ لاکھ بیس ہزار ٹیل پہلی قسط تو لو۔

بندوبستی بیت بازی

حضور مہتمم ظرافت سلامت — مع بندگی عرض کرتا ہون افسوس ہے کہ امسال ہمارا رسالۂ نو کی تقریب مین پراگندہ دلی نے شرکت کی اجازت نہ دی اور یہ خیال کرکے کہ ؎

در محفل خود راہ مدہ ہمچو منے را ✦ افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

اپنے گھر چپ چاپ بیٹھے رہنا او رہے انتظار کے انتظار چلا رہا ہون۔ کیون جناب اس مبارک زمانہ مین جناب سرجیمس لا ٹوش کی لفٹننٹ گورنری ہے تاہم یہ موسم بھی ہے آپ کے ضلع مین فسردگی کیسی — قبلہ اسکا حال نہ پوچھئے ہم لوگ ایک کارگذاری سے ٹھیکا ہو گئے۔ ضلع بگڑ رہا ہے — ابھی جناب آپ نے تو عجب قصہ چھیڑ دیا ان بندوبست کے جھگڑون کو سفر دیش چند روزت اور لاڈ گرزن کے بیچ رہنے دیجئے — کوئی پھڑکتا ہوا مضمون سنا ئیے — خیر اگر آپ کی یہی مرضی ہے تو ایک بیت بازی کا افسانہ سنئے —

یکم جنوری کو صبح تڑکے دو پاسی ٹپا کید شروع ہوئی کہ مین سے پائنیر لا چپراسی بجارا تمام شہر مین گھومتا پھرا کوئی انجمن اور کوئی کلب ایسا نہ تھا جہان نہ گیا ہو معلوم نہین کتنے مفترون کی خوشامد کی کر فسل خانہ سے پائنیر کا پرچہ ڈھونڈ کے جائے — خدا جانے کن کن بدلیون سے منت و سماجت کی — جب کہین پرچہ ملا تو چار آنہ خرچ کرکے اسٹیشن ریل پر پرچہ خریدا وہان آہٹ پر کان اور دریچہ نکالا تھی یارا جاب بیٹھے ہوئے بندوبست کا تذکرہ کر رہے تھے — پائنیر مین سب سے پہلے خطابات سال نو کی فہرست ڈھونڈھی گئی معلوم ہوا کہ امسال سال نو کو دسمبر کی بارش کی طرح خطابات بھی سوکھی سنا گئے — لاحول ولا قوۃ —

لوگون نے پوچھنا شروع کیا کہ حضور خیریت تو ہے بہت حسرت کے ساتھ کہا ہائے رحم خان بہادر ہوتے چند خوشامدی اشخاص نے جو اور بہ دستی مالگذاری امید آئندہ پہاتک حاضر باش ہین کہنے لگے کہ سبھی کچھہ شعر و سخن شروع ہو — چھپتی اللہ خان فکو شاعری کا آجکل ہیضہ ہو رہا ہے اور موقع ہو تو جہان دیکھئے قصیدہ لیے موجود رہتے ہین سب سے پہلے شعر خوانی پر مستعد ہو گئے —

چھپتی اللہ خان کیا کہین بگڑی ہے قسمت آجکل | ہر پرستی ہم نہ کیجئے آجکل
جمع اپنی جیب روئی ہو گئی | منس ہر پیچی سا ہی خلعت آجکل
فرعونے بسامان — سال نو کی ہر مسرت آجکل | اپنا گھر ہو نزہم حسرت آجکل
جلے منحوس را — منصب نہ ہونا تھا نہ ہو لیا | ہم پیالی ہر مصیبت آجکل
کہتا ہے انخفا کر و تسلیم سب | ہو گئی لیتا ہر شہادت آجکل
فرعونے بسامان — ارے . . . نہیین جد مرہی ہے | ورنہ ملجاتی حقیقت آجکل
برائے منحوس را — دور دور ایک منڈی کا ہریان | ما الملک کل پڑہ حضرت آجکل
آدھر جانے کا ہوا ہے فیصلہ | زیادہ کتنا ہر حماقت آجکل
نیک افسر کو دعا دیتے ہین سب | ہر جگہ اونکی ہر برکت آجکل
چھپتی اللہ خان — تاڑ گئی وہ عجیب منحوس ہے | اوسکی صورت ہر نفرت آجکل
فرعونے بسانا — خان بہادر نہو کا کرنا شوق. ہر یہ بندہ کی نصیحت آجکل
را منحوس — انخفا سے لگان —

نیچری ماقیمان

(پانچوان سبق)

مولینا اودھ پنچ — السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ — بشوق شاگرد طفل مکتب نسی ردو و سے بندش کے اصول پر پھر حاضر ہے — سبق سن لیا ہے اور جلد اجازت دیجائے کہ فٹ بال — کرکیٹ — ٹنس وغیرہ مین شریک ہوتا ہے — یہ کھیل آج ہی شام کو سرسید کی کہنڈی — آنکھ مچول — چیل جھپٹ — اور گیڑیون کی یادگار مین کھیلی جائینگے —

نواب زین العابدین خان سرسید کے زندہ دل یار و جانثار اور رنگین مزاج ہمعون نے دہلی ہی تک اون عیش کی صحبتون کو قائم نہ رکھا — بلکہ اوس زمانے کے خاص وضع داری کے مطابق جو بڑی باتون مین بھی ایک مستحکم اور مسلسل پابندی کو گویا مذہبی طور پر فرض ہی جانتے تھے جب نوکر ہوکر آگرے گئے تو وہان بھی خوب جی کھول کر گل چھرے اوڑائے — کچھ شوقین جھونپڑے پہلے سے وہان موجود تھے کبوتر باکبوتر باز باز کے کلئیے کے مطابق سب جمع ہوے — پھر تو وہ رنگ جما کر دہلی کا لال قلعہ بھول گیا — تاج گنج — نورافشان — اعتماد الدولہ — کونسی تفریح کی جگہ ایسی تھی جہان یہ حضرات مع سامان جہالت نہ پہونچتے ہون — اور پھر مزہ یہ کہ شگفتہ خیال ہمعون کے ساتھ اکثر صحبتون مین ہونہار رہا سمجھا بھی شریک رہتا تھا اور رہتا کیا تھا زبردستی شریک کیا جاتا تھا —

کاجل کی کوٹھری مین انسان جائے اور دامن داغ دہبے سے پاک لائے محال عقل ہے — نیچری ہیوگر افرکو دلی ہی زبان سے سہی اقرار ہے کہ یہ صحبتین آخر رنگ لائین — رنگ یقیناً سیج تھا مگر وہ اوسے مدہم کرکے دکھاتے ہین — پہلے عموماً آثار تنزل و ادبار کا ایک آدہ اس منظر پیش کرتے ہین — اوس منظر پر عبرت کی تصویرین بے فکرا امیرزادون کے عیش و لہو و لعب کے ملمع فریم مین دکھاتے ہین — انہین بے فکرون کے زمرے مین کسی گوشے مین موجودہ پبلک سے عموماً اور پاک نیچری امت سے خصوصاً بہت ہی لجاتے شرماتے نیچری رفارمر کو بھی لا بٹھاتے ہین مگر اتنے خربوزون کو دیکھکر رنگ پکڑنے والے خربوزون کی آڑ مین کہ کبھی خربوزون پر سبزی کی طرح نظر آتے ہین اور کبھی خربوزون مین تیز چاقو کی طرح پھر غائب ہو جاتے ہین —

اس مقام پر نیچری بیوگرافر نے تصوف کا ایک گہرا غوطہ لگا کر ڈوبتے ہوے رفارمر کو بے پایان بدنامی کی جھیل سے نکالنا چاہا ہے مگر واقعات کے دلدل ابھرنے نہین دیتے — جس قدر نکالتے ہین اور دھنستے جاتے ہین —

پہاڑی نارنگیان

تمام ہندوستان مین مقبول پہاڑی نارنگیان نہایت شیرین اور خوش ذائقہ ہوتی ہین لہذا مشتہر نے اعلی درجہ کی نارنگیون کی روانگی کا اہتمام کرلیا ہے — ہر خریدار کو چاہیے کہ اپنے جائے قیام سے قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام اور اپنا پورا پتہ خوشخط لکھے قیمت فی سینکڑہ نارنگی دو روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ریلوے پارسل ذمہ خریدار ہے —

ملنے کا پتہ

ایل — ایل نیڈ کو پہانی تاڑ گنج گورکھپور

چیمبرلین صاحب کا وجع مفاصل کا عارضہ

بڑی مشکلون سے جاتا ہے چیمبرلین صاحب کی بینا بام نے بار ہا اچھا کر دیا — اور عند الضرورت جب استعمال کیا جائیگا تو ایسا ہی فعل کرےگا تمام دوا فروش فروخت کرتے ہین —

اودھ پنچ کی سالانہ جلدین

اکثر حضرات کی فرمایش اس وجہ سے پوری کرنے مین معذوری ہوتی ہے کہ پچھلے سالون کی جلدون کی طلبین بعد از وقت کی جاتی ہین لہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ سن حال یعنی سنہ ۱۹۱۱ء کی جلد اودھ پنچ دسمبر کا اخیر پرچہ شایع ہوکے پوری جلد مکمل ہوگئی اور خریدارون کی خدمت مین فوراً روانہ کردی جاے گی قیمت فی جلد پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک سے اور گزشتہ سالون کی جلدین حسب ذیل موجود ہین —
جلد ۱۸۹۰ء و ۱۸۹۱ء و ۱۸۹۲ء و ۱۸۹۳ء و ۱۸۹۴ء و ۱۸۹۵ء و ۱۹۱۰ء —

المشتہر
منیجر اودھ پنچ —

Ⓒ

وجع مفاصل کا عارضہ

چیمبرلین صاحب کے مین بام سے جاتا رہتا ہے - ایک مرتبہ کے استعمال سے درد جاتا رہتا ہے تمام دوا فروش فروخت کرتے ہین —

جس سوانح نگاری سے یہ تھا کہ اوس عالم بیخودی والہ فود دیوانگی کا جو خود بقول حالی سرحد جنون تک پہونچا ہوا تھا پہلو پوست کندہ واضح بشرح حال لکھتے - پھر جس قدر نصائح وموا عظ چاہتے تو بیشک فرماتے - ہمین کوئی عذر نہوتا - اونسین خواہ مخواہ کیون فرض ہوا کہ یہ فعل سرسید کا خدانخواستہ کوئی معیوب امر تھا - وہ کونسا درخت ہے جسکو ہوا نسین لگی - جوانی دیوانی مشہور بات ہے - پھر اوسپر اوس قسم کی صحبت - سوسائٹی کا رنگ - اگر ایسا نہوتا تو قانون قدرت کا ایک بہت بڑا بند لوٹا ہوا تا عدہ ٹوٹ جاتا - مین تو اسے سرسید کے نیچری رفارمر ہونیکا زینہ سمجھتا ہون — اونہون نے اسپنے ایک طبعی فعل سے غیر محسوس طور پر فطرت کے ایک بڑے کلیے کی تصدیق کی - حالی نے اس واقعے سے اخذ نصائح میں بہی بیجا اہتمام دکھایا ہے اور یقیناً غلط نتیجہ نکالا ہے - آپ بیخودانہ جنون انگیز دلبستگی کا ہرگز یہ منشا نہ تھا کہ سرسید مین کوئی محسوس جوش رفارم کا پیدا ہو رہا تھا اور بقول مولانا جلال الدین رومی وہ کاش کرتے اور گزشتے کے گہرے متصوفانہ اصول ترقی کی تلقین فرما رہے تھے بلکہ یون سمجھنا چاہیے کہ قومی مصیبتین جو سر آتی ہین آندھی کی طرح آتی ہین عشق خود ایک قوی جذبہ ہے پھر سرنے مین شہا نکا ایسی قوی طبیعت کا جذبہ جیسی کہ سرسید احمد خان کی تھی یقیناً اسے سرحد جنون تک پہونچنا چاہیے تھا - اگر مینا سرسید کا بیوگرافر ہوتا تو سب سے پہلے اون تمام نیک بختون کی فہرست پیش کرتا جنکو سرسید سے شرف صحبت حاصل کرنے کی خوش نصیبی حاصل ہوئی تھی - پھر چھانٹ کر خاص اہتمام سے اس سب سے زیادہ خوش قسمت اور خاص در پرنیک بخت خاتون کا ذکر کرتا جسنے اپنی دلفریب صورت اور موہنی مورت سے سرسید کو لبھا لیا تھا - اوسکا سن و سال صورت شکل - قد و قامت - لب لہجہ - ہنر و سلیقہ سب تفصیل کے ساتھ لکھتا - بتاتا کہ وہ کس طرح تھی اور بتاتا کہ وہ تباتی کس طرح گاتی -

کبھی وسکو یشیا زمیتا تا - کبھی ٹوڈیٹا آٹر ہاتا - اور کبھی پانون مین گھنگرو باندھ کر محفل مین ناچا کرتا - اوسکی کلائی کی تھرت - اوسکی کمر کی پھرت - اوسکی سنتی کی چھب - اوسکی باتون کا ڈھب - اوسکی چوٹی کی گندہاوٹ - اوسکی آنکھون کی لگاوٹ - غرض جو بات ہوتی سب جون کی تون لکھدیتا اور آنکھون کے سامنے تصویر کھڑی کردیتا تاکہ سرسید کی [illegible] مین مذاق حسن کا پورا اندازہ ہوسکتا - ناچنا تو کجا گٹ کیسا - جب عیش پرستیون کا ذکر آہی گیا تو پھر چھپانے کی ضرورت - یا سرے سے اس راگ کو چھیڑا ہی نہوتا - اور جب چھیڑ چکے تو پردے سے باہر ہونے کے کیا معنی -

کیا سرسید کے اس آفۂ زندگی سے کوئی فائدہ ہم حاصل نہین کرسکتے ؟ - ہر عیش پسند امیر زادہ جو آج بے فکریون کے عالم مین مدہوش و رستو الا ہو رہا ہے سرسید کی زندگی کے اس صفحے کو نظر بہ سوانح آیندہ ایک خاص ہمت افزا دستور العمل تصور کرسکتا ہے — وہ اون عیش کی صحبتون مین بن ٹھن کر اصلاح قوم اور رفارم کے اہم کام کو قبول نہین سکتا - وہ عورتون کی گری ہوئی حالت کی طرف انہی صحبتون مین بیٹھے بیٹھے خواہ مخواہ متوجہ ہوجاسکتا ہے - وہ اونکی فطری ذہانت - عام صلاحیت ہمدردی - خوش الحسی اور کرشمہ آفرین قوت تخیلہ - اور دلربا اور جان نواز حیا و غیرت کا صحیح اندازہ کرسکتا ہے - وہ انہی طوائفون سے اونکے فن موسیقی مین مشق و مہارت دیکھکر استنباط کرسکتا ہے کہ ہم دلنشین عورتین بہی پیانو ہارمونیم اور اسی قسم کے اور مہذب باجے کیونکر بجاسکتی ہین اور اگر موقع آن پڑے تو کسی کنسرٹ مین اپنے نورانی گلے کی قابلیت بھی کیونکر دکہا سکتی ہین - وہ زندیون کو ناچتے دیکھکر مہذب بال کا خیال دل مین پیدا کرسکتا ہے اور خیالی طور پر اس خیال سے دل مین خوش ہوسکتا ہے کہ کبھی وہ زمانہ ہماری قوم کا بھی آئیگا کہ عورتین گھرون سے زیور تہذیب سے آراستہ ہوکر تعلیم یافتہ جلسون مین

آئین گی اور کسی مہذب جنٹلمین سے معدبانہ طور پر لپٹ کر اپنے نازک پیر صناعیت پانون کی شایستہ پیش خوش خرامیان دکھائین گی - وہ نوجیون کو اپنی یاران وید و ناتکاون کے زیر ہدایت تلم رو قلوب کو فتح کرتے دیکھکر بڑے زور سے تمنتب معرکہ کورٹ شپ کا سامان باندہ سکتا ہے جسمین کسی آیندہ خوش قسمت زمانے مین اوسی کی کوشش وسعی در جدو جہد سے اوسی کے گھر کی پری زہرہ جبین کے زیر سایہ تربیت پایہ اوسی کے گھر کی نوجوان تاکہ خدا خاتونین جنرل رابرٹس اور لارڈ کچنر کے مانند کما سکتی ہین - وہ بوسون کی گران بکمست اور بامزدان بعلت جنس کو کبھی با فراط اور کبھی بقلت جابجا عیش مین تقسیم ہوتے دیکھکر خود اپنے گھر کی طرف اس جنس کی تلاش مین گرمندانہ ہے تاکہ کسی میونسپل الکشن کے موقع پر ایک خاص سلیقے سے اوسکا استعمال کرکے مغرور - خود غرض - ضدی اور جاہل ووٹرون سے ایسی آسانی سے ووٹ حاصل کرسکے جس آسانی سے بعض خوش سلیقہ بیوائین گھر بیٹھے نطفہ حاصل کرلیتی ہین -
مین کہہ سکتا ہون کہ یہ سارے خیالات سرسید احمد خان کے دل مین اوس وقت موجود تھے جبکہ وقتی طور پر وہ صحبت عیش مین جادۂ اعتدال سے منحرف ہوگئے تھے - افسوس بیچارے کی زندگی نے وفا نہ کی ورنہ جس وقت وہ غیرت سے پردۂ عصمت اور معلم نسوان کی طرح تہذیب نسوان کی طرف متوجہ ہوتے تو یہ خیالات یقیناً جادو کا اثر دکہاتے دیکھتے ہی دیکھتے ہندوستان ممالک فرنگ کا نمونہ ہوجاتا بلکہ عجب نہین ہیان کی نسوانی تہذیب سے یورپ بھی شرماتا -

راقم
خلیل مکتب
لبیب لم
دکن پنچ

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ فرنڈ ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا دویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ ممیرے کا سرمہ فی تولہ ہم سرخرچ ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ۔ اہلوالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بنظیر اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش جسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ فردری مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ ام امرتسر۔

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلوالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم دیوی بعمر ۴۵ سالہ ساکن لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق ہیڈ میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر پیم لال گوسائین بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے۔

رُکے نہ ہاتھ ابھی سے ہے نوکِ تگو باقی

لبوں پاؤں گرم تو لیسے ود دعا | آسے مجھے تجار محمد پناہ کا
پہونچے گزند گر سیہ تفضل حسین کو
دل ہوگا بیقرار محمد پناہ کا
گزا نیدہ سید تفضل حسین دکنی۔
بقلم نامہ نگار لکھنوی۔

مولویانہ وعظ

یا جماعۃ المسلمین یا معاشر المومنین یرحمکم اللہ تعالیٰ

اما بعد عرض کرتا ہے یہ حقیر تقیر سراپا تقصیر بیچ خدمتوں تمہاری کے کہ جو آئے ہیں بیچ اس جگہ کے۔ فی زمانا تنا یہ تحقیق واقع ہوئی ہر بیچ گروہ مسلمانوں کے حالت تنزل کی پیدا نیوتا بہ نسبت اوسکے کہ تھے وہ لوگ زمان سلف میں پس چاہیے کہ دریافت کریں کہ ہم کیا ہے وجہ اس تنزل اور انحطاط کے اور کیا ہے کوئی علاج معقول واسطے دفعیہ اوسکے کے بیچ ہاتھوں ہمارے کے یا ہے یہ ایک مرض لا علاج کہ برداشت کریں ہم اوسکو اور اسی طرح دیکھتے جاویں روز بروز تباہی میں۔ پس سے بھائیو جاننا چاہیے کہ بڑی نعمت خداوند تبارک و تعالیٰ کی اتفاق اور ہمدردی انسانی ہر یا انکثرت ہے درمیان مسلمانوں کے کل مومن اخوۃ۔ پس جبکہ کھو بیٹھے مسلمان اوسکو نعمتوں اپنے سے اور لڑنے لگے آپس میں اس طرح کہ منسین اوپر تو بین دوسری کو گر پڑے قعر ذلت اور نکبت میں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ کلام پاک اوسکے کے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ و عم نوالہ تحقیق نہیں بدلتا ہے حالت کسی قوم کی تا وقتیکہ نہ بدل لیں وہ جو کچھ کہ ہے بیچ دلوں آنکھوں کے۔ پس ہر گاہ بدل ڈالا ہمنے دلوں اپنے کو یعنی نیتوں اور ارادوں اپنے کو اور ڈگمگا گئے ہم راستہ سیدھے سے اور چلنے لگے ہم راہ ٹیڑھی تو تحقیق بدل ڈالا اللہ تعالیٰ نے حالت ہماری کو حسب فرمان اپنے کے۔ پس کم ہوگئی جماعت ہماری میں سے لوگ اچھے اور زیادہ ہوگئے بیچ گروہ ہمارے کے شریر اور مفسد لوگ کروے بھڑکاتے ہیں آگ تبغض اور عداوت کی درمیان ہمارے اور ڈالتے ہیں تفرقہ بیچ جماعت ہماری کی۔ ویسعون فی الارض فساداً یعنی دوڑتے ہیں بیچ زمین کے واسطے فساد کے۔ تار آدمے ہے حالت بیچ سمجھ تمہاری کے ساتھ درستی کے لاتا ہوں میں ایک مثال واضح اور بین اوپر اسکو کہ حساب کرلی باری تعالیٰ نے درمیان ہمارے سے نعمت تمیز کرنے کی بیچ نیک و بد کے اور حق و باطل کے اور لگے ہم ٹٹولنے اندھیرے میں اور نہیں پاسکتے ہم راہ ہدایت کی اور پڑ گئے ہم بیچ گمراہی کے۔ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی ابصارہم غشاوۃ۔ ملکا دی اللہ تعالیٰ نے مہر اوپر دلوں ہمارے کے اور ڈال دیے پردے اوپر نگاہوں ہماری کے کہ نہیں سوجھتی ہمکو راہ راست اور لڑکھڑا گئے قدم ہمارے صراط مستقیم سے۔ وائے اوپر حال اُن لوگوں کے جو کھو بیٹھے عقل سلیم کو اور پڑ گئے بیچ وساوس شیطانی کے۔ اے مومنین محل غور و تعمق ہے کہ کیا ایک بندۂ خدا نے کہ ہدایت دی اوسکو اللہ تعالیٰ نے طرف اپنے سے ایک کام نیک واسطے بھلائی تمہاری کے خالصاً لوجہ اللہ تعالیٰ جو کہ نہ ہوسکا تم میں سے کسی سے۔ پس بہکایا تمکو ایک شخص نے ڈالا اوسنے وسوسہ بیچ دلوں تمہارے کے اور بہکایا تمکو راستے سیدھے سے کہ بہال نکلے تم۔ کانہم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ۔ سمجھے تم کہ بات ہر وہ کیا جسکی طرف کیا میں نے اشارہ۔ الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ۔ یہ کہ کیا ترجمہ کلام پاک اوسکے کا موافق محاورۂ عالیہ اُردو کے ایک عالم مستند اور فاضل اجل نے کہ نام اوسکا مولوی نذیر احمد ہے کہ وہ آفتاب عالم ہے کہ چمک رہا ہے نصف النہار پر اور چھپ رہے اوس سے چشم کوتاہ بینوں کی۔ کیا اوسنے ترجمہ ساتھ نہایت کوشش اور محنت کے مقدور بھر اپنے پس بہکایا تمکو ایک شخص ایسے نے جو نہیں رکھتا علم عربی کا مطلق اور نہیں ہے وہ عالم باعمل اور کلام میں حق کہ کلمہ نہیں سکتا وہ دو جملے عربی کے کہ پاک ہوں وہ غلطی صرف و نحو سے بھی اور ہے وہ ایک شخص متعدی پس کیا کر سکتا ہے ترجمہ کلام آلہٰی کا ایسا ایک شخص۔ کیا مان گئے تم بات اوسکی کو اور پھینک دیا تمنے ترجمہ کلام مجید کا پیچھے پشت اپنی کے۔ فنبذوہ وراء ظہورہم۔ اور تم بدلتے ہو اچھی چیز کو ترہی چیز سے۔ اتستبدلون الذی ہو ادنیٰ بالذی ہو خیر۔ پس کرو تم غور اور لو تم کام سمجھ اپنی سے کہ کون ہے کہنے والا اور کیا ہے پایہ اوسکا اور کیا ہے مبلغ علم اوسکا۔ آیا تم گرہ باندھ لیتے ہو بات ہر کسی کی اور نہیں تولتے تم بات اوسکی کو بیچ میزان عدل کے اور مان لیتے ہو تم بات اوسکی کو حیرت ہے عقلوں تمہاری پر اور ہو آپ موجود واسطے اوس شخص کے جو بہکاوے تمکو رستہ سیدھے سے طرف رستے ٹیڑھے کے۔

رقمہ۔ ب۔ دکنی۔

چمراشنان

ایک برہمن صاحب ایک دوست کے ساتھ سفر کو نکلے۔ راستے میں دریا ملا۔ آپ وہیں اشنان کو اترے تو کیا دیکھتے ہیں پاس گاؤں کا چمار نہا رہا ہے۔

برہمن۔ (جی میں) اسکے سامنے دریا کے نہاؤں تو جی میں کہیگا نہانے میں برہمن کو ہرا دیا۔ جل سورہ کے چمار سے کم پانی خرچ کرنا بڑے شرم کی بات ہے۔ ساتھی کی نظر میں بھی خفت ہوگی۔

چمار۔ (جی میں) اجی پانی کی کمی نہیں نہاؤ جا وجبتک پنڈت نہائیں نہیں جی میں کہیں گے چمار تو ہمیشہ ناپاک رہتا ہے۔ پانی سے ڈرتا ہے۔

اب تو ایک دوسرے کی چوٹ پر نہانا جو شروع کیا تو سارا دن ختم ہوگیا منزل کھٹی نہ ہوئی۔ پر جاپات بہہ گئے۔ دونوں بھوکوں مرے دہ گھاتے ہیں۔ اب یہ ہیں نہ دوسرا۔ ہاتھ پاؤں کپکپی پیٹ میں آگ لگی ہوئی ہے۔ دوست نے دیکھا پنڈت جی مہراج برہمن سے جل مانس ہوگئے۔ اشنان ختم ہی نہیں کرتے۔ زچ ہوکے پکارا۔

دوست۔ پنڈت جی۔ ہو چکا اشنان۔ لاحول کہنیں آج یہ کونسا اشنان ہے۔

برہمن۔ اجی یہ چمر اشنان ہے۔ نہاتے نہاتے پہان بیاکل ہو کر سستے چمار بھی تو آنا ہو۔

لارڈ کچنر۔ یارلوگ بھی اسی میں مبتلا ہیں۔

اوکاپی

افریقیہ کا عجیب و غریب جانور

افریقیہ کے جانوروں میں یہ عجیب شکل کا جانور ہے - حال میں پتہ لگا یا گیا ہے کسی یورپین سیاح نے تو ابھی تک اسکو زندہ حالت میں نہیں دیکھا ہے مگر سر ہیری جانسٹن کو مسٹر برسین نے جو کانگو فری اسٹیٹ کے حاکم اعلی ہیں بطور تحفہ نادر اسکی کھال بھیجی ہے اس جانور کو وہان کے لوگ اوکاپی کہتے ہیں اسکی کھال بہت گندہ اور سخت تھی - چنانچہ مسٹر رولن وارڈ کے پاس یہ کھال بھیجی گئی اور عجائب خانہ میں رکھی گئی ہے -

اولٹی شرطین

بوٹر - اے صاحب بہتر - زیادہ تکلیف نہ کیجیے -

انگریز - ول کیا بولتا -

بوٹر - ہم بولتا - اب بتاؤنگا - مگر بشرطیکہ آپ بھی نہ بتایئے -

انگریز - ول ہم نہیں بتانا مانگتا - تم گستاخی کرتا ہے - سزا دیتا ہے -

بوٹر - اچھا - موقوف کرتا ہوں - لیکن شرط یہ ہے کہ آپ مجھے آزاد چھوڑ دیجیے - وعدہ چار آدمیوں میں کیجیے - اور اپنے گھر سے چلے جایئں گے - اور میرا مال مجھے دیجایئں گے -

انگریز - مگر تم شرط لگانے والا کون - اب تو صاحب شرطین لگائیگا -

بوٹر - تو صاحب جھگڑا ختم ہو چکا -

انگریز - ول صاحب ہم نہیں مانگتا -

بوٹر - دیکھو صاحب جھگڑا ختم نہیں کرتا -

مصدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ اوٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ معمولی سرمہ فی تولہ ۱۲ ؎ خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر سیا سنگھ۔ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کے لیے بطور اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش جسکو عموماً آنکھ سانا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ یا کر اور ماندگی جلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی ایم ایس۔ سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار سیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی نمبر ۵ ۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں بہت سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر بیج لال گوبر دھن داس بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے مین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے۔

بے تکلف آیا جایا کرتے تھے اپنی خواہش ظاہر کی - اونہون نے کہا کچھ مشکل نہین تم شہزادون کی صورت بنا لو - اور میرے ساتھ چلے چلو - کوئی پوچھنے کا بھی نہین کہ تم کون ہو - اور کدہر آتے - چنانچہ انہی کے ارشاد کے مطابق مین شہزادہ بنا اور مرشد کو ہمراہ لیکر مرشدزادون کی طرح قلعے مین داخل ہوا - پہر کچھ نہ پوچھیے کیا سمان دیکھا - باغ مین اندر کا اکھاڑا اوتر آیا تھا - نفیس نفیس نیم رنگ ہلکی پوشاکین زیب بر تھین - کوئی دلہن پان دلہنی دوپٹا اوڑہے ہوے تھی - کوئی گل بدن گلابی جوڑے کی بہار دکھا رہی تھی - کہین پیازی انگیا پر ہلکا مصالح ٹنکا تھا - کہین آبی کوم پہ خوش آب موتی ڈہلک رہے تھے - زیورات بہی اپنی جگہ مین جگمگا رہے تھے - گویا متعدد جواہر خانے تھے کہ طلسم آرایش سے لال پری - سبز پری - نیلم پری - پکھراج پری بنکر ہر طرف طاؤس کی طرح وقف خرام ناز تھے - انہین بڑی بوڑہیان بہی تھین - کنواری بالیان بہی - اور جوان جہان بہی - اوٹھتی جوانی - ابھرتا جوبن نکہرتا حسن - سب نے ملکر کیا قیامت برپا کی کچھ پوچھو نہین - جہولتیان وہ تھین - اور پانون تلے سے زمین سینے نکل جاتی تھی - امڈی ہوئی گھٹائین - ہلکی ہلکی پھوارین - صندل کے تختے - ریشمی ڈوریان لچکتی ہوئی شاخین - سٹرہتی ہوئی پینگین حنائی ہاتھ پانو - نور کے گلے - قیامت کے گیت - ایک سمان تھا کہ بہشت نظر ون سے گر گیں - یکون کٹ گیا - جو مین شرابگین گھر آیا تو گل خام کی طرح کئی روز تک حواس نہ تھے - ہفتے عشرے کے بعد اس حسبہ کچھہ درست ہوے اور حسب معمول چاندنی چوک کی سیر کو نکلا تو وہان ایک مرشدزادے سے جنسے میری پہلے کی کچھ لین دین ہی دور کی صاحب سلامت تھی - ہنستے ہوے قریب آئے اور کہنے لگے واہ سید تم وہان بہی پہونچے - مین نے کہا نہین مجھ سے کیا علاقہ - وہ کوئی

تمہارے ہی بہائی بند ہون گے - کہنے لگے نہین "اللہ گیسون تمہی تھے" -

حکایت یہین تک ہے - اب اس سے نصیحت نکالنے والے نصیحت نکال لین - سید صاحب کا جو مقصود اس حکایت کے بیان سے تھا وہ صرف اتنا تھا کہ شہزادون کا بیگمون مین رہتے رہتے یہ حال ہو گیا تھا کہ باتین بہی وہ عورتون کی طرح کرنے لگے تھے - مگر اس گہری حکایت مین ایسی ایسی سیکڑون باتین ہین - جہان شہزادون کا زنانہ پن ظاہر ہوتا ہے - کیا وہین بیگمات کے مزاج و اخلاق کا مردانہ وار لب لہجہ آشکارا نہین ہوتا - کیا اونکی بیباکی اور مطلق العنانی نہین دکہاتی کہ وہ بجاے خود عورتون اور مردون مین بہت تھوڑا فرق کرتی تھین - گہر کے مردون سے کہین زیادہ وہ باہر کے مردون کو دیکھکر دل مین خوش ہوتی تھین سمجھتی تھین یہ ہمارے حسن و جمال کے پورے قدردان ہین - آرائش و زیبایش کی داد اس انہین سے ملے گی - سید احمد خان کو دیکھکر اونکا نہ جھجکنا دلیل اس بات کی ہے کہ یہ آے دن کے واقعات تھے - ایسے بیسیون نوجوان روز بھیس بدل بدل کر آتے تھے اور جھک مار کر چلے جاتے تھے - ہم نہین کہتے کہ سید احمد خان کس ناپاک غرض سے وہان تشریف لے گئے تھے مگر حالی کا اس حکایت کو ذکر کرنا چوری کی آنکھ مین نیکا دکہاتا ہے - حقیقت مین سید احمد خان نے اوس انسانی فطرت کا اصلی تقاضا دکھایا جو یورپ مین سوسائٹی مین عورتونکو صحبت مین شریک غالب قرار دیتی ہے - آنکی قوت تفتیش و تلاش بہت ہی تیز تھی - وہ صرف اپنے گھر کی منتخب اور غیر معمولی بڑی بوڑہیون پر تمام دنیا کی عورتون کو قیاس کر کے نوانی طبیعتون کی خصوصیتین اچھی طرح دریافت نہین کر سکتے تھے - اونہون نے بیگماتی نوشتہ گہر کی سے جہانک کر واقع مین اوس سیل دہار کی زیارت کی تھی جو بلا کی طرح بڑہتا آ رہا تھا اور جو ایک دن خاندان مغلیہ کو سیل فنا کی طرح بہا لے گیا - غالباً آنکی نظر

عورتون کے لباس پوشاک - بات چیت کیل کود - تفریح دل لگی دیکھ کے زمانہ پر بہی ہوگی - جو سے حقیقت مین چھوٹی چھوٹی لڑکیون کی تفریح کے مشغلے ہین - نہ یہ کہ اچھی خاصی جوانین بلکہ سن رسیدہ بڑہیان بہی اپنے گھر کو بچے کا دن دکھائین اور لڑکیان گرفتوا مخواہ ہنسنے کا موقع دین - انہون نے ضرور خیال کیا ہوگا کہ جہولون کی جگہ تنسل اور بیڈمنٹن خاصی طرح لے سکتے ہین - اور اگر عورتین مضبوط اور صحتین ہمیہ شدہ ہون تو شاید کرکیٹ اور فٹ بال کا بہی مضایقہ نہین - اونہون نے بڑے پانچون سے بے قرینہ پاسجامون پر ضرور خیالی طور پر گونکو ترجیح دی ہوگی جنکی اوپر کی چستی اور نیچے کا گھیر چستی و چالاکی کے ساتھہ لوازم حسن و چستی دونون کو گھیر گھار کر لاتا ہے اور پھر سائے کی طرح کسی وقت جدا ہونے نہین دیتا - اونہون نے اون بڑی بوڑہی بیگمون کے منہ مین پان دبا ہوا دیکھکر ضرور سونے اور کہنے کی رعایت سے اپنے سوکھے چہرے کو منہ کو نری استرنا چاہتی ہین ضرور ادن خوشنما پرشکن بے تصنع ہوے بہولے رو پیز پوپلے منھون کا ایک آرام کے خیال کے ساتھہ تصور باندھا ہوگا جو سگرٹ کے تنباکو کے پوچ کی طرح آسانی سے مفید طور پر بے تکلف کہلتے اور بند ہوتے ہین - انہین حضرت امیر خسرو کے اس قسم کے معمولی بہیڑو روکہو پہیکے گیتین کے مذہم بیکم کے شر شکر -

اماں میرے باوا کو بہیجو جی کہ ساون آیا
بیٹی تیرا باوا تو بڈہا ری کہ ساون آیا

گانے وقت ضرور بڑے زور سے آن تیلین مشاق - کامل الفن موسیقی نواز خانونون کا خیال آیا ہوگا جو اپنی پاٹ دار غار اشگاف آوازون سے کبھی شیرون کو ٹلا دیا کرتی ہین اور کبھی مری ہوئی بلیون کو جان تازہ بخشتی ہین - کبھی گنیڈون کے گلے مین گویا نایک کو دھرپد کی الاپون کے ساتھ لا بٹہاتی ہین - اور کبھی ہاتھی کی حلق مین شوہر کو اوسکے تمام پرشور شیون کے ساتھہ منتقبہ فرماتی ہین - جنکی ہر تان ایک قوم کی قوم کو

صلح جو (جنگ جو سے) دم لو۔ سنو تو سہی بوئر کیا کہتا ہے۔

الہ آباد مین طاعون کا زور

اودہ مین سرود خانۂ ہمسایہ

معدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس امر کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سیل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بوڑھے اور ادویہ کے آنکھونکے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیے - معرکہ سرمہ فی تولہ ہ‍ م‍ خرچ بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ - اہلو والیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات — **ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے** — **تازہ سندات**

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بطور اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ بار اور مادہ کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کس کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ثابت ہو گیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک مریضہ مسماۃ اُتم دیوی بعمر ۳۶ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکون مین ۔ بوند وانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین ڈالا جاسکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مین نے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے سرمہ آنکھون کی بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ع مین جمع کیا گیا ہے -

حاجی صاحب ـ ہمارا جانور اب ہادی کا محتاج نہیں ـ

میرے کا سرمہ
پانچ ہزار روپیہ انعام
مصدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی
کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سیل - سرخی - ابتدائی موتیا بند
ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی
بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سے
فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ہیرہ فی ماشہ بیس روپے معمولی
سرمہ فی تولہ ۲ خرچ علاوہ - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہار دہندون سے بچنا چاہیے -
المشتہر - پروفیسر میا سنگھ - اہلوو الیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلوو الیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے نہایت اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -
راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -
(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۵۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین صبح سے سرخ اور دکھتی تہین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور نہ وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تہین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -
راقم - ڈاکٹر برج لال گوسائین بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -
(۴) مین اسسٹنٹ سرجن بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلوو الیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے ہر ایک میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
پانچ ہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۶ء مین جمع کیا گیا ہے -

من چہ چیزے می سرایم و طنبورہ

(م) سب سے دلکش مشاغل سے نہایت درجے کی دلچسپی ہے اور تصنیف و تالیف کی طرف میرا بڑا خیال ہے چنانچہ اس خصوص مین میری کوششین اکثر مشکور اور مفید ہوئی ہین۔ میری ہر کتاب کا دیباچہ نہایت جنگی ہوا کرتا ہے اور اوس پر دور دور کے بڑے قابل لوگون کی تقریظین اور تاریخین ہوا کرتی ہین اور انہین اس نیک نیتی اور فیاضی سے میرے احباب اور احباب کے احباب (جنہون نے شاید میرا نام ہی سنا ہو) میرے عالی خاندان کے حالات تفصیل و بسط کے ساتھ درج کرتے ہین اور اجل قدر دانی میری اور بہت بزرگون کی (جنکا سلسلہ براہ راست خلفا سے ملتا ہے) تعریف لکھتے ہین کہ خاندان کی تاریخ کے مدون کرنے کی ضرورت جاتی رہی ہے اور پھر شعرا سے کون مدحیہ قصاید کے لینے کی تکلیف اور تیماری گوارا کرے—

(ط) عالی خاندان بننے کا خیال میری رائے مین ایک فطرتی انسان کی کمزوری ہے اس مرض سے مین بھی شاید خالی نہین ہون مگر مین اپنے عالی خاندان اور بادشاہ نسب بننے کا آلہ دوسرون کو ہرگز نہین بناتا اور اپنے عجب اور فخر کے شکرے کو اس قاعدہ سے نہین پالتا ان بالکنایہ اشارون اور ہوشمندانہ تدبیرون سے اگر لوگ مجھے عالی نسب جانین اور مانین تو خیر اسکا مضایقہ نہین ہے— تصنیف کا شوق تو گویا میری خمیر مین ہے اور دنیا مین اس سے زیادہ کسی چیز مین میرا جی نہین لگتا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ اوسکی محنت کی جوابدہی مجھ سے نہین لیجا سکتی ہے اور اس مصیبت سے میرا جی گھبراتا ہے— لہٰذا احباب اوسکی عبارت یا مضامین کی صحت کے جوابدہ ہو جاتے ہین (جیسا کہ اکثر اونہون نے مدد دی ہے) تو مین دو ہزار سے تصنیف بھی کرتا ہون اور ہزار ہزار دن روپئے اونکے ذریعہ سے کماتا ہون اور سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ ہندوستان کے اکثر موجودہ نامی اردو مصنف کتاب بھیجنے پر مجھے بڑی بڑی قابلیت کی سندین بھی لکھکر بلد اپنی رائے کے بھیجدیتے ہین—

(م) شاعری تو میرے گھر کی پرانی لونڈی ہے غالب نے لکھا ہے سو پشت سے ہے پیشہ آبا سپہ گری— مین بھی بلا مبالغہ کہہ سکتا ہون کہ ۶ پشت سے میرے گھر مین موزون الطبع لوگ ہوتے آئے ہین— اور اونمین اکثر صاحب دیوان بھی گزرے ہین گو اونکے دیوان کے چھپنے کی نوبت نہین آئی ہے اور یہ اونکی بدخیالی کا نتیجہ تھا— یا یون کہیے وہ شہرت کے خواہان نہ تھے میرے کلام نے الحمد للہ اچھی شہرت پکڑی ہے اور بڑے بڑے معرکہ آرا مشاعرون مین اکثر میدان میرے ہاتھ رہا ہے افسوس صرف اسبات کا ہے کہ پرانی قسم کی شاعری کی قدر اب بالکل جاتی رہی ہے اور ایک مہمل قسم کی شاعری جو نیچرل شاعری کہلاتی ہے اسکے لوگ عاشق ہین—

(ط) شاعری سے مجھے نفرت ہے اس سے زیادہ ذلیل تر آج شاید کوئی فن نہین ہے اور شعرا مین آج جتنے جہلا کی گنتی ہو سکتی ہے اس قدر شاید جلاہون مین ہو— ہر مالزادہ شاعر اور ہر شہدا شاعر— پرانی شاعری تو رخصت ہو چکی اور نئی کا بھی خدا حافظ ہے اگر قومی مرثیہ خوانی کا نام شاعری ہے تو ایسے دو چار عمدہ شاعر مل سکتے ہین—

(م) مجھے قومی چندہ جمع کرکے قوم کو فائدہ پہنچانے کا نہایت شوق ہے اور مین اس قومی کام مین ہمدردی اور محنت کرتا ہون— چنانچہ اکثر امور رفاہ عام کے انجام دینے مین مین نے بڑا کام کیا ہے—

(ط) مجھے تو قوم کے نام سے روپئے جمع کرنے کا جنون ہے کیونکہ خدا نے مجھ ایک دیوانہ قوم کا رکن بنایا ہے جسکو اپنے مختلف جنون انگیز حالات اور خیالات کے اصلاح کی ضرورت ہے اور ان سب کاموں کے لیے روپئے کی ضرورت ہے— دیوانہ پنے مین اکثر مجھسے یہ غلطی (نیک نیتی سے) ہوتی ہے کہ مین قوم کے فنڈ کا روپیہ اپنے نام سے بنکون مین جمع کر دیتا ہون اور بعض نفع لایق انشورنس کمپنیون کو بھی دیدیتا ہون— چونکہ قوم مجنون ہے اس لیے الحمد للہ ابتک ایسی نیک نیتیانہ غلطیون کی جوابدہی نہین کرنی پڑی ہے اور میرا کام سے

دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند

کے اصول پر چلا ہے— راقم آزاد

غزل بے بدل

مشفق من تسلیم— آپ کے اخبار گوہر بار مین تو بسا اوقات بڑی چیدہ چیدہ اور ستھری ستھری غزلین چھپا کرتی ہین— باقی ذیل مین جو چند ابیات ہین (جنہین علم قسم اس اس عرق ریزی اور دیدہ ریزی کی گئی ہے کہ یکایک احاطہ تحریر مین نہین آسکتی ہے) وہ بھی صفحہ دنیا پر مثل عنقا کے دستیاب نہین ہوتی ہے مگر امسال جو خوش بہاگی سے گونڈہ کے مشاعرہ مین یہ چند ابیات اپنے چنچل و رسا ذہن سے نہایت پھرتی مین نکل آئے بلکہ (بلکہ) بر آمد ہوئے— لہٰذا براہ مہربانی آپ کے نیر (پاس) بھیجتے ہے ابیات اور ارسال خدمت کرکے متقاضی ہون کہ آپ اپنے پرچہ مین جگہ دے کے ہمکا ممنون فرمائی اور اصحاب بینندہ اخبار کو محظوظ فرمائی—

وہ ہر زنوا

بہتی فرحت گا دنکو مینہ برس جانے سے ساون مین
کیوں سے تو بلبل چہچہانے لاگ گلشن مین
تنک اک نوش کرکے ہم تو کیا ہو گئے بالکل
دکو جانے کہ کیا تاثیر ہے اس در دشمن مین
ذرا چشمین نہ دکھلاؤ تم ستم پو دیکھیہ لیو ہمرا
علم سر پہ کھت ہے کو نیچ دیئے چشم پر فن مین
تمرا (تیرا) ہو گئی گنجی ہے بے صورت مرجاہیے
پڑا ہے آج پل تلو کی تمہاری کی چتون مین
بکھری جانے والی میری ٹوپی تو گئی چھنے
بھلا کا خاک لکھے شعر اب اہم شان توسن مین
بھلا کا اس قدر تم ہمکا سودائی نہ تو بھی
جو دل سے مرا نہ پس جانے تو ہم پر پیچ لفن مین
تنک (ذرا) اک کما ہے لئے کوئی تو فوراً چاٹ لگھا دے
دیکھو نے رکھدیا ہے کیا مزا متہرا کی کہرچن مین
جو بعضی شعر یہ آئین تو ہمین دے دیو تم بوسہ
تمی اک تین (خیرات) کے دیو یہ لقا ترشی کرتی ہین مین

چیمبرلین صاحب کی کہانسی کی دوا

یہ دوا خاصکر کہانسی زکام اور انفلوئنیزا کے واسطے بنی ہے شایستہ دنیا کے ہر حصے مین ان عوارض کے واسطے مفید مشہور ہے بہت فائدے اسنے کیے ہین اوسکے متعلق تعریف اور توصیف لوگون نے لکھی ہے ہر وقت کی کہانسی اور بڑھتی ہوئی کہانسی اس سے بالکل جاتی رہتی ہے— بہت زکام مین نہایت درجہ تسکین ہوتی ہے اور نہایت خطرناک کوپ کی بیماری سے بچون کی جان بچتی ہے— خراش کی کہانسی مین یہ بہت کچھ استعمال ہوئی ہے اور اسکی وجہ سے تمام خطرناک شکایتین معدوم ہو گئی ہین دودھ پلانے والی عورتون کے واسطے بالتخصیص یہ دوا بنائی گئی ہے اسمین کوئی مضر جز نہین ہے— حتے کہ شیر خوار بچون کو بھی دینے مین کوئی نقصان نہین ہے— اسکے استعمال سے فائدہ یقینی اور جلد ہوتا ہے تمام دوا فروش اسکو بیچتے ہین—

روس کی مار پیچ چال

اررر یہہ لونڈا کون ہے - یہ لونڈا نہیں یہ بارہ و نیم ہے رات کے وقت بنیڈ ماسٹر صاحب اسی کو بجایا کرتے ہین ؎ -

یہ رنگت رخسار ہے یا ماہ ہے یا مہر ہے

ہان یہ تو بتاؤ وہ گاؤ تکیہ لگائے کون صاحب بیٹھے ہین باتین بہت کرتے ہین - حضرت انکی تعریف نہ پوچھیے بس اتنا کہنا کافی ہو کہ دہرہ دون ریل آپ ہی کے دم سے چل رہی ہے ؎ -

بتون پہ دم جو دیتا ہو سرا ندل
خدا معلوم یہ سمجھا ہی کیا ہے

اچھا وہ ہوٹل لیسٹ ارڈی پی اوڈٹ ہے گاؤ تکیہ پر کون لنڈھک رہے ہین - آف آہ - یہہ چودہری کلکٹر سنگہ صاحب ہین آپ

سیفون لڑانے مین بہت شائق ہین ؎

انکی باتون سے ہو گیا معلوم
یہ تو عیاش ہین بڑے سچے

ہان یہہ تو فرمائیے یہہ موٹے صاحب کون ہین - واہ - انکو آپ نہیں جانتے دیکھیے صورت ہی سے متانت جھلک رہی ہے گفتگو مین حلاوت ٹپکتا ہے - آپ بڑے لائق و دماغ اپنے خاندان کے چشم و چراغ ہین - بی - اے کی سند پاس ہے - اسی وثیقہ نوکری کی ہوا آس ہے ؎ -

دل مین خیال چشم شبینہ مدام ہے
جادو ہو شعبدہ ہو کہ مینا مین جام ہے

ائے یہہ ترکی ٹوپی کوٹ پتلون پہنے بی - اے پاس کے نزدیک آکر کون صاحب کس پھپھک کر لگے - انکی تعریف بھی جھٹ پٹ سنا دیجیے - سنیے - خدا رکھے یہہ بڑے امیر صاحب تدبیر مذاق مین بے نظیر کوٹ پتلون پر لٹو انٹ پاس ایک ٹم ٹم ایک ٹٹو ؎ -

اللہ کی قسم کہ نہین آپ سا کوئی
یکتا ہین آپ لطف و کرم اور مذاق مین

آگے چلیے یہہ کون ہین - یہ بڑے مزے کے آدمی ہین یہان سے دور تک انگریزی تعلیم پا چکے ہین - انگریزی حساب سے بی صاحبہ کو چھپے چھپے کیو - سنتے ہین شملہ تک دیدم نہ لے دم نہ کشیدم کے مصداق ہوتے ہین - اچھا یہ کون ہین - انہین کے دم کی رونق ہے - صورت سے ہین جالش میر ہین -

یہہ لیکٹ اور کون ہین لیٹے لیٹے رنڈیون کا ناچ تو دیکھہ چکے اب بیٹھے بھانڈون کا دیکھہ رہے ہین - یہہ یتیم و مسکین موشیون کے سرپرست کہے گئے ...... ؎ -

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصًا ذات یار بے وفا سے

یہہ کون ہین - یہ نمونہ اپنے آبا مشرقا عون ہین ؎

ناف کمر عیان ہے کمر کا نشان نہین
یہ کرفہ ما جرات کہین ہے مکان نہین

یہ کون صاحب ہین یہہ قاضی جی کی ناکہ ہین - یہ کون حضرت ہین - یہ اللہ کی عنایت سے بہادری مین شہرۂ آفاق فن سپہگری مین طاق آپ کی صورت سے آفریدی کوسون بھاگتے ہین نڈیون کو خواہ مخواہ ہی دست آ جاتے ہین ؎ -

حلق مین آنکھین جا فتیلہ ہو ہر پلک
لب پہ مین بھی چراغ شب انتظار کے

آپ کی تعریف - آپ حکمت سے حیوان بنا رہے ہین - نہین نہین - آپ نسخہ تجویز فرما رہے ہین ؎ -

خورشید رو کے عشق مین ہم خاک ہو گئے
سنبل ہے صدقے دود چراغ مزار کے

آپ کی تعریف تو بیان کیجیے - آپ داڑہی چڑھائے ہوئے بچھے تشت خانۂ رشید یون کو تاک رہے ہین - آپ والی لشکر کس ہین ؎ -

آہ مین نالے مین فریاد مین بیتابی مین
اس زمانے مین نہین کوئی بھی ہمسر انکا

یہ ڈوپٹہ باندھے کون اکڑا ہوا بیٹھا ہے - اجی یہہ بیا پھاٹک کی لیتلی ہر صاحب لگ جا انہین کی تو نذ مین پھاٹے ہین - خیر اس انہین بات کو چھوڑیے ؎ -

گستاخ صاف دلین صفائی کی کب ہو بات
بیٹھتا ہے ایک آئینہ منہ پر ہزار کے

یہ عینک بازخان کون ہین حقے کی تمثال سنبھالے چپ چاپ بیٹھے ہین نہ گٹر نہ تکد نہ جھنجھٹ - حضت یہ عینک کی آڑ مین اپنا کام کر رہے ہین - بی صاحبہ کو مسمرائز کر رہے ہین ؎ -

چونکہ کے بیغ از سوزان بس اگر جا ہین نقش
ہم نقطہ خاطر صیت دکیا کرتے ہین

آپ پنیٹ الیزاد
کے مولوی ہین عقا ہے محا ہے سنت ادا

لیتے ہین - اور خفیہ سود بھی لے لیتے ہین اور کوئی کام خلاف شرع نہین کرتے - کل چلیے کے درمیان بہت سے بچے مع نوشہ کے نو سنورے دیوال کے کنگورون کی طرح سجے ہوئے تھے ؎

چھوٹے چھوٹے قد یہ کہتے تھے ہمین گر ہو تو دو
اور زمانے کا اشارہ تھا انہین پڑھتے تو دو

دل کیا دلچسپ ہے مضمون صنع کردگار
قطعہ بندش دیکھیے لیتے مین سحر باغ دہار

تیسری طرف بھی گھور لیجیے - سال گدام مین اسباب رکھا ہوا ہے یا دو گھوڑیان اصطبل مین بندہی ہوئی ہین انکو اڑ لیا لیجے یا سماز نہو سکے اشتہ مین چھوڑ دیجیے - ایک تو متھرا کی گھرجن دوسرا بیاری بیگن انکے بعد کاشی پور کے تعالون کی خوگیر کی بھرتی بیٹھی ہے انکے بعد قحط زدہ کتھک دہرے ہوئے ہین - تو صاحب ناک دہنا کی دہنا دہن شروع ہوا - پہلے قحط زدہ کتھک کھڑے ہوئے انہین دو چار سے لونڈے اور ایک انہین ڈہولرسنگ سب ملا کے ہو گئے تین - لونڈے گلے باز تھے - ڈہولرسنگ کھینچ کر بہت کچھ ستر بازی کرنے کے علاوہ گونگون کی طرح اشارون سے تیار رہتا تھا مگر سامعین پر حالت قبض کی طاری ہو رہی تھی - انکے بعد بی صاحبہ متھرا کی گھرجن وارد ہوئین جلسہ پیاری نگا ہون سے انہین گھورنے لگا - علاوہ برین آپ صاحب جلسہ کی بھی پہلے سے منظور نظر تہین غرض کہ آپسمین گٹھ جوڑ تھے ؎ -

نازو ادا و عشوہ و رفتار یار کے
ہے نذر ایک دل انہین تین چار کے
ہنسنے مین انکے کھلتی ہی بجلی سی گر پڑی
خرمن جلا دئے مرے صبر و قرار کے

اسمین شک نہین کہ بڑے ہوتے ہی سب کی طبیعتین بیچین کر دین - گانے کے حق مین بی صاحبہ ٹرننگ پاس معلوم ہوتی تہین ؎ -

کیہہ جوانی تھی بہت تہا بھرا پا انکا
ایک طفلی کے تہا قبضے مین سراپا انکا

انکے بعد بیاری بیگن صاحبہ نازل ہوئین - چل تو چہال تو ایسی ہوئی بلا کو مال تو - آپ کے بھولے بھالے گال گویا مٹھائی ون نے تو اڑ کر کہا لیے - نیچے سے اوپر تک دامن برابر محفل مین ناچتی گیا تھین بال گالومی کے بونے کی طرح ادہر ادہر

لنڈ ٹیک ہی تھین ملاسے کے حق مین یہہ بھی
اشتر نس سے کچھہ کم نہ تھین۔ انکے بعد نقالون
کا طائفہ دی طائفہ کھڑا ہوا نقال کیا تھے آپ تھے یہ
لڈو تھے۔ جو دیکھے سو کہتا ہے اور جو نہ دیکھے
وہ پچھتا ہے نہ بات چیت کی تمیز نہ آمد سست کا
سلیقہ اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا بس تو حکم
یہہ جلسہ جا تم اوٹھا سیئے۔ اب برات کیسی
آئے آئے۔ ڈیانو سی انگریزی باجے بجانے
والے بھی باجس کینچ نے ہی ہوئے اوسکے
پیچھے ندلارتی ایک پیدل فوج دوسرے پہالا لہ
طوطا رام دینا پرشاد وغیرہ انکے پیچھے دو مین
ٹم ٹم گاڑیان اوسکے بعد نہین پھر جلیبین ہونا تھا۔
برات کے ہمراہ دس پانچ گھوڑ دن پر کچھ لالہ
بھائی جوش شباب مین لدے ہوئے قلا چین
لگاتے جا رہے تھے۔ خیر صاحب دسہے دن
مین موضع گنگرمین برات پہونچی مہمانون کے
ٹھہرنے کو ایک میدان مین بہت سے خیمے اور
چھولداریان گڑی ہوئی تھین مہمان آدھے
دن کے فاقہ سے شہر آکر چھولداریون مین
دم دبا کر بیٹھ گئے پہر دسہرے بہر دس پر ایک
سرے سے سب بیگانہ باشی ہو گئے تو تندمین
گڑبڑ جا الارڑ۔ بہوک کے مارے اوت لسنتا
نے کئی آدمیون کو کاٹ کھایا۔ رام رام کر کے
بارہ بجے شب کے پہر دسون کی پرشاد کا
نزول ہوا۔ لو بہی اوت لسنتا آنکہین کہولو
ٹکڑا لو۔ وہ بھی کسی کو پوری اور کسیکو ادہوری
ملی۔ انتظام کی یہہ کیفیت کہ میدان حشر یا
ترنسوال کا سین نظر آ رہا تھا۔ خیر جی پیٹ مین دو لقمے تو
مین پڑتے ہی۔ ہاتھہ گئے سر ہانے اور پیر گئے
پستر۔ اپنے اپنے خیمون مین سب وندسے
سیدھے ہو گئے۔ ایک ہوٹے سے لیس دار
چودہری گنگر سنگھہ صاحب اپنے نوعمر ملازم کے
چیت پٹ ہو گئے۔ بنڈا شر صاحب کا
خیمہ الگ لگا ہوا تھا وہ اپنے ہارمونیم کو لیکر
نیلی مدہ ہی خیمہ مین مٹہے سے سر ملانے لگے رات بہر
خوب ہارمونیم بجایا۔ کوئی ستار کی
گھرچن چاٹنے لگا۔ کوئی بہاڑ میں ہی بہول کر
کہانا گیا۔ غرض کہ رات بھر عجیب ہوا۔ سیہ
مختلف صدائین آتی رہین۔ سیہ معلوم
ہوتا تھا کہ دنیا آتی گئے دہنی کی بیالیان چاٹ

تھے ہین سیہر جی خدا خدا کر کے صبح ہوئی۔
نعل سرود ختم ہو ہوا۔ وہی نشان
وہی مہمان جو پہلے تھے سو اب بھی تھے۔ البتہ
دہقانیون کا اضافہ ہو گیا تھا جو شیلا فی
بلبلون کی طرح دیگا نگہہ سے نزدیون کو گھور
گھور رادہ مر اکر رہے تھے۔ دوسری صبح کو برات
رخصت ہوئی اور نہ کسی کی نہاری کی
تواضع ہوئی نہ ناشتہ کی مدارات صرف فاسر
خاص بخیر تبسم پر کریسے گئے ڈکار رہین
لیتے ادہر ادہر چہل قدمی کرتے پھر رہے تھے۔
نئی مہمان فاقہ مستی میں ہو اپنے اپنے گہرون
کو واپس آئے۔ مہان جی لاکھون پائے تمیز
کی خبر نہین کہ اندر ہی اندر لیتے ین کا کیا
حساب کتاب ہوا کسی کو مطلب ہی کیا لڑکا
دالا جانے یا لڑکی والا۔ لیجیے برات ختم
ہو گئی۔ اب آ گئے گیا لکھین۔ مہمان اتیلی کی
کوری کا گلے مین پہندا لگ گیا۔

راقم۔ س۔ م۔ ن۔ ا۔ ا۔

حسابی جورو

شوہر۔ ابی تم مجھے بتاؤ تو نو مہینے مین
لڑکا ہوتا ہے یا نہین اور بیاہ کو تو ابھی خیر
سے ساڑھے چار ہی مہینے ہوتے ہین یہہ
لڑکا کہان سے پیدا ہوا۔ واللہ مجھے تمسے
ایسی اُمید نہ تھی۔

بیوی۔ تمہاری سمجھہ ہی مین نہین
آتا سیدھی سی تو بات ہے غصہ تھوک
ڈالو حساب لگا کے دیکھو۔

شوہر۔ اچھا اچھا تم حساب بتاؤ مین
بھی سمجھون۔

بیوی۔ لے اب ٹھنڈے دل سے حساب
لگاؤ۔ ساڑھے چار مہینے تمہارے بیاہ کو ہوئے۔
کہو ہان۔

شوہر۔ ہان لاکلام ہو سے او سمین کیا
سوال ہو سکتا ہے۔ ... کی ...
... خوب یاد ہے۔ ... ۹ ... ہو ...
سات دن ہوسے لڑکا ہوا ... ...
دن ہوا تھا۔ ابھی باتین تو ... نہیں ...

چار مہینے آسکے ہین۔

بیوی۔ اچھا تو اب ساڑھے چار مہینے
میرے بیاہ کو بھی ہوسے کہو ہان۔

شوہر۔ ٹھیک ہے۔ ایک دن کا بل
نہین۔

بیوی۔ اچھا اب میرے ساڑھے چار
مہینے اور اپنے ساڑھے چار مہینے دونون
جوڑ دیکیا ہوسے۔

شوہر۔ نو مہینے ہوسے۔

بیوی۔ خدا تمکو جیتا رکھے ہو گئے نو
مہینے یا نہین۔

شوہر۔ ہان حساب تو ٹھیک ہے لا حول ولا
ہم ہی سے بہول ہوئی۔ بدگمانی معاف کرنا
واللہ مین تمسے بہت شرمندہ ہون۔ اب
میرے دل سے جا کے شک نکلا۔ سیہ جو
لوگ واہیات تمہاری نسبت سے لکھتے ہین
اونکو خود حساب نہین معلوم تم تو ہندوستان
کے وزیر خزانہ بنانے کے لائق ہو۔ باتون
باتون مین کس سہولت کے ساتھہ تمنے حساب
سمجھا دیا۔ واہ طبیعت داری کے یہی
معنی ہین۔ ہماری قسمت رشک کے لایق
ہے۔ بہلا ایسی دانا بینا سمجھہ دار حسابی
بیوی کسیکو ملی ہے۔ اے خدا تیرا لاکھ لاکھ
شکر ہے جو ایسی بیوی دلائی۔

مین کہتا ہون یہ جو کانگریس والے
ہندوستانی اور انگریزی ویلا مچاتے ہین اور
خواہ مخواہ چلاتے ہین۔ ہندوستان مفلس
ہے۔ قلاش ہے۔ ذرا سی گرانی ہوئی اور
ہزارون مرنا شروع ہوسے۔ انکے پاس اتنا
نہین کہ ایک دن تو گران دام ہی لیکے روٹی
کہائین۔ اونکو خدا ایک ایک جورو ایسی ہی
دے کہ وہ اسی سہولت سے اونکو سمجھائے
اور قائل کر دے کہ یہہ سب غلط فہمی ہے
ملک سچ پوچھو تو پہلے کی بہ نسبت آج ہی
کل ملک مین دولت زیادہ ہے ...

ممیرے کا سُرمہ
پانچ ہزار روپیہ انعام
معدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل ایگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معززانگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے
کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سُرخی - ابتدائی موتیا بند
ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ
سہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی
اور دھبے میرے کے سُرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔
المشتہر - پروفیسر میا سنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب۔
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سُرمہ
جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے
اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا دھند - سوزش
مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا
استعمال مفید ہے۔
مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض
کیلیے میرے کا سُرمہ ضرور ہی مفید ہے۔
راقم - ڈاکٹر ایچ - بی - بھانگل صاحب بہادر ایم - ڈی ایم
ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ مقیم امرتسر -
(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی
نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ
نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ
تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے
کلی صحت پائی۔ راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس
اسسٹنٹ سرجن پنشنر - آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل
کالج لاہور۔
(۳) مین نے میرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے
نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے۔
اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور
راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس
اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سُرمہ کی سندات مین
جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی
ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام
دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی
مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ع مین
جمع کیا گیا ہے۔

قند مکرر

اودھ پنچ مطبوعہ ۶ - مارچ مین ایک نظم دیکھنے مین آئی جو ایک خیالی عنایت فرما کے ارپنچ کی چھرپ مین آجانے کی بابت انکی خدمت مین بطور ہدیہ یا خیادیت بہیجی گئی تہی چونکہ ممدوح نے اوسکو خلعت قبول سے سرفراز فرمایا اور شایع بہی کرا دی۔

طالع میرے نصیب میرا

لہذا اب ایک ور غزل یا اوسی مضمون کی چہپا کر بطور ایڈیٹر پنچ خدمت ہے۔

زہے قبول آنکہ نسوم ردشرن

پنچ بہادر کیا بتاؤن انکی مرتبہ تو وہ اشو انس ہوئی ہے جسکا بیان نہین اسلئے خاندان نے نشہ خدہ بہائیون سے نیچا دیکہا۔ (پہر اسمین تعجب کی کون بات ہے جسکی لاٹہی اوسکی بہینس) لاٹہین ور کام سے ادوارون کی تیزاپر تسبیح کی کہنا کہت پہ فوق لے گئی ہے

کبہی یون بہی ہو گردش روزگار

اچہا اب وہ غزل تو سنئے۔ کیونکہ نہ ہمکو ابن سے واسطہ نہ اون سے سروکار۔ و

ہمکو تو دل لگی سے غرض ہو کہین سہی

ہمارے ہمکہ دین علوم کا کام نہین	اگر نہ شیپ چہپائین تو زندہ نام نہین
کیا ذلیل قید ہونے اوسکے کوچہ مین	ہمارا حیف وہ اگلا سا احترام نہین
تمہارے واسطے ہم پٹ گئی مگر افسوس	تمہارے بہت سو کچہ ابکا انتظام نہین
ہماری پہی ہر وقت جا بلو آج لیں	یہ خاص لوگون کا جلسہ ہوا ادن عام نہین
پٹین گے جان بچی گر جبین گے نہین	تمہارے کوچہ سو شبکو کوئی مقام نہین
بہت تو پیٹ چکا گالیان بحمد للہ	رقیب تیرہ ہی زبانین مگر لگام نہین
نہ پیشیر و منہ جدا اسوقت دردہ ہرن ہی مجہی	اسیکے کرنش ہی عجب شوق جام نہین
جو مار کہائی تو کیا ہیں اسمین نہ ہر ملا	یہ چیز کسی ملت مین بہی حرام نہین
پہر اوسکو کسلئے نفرت ہو میری رت ہے	مین گویا پہامون یار وسیاہ فام نہین
نہین کیو اسطے رسوا ہو دیتے ہوئے	ملے رقیبون سے نہتے کوئی پیام نہین
ہماری عظمت و شان جسکو اسطرح ہون نصیب	ہزار حیف شرافت کا ہمین نام نہین
بہت ہی ضبط ہو سنتا ہون طعنہ احباب	نیکے دلکو دکہا دون یہ میرا کام نہین
ہمارے حال پہ لازم ہے ہر دوست عبرت	خدا خدا کرو دشمنے کا یہ مقام نہین
قسم ہو اپنی شرافت کی اُٹہ جاؤن کبہی	کہ اوسکے گہر مین خبر و کالا اہتمام نہین
ہوئی جو میری مرمت تو کچہ شان نہین	شریف زادون سے ہو ان کچہ کلام نہین

نہین تمنا ہے مگر تمنے دوستو اتبک

ہزار بار ہو یوسف سے غلام نہین

بس حضرت غزل تمام اور بندہ رخصت۔

راقم

م - ب علیہ الرحمۃ

ہولی کا مہذب دربار

شروع سال مین اشتہار دیا گیا تہا کہ ماہ مارچ مین ہولی کا دربار ہوگا۔ ہر ملک سے ریپرزنٹیٹو طلب ہوے تہے۔ چنانچہ دربار کا وقت آگیا۔ چند حاضرین دربار کی اسم نویسی ضرور ہے۔

صدر نشین۔ امیر امرا فقیر فقرا مدار المہام مدار الملک۔ راجہ راجگان مہراج دہراج مہراجہ ہولی راے صاحب بہادر الف۔ بے ج . . . . ی تک ہی ہے۔

دیوان۔ لالہ چہکی مل صاحب راے بہادر۔

ریپرزنٹیٹیوز

انگلینڈ۔ رائٹ آنریبل سر ایچ براندی صاحب اے۔ بی۔ سی

امریکہ۔ مسٹر اولڈ ٹام صاحب ایکس وای زد۔

فرانس۔ مسٹر فرنچ ہوسکی صاحب۔

روس۔ مسٹر ایکشا نمبرا صاحب۔

جرمنی۔ مسٹر شری صاحب۔

ٹرکی۔ مسرور پاشا صاحب۔

عرب۔ ملا صہبا صاحب۔

فارس۔ میان سرمست خان صاحب۔

افغانستان۔ جناب آغا مار اللحم صاحب خان بہادر۔

ہندوستان۔ رلمے ہوا بیر صاحب۔

جب سب اپنے اپنے پایہ سے دربار مین بیٹہے ۔۔ دیوان چہکی مل صاحب نے منجانب مہراجہ صاحب ایڈریس ذیل پڑہا۔

حاضرین دربار و ریپرزنٹیٹیوز ممالک غیر۔ آج بہت بڑا خوشی کا دن ہے۔ ۳۶۵ دن کے بعد یہ دن نصیب ہوا۔ آپ لوگون کو جمع ہونے کا موقع ملا۔ اس قدر مجمع بعد وجود دنیا آج ہی دیکہنے مین آیا۔

دربار بہت ہوے اور ہوتے رہین گے مگر ایسے مست بیہوش ریپرزنٹیٹیوز طرح طرح کی رنگین پوشاکین نئی نئی وضع و تراش اکثر کی پہٹے ہوے کسی دربار مین نہ دیکہے ہونگے۔ جنکے دیکہنے سے دلکو سرور آنکہون کو نور ہو۔ ہر دربار مین شانا یہان عمل عجارا۔ ہر دربار مین داب تہذیب یہان جانٹہ بازی ایک دوسرے کے درپے تخریب۔ ہر دربار مین پورا سوٹ معہ پینٹ بوٹ۔ یہان ننگے ننگے پہر ایک دوسرے سے پہوٹ۔ ہر دربار مین بعد اڈریس ملنے برخاست۔ یہان انکی کہان برداشت بس

دور چلے دور چلے ساقیا + اور چلے اور چلے ساقیا

(اڈریس ختم دور شروع)

ایک۔ آج رات کو آتشبازی چہوٹیگی۔

دوسرا۔ رات کو آتشبازی دکہلائی کیسے پڑیگی۔

دوسرا۔ ٹہیک ٹہیک۔ رات کو اندہیرے مین مہتابی کی روشنی کس کس گہنا کو دیکہ سوجہے گی۔

چیمبرلین صاحب کی کہانسی کی دوا

یہ دوا خاصکر کہانسی زکام اور انفلوئنیزا کے واسطے ہی ہے تمام دنیا کے ہر حصے مین ان عوارض کے واسطے مفید مشہور ہے جیسے فائدے لینے کیے ہین اونسے متعلق تعریف اور توصیف لوگون نے لکہی ہے ہر وقت کی کہانسی اور بڑہتی ہوئی کہانسی اس سے بالکل جاتی رہتی ہے۔ سخت زکام مین نہایت درجہ تسکین ہوتی ہے اور نہایت خطرناک کوپ کی بیماری سے بچون کی جان بچتی ہے۔ خراش کی کہانسی مین یہ بہت کچہ استعمال ہوئی ہے اور اسکی وجہ تمام خطرناک شکایتین معدوم ہوگئی ہین دودہ پلانے والی عورتون کے واسطے بالتخصیص دوا بنائی گئی ہے اسمین کوئی مضر جز نہین ہے حتے کہ شیرخوار بچون کو بہی دینے مین کوئی نقصان نہین ہے۔ اسکے استعمال سے فائدہ یقینی اور جلد ہوتا ہے تمام دوا فروش اسکو بیچتے ہین۔

ناراضی با خدیو مصر - جسر الحمار

سے انصاف دائم رہی جس سے پیدا | مبارک ہے سب کو یہ عید سعید
ہوئے لالہ صاحب ہیں تحصیلدار
گوشیان ترا شکر ہے لاکھ بار

گوشیان کرے صاحب ذی یا ہیم | جناب کمشنر فرشتہ شیم
کمیں خود بھی منظور یہ یک قلم | الکمین بورڈ صاحب کو بھی اکرم
ہوئے لالہ صاحب ہیں تحصیلدار
گوشیان ترا شکر ہے لاکھ بار

....

....

ذرہ ذرہ کو نیچر کا ہی انتظام | اوپر پنچ دیکھو تو قدرت کے کام
اور ادہر تو تہور زقلی نیک نام | ہوئے ہیں بقر عید[1] کو شاد کام
ہوئے لالہ صاحب ہیں تحصیلدار
گوشیان ترا شکر ہے لاکھ بار

ادہر لالہ نیک خوبے خطاب | ہوئے ہیں ہولی کو خرخندہ فر
گئے ڈپٹی ہوکر وہ پرتابگڈہ | لیا چارج لالہ نے اونسے ادہر
ہوئے لالہ صاحب ہیں تحصیلدار
گوشیان ترا شکر ہے لاکھ بار

جسے اب پنچ جانے علیکم سلام | ہونگا کبھی سپہر ہیبا رام رام
سو ہولی کا دن صبح ہر چرخ نشان عام | کھیلوں کھیل ان کمت ہوتی ہو شام
ہوئے لالہ صاحب ہیں تحصیلدار
گوشیان ترا شکر ہے لاکھ بار

راقم — شاعر — مگر خوشامدی —

پنچ — بھئی خوب لکھا — اچھا لو یہ دستے
ہاتھہ سے تو بکری کی کہال انعام میں — اور بائین
ہاتھہ سے یہہ لال پوڑیا رنگ کی!! —

[1] بقر عید کی عین بھی خوب کہی — اڈیٹر

نیکی بر بادشاہ لازم

یونتو عالم موجودات میں جہوٹے سچّے کا تصفیہ ذری جہگڑے کی بات ہے — کیا معنی کہ ممکن ہے جس چیز کو ایک جہوٹا سمجھتا ہے دوسرا اوسی کو سچا جانتا ہو — زیادہ برین نیست کہ کسی مقررہ اعتبار سے فرق امتیازی پیدا کیا جاے مثلاً شیخ سعدی نے جب ایک حسین کے عاشق ہونے کا دعوی کرکے نردبان بازی یعنی بلند زینے پرسے پہاند پڑنے کا تماشا دکہایا تو دوہی زینے سے پہاند پڑے اور صحیح سلامت بچ گئے — جب آپ سے پوچھا گیا حضرت پورا زینہ تو آپ چڑھے نہین تو آپ نے فرمایا بھئی عاشق ہونے میں تو کلام نہیں صرف فرق یہہ ہے کہ مین دوہی زینے کا عاشق ہون — اسی طرح اگر کوئی چونٹی کے ڈہیر کو پہاڑ ماننے تو کہا جا سکتا ہے بمقابلہ ہمالیہ کے خاک کا تودہ ہے مگر پہاڑ ماننے والا کہہ سکتا ہے کہ چہوٹا پہاڑ ہی سہی مین اسکو ہما یہ تو نہین مانتا — اسی طرح تمام اعتبارے فرقوں کی نسبت کہا جا سکتا ہے مگر ایک حکیم کا یہہ بھی قول ہے کہ اگر کوئی جہوٹ برابر اصرار کرتا رہے تو آخر کو جہوٹ اوسی طرح سچ ہوجائے گا جس طرح مغرب کے رخ سفر کرنے والا آخر کار مشرق مین جا نکلتا ہے اور اسکی وجہ یہہ ہے کہ عالم کے معاملات ایک حیرت انگیز اور گول دونیو بانیوالے قاعدے سے تدویر اور گولائی کی جانب مائل ہیں اور نیچر کی رفتار اور ساخت مین بھی یہی بات پائی جاتی ہے ان اصول کو سمجھنے کے واسطے روس مین کرنل گرم کا معاملہ آجکل پیش ہے یعنی روس نے اپنی چال اور پالیسی کی وضعداری سے اپنے ان کے جعلی فوجی نقشے اغیار کو دینے کا بندوبست کیا تھا تاکہ دیکہنے والوں کو اصلی نقشے نہ پہونچنے پائین اور اس کام کے واسطے کرنل گرم مقرر تہے لیکن ایمان اور دیانت اور معاملات نیچر کی قوت تو آپ جانیئے قوی ٹہری یعنی جہوٹے نقشے دیتے دیتے کرنل صاحب سچے نقشے دینے لگے — اب بیچارے جعل نہ کرنے پر ماخوذ ہین اور نقصیحتا ہو رہا ہے — یہہ بھی زمانے کا رنگ ہے کہ حاکم وقت اور بادشاہ جعل اور فریب کرنے پر سیاست کرنے کے واسطے سمجھا جاتا ہے اور یہان معاملہ برعکس ہے — کرنل گرم جہوٹے نقشوں کے عوض سچے نقشوں کے دینے پر ماخوذ ہین انہین مصلحتون کو دیکھہ کے ہمارے اخلاقی جرنیل شیخ سعدی فرما گئے ہین — ع —

ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است

اور ایک جگہہ صاف صاف کہہ دیا ہے سہ —

اگر شہ روز را گوید شب ست این
بباید گفت اینک ماہ و پروین

جسکو دوسرے الفاظ مین کہہ سکتے ہین کہ اگر بادشاہ جہوٹ — فریب — جعل کو کہے کہ سچ اور دیانت یہی ہے تو کہنا چاہیے کہ ہان صاحب انجیل — وید — پران — حدیث — قرآن کی رو سے یہہ سچ بلکہ اسکے ہفتاد پشت سچ ہین — اگر ایک جیب کترے ٹہگ — جیلے کا شاگرد اس بنا پر زدوکوب کا مستوجب قرار پائے کہ اوسنے ترس کہاکے بازار مین جانے والے کی جیب نہ کتری ٹہگ نے مسافر پر رحم کرکے پہانسی نہ لگائی — حق تلفی کے خوف سے جعل نہ کیا تو کرنل گرم پر سلطنت روس کی خفگی دیکہتے خلاف قاعدہ بے ضابطہ کارروائی نہیں معلوم ہوتی —

(۲) **اشتہار** (۱)

بغرض اطلاع خاص و عام اعلان دیا جاتا ہے کہ من مشتہران کارخانہ مسرس ہچلنگ کمپنی واقع اسٹرڈم ہالینڈ کے ایجنٹ ہندوستان مین انلین (نیل کیم رنگوں) ورنہ داؤن نے کال ایجنٹ ہیں جن صاحب کو نمونہ یا شرح قیمت درکار ہو لہذا براہ عنایت براہ راست اطلاع دین —

المشتہران ہالینڈ بمبئی ٹریڈنگ کمپنی لمٹڈ
۸ — الفنسٹن سرکل بمبئی

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریز ہندوستانی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم جی سے اس کو دیکھ کر ... مریضون پر باب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بڈھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سرمہ سفید - اعلٰی قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ محصول ڈاک فی تولہ سہ خرچ ... درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کے لیے تو اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہتے جانا - دھند - سوزش جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۵۴ ساله ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر برج لال گھوش اسسٹنٹ سرجن بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور سابق آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ع مین جمع کیا گیا ہے -

جو ابر گرجتے ہین برستے نہین دیکھا
بداصل جو تلوار ہے کستے نہین دیکھا

چین — دیکھی میری جرأت — دیکھی میری شوکت —
دنیا — ہان دیکھی تیری کالپی بادن پوری آجاڑ —

من چہ می سرایم و طنبورہ

تتمہ ۲۰ مارچ ۱۹۱۰ء

(ژ) مجھے تجرد سے سخت نفرت ہے گو میری عمر اب قریب ساٹھ کے ہے اور اس عرصہ میں شاید خدا جھوٹ نہ بلوائے قریب ستر اسی عورتوں سے مختلف طریقوں اور مختلف وجوہات اور مختلف خیالات سے عقد کرنے کی نوبت آئی ہے مگر الحمد للہ کبھی میرے زندہ رہنا تو ہوں اور خوفناک زمانہ چالیس برس سے زیادہ نہ رہا اور دو ایک مرتبہ شاید اس مہلک اور جابلانہ خیال چلم سے مجھے قطع نظر کرنا پڑا تھا ابھی دو بیبیاں میری زندہ رہگئی ہیں دونوں کم عمر ہیں اور گویا اس وقت مین قدرت نے بوڑھاپے کی دو مضبوط لاٹھیاں مجھ کو دیدی ہیں۔ جہاں ازدواجی امور میں سوائے اپنی آرام عافیت اور گناہ سے بچنے کے خیال کے کسی دوسری وجہ کو دخل دینے نہیں دیتا ہوں یوں اتفاق سے اگر کوئی مالدار عورت میرے گھر پڑ گئی تو اسکو قضیہ اتفاقیہ سمجھنا چاہیے کیونکہ میں نے کبھی اوسکی دولت کے خیال سے اوس سے عقد نہیں کیا تھا مجرد رہنا گویا اپنے کو تیر آفات کا نشانہ بنانا ہے اور کسی عورت سے عقد کرلینا گویا سانپ سے قلعہ نشین بنجانا ہے۔ ایسی شرعی لونڈیوں کی کثرت سے ملنے پر وہ کون بدنصیب ہے جو اپنے نامۂ اعمال کو ایک حبشن کی تھیس کی طرح سیاہ اور تباہ و برباد بنا سکتا ہے۔

(ط) تجرد البتہ ایک زمانے تک تو بیشک مزیدار اور پر لطف ہے مگر تجرد دوامی بیشک نہایت مخدوش حالت ہے۔ نہ معلوم نہیں کہ کب کیا رنگ لائے اور کس گرداب بلا میں پھنسائے۔ چالیس کے بعد پھر مجھے ازدواجی تعلقات میں بہت پس و پیش ہوتا ہے اور میرے خیال میں سیکڑوں خطرے اور ہزاروں دقتیں اسمیں نظر آتی ہیں۔ چنانچہ چالیس برس کی عمر سے میں اسپر غور کرتا رہا کہ آیا میرے لیے اس سنت پر عمل کرنا مناسب ہوگا یا نہیں اور اوسکے ہر پہلو کو سوچتے سوچتے میری عمر اٹھاون برس ہوگئی ہے مگر ابتک میرے شکوک رفع نہیں ہوئے مجھ برابر یہ خوف ہوتا ہے کہ مجھسے اوس تکلیف کے حق میں انصاف (اوسکے وسیع معنی میں) نہیں ہو سکیگا اور میں اوسکی فطرتی گرماگرمی جوش اور قلبی جذبات سے بے پرواہ برس کے نسبتی پر ہم بغل ہوکر اوسکی پوری تشفی کرنے سے قاصر ہونگا۔ یہ خوف مجھپر ایسا غالب ہے کہ جب کوئی پیام مسرت انجام آتا ہے میری نبض تیز چلنے لگتی ہے۔ میرا رنگ فق ہونے لگتا ہے اور میرے چہرہ پر ہوائیاں اڑنے لگتی ہیں اور دن و رات میں خیالی طور پر قلابازی کھایا کرتا ہوں اور پھر اخیر میں یہی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ مجھسے شاید انصاف نہو سکے تو اسکا عذاب بھی شدید ہوگا۔ ہان اگر کوئی ملے پنج بازیخ قسمت سے ہاتھ لگجائے تو ایسی حالت میں مجھے انجام دہی سنت کی نسبت اور بہت سہولت ہوگی کیونکہ ایک تو یوں ہی اوسکی قوت کا تہرا ہیٹر بہت دھیما ہوگا اور پھر اوسکی دولت سے میں اپنی پوری مرمت کرکے اوسکی پسند کے موافق ہر طرح کی کارگزاری کے قابل اپنے کو بنا سکتا ہوں۔ اور امید قوی ہے کہ باہمی معاشرت میں دسکو چندان شکایت کا موقع نملے اور وہ نفرت اور حسرت کی نگاہ سے میری کسی کمزوری کو نہ دیکھے۔

(م) بازاری عورتوں سے نکاح کرکے میں بہت شدت سے خلاف ہوں انکا گھر ڈالنا و آنہی مار آستین کا پالنا ہے یا یوں کہیے کہ ایک پری کو شیشے میں اوتارنا ہے یا کسی جن کو عمل کے سونٹے کی مار کے زور سے اپنا مطیع بنانا ہے معاذ اللہ یہ وہ سم ہے کہ آتشبار مادہ سودا نیہ کی طرح میل و تیس برس کے بعد مختلف طرح سے پھوٹ کر ناگہی کی طرح حکی ہستی کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتا ہے اور اکثر اونکے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ بھی لگاتا ہے۔ میرے ہمقوم اس آسانی سے کسبیوں کو اپنی ازدواجی جھولی میں بند کر لیتے ہیں کہ جس آسانی سے فقیر خیرات کا پیسہ اور صدقے کا چانول اپنی جھولی میں ڈال لیتا ہو ایسے معاملے اکثر چیٹ منگنی اور پٹ بیاہ کی اصول پر انجام پاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک زمانہ تک تو دن عید اور رات شب برات کی کیفیت رہتی ہے مگر رفتہ رفتہ جیوں جیوں اوس سے کسبن پن کی دلربائی اور دلفریبی ہوا چلی جاتی ہے اوسی وقت سے میاں کی محبت کی آگ کی گرمی بھی گھٹتی چلی جاتی ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ اوس معشوقہ کو ایک پوری شقیہ اور متعصبہ عورت پاکر گھبرانے اور اپنی پھوٹی ہوئی قسمت کو لیکر پھر بازار میں سستے داموں بیچنے نکلتے ہیں اور پھر اپنے جی بہلانے کا کوئی سامان کرتے ہیں۔

(ط) میری رائے میں تہذیب یافتہ باذاق اور ستھری طبع انسان کے لیے اس جماعت میں کوئی شریک رنج و راحت بیاجاری اور بی آبادی اور اونکے فرقے کے رکین سے بڑھکر نہیں ملسکتا ہے جن روشن خیال بزرگان قوم نے اپنی تجربہ کاری اور دوربینی سے طائفہ داروں سے عقد کرکے اونکو دوشیزہ اور خانگی طور پر استعمال پذیر بنایا ہے اونھوں نے اپنی عافیت اور عیش و آرام کے لیے بڑا کام کیا ہے اور نوجوانوں کے لیے بہت اچھی نظیر قائم کی ہے میں نے بھی اسکی خوبی کو بہت گستی سے غور کیا ہے اور اگر میری قوم کے لوگونکو مغربی تہذیب یافتہ خیالی بی بی ملسکتی ہے تو اسکی فقط یہی ایک شکل ہے ان نیک بختوں میں ہر قسم کا سلیقہ۔ ہر طرح کی لیاقت۔ ہر وقت کی صلاحیت۔ گانا ناچنا تو پیشیہ آبائی بجانے میں دعوی یکتائی۔ طبیعت داری خوش ادائی۔ شوخی۔ اور دلربائی تو کوٹ کوٹ کر انمیں بھردی گئی ہے اور ان سب صفات کے سوا اونکی صحت بھی عموماً سیکڑوں شریف زادیوں سے عمدہ ہوتی ہے اس قسم کی تمیزدار عورتوں میں ویسے قابل قدر امراض بہت کم سننے گئے ہیں جیسے شریف آبا تو یہ ہے کہ ہزار کورٹ شیپ کے بعد بھی کھونٹے کھرے کی ایسی تشفی بخش جنچائی کہاں ہو سکتی ہے۔

(م) مجھے لونڈیوں کے رکھنے لونڈیوں کے پالنے اور لونڈیوں سے مختلف

پین بام کیا ہے

چیمبرلین کا پین بام مرہم ہے اگرچہ عام طور سے مثل مرہم مستعمل ہے مگر ایک خاصیت میں خاص اسمیں ہے درد مفاصل کو خاصکر مفید ہے ہزاروں دفعہ آزمایا ہوا ہے کہ جب بغیر کوا علی درجہ کی تمام دواؤں سے شفا نہوئی تو اس سے فائدہ ہوا ٹیسلنے اور سخت تکلیف دہ درد مفاصل میں مفید ہونیکا حتمی وعدہ کیا جاتا ہے۔ پین بام سے فرحت جسمانی چوٹ آگ سے جلے ہوئے چھالوں میں نسبتاً اور کسی دوا کے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے اس سے زخم پکتا نہیں رہتا اور بہت جلد صحت کرتی جلد پیدا نہیں ہوتا کمر کا درد و وجع الورک نیورالجیا میں پین بام لاثانی ہے اسکا اثر براہ راست موضع مخصوص پر پہونچتا ہے اس دوا کے استعمال سے افادہ اٹھانے میں کسی مریض کو تامل نکرنا چاہیے ایکدفعہ اثر کیو اسطے کافی ہے آزما کے دیکھیے سب دوا فروشوں کے ہاں بکتا ہے۔

ہونہار بروا کے چکنے پات

موڑ آپ منہ شناوے کو آئینا
اب کچھری کا ہے تو جاب نہیں
لٹی شوخی کہ ہو رہی ہے خراب
چار جامہ نہیں رکاب نہیں
آداب عرض کرتا ہون!
ہو ل نامہ ہی اگر کرشاہر شد (یاد)
باقی آئینہ دیدہ خواہد شد
راقم - ا - ح - از گونڈہ -

جہان شکل زلیخا شتری تہا جن فضا مین کا
تماشا وہ ہے یوسف بکرہین بازار مین آئے

مولانا مسٹر اودھ پنچ صاحب سلاجی
حضرت لونڈی مجرا عرض کرتی ہے سنئے -
اتنی مدت مین آپ کو لکھا دو وہ ہوگا دیکر
یاد بھی جب مجھ آستانے کی صورت نہ رہا
یہ چلتے ہوئے فقرے کسی اور کو سنائیے
جانیے اکبری دروازہ کی ہوا کھائیے - اگرچہ
بندی بھی اپنے وقت کی شاب وہ ہر گز زیادہ
ربط ضبط سے طبیعت نفور ہے - ایسی ای لگی
سے نیز لوش ورہے سے
عشق کی باتین بھیوا جانین
ہم بہو بیٹیان یہ کیا جانین
چونکہ آپ بڑے بزرگ مہربان ہین - اس لیے ہم
بھی آپ کی - دون حسن اور گرم بازاری کے
دل سے قدر دان ہین - بارہ برس تک لکھنؤ کے
اعلی محلات مین مشاطہ گری کی ہے - دل لگی
نہین حضرت - ایسا فن ہین واللہ لونڈی کے
ڈنکے بجتے ہوئے ہین - معمولی حسن مین ایسا
صنعت کے پر لگا دیتی ہون کہ بس نکل ہی پڑا
بنا کر اڑا دیتی ہون سے -
باتین غضب کی یاد ہین تیور غضب کے ہین
ہم لوگ اس زمانے کے ہیلی ورڈ سب کے ہین
ہر دل عزیز واقف اسرار حسن یار
بانی مبانی محفل عیش و طرب کے ہین
(اودہ پنچ) خیر یہ تو معلوم ہوا کہ آپ شاید
تلبیس تہرا - زبان تو قمری نوش دلستان ہین -
مگر یہ تو فرمائیے کیا نام و نشان ہین سو قت
آپ کہان ہین سے -

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا ست
حضور لونڈی کو عاشق النسا بیگم -
متخلص محسن ریختی گو کہتے ہین یعنی -
جان صاحب کی ہون شاگرد کنیز محسن
ابتو ایک مدت سے وحشت غربت مین مبتلا ہون
ابھو تمت لشکر گوالیار مین رونق افزا ہون -
شہر کیا ہے واللہ چاند ہے - یہان کی چھچہ دار
پگڑیون کے سامنے انگریزون کا کنٹوپ بھی ندیرسے
اسقدر تعذیب کا دور رہ رہ کر میلا ہو گیا
نام تیرا سنتے ہی ایسی ہی نگہ میلا ہو گیا
(اودہ پنچ) اخاہ بیگم صاحبہ شاعرہ بھی
ہین - عاشق النسا بیگم محسن کیسا پیارا نام
ہے - ریختی گو - اور جان صاحب کی شاگرد -
اپنے تو تڑپا دیا - بس اب کلام سنائیے -
زیادہ نہ اترائیے -
(مین) مشاعرہ مین لونڈی کے بھی دد
چار کرم فرما موجود ہین انکے اصرار سے جو ریختی
مین نے مشاعرہ مین پڑہی تھی اوسکی نقل حضور
کو بھی بھیجتی ہون - اگر پسند آگئی تو پھر تو ہم
آپ کے دفتر مین ریختیون کا تار باندہ دیگی -
جتنی ریختیان ہینے لشکر کے شاعرون مین
کہی ہین - سب کی نقلین لیجیے - ایک سے
ایک عمدہ نمونہ تو ہم پہنچا دینگے - شرط صرف اتنی ہے
کہ ہفتہ وار بلا ناغہ - آندہی ہو یا پانی طوفان
ہو یا زلزلہ - صلح ہو یا لڑائی - ہیضہ ہو یا طاعون
چھپنے مل لیا کیجیے - اور لیجیے یہان ۱۳ محرم
کو ایک دو عالم آشوب مشاعرہ ہونیوالا
ہے جسکی طرح یہہ ہے ع -
بزم مین آیا قدم جسدم ستم ایجاد کا
آپکے ناظرین شوق سے اسیر غزلین کہین
اور میر مشاعرہ میان اختر کے نام ارسال فرما
اوس لشکر مین بھیجدین - میر مشاعرہ صاحب
میر دنجات کے حضرات کی غزلین بذات خود
سب سے پہلے پڑہکر سنا تے ہین - لیجیے لونڈی
کی ریختی بھی ملاحظہ ہو - طرح -
بل کی لیتی ہے غضب زلف پریشان سر پہ
ابر اٹھتا ہے گرے قطرہ باران سر پہ
گوئیان ہوشیار کہ ہو عیش کا سامان سر پہ
کہتے کیا کیا ہین جلانے کے وہ ارمان سر پہ

رکھتے لالا ہین تو ابروز مقتل جان سر پہ
حسرت دید ہے - جان تن سے نہ نکلیگی کبھی
کیون فرشتے رہین لیں موت کا چالان سر پہ
چوک مین پھر کبھی جائین تو نگلین تہین
قسمین کھاتے ہین تو ا - رکتے ہین قرآن سر پہ
قیس دیوانہ تھا ہم ریختی ہین - کیون جائین کہین
وحشت یان جیب مین ہے - کوہ بیابان سر پہ
بہی کھا کے سوئی قبر مین جیتے ہین تو ا
بار عصیان لیے جاتے ہین انسان سر پہ
بگڑی تیور رہین - ابلتے ہو - خفا ہوتے ہو
للہ دن گراج نہو - آپکے شیطان سر پہ
یہ تو ہے چال سے پامال آسمان نے سے وال
نیچے پاؤن کے زمین اور بیابان سر پہ
سوت کے تجربہ کرجاتے ہین لیک کر شب مین
دہنا دابے ہوئے نکلو نہیں وہ ایمان سر پہ
اسقدر شوق گلستان ہر ہے گل کو تو ا
بوستان جیب مین ہے ہر گلستان سر پہ
گدگداتے ہو کبھی شوق مین آتے ہو کبھی
اور کیا ہے یہ میان گر نہین شیطان سر پہ
بیچ مین لاتے ہین کاکل مین گیسو خم مین
بل کی لیتی ہو کہین زلف پریشان سر پہ
ناحق اترا تے فرنگی ہین نگوڑے باجی
کبھی یہ کہتے تھے یہان تاج مسلمان سر پہ
غم کی تصویر یہ کیونکر نہ ہون میرے محسن
شکل آئینہ کہ ہے آج ہین حیران سر پہ
تعلم - عاشق النسا بیگم - محسن
لیڈی طریف از لشکر گوالیار -

جہالا داری شاعری

امیر الشعرا داغ دہلوی - جلال - شاد
سبھی کو دیکھ لیا اور سبکا کلام سن لیا مگر
واللہ جو مزہ جہالا داری شاعری مین پایا مجکو
تو کسی کلام مین نہ ملا - یہ نزاکت یہ بندش
یہ طرز یہ روش سبحان اللہ شوق کی پیاری
زبان سے ادا مطلب کوئی اسطرح موزون
کرے تو سہی - یہ ذائقہ ہی اور ہے - داغ کے
قصیدے اور غزل پر اعتراض آسان مگر اس
اچھوتے کلام کی چھپو چھپا کے سامنے ٹھہرنا
کارے دارد - میرا یہ مطلب نہین ہے کہ داغ

مصدقہ جناب سینیٹری کمشنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مسٹر انگر سیدن میڈیکل کالج کے پروفیسر رن - نامور ڈاکٹر رن - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بیحد بڑی تعریف کی تعدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت - نابینائی چشم - دھند - جالا - پھولا - پڑوال - غبار - پھولا - سیل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ مسٹر ڈاکٹر ارشکیم بجائے اوراد ویہ کے آنکھونکے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی سبت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپے معرکی سرمہ فی تولہ ۴ سے خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - سردار سیا سنگھ - اہلو والیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے طبی حیثیت اور سفید درجہ ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے نہایت اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا سبت جانا - دھند - سوزش جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ بالعموم اور مادر کی جبلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین لاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار سیا سنگھ صاحب نے ...ہے نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمرہ ۴۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھونکی پلکون مین خود بخود دانے نکلا کرتے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین ہمیشہ سرخ اور دکھتی تھین انہین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم ایس اسسٹنٹ سرجن مشنری (؟) ڈسپنسری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیج لال گھوس رائے بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور سرجن آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو کہ سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اپنی ایک قسم مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے -

دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است

©

پین بام کیا ہے

چینیون کا پین بام مرہم ہے اگرچہ عام طور سے مثل مرہم مستعمل ہے مگر ایک خاصیت ممیز بتاتے ہیں اسمین ہر وجع مفاصل کو خاصکر مفید ہے ہزارون دفعہ آزمایا ہوا ہے کہ جب مریض کو اعلی درجہ کی تمام دوائون سے شفا نہوئی تو اس سے فائدہ ہوا ہے اور سخت تکلیف دہ وجع مفاصل مین مفید ہونیکا حتمی وعدہ کیا جاتا ہے۔

پین بام سے ضرر جسمانی چوٹ آگ سے جلے ہوے چھالون مین نسبت اور کسی دوا کے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے اس سے زخم پکتا نہین ہے اور بعد صحت کے جلد پر داغ نہین رہتا کمر کا درد وجع الورک نیورال جیا مین یہ بینظیر لاثانی ہے اسکا اثر بلا واسطہ موضع مخصوص پر بہم پہونچتا ہے اس دوا کے استعمال سے افادہ اٹھانے مین کسی مریض کو تامل نہ کرنا چاہیے ایک دفعہ اثر کے واسطے کافی ہے آزما کے دیکھ لو سب دوا فروشون کے ہان بکتا ہے۔
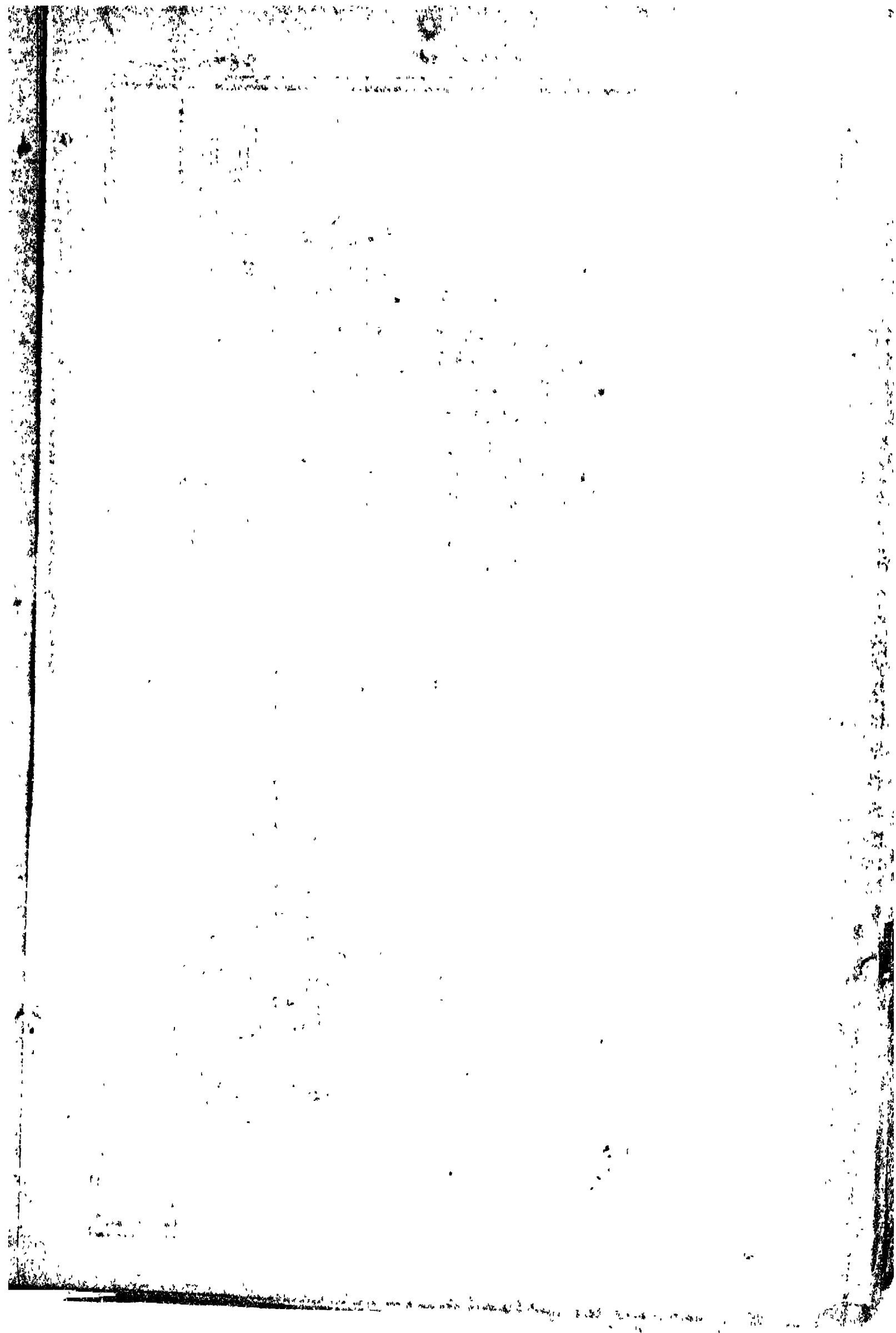
ریل گاڑی.

شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی سیٹی بجاتی آتی ہون
سبزہ کے فرش پہ تال بجاتی - ناچتی ہون اور گاتی ہون
اونچے ٹیلون پر چھم چھم کرتی - نازو ادا سے آتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ [illegible]

[illegible] گھوڑدوڑ [illegible] - عرش بریں اسٹیج ہو میرا
وسعت عالم تنگ ہی مجھکو - اس لئے مین گھبراتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی الخ

کرۂ ارض اک گیند ہو میرا - محور ہے اک تھالی میری
اس گیند سے اور اس تھالی سے - اپنا دل بہلاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی الخ

آندھی آئے پانی برسے - برسے آگ پڑین پالے
مجھکو خوف نہین کچھ انکا - اپنے رو مین جاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی -

شہر اور جنگل گاؤن اور قصبے - دشت و جبل دریا وادی
دیکھتی بھالتی سیرین کرتی - پیچھے چھوڑتی جاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی

غلہ کی گون شکر کے بورے - لوہا لکڑی کنکر پتھر
ہاتھی گھوڑے - بوڑھے - بچے - سبکو لادے لاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی -

شیر ببر ہو یا ہو ہاتھی - بھاگتے ہین سب دیکھ کے مجھکو
سامنے میرے کیا کوئی آئے - ویرانی مین بن بجاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی -

پڑتی ہون جب ابر مین بوندین - کالی گھٹا جب چھائی ہو
پینگ مرا کچھ لطف نہ پوچھو - جھولا مین بنجاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی -

ابر روان کی اوڑھے چنری - سرخ شفق کی لگائے بندی
ساون مین کوئی مجھکو دیکھے - کیسی ملارین گاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ پڑتی -

شوق وطن کے اے بیتابو - اپنے گھر ون کے جانیوالو
اتنی جلدی کیون ہے تمکو - ٹھہرو ٹھہرو آتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی -

سراقـــــم

ن - غ - کاکوروی

دیکھو یہ ہی کلام زمین و زمان تما
ساری غزل ہی اصل مین جام جہان نما

شوگر مسٹر اودھ پنچ اینجانب نے طبع آزمائی کرتے وقت دریا کو کوزے مین بند کر دیا ہے اور نایاب زمانہ غزل اپنی نئی طبیعت کے لئے خداداد زور سے لکھڈالی ہے جو گھر بیٹھے ہفت اقلیم کی سیر دکھائیگی - اور حافظ شیراز کی غزل لے بیٹھیگی اگر پانچسو برس تخمیناً چلی ہے تو اینجانب کی غزل اب سے قیامت تک ایڈلاد ہفتم کے سکہ کیطرح چلے گی اور ہمیشہ ایک نہ ایک سے چول ٹھیک بیٹھے رہیگی -

(وہو ہذا)

زمانے کی ہر روز حالت نئی ہے -
نئے ولولے ہین طبیعت نئی ہے

لڑائی ہے ہر روز جورو خصم مین
خدا کی قسم یہ محبت نئی ہے

نہین بے لڑے رہتی ہین ساس بہوئین
اونھین کدنئی انکو نفرت نئی ہے

شب و روز گاتے بجاتے ہین ڈھولا
یہ حکمت نئی یہ طبابت نئی ہے

پہنتی ہین مان بہنین باریک ساری
یہ بے پردہ پھرنے کی صورت نئی ہے

ہے بونٹ اونکے پیرون مین اور سر کھلے ہین
یہ سج دھج نئی زیب و زینت نئی ہے

گلوری سے گلے پھولائے ہوے ہین
نرالی ادا شان و شوکت نئی ہے

ہین میاں جورو بہن دینے بائین
انوکھی ہے گت اور سنگت نئی ہے

نہ کتے کا کھٹکا نہ بلی کا غم ہے
گٹو گھاٹ پر بزم خلوت نئی ہے

کسالون کے لونڈے ہین اور ویدبازی
نئے گون کے یار و کی صحبت نئی ہے

اوپر یچ کی ہر اک سوزخوان لے رہا ہے
کرو کوشش وصد رجرا ت نئی ہے

گو تون سے بڑھ جانے کا ہی ارادہ
یہ علت کے پردے مین حسرت نئی ہے

کوئی دن مین طبلو تبہ اب سوز ہوگا
کہ ایک ایک کے دلمین جسرت نئی ہے

ہر اک تان زودو پھر کہہ رہی ہے
یہ ہے مشق تازی یہ کثرت نئی ہے

اسیکی بدولت رسائی ملی ہے
تعلق نیا ہے محبت نئی ہے

دلے دیتی ہین مفت جان اپنی بیگم
کہ چوری کے گڑ مین حلاوت نئی ہے

نکالا ہے بیٹو نکو شوہر کو ٹالا
میاں جی نئے ہین رسالت نئی ہے

دیا گھر کا سب مال بھی ساتھ ول کو
یہ ہے نذر تازی یہ بیعت نئی ہے

حکومت کتان مرد پر عورتین ہین
کہ یہ خانگی بادشاہت نئی ہے

کہین رو رہا ہے کوئی دلگی مین
ہنسی مین بگڑ دینے کی عادت نئی ہے

کہین زور پر ذوق پردہ دری ہے
بہائم کی انسانین خصلت نئی ہے

کوئی لیکے نکلا ہے جورو بہن کو
پرائی ذرا ہے نہ غیرت نئی ہے

کچھ احباب بھی ساتھ ہین بے تکلف
کہ انکی طرح جلی عادت نئی ہے

کوئی گا رہا ہے بجاتا ہے کوئی
نیا طائفہ ہے تو سنگت نئی ہے

جو متوالے بے پیے ہو رہے ہین
یہ کنظرفی حضرت سلامت نئی ہے

چھری پھیر دی نام پر خاندان کی
یہ دہریت و نیچریت نئی ہے

ہمارے بھی ڈھولا کا تائب نیا ہے
جو ملک دکن مین وزارت نئی ہے

کھلے بند دن پھرتی ہین پردہ نشینین
چلو سیر بینو زیارت نئی ہے

نہ اب چوک چکلے کے تاوے لگاؤ
اودھر آکے دیکھو یہ صورت نئی ہے

زنانہ ان پھر اؤ - پہنا چھین کھاؤ
ترقی ہے تازی تجارت نئی ہے

کرو ملکے چمڑے کا بیوپار بھیا
یہ انی نہین سب ادرمیت نئی ہے

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی مدن میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بچے سے اور اور بیسک آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ہیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ہیرہ فی ماشہ بیس روپیہ سرمہ فی تولہ ہم سرخرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ہیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات | ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے | تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے طرح طرح کی قیمتی اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بطور اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش - جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین - جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ہیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ہیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُمّہ دیوی بعمرہ ۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین بہت سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور نہ وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ہیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیج لال گوسین رائے بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور معالج آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ہیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ہیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے -

مانگے ارمان بیاہی پشیمان

متعلق تجرد حصۂ دوم

سلسلہ کے لیے دیکھو پرچہ ۱۶ فروری

ہون صاحب جوان مین وہی ہونہار
شریفون مین ہون جیدہ روزگار
وہی وضع ہے جو تھی پہلے مری
ہون مین مست جام مئے بیخبری
مگر اسقدر فرق ہے اب ضرور
کہ اگلے خیالون سے ہون دور دور
نہین گو شب ہجر کا کچھ الم
مگر دل کو ہین اور اندوہ و غم
شب وصل لائی مرے گھر برات
ہوئی شادی اک ماہ پارہ کے ساتھ
ہے پہلے سے اب اور حالت بتر
شہرے نہ شادی کے پا یا ثمر
ہوا اور دل غمزدہ سوگوار
نہ شادی ہوئی کچھ مجھے سازوار
تھا آزاد لیکن مین اب قید ہون
تھا پہلے شکاری پر اب صید ہون
نہ وہ اگلی سے شکل وصورت رہی
نہ وہ دل رہا نے طبیعت رہی
وہ اب خود بدولت مین بائین نہان
گئین بھول وہ دن سب شوخیان
جو پیچھے تھے زلف گرہگیر کے
وہ بل نکلے میری ہی تقدیر کے
گرفتار زلف چلیپا ہون مین
گنہگار اب بال باندھا ہون مین
نہین گھر مین ہون پابزندان ہون
سدا بڑھی چوٹی پر قربان ہون
دیا قات غم پر پری نے ڈھکیل
ستانے لگی مجھکو بن کر چڑیل
مرا حشر ہوتا ہے اس چال سے
نکلتی ہے جان شور خلخال سے
ہے ترچھی نگہ جان لیوا مری

چلاتے ہین ابرو کے لے پر چھری
لبون کا دہن سے برا حال ہے
زبان اوس زبان سے مری لال ہے
ہے چلتی ہوئی تیز رفتار کی
ہراک بات ہے باڑھ تلوار کی
قیامت ہراک لفظ کی نوک جھونک
ہراک فقرہ دیتا ہے نشتر سا چونک
ہوا غم مجھے گھر کے جنجال کا
کھلا بھاؤ آٹے کا اور دال کا

تمھارا کہنا خبر تھی دل نامراد
چھٹی کا مجھے دودھ آئے گا یاد
زمانہ مین دو دن کی عشرت ہے یہ
ہمیشہ کو پھر بزم کلفت ہے یہ
بہت اس سے پہلے مین دلشاد تھا
زمانہ کی فکرون سے آزاد تھا
مگر اب مین ہون اور افکار ہین
خدائی کے جھگڑے لرے بار ہین
ہے بی گھر لیسی سے جو دل داغدار
تو بچون کی چل پون سے سینہ فگار
اگر دن کو ہے کرتے ٹوپی کی فکر
تو شب کو ہے اپنی لنگوٹی کی فکر
قیامت ہے فرمائش پا مدان
لگاتی ہین جو تا ستمگاریان
جو باتون مین غمگین کو خوش پالیا
الم کی گھٹا بن گئی چھا لیا
مرے ہوش کھتے نے پیران کے
ہین تبا کو نے مجھکو چکر دیے
مرے عیش کی شب بسر ہوگئی
مصیبت کے دن کی سحر ہوگئی
ہوا مبتلا اک برے حال مین
پھنسا اپنے ہاتھون مین جنجال مین
پشیمان ہے کیون تو اے وحشی مزاج
ہے اپنے کیے کا بھلا کیا علاج
حدیثون سے تحقیق پھر کیجیے
تصور کو تصدیق پھر کیجیے
بیاض چمن عکس گل دیکھیے
ملا کرکے افراد کل دیکھیے

پھر اب جزو تقریر کو جان دو
حوالہ مین اک حکم قرآن دو
نوید بہار مسرت سنو
یہ بلبل سے غنچہ کی تقریب ہو
بڑھے حسن رنگ شعلہ طور سے
پری کو ملا دیجیے حور سے
مسرت کی پھر دل مین کیجیے امید
یہہ شادی کو راحت کی کہیے کلید
پھر اپنے خیالون سے خرسند ہو
یہہ قول نصارا کے پابند ہو
ہے اگلے خیالون سے تو بہ بھلی
خطا مجھ سے اے دل ہوئی تھی بڑی
غلط فہمی کے مجھکو طعنے نہ دو
مجھے میری تقریر واپس کرو
کسی نے بہت ٹھیک ہے یہ کہا
کہ انسان کچھ کھو کے ہے سیکھتا
نہین جب تلک سر پہ پڑتا وبال
نہین جب تلک کوئی کھلتا ہے حال
یہ دنیا کے جھگڑے ہین شادی برات
زمانہ کے جھنجھٹ ہین سب واہیات
کرے اپنے دل مین جو انسان غور
تجرد سی شے کون اچھی ہے اور
یہہ عالم مین ہے وہ دربے بہا
نہین جسکا ثانی کوئی دوسرا
نہ دنیا کا غم اور نہ فکر عیال
نہ ہجران کا کھٹکا نہ شوق وصال
نہ اشکون کے ہجران مین دریا بہین
نہ غم دن سے سینہ پہ صدمے سہین
تجرد مین بہتون نے کی قیل وقال
ہے برٹن کا یہ اسکی نسبت خیال
تجرد ہے تنہائی کا محل ایک
نہین آفت ورنج کا دخل لیک
مسرت نہ جورو سے ہوگی تجھے
نہین منفعت اس سے تیرے لیے
اگر پاس تیرے وہ پائیگی زر
تو بے خوف پھر وہ لٹائے گی زر
اگر ہوگے مفلس کریگی فقیر

فاتحہ پڑھتے ہوے گھرون کو واپس آئے اگلے روز شام کو برات کی رخصتی ہوئی دولہا کے سامنے جہیز لاکر رکھا گیا کل تفصیل تو یاد نہین رہی لیکن اسوقت جو کچھ یاد ہے وہ نذر ہے لکھیے گنتے جائیے - بے ٹونٹی کا لوٹا ڈیڑھ عدد - بے تلے کا کٹورا - ایک عدد بیکلنا کی دیگچی - سوا عدد - سوراخ دار رکابی - ڈھائی عدد تھے صرف پونے دو عدد - دولہن کے لیے کھرپا - یک عدد - آٹے گڑ کے تھوکنے کے لیے اگالدان - یک عدد - کیا کھانگے لیے پھاڑوا - بیلچہ کلہاڑی - زیور نہین دیکھا کیونکہ نوشاہ کے آبا رومال کے نیچے دبائے بیٹھے تھے - کپڑے لتے جہیز کے صندوق مین بند تھے - غرض برات رخصت ہوکر اوسی مکان کا طواف کرکے اوسی مکان مین آگئی چونکہ مکان کیا تھا کبوترون کی ڈھابلی (کابک) تھی اسمین بیچ بیچ عورتین بھری ہوئی تھین - لہذا نوشہ میان کے لوٹ لگانے کی شب کو گھر مین مطلق جگہ نہ تھی بس پہلی رات کو نوشہ میان اپنے کراما کاتبین کو لیے ہم بستر رہے اور دولہن گھر مین پڑی انگڑائیان لیتی رہی - غرض اگلے روز دوپہر کو نوشہ میان نے گھر مین داغ بیل لگائی - چلیے فرصت پائی -

س م ا ق

س - م - ن - ا - ا -

شاعری بگونڈہ کہ برد

معلوم ہوتا ہے جسطرح ہندوستان کے اور شہرون مین طاعون پھیلا ہے - اوسیطرح آجکل گونڈے مین شاعری کا موج افزا طوفان بے تمیزی بڑھا ہوا ہے - اور سلامتی کو شعر اکی بھی وہ ہم بھیڑ ہے کشاکش مین وہ بیچ ملتی ہے کہ قریب ہے ناظرین پنچ کے دماغ پراگندہ ہونے لگین - لہذا وہ حضرات جو واہیات خرافات نویسی کے سوا شاعری سے محروم نگاری سے معرا ہین آیندہ تکلیف نہ فرمائین اسی نمبر مین ایک مسدس جو گونڈے کی شاعری کا نمونہ ہے - درج ذیل کرتے ہین میدان ظرافت مین یہانتک جولانی رہے تو مضائقہ نہین -

(وہو ہذا)

مسدس

بہار النسا گر شود کوتوال ۱
نہ گروند دزدان گے گرد مال

اب مضمون سن لیجیے - یعنی بہار النسا ایسی حسین ہی کہ اگر وہ کوتوال شہر بنادی جاے تو چور اوسکے حسن کی روشنی سے موقع چوری کا نہ پاوین گویا میونسپل لال ٹین یا برقی لیمپ ہی - (ایک) دوسری بات وہ ایسی حسین ہی کہ چور دن رات اوسکی صورت دیکھنے سے فرصت ہی نہ پاوین گے چوری کون کریگا - (دو) تیسری بات وہ ایسی حسین ہی کہ اوسکی حسن نے چورون تک کو اپنا شیدا بنا لیا ہے - لہذا جبتک وہ کوتوال رہے گی چور اوسکی رعایت سے چوری نہ کرین گے - پنچ - سبحان اللہ سبحان اللہ سواللہ نیا مضمون ہی بالکل الوکھا - واہ واہ منشی جی واہ - تسلیم کھڑے ہوکر - پھر بیٹھ کر - ہان اب پورا مسدس سن لیجیے -

پنچ فرمائیے -

مسیح زمان ہے وہ عذرا مثال	حسین جہان ہے وہ شیرین مقال
جدھر دیکھے وہ ثریا جمال	بڑے متقی بھولین شب قیل وقال

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

ہے ہمشیرہ اوسکی کلان جعفری	وہ دھانی دوپٹہ جو اوڑھے کھڑی
یہہ زہرہ اگر ہے تو وہ مشتری	قمر ہے جو چھوٹی تو خور ہے بڑی

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

اگر جعفری ہو مشیر رئیس	بہار النسا کو ہو کار پولیس
شدہ سنگ وزیر اور گر جلیس	شدہ موش دربان بہ نفس نفیس

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

بہارست بے مے حرامست زیست	بہ احوال زہاد باید گریست
ملین گر کسی کو نہ مین بہشت	بباید شنیدن سوے گل سرشت

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

مسیحا صفت وہ بت خوش بیان	کبھی کھولے لب کو جو بہر بیان
ہون سشدر بڑے اور چھوٹے جوان	نپلکوڈ کو بھولین قانون دان

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

ہو ڈپٹی کا بھائی - کہ سالا کوئی	مسلمان ہو یا کہ لالہ کوئی
ہو گوری سی رنگت - کہ کالا کوئی	نہین ہے جو زر لا و مالا کوئی

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

کہان تک ہو تعریف اُس مہ کی ہان	قلم مین نہ طاقت - نہ دل مین توان
کہو تو کردن مین چنین اور چنان	ہی سچ سچ تو یہہ پنچ کف ہی زبان

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

اگر پوچھتے ہو - مرا نام تم	تو سن لو بھلی ہیگا کچھ بیش وکم
ہے لالہ لقب اور سپہر س وجیم	وے نعمت جملہ صاحب دلم

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گی گرد مال

س م ا ق

لام الف زبر لا - لام ھ زبر لہ - لالہ - س - ج -
از گونڈہ

۱ یعنے اگر عنہ ۔۔۔ ے تو فورا ایسے چوکھٹ پر پہنچ جانا چاہئیے اور بکت

بنا ہوا لی نزاکت میں بھی شربتی اور خوشبو میں بھی ایسی پائدار کہ پان کے آخر تک قائم قیمت فی ڈبیہ ۴ ہمراہ اور زیادہ کے خریداروں کے واسطے اس سے بھی کم - یقین ہے جو حضرات سادہ پان نوش فرماتے ہیں اور بڑی بڑی الائچی سے لذت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ضرور اسکو استعمال فرمائینگے -

یہ مصالحہ ارتضیٰ خان صاحب خلف حاجی محمد مرتضیٰ خانصاحب منیجر کارخانہ اصغر علی و محمد علی مشہور تاجر عطر چوک سے ملسکتا ہے

زخم پر چھڑکے نمک وہ ڈھنگ ہے تقریر کا
چٹکیاں جو دل میں لے یہ نگ ہے تحریر کا

اس مرتبہ شادیوں کے جھگڑے لکھتے لکھتے تھک گئے اسی ہفتہ میں ایک دوربین صاحب اپنے صاحبزادے کی شادی کے لیے کیا س نکا بیٹھے - صاحبزادے تھے تعلیم یافتہ داڑھی مونچھ نکلی اور ریوچھ پوچھ - خیریت گذری کہ کھڑکی ٹلا کھڑی رہی - بڑے بھیا کی بیٹی سے صاحبزادے کا ٹیلیفون کس کر باندھ دیا گیا - اللہ رکھے بڑے کی لڑکیوں کی ٹکسال ہے تو برسے اگر دوربین صاحب کچھ دنوں اور زندہ رہ گئے تو دیکھ لینا کھانے کے وقت تجمل بجا کر یگا - اچھا صاحب بتاشے بٹے - برات چڑھی خیریت میں بڑے سمجھی - دوسری شادی ہو تو چھ ماہ پیشتر آپنے دل بیٹھتے ہیں - اپنے گھر کوئی تقریب ہو تو سال بھر پہلے سے لڑ بیٹھتے ہیں زمانہ کی دیکھا دیکھی سینے پر بجائے پتھر کے کوہ ہمالیہ رکھکر صبح کے وقت کچھ لوگوں کی دعوت بادی ٹھہرادی - باہر کا مہمان خدانخواستہ کوئی نہیں آیا صرف نوشہ میاں کے ملنے جلنے والے ایک قادرہ باز دوسرے سنت باز والی جانتے کانٹے کراماً کاتبین کی طرح ہوائی ہوا میں اڑ کر آ گئے خیر صاحب دعوت ہوئی دس پانچ پہلے آدمیوں کی صورتیں دسترخوان پر رکھی ہوئی معلوم ہوتی تھیں ایک لقمہ منہ میں رکھا اور پانی لاؤ کی پکار پڑ گئی - کھانا تو کھانا - کھانے والے تنوری روٹی کیطرح دھوپ کھاتے رہے - خواہ دھوپ کی وجہ سمجھے یا حسن انتظامی سمجھے کھانا ٹھنڈا ہونے نہیں پایا - کھانا اور کھانے والے دونوں گرما گئے ٹھیک دوپہر میں میزبان صاحب نے سفوہ مزید کیا اسیوقت نوشہ کے ابا اور نوشاہ کے خسر نے آواز ملا کر یہ پیچ سنائی اے حاضرین دسترخوان والے طالبان زردہ و پلاؤ آپ لوگوں کو اظہرمن الشمس ہے کہ جو کچھ ہم نے دوروں کی تنخواہوں سے کاٹ پیٹ کر کے پالیکہ اور دو نوں ہاتھوں سے گلے گھونٹ کر آج تک کمایا وہ آپ لوگوں کو اسوقت کھلایا - امید کہ آپ لوگ شام کے وقت بھی ضرور تشریف لاکر اسیطرح دسترخوان پر آ بیٹھیں گے اور برات میں شریک ہو کر کھانا تناول فرماکر ہم تنگے روٹی والوں کی جھنڈیا اپنے متبرک کفش مبارک سے سہلا کر آسمان تک بلند فرمائیں گے“ وڈراب سیئن

اب شام کا وقت ہو گیا آسمان پر سیاہی چھا گئی میزبان صاحب کے چھپر پر الو بولنے لگے چمگادڑ اور کر بیٹے والے کے چھپر سے بیٹی والے کے چھوپڑے میں جانے لگے روٹی کی طمع سے لوگ پائجامہ ہلاتے شرکت برات کے لیے جمع ہو گئے - ایک تمام دروازہ سے لے جسپر دقیانوسی پھونس کا چھپر پڑا ہوا تھا اور چند بانس پھوہڑ کے دانتوں کی طرح ادھر ادھر نکلے ہوئے تھے) آتے جاتے وقت بیٹے اور بیٹی والے کے کھوپڑی مقدس پر لگنے لگے لانبے مہمانوں کی چپت گاہیں بانسوں کی بدولت پھول کر تان خطائیاں ہو گئیں - انکے کچے مکان اور چھپروں کو دیکھکر ہر شخص فاتحہ خوانی کرنے لگا گو کہ یہ صاحبان عمر بھر بھی انہی میں باندھے ہوئے ہیں - روپیہ کا بیڑا سب گھر میں اجاڑ ڈال رکھا ہے - خیر جناب برات کی تیاری ملاحظہ فرمائیے لوگ تو جمع ہو ہی گئے تھے آتش بازی اور انگریزی باجہ بیوتوں کی بے طرح ضدوں سے ابا جان کو بلانا پڑا - ورنہ نصیب اعدا دوربین صاحب ایسے بدحواس نہ تھے کہ ایسی فضول خرچی گوارا کرتے اتنے داموں میں مکان ہی پر نیا پھونس ڈلوا لیتے یہ بھی وقت کی بات تھی - سچ تو یہ ہے کہ برا وقت نہ دکھلائے خدا + جورو پھر جاتی ہے بیٹے کی شکایت کیا ہے + اچھا صاحب سنیے - نوشاہ میاں ایک ہونہار نو عمر بانکے رئیس صاحب کی مختصر گھوڑی پر لد بیٹھے - اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ ہو رہا تھا آگے آگے انگریزی باجہ بج رہا تھا - آتشبازی اپنا درزن دکھا رہی تھی - بیٹے اور بیٹی والے ایک ہی خسوش میں رہتے تھے برات گھوم گھام کر بازار کے صدقے ہوتی جس گھر سے نکلی تھی اسی گھر میں آ چڑھی اوسوقت سب کو ثابت ہو گیا کہ زمین گول ہے پھر ایک قاضی صاحب جنکی بینائی میں اسقدر فرق ہے کہ روپیہ کو اندھیری رات میں بخوبی شناخت کر سکتے ہیں اوندھے سیدھے ڈگ مارتے آ گئے نوشاہ کے کان میں کھس پھس کہکے کہ قاضی جی نے پانچ نوشاہ کا انتظار ... جھٹ پٹ نوشہ سے یوں کی شین قبول کرا ہی لی - حصہ میں البتہ بڑی گڑبڑ ہی - تو چل میں چل - چل وہ چل - قریب تھا کہ جوتا بھی چلے مگر خیریت گزری کہ معاملہ تھوڑی دیر کو رفع دفع ہو گیا اب فقط برات کی دعوت کی ٹھہری وہی ڈنکا بجا بجایا کھانا دسترخوان پر رکھ دیا گیا سفوہ بہت مزید تھا البتہ اسمیں کھانے کا توڑا تھا - ؎

شیطان کی وہ آنت سے کچھ کم نہ تھا مگر
آشفتہ حال شیخ کا کھلتا چلا گیا

اسوقت زردہ ریشہ خطمی کا مزہ دے رہا تھا - شوربہ کیا تھا اچھا خاصہ لوہا صاف کرنے کا تیزاب تھا - پلاؤ کی کچھ نہ پوچھیے چپ ہو رہیے - ؎

کیا تلخ کامیاں ہیں محبت کی راہ میں
سچ سچ کا کچھ کچھ اسمیں مزہ مجھکو آ گیا

ابھی مہمانوں کے حلق سے نکڑا نیچے اترنے بھی نہ پایا تھا کہ دوربین سے دوربین لڑ گئی - یعنی لڑکے اور لڑکی والے میں خوب دو دو چونٹیں چلیں - خیر یہ کوئی نئی بات نہ تھی پنج قوم میں شادی کے وقت ہمیشہ سے یہ دستور چلا آتا ہے ناظرین یہ وہی جھگڑا ہے جو مہر کے وقت فرو ہو گیا تھا اب وہی تکرار جلاب کی طرح خوب کھل کر ہو لی - ان بیچاروں کا اسمیں ایک انچ بھی قصور تھا خاندانی بات تھی - مگر قسم لطیف کھانوں کی بڑے سلیقہ سے لڑے گفتگو میں انگریزیت کا بگھار بھی لگا ہوا تھا - ڈل تم سور کا بچہ ہو - حرامزادہ کا بھتیا ہے - مت بول - مت بولو - بس چپ - بس چپ - اسپر نوشہ کے ابا ڈر کے مارے چھپر میں جا گھسے - اور وہیں دبی زبان سے غراتے رہے اور بڑے صاحب شرکا برات کے سامنے گالیوں کا لکچر پڑھتے رہے - قسم پلاؤ کی بھانڈوں کی نقل کا مزہ آ رہا تھا خیر جی انگریزی باجا اور آتشبازی تو موجود تھی مگر رقص و سرود کی کسر رہ گئی تھی - الحمد للہ انکے بغلول پنے سے برات میں اوس سے بھی زیادہ لطف آ گیا - شرکا برات کھانا کھانا تو بھول گئے سب کے ہاتھ پیالے میں آنکھیں باجوج ماجوج کی طرف اور منہ کھلے کے کھلے رہ گئے ہمارے عزیز دوست بھاری بھرکم اور آشوب چشم صاحب رئیس اس چیخ چنگھاڑ سے ایسے سہمے کہ کھانا سو نگھکر چپ ہو رہے بابو صاحب الگھوڑا والتم ٹم نے ڈنڈا سنبھال اپنے گھر کا راستہ لیا رات کے بارہ بجے اس فضیحتہ سے نجات ملی شرکا برات

لوکل

حضور لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ واودھ کشنبہ
گذشتہ کو ٹھنڈی ٹھنڈی نینی تال تشریف لے گئے۔

پرچہ ۱۰ اپریل مین جو اودس جلسہ رفاہ عام کا مختصر حال درج
ہوا تھا حسین حسین آباد اسکول کی بابت چند تجویزین
پاس ہوئی تھین اوسکی مزید کیفیت دوسرے اخبار سے یہ
معلوم ہوئی کہ جب اسلامیہ کالج قائم ہونے کا رزولیوشن
پیش ہوا تو علماے کرام کی جانب سے ارشاد ہوا کہ
جبتک اطمینان نہو جاے کہ ایسی تعلیمگاہ مطابق مرضی
واقف ہے اسوقت تک کوئی تجویز اس قسم کی نہ کیجاے
اور اس امر کو بقول شخصے ازحاضرین جلسہ سبنے
قبول کیا۔ اسکے بعد حضرات علما اور چند مشاہیر اوٹھکر
چلے گئے۔ بات بھی بات تو ٹھیک ہے مگر کسر اتنی ہو
کہ کسقدر روپیہ مین سوجھی۔ اگر حسین آباد کا گھنٹا گھر
وکٹوریہ پارک۔ اور واٹرورکس۔ بلکہ اسوقت جبکہ
وقف لوٹ نہ گئے سوجھتی تو بہت
بڑی بچت ہوتی۔ اور جناب محمد علی شاہ کی روح سے
کوئی صاحب استصواب نہ کراتے تب تک بات
کھٹائی مین پڑی رہتی۔ لیکن ہندوستان کو اوقاف
بظاہر جسقدر تعلیم کے واسطے ابتدا مین عطا ہوئے ہین
سب کا یہی حال ہے تو اس وقت کو علٰحدہ رہنا بہر حال
اولے ہی ہے۔

گرمی کی فصل آئی اور ہمارے شہر مین آگ نے
دلاندستی شروع کی۔ ہفتہ کو صدر بازار مین ایک
بنیے کی دوکان مین آگ لگی۔ پھر سلسلہ جو شروع ہوا
چھ دوکانین لے ڈالین۔ چنانچہ گھاسی رام جوہری
کا گودام اور باڈن گاڑیون کی ایجنسی تک جا پہونچی
بنیے کا نقصان تو پیٹ بھر کے ہوا اور جوہری صنا
کا مال بھی کشتہ بن کے سلفہ ہو گیا۔ سنتے ہین ایک
بزاز راگھو رام کو تو ایسا دلی صدمہ پہونچا کہ کپڑے کی
گٹھری کے برابر صاحب تن دلوش ہونے کے
باوجود بھی وحشت اثر سنتے ہی بیچارہ بیگنہ ڈباش
ہوگیا۔ آگ کے اثر سے پورا مصداق اس مصرعہ
کا ہوا۔

چل بچئے۔ اسطرح سے کہ مطلق دھوان نہو
جی سے لگنا اسیکو کہتے ہین۔ سو ولمت بے مردہ پرستی ہونا
اسیکا نام ہے۔

ہلال وصلیب قمر در عقرب

آپ جانئے دنیا تو آج کل سایہ او ... اسے کہئے
کرتی نوک دم بھاگی چلی جاتی ہے شہر مین شادیون نانہ
آبادیون کی آئے دن دھوم مچی رہتی ہے اسی سے ہمارے
شہر مین اس مشغلہ مسرت خیز وتقریب عشرت انگیز کی
بیخ بنجی اکثر دیکھو جہتی ہے چنانچہ ۲۳ ماہ حال کو ہمارے
شہر مین چاندگہن کی صبح کو ہلال اور صلیب مین اسطرح
لذت بخش اوغام ہوا کہ بمصداق۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

اور وحدت فی التثلیث اور تثلیث فی الوحدت کی اتصال
کیمیاوی کے زور سے بمصداق الجنس یمیل الی الجنس۔
حبالہ نکاح اور اصطباغ کی تیلوری عجب مزے کے ساتھ
گرجا مین بٹی گئی۔ یعنی ڈفرن ہاسپٹل کی کہنہ مشق
نازک اندام۔ سیمبر چمپئی رنگت والی شاخ پر بیاد شا
پہ غنچہ بنفشہ۔ ڈیلی تیلی۔ مشہور ڈاکٹرن مس ٹامس صاحبہ
جو مدت سے محلہ جھاؤ لال ہے پروفیسر نیداین کے قریب
رہتی ہین۔ اور ایک صبیح ولیح میم مسز آسیا کے ساتھ
دونون وقت ملنے کا لطف دکھاتی تھین اپنے
پڑوسی ٹھاکر نواب علی صاحب تعلقدار اکبرپور کے ساتھ
پانچ بجے گرجا مین بیاہی گئین۔ ٹھاکر صاحب کی نسبت
یہ بھی مشہور ہے کہ آپنے مذہب اسلام کو سلام کیا اور

اسلام کو چھوڑون ہون تو کہئے ہے مجھے شرک
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے

کہتے ہوے مذہب مسیحی بادل وجان قبول فرمایا واقعی
ہندوستانی کرسچین میم صاحب شادی بغیر سکہ اسلام
رونمائی دیے ہوے کیونکر ہو سکتی تھی۔ اگر صحت حقیقی کی
ٹھیکیدار نشیب وفراز زمانہ دیدہ فن قابلگی ہر شاخ
مین دستکاری قم باذنی کی ٹھوکر لگانے والی ڈاکٹرن صاحبہ
تثلیث کو مضبوط نہ پکڑے ہوتین تو اب
تک آپکے دست شفا سے نہ شہر کے اتنے مریض فیضیاب
ہوتے نہ دلوں مین آپکی حذاقت کا ریگستان کے تسم آہو

کیطرح گہرا نقش بیٹھتا — کب کی ... ...
سے مدغم ہوکے ترسولی پوجتی ہوتین یا ہلال کو خم ابرو
بناتین مجکو تو اندیشہ ہوتا ہے کہ تبلیغ اسلام کرنے والے
نو مسلمون کی فہرست مع نام سے شایع کرنے والے
ہندوستان کے مولوی لیورپول کی کولکٹی امریکہ کے
اسنووبیب کے ساتھی ڈفرن فنڈ کی اس جدید مسیحی
ٹھوکر کو مشکل سے سنبھال سکین گے۔ ٹھاکر صاحب
نے زمانہ کی چال کے موافق رو بترقی ڈگ بڑھایا یعنی
اگلے کسی زمانہ مین آپ غالباً ہندو تھے جسکی وجہ سے
ٹھاکر کا ضمیمہ ابتک نام کے ساتھ باقی تھا اب ولی الامر
کا مذہب اختیار کیا انکی دانست مین جسمانی اور روحانی
صحت کا بیمہ کرا لیا۔ کیا معنی کہ ایک طرف ٹھکوی نکلا مذہب
پکڑا۔ بقول شخصے چوبے آسمان کو جاتا تھا۔ ہم زوج و
ہم مذہب۔ دوہرا نفع پایا۔ دوسری طرف بغیر بار طبابت
سبک ڈاکٹری اور چست وچالاک قابلہ قبضہ امزاوجت
مین آ لی۔ ہمارے نزدیک۔ اگر نام مین ٹھاکر نواب مسیح
ترمیم کی جاے تو تینون بہتہ کا اچھا پتہ لگے۔
سنتے ہین جن لوگون کو ڈفرن ہاسپٹل سے مس صاحبہ
کے توسط سے ابتک فیض پہنچتا تھا وہ بیچارے
بہت اوداس ہین۔ کیونکہ شاید ہسپتال سے اب
وہ تعلق نہ ہے جس سے آپکی مسیحائی خلائق کو فائدہ
پہنچاتی رہی ہے۔ لیکن انکو مطمین رہنا چاہیے ٹھاکر
صاحب اب نہ مسلمان ہین نہ پردے کے بٹھانے والے
نہ روشن خیالی قید وبند لگانے والی۔ یہ بھی زمانہ
حربہ خو کی نیرنگی ہے فیضیابان مسیحائی کو مطمین
رہنا چاہیے۔

گو کہ شب آخر ہوئی اے شمع تو زاری بکر
پھر وہی محفل وہی تیرا شبستان غم نہ کھا

ڈفرن ہاسپٹل اگر سلامت ہے تو ایک سے ایک
بڑھکے مسیحا منش ڈاکٹرن جلوہ فروز ہوگی۔

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھونکے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ معرکی سرمہ فی تولہ ہم سرخرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار ون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب۔

تازہ سندات | ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے | تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے طبی حیثیت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کے لیے نہایت اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش چشم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین علبن اور کمزوری نظر ناخنہ اور مانند کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم بی - سانگل صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ مقیم امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پہنتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت پائی -

راقم - خانبہادر محمد حسین خان ایل - ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم - ڈاکٹر میہر لال گروس رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے مریضون کی آنکھوں میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم - خانبہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اس مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے

خدیو۔ لوگ مجھسے ناراض ہین -؟

انگلینڈ۔ کہنے بھی دو۔

پاک صاف ہو گئی۔ جیسے کہ دلی مقدمے کی جان
جان آنچل تک نہ پہنچ سکی سلوگیا ہاتھ نکل
رہ گئی وہ۔ راجہ صاحب کی نسبت جو کچھ کمیشن نے
رائے قائم کی وہ خفیہ یعنی زیبِ خانہ نین بند دیکھی
لوگوں کو تکلیف ہوئی ہوگی۔ مسٹر پنچ نے ظرافت
کی ۔ بوالفضولی (فن قابلہ) صرف کر کے پتہ لگا ہی لیا
جبکو ذکر ہو یاد رکھیں اور نتیجہ آخری سے خط و خال
ملیں۔

خفیہ رپورٹ

دو اشخاص لوگوں نے راجہ صاحب کے معاملے میں بہت
سر مارا۔ خوب خوب بال کی کھال اور کھال کے بال
نکالے گئے۔ ریفہ رنیفہ جدا کیا صفاچٹ میدان ہو گیا
[illegible] بیکھ دونوں کو معلوم ہوا کہ۔ راجہ صاحب اور راجہ کی ہلاکت کی
کھچڑی پکانے میں شریک تھے اور دنیا میں جب کوئی
مرد عورت کے راضی۔ بینے کو چولہے پر ہانڈی چڑھاتا
اور ان پھونکنے کے واسطے سر تندہ ۔ نا ٹکین ادھر
پھانی سے کے آگ [illegible] ہے۔ تو ممکن نہیں مسماۃ
کو خبر نہ ہو۔ اس پہ جو پایہ راجہ صاحب نے بیلے
ہوں اوس سے اونکی رنڈی نا آشنا رہی ہو۔
ضرور دھوئیں سے آنسو نکلے ہوئے پونچھے ہونگے۔
لیکن یہ باتیں ایسی ہیں کہ اُنکو دوسرے کی گواہی
ثابت نہیں کر سکتی۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ راؤ راجہ
مر گئے بلکہ رسید بھی آگئی۔ پس لامحالہ کوئی زہر دینے والا
ضرور ہوگا۔ یہ دقت بھی الحمدللہ ہماری کوشش
سے حل ہو گئی۔ شمبھو باورچی تو بھاگا ہوا ہے۔ اور کیا
عجب ہے نادہی پالیسی کی رو سے باورچی خانہ مع کی
دیگ شو لی یعنی برتن مانجنے کو روانہ کر دیا گیا ہو۔
گو یہ چھے لال تہ کیطرح اس مقدمے کی ہانڈی کے
پیندے میں لگے رہ گئے ۔ یہی مجرم قرار دیے جانے
میں کہ مسالہ اگرچہ اس بحث وپز میں مشکوک
نظر آتے تھے لیکن ہنڈ راجہ کی رسموں میں ملیجھ
[illegible] ان دہرم نشٹ کرنے کو تیار نہیں سمجھے
جا سکتے۔ رہے راجہ صاحب انکی نسبت صرف اتنا
کہنا ہو کہ جیسی ہانڈی اوت لینے کا انکو سلیقہ نہیں۔

پھوڑے پھوٹتے پھوٹتے آنکھ تارے سے نزلہ بہہ نکلتا ہے
اگر دو دن بیٹھ کے چیکنے سے چہرے پر لہو بہت جلد
جھلکے۔ منہ لال چقندر ہو جاتا ہے۔ یوں ہی آدمی
بیلے بن مظلوم ہوتے ہیں۔ اور یہی دو ہارا
آتا ہے۔

ایک تو تینا مدھ بھرے اور دوجا انجن سار
ارے ماوری کوئی دیت ہو متوارن ہتھیار

پس آئندہ دنگری چھوڑ کے رنڈی کا چولھا پھونکنے
کی مہلت دینا مناسب ہے۔
چلیے محنت تمام شد + محنت کمیشن نظام شد

چڑیا کی کہانی
راجہ کی نادانی

نیچے کی چڑیا چڑے والی کہانی تازہ معاملات
تر زدہ واقعات کے لگے سے اتاد دیگی۔ بیلے پوڑوں
تنگ کپڑوں کی طرح ماضی کی الگنی پہ ڈال دی گئی۔ ظرافت
کے کنڈ کارڈوں کے واسطے ذیل کی کہانی عام
ہندوستانیوں اور ریاستان معصوم صفت وشہزادگان
طفلانہ حرکاتکی دلچسپی اور حافظے کی مشق کے واسطے حسب
ذیل درج ہے۔
آئندہ سے پولیٹکل گہواروں میں تعلیم و تربیت
کی اُنّا چھوچھو دایہ کو اندھیاری اُجیالی راتوں میں
کہنے کے واسطے یاد رکھنا چاہیے۔
کہانی ایسی جھوٹی نہیں۔ بات جلیبی ایسی میٹھی نہیں
بکری دیر گئی اس کے بات۔ رنڈی بڑھ گئی سوا تین
بات۔ ایک تھا راجہ۔ ہمارا تمہارا خدا راجہ۔ دوسری
تھی رنڈی۔ جیسے ہماری تمہاری ہوا کرتی ہے۔
رنڈی لائی زہر کی پٹکی۔ راجہ لایا عشق کی دال۔
دونوں نے کھچڑی پکائی۔ رنڈی نے ادھر ادھر سے
ہوا و ہوس کے چولھے میں آگ جلائی۔ جب پک
چکی تو راجہ گیا بھوت موت میر کو۔ فرصت میں رنڈی
نے اپنے دشمن کو کھلائی۔ اور دالی ماناتی اور اُلٹی
چینی میں نجاست رکھ چھوڑی۔ [illegible] لوگوں نے
چونیا سے پر چھوڑ دی۔ جو لوگ پوچھتے تو آئے رنڈی
کو ہے۔ میرے ہاتھ کے نگر سوے میرے پیٹ میں درد
ہوا [illegible] بان بچائی کر سکی شکاری نے آرزو کا

خون کر کے لہو میں نہلا دیا۔ تب بھی رنڈی یہی کہتی
رہی "میں نے لال جوڑا پہنا"۔ جب بہت بہت بہٹا کے بڑ بال
خشک نیبے بولی میں راجہ جیسے رانی ہولی میز
پر جتنی گئی چاروں طرف سے کھانے والوں نے چھری
کانٹے سے حملہ کیا خدمتگاروں باورچیوں نے ہندوستانی
انگریزی گرم و سرد مسالے ڈالے۔ ساس اور اچار
کی بوتلیں کھولیں کھانے والے چٹر مٹر کر کے نوالہ
کر گئے مگر رنڈی بولتی ہی رہی اندھیری کوٹھری میں آئی
صبح کو جب راجہ صاحب غسل خانے اور چوکی پر گئے
چھری لیتے گئے مگر بی رنڈی صاحب جو زور کرتی
ہیں پھر سے نکل گئیں اور چھری کا وار کہیں کا کہیں
پڑ گیا۔ بی رنڈی بزبان حال کھلکھلا کے
کہنے لگیں "میں تو صحیح وسلامت آئی اور راجہ کی
گدی ہٹا آئی"۔ خیر جیسے اِن کے دن پھرے ایسوں
کی رنڈیوں کے ایسے ہی دن پھریں گزشتہ را صلوٰۃ
آئندہ را احتیاط۔

نظارۂ حسن

بفراغ دل زمانے نظرے بماہ روے
بہ از انکہ چتر شاہی ہمہ عمر ہاے ہوے

خورشید نے رخ جانب مغرب جو دکھایا
خون آنکھوں میں غصہ سے شفق کے اُتر آیا
مہتاب نے ابرو کی کمانوں کو چڑھایا
کوڑا شب دیجور نے زلفوں کا بنایا
غصہ سے ہوا شام کے گردوں تہ وبالا
کیا مال تھا دن مہر کو بھی مار نکالا
یوں شام جو غصہ میں سر شام در آئی
ظلمت کدۂ دہر میں اک دُھند مچائی
ہر ایک کو دیتا تھا اک اندھیر دکھائی
جب چرخ نے وہ مشعل مہتاب جلائی
تب حال شب تار دگرگوں نظر آیا
ڈوبا ہوا انوار میں گردوں نظر آیا
عالم جو شب ماہ سے پر نور ہوا تھا
[illegible] آئینہ شب سے وہ مصفیٰ ہوا تھا
وہ طرۂ شب مثل سمانور ہوا تھا
انوار سے ہر گوشہ جو معمور ہوا تھا

خفقان مرا رنگ شب ماہ مین لایا
مجبور ہوا سیر کو تالاب پر آیا

پر ... شب ... وہ تالاب — شفاف وہ پانی جیسے گہر سے طے آب
چاند سے تجلی جس کے ہوئی چادر مہتاب — آغوش تھا جو دنگا نہ تھی صورت گرداب

لہرون مین وہ مہتاب کی ضو عکس فگن تھی
ڈوبی کوئی تالاب مین یا سیم بدن تھی

تالاب کو گھیرے تھی پہاڑی کی اونچائی — پر لطف سمان جس نے کہ دیتا تھا دکھائی
وہ سبزۂ شاداب وہ تالاب وہ کائی — پانی کی وہ موجین وہ شب مہ پیمائی

وہ سرد ہوا شب کی بہارین وہ فضائی
سبزہ سے عیان جسکے تھی اک شان خدائی

تھا سیر کنان تھا کہ صدا اک وہی سنائی — پیکان کی طرح کان سے جو دل مین آئی
پانی سے نکل کے جو اوس سمت اوٹھائی — پھلواری مین چھپی سیم بدن ایک لکھائی

برقعہ مین کسی حور کے یہ جلوہ گری تھی
فانوس مین تھی شمع کہ شیشہ مین پری تھی

اک سکتے کا عالم تھا ہے کون خدایا — انسان ہے کہ تارا ہے زمین پر اوتر آیا
حسن رخ زیبا نے تھا بیخود سا بنایا — عالم تھا تحیر کا مری عقل پہ چھایا

تیر نگہ ناز سے زخمی مری جان تھی
قابو مین نہ دل اپنا نہ کہنے مین زبان تھی

جھجکی رہی کچھ دیر تو وہ بیمہ مارا — پھر سوچ کے کچھ اسنے بھی برقعہ کو اوتارا
پاؤن کو بڑھا کے بڑھی شوخ دل آرا — چونکہ تھا جو ہاتھون مین وہ پانی مین اوتارا

وہ کام مین مشغول تھی یان بیخودی طاری
وان لب پہ ہنسی آئی یہان گریہ زاری

تھی غیرت شمشاد تو وہ حور سراپا — آنکھون سے خجل جسکی ہوئی نرگس شہلا
جادو تھا بھرا آنکھ مین سرمہ نہ تھا گویا — تھی سامری قربان تو جمشید فدا تھا

ابرو کا وہ خنجر تھا چلا لاکھون سرون پر
وہ تیر مژہ پڑتا تھا عنقا کے پرون پر

کاکل تھی سیاہی مین شب تار سے بڑھکر — دل ڈسنے کو اما وہ تھی جو صورت اژدر
وہ مانگ ہوئی کاہکشان جس سے کہ شستہ — گیسو کی وہ بو جس سے ہوی جان معطر

چوٹی کی ہر اک بات کہے اسکی خبر ہے
ہوتی جو کمر کہتے کہ یہ ہی یہ کمر ہے

جسکا رخ زیبا کے تھا وہ خال کا تارا — آئینہ دکھا جس نے حلب والون کو مارا
اوبھرا ہوا جوبن وہ جوانی کا دل آرا — محرم نے تھا انگیا کی جسے خوب اوبھارا

ہندو تھا جو جوبن تو دیا بند نرالا
خیاط تھا چڑیا کا کو کہاٹ بٹھایا

وہ نار وہ غمزہ وہ ادا ہائے قیامت — قابو مین نہ جس سے رہی زاہد کی طبیعت
وہ جوش جوانی تھا غضب حشر کی صورت — لوٹا سا نہ وہ قد فتنہ تھا پر کالۂ آفت

اعجاز ادا جسکی ہر اک ہوش ربا تھی
وہ آنکھ نہ تھی جان کو عاشق کے بلا تھی

سراف

لاریٹ آف انڈیا۔

لوکل علیہ الرحمہ

گرمی تراتے کی پڑ رہی ہے سموم زناٹے سے چلتی ہے اسی شدت حرارت مین طاعون کے جرثومون سے سردست تو اطمینان ہوتا ہے کہ الہ آباد کا نمبر تنگ رہ کے آپ ٹھنڈے ہو جائینگے طاعونی کیڑے گنگا کی ریت مین گھلکر آفتاب کی برکت سے بھنو برمل ہو کے وہین ڈھیر ہو نگے اور وہ تک نہ نکل سکینگے مگر آپ جانیئے میونسپلٹی تو صفائی وبا طاعون وغیرہ وغیرہ کے ذمہ دار ٹھہری اوسکو فکر ہونا ہی چاہیئے اس سال خیریت گزری لیکن آئندہ موسم سرما مین جناب سپلنگ صاحب بہادر کے دورے کا اندیشہ ہوا اوسنے ابھی سے تجویز کیا ہے کہ ستمبر کے مہینے مین شہر کو رفت و روب سے پاک صاف کر کے صاف جھک کر دے اور گندگی اور کثافت دوائین ڈال ڈال کے اسطرح غائب کر دے جیسے گدھے کے سر سے سینگ سو بیچارے افلاس کے مارے اس جھاڑو بہارو سفیدی کے مصارف برداشت نہ کر سکین اونکے گھرون کو دریا دلی سے خود پاک و پاکیزہ بنا دے خیر یہانتک تو طاقت بشری کی بات تھی لیکن ہمارے شہر کے افیمیون چنڈو بازون کے دل و دماغ کی صفائی کسطرح ممکن ہے جنکا یہ حال ہے کہ جبتک بھیر کے پیالون۔ گنڈیریون کے بھوک پر گھر مین کمیون کا موج افزا طوفان بر وقت بھرا نہ رہے نشہ نہین ہوتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ شہر مین جابجا بعض پبلس ایسے ایسے موقع پر تعمیر ہین کہ محلے کے محلے ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد کے مصداق ہو رہے ہین۔

سے کہتے ہین کہ نواب علی خان صاحب نے جو مس بیلا تامس سے شادی کر کے مذہب اسلام بدلا ہے اوس کے شہر مین بڑے چرچے ہین مگر ہم سے ایک اعلیٰ شخص نے یہ بھی بیان کیا کہ اب مشہور ہے آپ پھر مسلمان ہو گئے خیر اسکی اصلیت تو اسلام یا عیسائیت جانے اگر صحیح ہے تو گویا آپ بزبان حال کہتے ہین۔

مرا دلیست بکفر آشنا کہ چندین بار — بکعبہ بردم و بازش برہمن آوردم
بت پرستی سے نہ نیت مری زنہار پھری — سبحہ سو بار خریدی گئی سو بار بکی

زاہد کا دل نہ خاطر میخوار توڑیے
سو بار توبہ کیجیے سو بار توڑیے

علم شطرنج المعروف بہ مرقع شاطر

صفحات ۲۰۵ سائز تقطیع ۲۰×۲۲ ۔ قیمت فی جلد ۱ (محصول ڈاک ۲)

جسکو لالہ مدن لال صاحب ماتحت صاحب حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ و سپرنٹنڈنٹ پولیس گیمز ڈپارٹمنٹ (خلف مصنف جناب ماسٹر جیتی لال صاحب مرحوم سابق انسپکٹر سررشتہ تعلیم لال صاحب مرحوم انسپکٹر سررشتہ تعلیم پٹیالہ) نے نہایت محنت و ذاتی تجربہ اور بہت سی کتب انگریزی کے مطالعہ کے بعد بامحاورہ اُردو مین تیار کیا ہے جسمین علاوہ تاریخ و روایات ایجاد شطرنج و قواعد و فوائد کھیل و مختلف اقسام شطرنج مثلاً رومی ۔ غائب ۔ دیوانہ شاہ و سہل طریق بچانے بازی و چالان و مات جملہ مُہرہ ہا ہے و دو سو سے زیادہ نادر نقشہ جات (معہ حل) و دیگر بیشمار واقعات و حالات دلچسپ کہ جنکی تشریح کی اس مختصر مین گنجائش نہین ایسے مفید نوٹس درج کیے گئے ہین کہ اونکی تقلید سے معمولی کھلاڑی بھی اُستاد کامل بن سکتا ہے ۔ گویا دنیا بھر کے شاطران قدیم و حال کی معلومات کا ایک نادر ذخیرہ یا عطر ہے ۔ ایسی مکمل مستند دلچسپ اور لاجواب کتاب اس فن کی آج تک کسی زبان مین شائع نہین ہوئی ہے ۔ کتاب کے پیش کرنے اور صیغہ گورنمنٹ شملہ کو بھیجنے کے موقعہ پر مصنف صاحب کو پیشگاہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر سرکار عالی پٹیالہ سے ایک معقول انعام اور عمدہ خوبصورت گھڑی طلائی عطا ہو چکی ہے اور اسیطرح اسی ٹورنامنٹ کے خاتمہ پر (تین سال متواتر کامیابی کے بعد) کپ مل چکا ہے مصنف صاحب غائب شطرنج کے کھیلنے مین کمال رکھتے ہین ۔ اخبار سول ۔ پایونیر ۔ ٹربیون وغیرہ جملہ معزز اخبارات اُردو و انگریزی نے اس کتاب و ٹورنمنٹ کی نہایت تعریف لکھی ہے (نوٹ) از خریداران کتاب ویکمشت زیادہ جلدون کے خریداران کے ساتھ خاص رعایت کیجاوے گی ۔ درخواستہاے جلد دفتر اخبار ہذا مین آنی چاہئین

اشتہار کتب نایاب

یہ کتابین سید محمد حسن مالک مطبع رضوی و اخبار خیرخواہ عالم دہلی سے مل سکتی ہین ۔

مخزن لطائف ۔ علم مجلسی ۔ دلچسپ حکایات ۔ تاریخی لطائف ۔ سچے واقعات ۔ رسول خدا بارہ اماموں کے پاکیزہ مطائبات حکیمانہ نکات ۔ مشہور شاہون ۔ امیرون ۔ عالمون ۔ شاعرون کے ظریفانہ فی البدیہہ خلفاء عباسیہ و دیگر شاہان سلف کے اخلاقی کارنامے کئی جلدون مین ۔ گلدستہ نقل و حکایات (۸/) عطر ظرافت (عہ) لطائف الشعرا (عہ) ۔

ناول طلسم فطرت ۔ عجیب قصہ مرزا سخنور و بہلول ظریف کا لطف انگیز مکالمہ ۔ عہ ۔

ناول نورجہان و جہانگیر ۔ باتصویر علاوہ دلچسپی قصہ کی رنگین عبارت قابل دید قسم اول ۔ عہ ۔

اقسام الطعام شاہجہانی ۔ ہر سہ حصہ مشہور کتاب ترکیب و خواص اشیا خوردنی ۔ مجلد ۔ عہ

مجمع الصنائع جدید ۔ ہر دو حصہ دیسی و انگریزی صنعت و فنون کی بیشمار ترکیبین ہین ۔ ۸/ ۔

زبدۃ الخواص جواہر احجار ۔ حیوان ۔ اسماء حروف کے خواص وغیرہ ۔ ۱۲/ ۔

تسہیل المعالجات ۔ حصہ دوم مجموعہ مجربات ۱۲/

حیات اعظم مفصل سوانح عمری حضرت امام اعظم ۔ عہ

مخزن حقیقت سوانح عمری مرزا مظہر جانجانان شہید ۔ عہ

ملفوظ و معمولات وغیرہ قسم اول ۔ عہ ۔ ۱۲۹/

اُردو دیوان نواب مصطفیٰ خان شیفتہ و دیوان جسپر غالب کا سارٹیفکٹ بھی درج ہے ۔ عہ

افضل الفوائد ترجمہ ملفوظات حضرت محبوب الٰہی و حضرت گنجشکر ۔ عہ

عرق گلاب

اس گلاب کو ایک یورپین کمپنی مقام خراسون مین ہندوستان کی اعلیٰ ذاتین بہ نگرانی ایک یورپین منیجر بذریعہ کل کشید کرتی ہین ۔ اسکی عمدگی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ اسکو باشندگان انگلینڈ نے قبولیت کا درجہ دیا ہے ۔ آجتک کسی ہندوستانی کو نصیب نہین ہوا ہم دعوی سے کہہ سکتے ہین کہ ہندوستانی کارخانون کا کشیدہ گلاب اس کے مقابلہ مین بالکل بے قدر ہے ۔ مین نے ایک مرتبہ اسکو استعمال کیا پھر دوبارہ ہندوستانی کارخانے کے گلاب پر نظر تک نہ ڈالی ۔ اسکا ایک چھٹانک خوشبو ۔ تیزی اور فائدے مین ہندوستانی سیر بھر سے صدہا درجہ بڑھا ہوا ہے صدہا ہندوستانی اور یورپین اسکی خوبیون کے قائل اور تعریف مین رطب اللسان ہین ۔ ایک بوتل سے آپکو معلوم ہوجائیگا کہ ہم اپنے دعوی مین کہان تک سچے ہین ۔

صادق ہون اپنے قول مین غالب خداگواہ
کہتا ہون سچ کہ جھوٹ کی عادت نہین مجھے

بنظر آسانی کار و رفاہ عام قیمت فی بوتل ٹھیکہ طبیع کی رنگت نیلا للور ٹیکٹ سنہرا ۱۲ محصول ذمہ خریدار

عطر گلاب نہایت نفیس ولایتی کل کشیدہ اعلیٰ قیمت فی تولہ (صہ) روپیہ ۔

روح گلاب اس کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ گلاب ایسے شاہ گل کی یہ روح ہے جو بذریعہ کل کے ولایتی کارخانہ مین جسم نک شاہ گل سے نکالکر نہایت نفیس پیکر زجاجی مین بند کرکے ہدیہ شوقین مزاجان ہے تحفہ مہوشان ہے پارہ اُسکی خوشبو کے آگے مشک نمکین گرد ہے بازار نافہ تتار سرا سر خطا کا سرد ہے ذرا سے کپڑے پر لگا کر جسطرف نکلجایئے تمام کوچہ و برزن معطر ہوجاے ۔ حسینان ماہسیما و گلعذاران ماہ پیکر کے لباس مین مل دیجیے پھر دیکھیے کیونکر آرزو پوری ہوتی ہے قیمت فی تولہ (للعہ) روپیہ ۔

المشتہر میر قدرت علی خان منیجر خاص ایجنٹ عرق گلاب و عطر گلاب ۔ بہ دفتر امپیریل اخبار اعظم گڑھ ۔ لکھنؤ مین ایجنٹ عرق گلاب و عطر گلاب حافظ محمد صادق واقع محلہ قاضی کا باغ منتظم

©

گھبراے اگر غفلت کیجائے تو خطرناک عوارض پیدا ہوجاتین چیمبرلین کی کھانسی کی دوا سے بلغم ڈھیلا رہتا ہے اور خراش اور کھجلی سی کی رہتی ہے بڑھ کے نمونیا نہین ہونے پاتا صحت یقینی اور برمحل ہوتی ہے تمام دوا فروش بیچتے ہین

©

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا سے زکام جاتا رہتا ہے اور کوئی خراب اثر نہین پیدا ہوتا ہے سُستی کو طاقت پہنچتی ہے اور جسم مین قوت آتی ہے صحت یقینی ہوجاتی ہوتی ہے

مفرز انگریزی ہندی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ مفرز ڈاکٹر [illegible] سے اور دوسرے آنکھونکے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی [illegible] سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دس روپیہ میرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپے مصری سرمہ فی تولہ ۴ روپیہ خرچ [illegible] درخواست [illegible] اخبار [illegible] الحضرور وین نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر [illegible] سنگھ - اہلو والیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب۔

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار ہیا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے اکسیر ہے۔ آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش - جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ پلکون کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم - ڈاکٹر ایچ بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار ہیا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مین نے [illegible] ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ [illegible] عمر ۲۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں بہت سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور دور [illegible] اشیاء کو حواس سے [illegible] کر [illegible] جاتی تھین [illegible] مریضہ مذکور نے تین [illegible] تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انسے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار ہیا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم - ڈاکٹر بیج لال گموتر [illegible] بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار ہیا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے۔

رقعہ یاد دہانی

"معلم الملکوت" کے ملک الشعرا۔ "نظام الملک" کے ملک الشعرا۔ آپ اپنے والی ملک الشعرا پنچ مولانا تسلیم شاعرانہ۔

ایک مہربان کو ایک رقعہ یاددہانی لکھنا تھا۔ لکھنے بیٹھے تو اوسوقت کچھ طبیعت ایسی موزون تھی کہ نظم ہی لکھ گئے۔ حالانکہ فن شاعری مین (عروض سے) حضرت حالی سے بھی زیادہ نابلد ہین۔ اور خود جانتے ہین کہ نامہ وزن مین سست تقطیع کی اطاعت سے باہر۔ بعض مصرع بعض سے "فضلنا بعضکم علی بعض" کے مصداق۔

کیا کرین رسیاتِ شاعری۔ نظم نثر صورت بھی لکھنا خیر سے نہین آتی۔

یہ رقعہ ناموزون بھیجنے جاتے ہی تھے کہ خیال آیا یون بھی تو وہ آنہ خراب ہوگا۔

پنچ مین مدت سے کوئی نامہ چھپا نہین۔ آو پنچ ہی کو پیغمبری دیدو۔

پنچ کا خیال آیا تھا کہ حالی کی ہتھا کا خیال آیا۔ اور اوسی کے ساتھ حالی کا دیوان اور مقدمۃ الجیش دیکھا کہ اوستادے "اشش غلطا" کی بابت کیا لکھا ہے۔ ہمارے اس ناموزون نامہ کے لیے کوئی سند دیوان سے ملسکتی ہی یا نہین مگر افسوس کہ ملک الشعرائے "نوملوے کمال" مین "تالیخ" کی غلط کو بھی نہین چھوڑا ہے۔ مگر "نامہ" کو نیچرل شاعری کے شاید خارج سمجھکر چھوڑ دیا ہی مثنوی کے ضمن مین بھی اسکا ذکر نہین۔ اور کیون ہو۔ داغ ہی بلبل ہندوستان ہین تو ہمارا مصلح شاعری نیچری طوطی ہے جبتک مغرب مین نامہ کا رواج نہین سلسلہ مشرق مین کیون ہو۔

حالانکہ میرے خیال مین حالی صاحب اگر "نیچرل شاعری" کی مشق اور تحریص کے لیے نامہ بازی کا رواج دیتے تو بہت کامیابی ہوتی۔

حالی سے اوستاد تو روزمرہ کی بات چیت بھی نظم مین اصلاح کر سکتے ہین۔ "چند خطوط ایک دانشمند کھنچ کے یاردن سے یہ کہا"!

بلکہ اسمین اوستادی کی بھی ضرورت نہین۔ لکھنو اور شاید دلی کے معمولی لونڈے بھی ایسی نظم مین باتین کرسکتے ہین۔

مین تو اون مین ہون جو مشرقی شاعری کو مغربی شاعری سے بحیثیت شاعری بدرجہا بہتر اور بلند تر سمجھتے ہین۔ اور قافیہ کی قید کو اشعار مین عروض کی شان سمجھتے ہین۔ اور بہت ضروری۔ جسکی بدولت جسقدر اشعار مشرقیون کو یاد ہوتے ہین اوس کے نصف بھی مغربیون کو نہین ہو سکتے۔

خیر اب اسوقت اس بحث کی حاجت نہین۔

ذیل کا رقعہ براہ کرم مکتوب الیہ کو بذریعہ اخبار پہونچا دیجیو۔ جلد پہونچے ورنہ قاصد کا رونا ہر شاعر روتا ہی۔ والسلام۔

مکتوب الیہ کا پتہ اسقدر کافی ہے۔

مشتاق — گوئندہ

رقعۂ یاد دہانی

اے بندہ نواز — بندگی ہے
مدت سے کیون خبر نہ لی ہے
جاری نہین نامہ و پیام اب
بھولے سے بھی پوچھتے نہین ہو
تھا لطف بھی فیض بھی کرم بھی
آخر کیا بات کیا ہوئی ہے
کیا یاد نہین ہین تمکو وہ دن
اتنا تمہین اشتیاق رہتا
رہتی یکجائی تھی شب و روز
پردیس مین تھے اگرچہ ہم بھی
وہ شعر و سخن کے روز چرچے
تصویر کشی کا شغل اکثر
وہ دلگی اور مزے کے جلسے
شربت بھی وہ کیسی مزے مزے کے
گانا وہ ہارمونیم پر
وہ کوچ پہ لیٹنا ہمارا
برسات کا پیارا پیارا موسم
برسات تھی اور کیسی برسات
بجلی کی چمک تو وہ مزے کی
پانی کی پھوار کیسی اچھی
آمون کی وہ فصل ماشاءاللہ
ہمکو تو وہ دن کبھی نہ بھولین
کیا یاد دلائین اب فراموش
تم لوٹو بہار کے مزے روز
مقبول نہین میرا سلام اب
کیا تم اب وہ رہے نہین ہو
تم مین کس بات کی کمی تھی
یہ تمنے غرور کی چولی ہے
دشوار تھی اک گھڑی مرے بن
مشتاق لقب رکھا تھا اپنا
کہتے تھے مجھے مشیر دلسوز
تم یاد نہ آئے دیتے کمر کی
وہ ذوق تمہارا املیون سے
البم بھی تھا لعبتون کا مندر
دن خالی نہ کوئی دعوتون سے
شورے کی جھلی صراحیون سے
جس سے بلبل پپیہا ششدر
زانو تکیہ کی جا کسی کا
جھونکے ٹھنڈی ہوا کے پیہم
اپنا دلدار پاس دن رات
بادل کی کڑک تو وہ مزے کی
پنچہ کی گھٹا کیسی اچھی
جھولون کی بہار واہ واہ
اور آپ ہمین کو بھول جائین
بھولے ہو جو تم تو ہم بھی خاموش
ہم ہین اور گرمیان یہ جانسوز

قطعہ

کاٹ کر پھینکدے شمشیر سے سر منہ سے جو نکلے کوئی بات
مجھ سے ملجائے دقائیش جسمین وہ تو بدل دے حکایات

سلہ زومعنین ۱۳ سلہ زومعنین۔ گوگو نڈہ مین بھی گرمیان ضرور ہونگی۔

مالش اور گوشمالی

فرضی اخبار مشہول وطرار پیتر کا کے ذریعہ سے دفتر پنچ مین یہ خبر پہونچی کہ بنگال کے موضع جلے پادن کی بی مین۔ ایک شخص لنگڑاتے چلے جاتے تھے راہ مین ایک دوست ملے حال پوچھا معلوم ہوا۔ پانون مین چوٹ لگی ہو آپنے ایک تیل بتایا اور کہا جاکر خوب مالش کرو اچھے ہوجاؤگے۔

لنگڑے صاحب کو مسٹر ورنیڈ کے احکام سمجھنے کا خاص ملکہ تھا۔ گھر جاکے آپنے اپنی گوشمالی شروع کی دو چار روز مین پانون کا درد تو اچھا ہوگیا مگر کان دونون سوج گئے اتفاق سے وہی دوست پھر بازار مین ملے لنگ کا حال پوچھا آپنے کہا نہلی پانون کا درد تو اچھا ہوگیا مگر کان بہت سوج گئے ہین۔

گو کچھ ہی کہے دنیا پر بات رہی بالا -
اس جنگ مین جلدی سے اب صلح ہی ہراولے

چند روز مین گھٹنے ٹیکنے لگے آنکھ جو کھلی دودھ پینا شروع کیا تعریفین کرتے جاتے ہین اور دانت نے کچھ نوچتے جاتے ہین۔ بہی واللہ کیا تحفہ دودھ تھا۔ کہتے دیر نہین لگی تو کھتی موٹی بالائی پڑ گئی ہے دانتون کاٹے کٹتی نہین۔ تمھین میری جان کی قسم یہان آؤ۔ ذرا لگینچو تو سہی۔ پاس گئی تو میان کی لوٹی اور زرد زرد سا پانی ہے۔ اُسی کو دانتون سے نوچ رہے ہین جل کے بیٹھ ہوگئی۔ بندہ لبشر تھی۔ نہ رہا گیا۔ ایک ہی دو ہتڑ مارا اب کہنے لگے "ارے تم اس بالائی کی قدر کیا جانو" بندر کیا جانے ادرک کا سواد۔

ایکدفعہ مجھے مرنا کو دودھ پلاتے پلاتے سو گئی۔ آپنے دیکھا دودھ نکل رہا ہے مجھے میرے واسطے جو بازار سے آیا ہو وہی گر پڑا آپکے پینا شروع کردیا۔ مین بھی مجھے مرنا ہو لیٹی رہی۔ جب مونچھون کے بال گرمے اور دانت ہن گئے تو آنکھ کھول کے دیکھتی ہون۔ آئین اللہ ارے یہ کیا حرکت تھی! یہہ تم مردوا ہوکے میرا دودھ پیتے ہو۔"

کہنے لگے ارے تو یہ بڑی چوک ہوئی۔ مین سمجھا میرا دودھ گر گیا۔ بیوی واللہ معاف کرو۔ بخش دو۔ جان بوجھ کے پیا ہو تو مہر معاف نہ کرنا۔

اوسدن سے میان کے دوست شیرخوار کہتے ہین مگر جب کسی بات پر خوش ہوتے ہین تو یہ تعریف کرتے ہین واللہ بڑا مزہ دار تھا۔ آج تک ہونٹ چاٹتا ہون غرضیکہ کہان تک آپ سے بیان کیا جاوے۔

اسیطرح کی ہزارون باتین روز ہوا کرتی ہین۔ اگرچہ اس کمبخت افیون کی بجری سرکار جیونیوے اور منا ہی کردے۔ خبردار خبردار کوئی عملداری مین بیچنے نہ پاسے صرف دوا اور من بچون کے دینے بھرکے واسطے پنساری کے ہان بکا کرے تو ہم بیچاریون پر بڑا احسان ہو اور سرکار کی رعایا جو اسکی بدولت ناکارہ ہو رہی ہے۔ انسان نہین بلکہ انسان کا خاکہ بن رہی ہے۔ کمائی کجائی۔ گھر گرستی۔ انسان سے بجرا عجائب خانے کا ڈھانچہ ہو رہی ہے۔ وہ انسان تو بنے

اعظم

بیوہ دوا ان افیمیان

تو بروئے چہ کردی کہ درون خانہ آئی

رباعیات محب

دکنی معلم نسوان کے اڈیٹر مولوی محب حسین صاحب محب اردو خوان پبلک سے تعریف کے محتاج نہین۔ آپکے واشگاف خیلون اور دماغ پریشان کرنے والے منصوبون۔ خانگی آزادی۔ یعنی پردے کی فرسودہ کوششون سے زمانہ کافی تک دکن مین تحریرون کا بحرالکاہل بحر ظلمات رہ ہوچکا ہے فی الحال آپ بمصداق۔

دلبر پانہ دگر بر سر ناز آمد ؎

سلامتی سے شاعری پر یہ احسان فرمایا ہو کہ چند ٹوٹی پھوٹی رباعیان ویران گھر کے ٹھیکرون کیطرح ایک رسالہ کے لوکرے کی صورت مین پبلک کے روبرو پیش کی ہین اور بڑے دم دعوے کے ساتھ بلا منصب سخندانی وسخن فہمی قدیم شاعری کو محض شوکت الفاظ و صنائع و بدائع لفظی کا الزام دیکے اپنے مضامین کو عمیق دکھانے کے واسطے ایک جگہ جمع کیا ہو اگرچہ وہ حیوان ناطق جو جذبہ عشق کو صرف مادہ حیوانی کہکے اردو شاعری کو لوگون کی نظرون سے گرانا چاہتا ہے اس قابل تو نہین ہے کہ رزمیہ۔ بہاریہ نعتیہ وغیرہ کلام سلام و مرثیہ سنا کے قائل معقول کیا جاوے مگر اس بات کے دکھانے کے واسطے کہ محض اپنے ہفوات مسادات پھیلانے کے واسطے یہ الزام دیا گیا ہے چند رباعیان ہم یہان پر نقل کرتے ہین اور اپنے دوست کو صلاح دیتے ہین کہ آپ اپنی پردے کی بحث مین اُلٹے بلٹے اُلجھے اور ملفوف رہیے شاعری کی جانب توجہ نفرمائے اگر کوئی دوست آپ کو اس وادی پر با صرار و تکلف لانا چاہے تو سمجھ لیجیے۔ دلے بر اندش کا معاملہ ہے۔

حمد و نعت وغیرہ مین آپ رباعی کو زیر بار کرتے ہین۔ ؎

امداد کا یہ وقت ہے یا مولے آؤ
آتی ہے بلا ظلم مین ہماری اب ناؤ
کیا بحر جہالت مین مسلمان ہین غرق
اسلام کے بیڑے کو تمھین پار لگاؤ

پہلے مصرعہ مین یا تو ناؤ علاطم مین آنے والی تھی یا تیسرے مین مسلمان سب غرق ہوگئے اور چوتھے مین بیڑا پار لگانے کی فرمائش ہوتی ہے سبحان اللہ شاعری کا ہے کو اچھی خاصی غواصی ٹھہری بقول شخصے پانی کرا اور نہ پانی کے تلے۔ شاعر سے اچھے خاصے بن ڈبی ہوگئے دوسرے مخاطب ذہنی کو آخر کیا قرار دیا ہے اور کون سی صفت کا پتہ رباعی سے معلوم ہوسکے کہ اللہ صاحب کو دعا ہی۔ رسول خدا پکارے جاتے ہین۔ جناب امیر کی چیخ پکار ہو یا خواجہ خضر کے نام ضمن ہی سبحان اللہ مضامین عمیق شاید ایسے ہی ڈوبتے اور چھلتے خیالات کا نام رکھا گیا ہے۔

حضور نظام کی سالگرہ کی مدح مین آپ فرماتے ہین۔ ؎

ہے عدل کا اس عہد مین ہر جا چلن
بھولا روش ظلم و ستم چرخ کہن
کیون ہون نہ محب سالگرہ کے جلسے
محبوب رعایا ہے یہ سلطان دکن

ماشاء اللہ عدل اور سالگرہ مین۔ خوب جوڑ تروان سے کان گانٹھے گئے ہین۔ شاید مطلب یہ ہو کہ پورے بارہ بارہ انگل یعنی بارہ مہینے کے دو ٹکڑون مین گرہ لگانا مین عدل ہے۔

ہے اپنے خیالات مین آزاد بشر
جاہل کے تعصب کا نہین اسکو ڈر۔
پردے کے مخالفون کا ہو پھر استیصال
چنگیز کا عہد پھیر لائین یہ اگر۔

اس کے کیا معنے ہوے۔ اور مطلب کیا نکلا۔ بشر خیالات مین آزاد ہے جاہل کے تعصب کا ڈر نہین اگر یہ لوگ چنگیز کا عہد پھیر لائین تو پردے کے مخالفون کا استیصال ہوجاوے سبحان اللہ ؎

آب دو دریا سبز اور ابجد تلی ہو ز۔

معلوم نہین یہ سے کون مراد ہین اور پھر استیصال کس زمانے سے متعلق ہو چنگیز خان کو خیالات کی آزادی اور تعصب سے کیا واسطہ۔ اسیطرح کے ایک شاعر شیخ اور خواجہ کے زمانہ مین اور بھی گذر گئے ہین جنکا مصرع مشہور ہے

ہو سیستان فارسی ہندی لسوڑا سانپ کا

تعلیم اور تربیت کے بحث مین آپ گل نشانی

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سیل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور دوا کے آنکھونکے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہو قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرو فی ماشہ بیس روپے معرفی سرمہ فی تولہ ۸ر خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ - اہلوو الیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ دار میا سنگھ اہلوو الیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے نہایت یر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش اور کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ اور نارہ کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس ہو کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا ستعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا کل ہے وہان ایسی مفید دوا ہر فرد پاس رکھنا چاہیے اس لیے بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے

راقم ڈاکٹر ایم - بی - سانگل صاحب بہادر ایم - ڈی ایم جی سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی بت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلوو الیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم دیوی بعمر ۴۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھونکی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی پرو نہ سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم ڈاکٹر برج لال گوسن رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مینے اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مینے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلوو الیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے -

اپنی مجلس کو تو ویران نہین کر سکتے - اس لیے آپ سب صاحب ہمہ تن ہم آواز ہو کر دلی خیالات کے اظہار مین بڑے جوش و خروش سے ابتدا فرمایے - تالیان پٹنے کے بعد وہ سرست صاحب اُٹھے اور گرے ملارئے لبو مین یہ مطلع پڑھ کر پھر کرسی پر لد گئے - ــ ۵

جہان تک آپ ہم ہین وہ کہین نکرہ ہوتا ہے
یہ جوڑا اور سب جوڑون مین بہ خوردار جوڑا ہے

قطعہ تاریخ

یہ تہنیہ شد زن آزاد از عقد	قضا جیرش ظروف یا دو به عسکر
خلاوند بہ سال این مصرع گفت	کہ از پیری جوانی تقلیب شد لکر

۱۹۰۳ء

راقم ایک شریک جلسہ

شب تاریک و بیم موج و گرداب چنین ہائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

خانساماں اور خانساماں مین دولت کی خدمتین تین جوتیان سیدھی کین تب جا کر یہ نوکری ہے جسے بھی وہ بھی آج حق گوئی کے باعث یون غائب ہوگئی جیسے دوستوں کے دلوں سے مروت شاگردوں کے دلوں سے استاد کی عظمت - بہر کیف ایک عالیہ غزل حاضر ہے جس سے آپ کچھ سمجھ لین گے کہ میرا کیا اب رہا ہون -

بات حق سے تو افسردہ خفا ہوتا ہے	نوکری لے ہی کے ایک بار جدا ہوتا ہی
اور افسر کا جو افسر ہے اگر اسکو کہو	کاٹنے دوڑتا ہے رنج بڑا ہوتا ہی
کچھ نہین اسکی خبر کون مرا کون بچا	جو جہان پر ہے پڑا بس وہ پڑا ہوتا ہی
محکمہ ریلوے کا اور ہی کچھ ہے اہم	اسکا قانون زمانہ سے جدا ہوتا ہی
قافیہ کہتے ہین کسکو کسے کہین مین یہ بیت	کہین مظلوم کا بھی ہوش بجا ہوتا ہی

الراف

کیرج ڈیپارٹمنٹ کا ایک مظلوم پردیسی

برآر از مد بسم اللہ تیغ خونش مقالی را
مسخر کن سواد سینہ سرکار عالی را

سنگین دل ہست آنکہ بظاہر ملائم ہست + پنہان درون سینہ ہمین سینہ دانہ را

بیچے صاحب حیدر آباد مین بڑا اہم مسئلہ طے ہوتا نظر آتا ہے - مدتون سے برار کی واپسی کی ہوس خیرخواہان سرکار نظام کو دامن گیر تھی جون ۱۹۰۳ء مین جب سراج الملک کی حسن تدبیر سے یہ صوبہ نکل کے گورنمنٹ انگریزی کی ماتحت ہم اطمینان سے ہو گیا تھا کہ جو قرضہ انگریزی گورنمنٹ کا اد بیل کی طرح بڑھتا ہی چلا جاتا ہے قریب ہے القرض مقراض المحبت کا نمونہ جا دردو ستی کو چاک کرکے واپس نیہ خیر صوبہ کے خراج سے رفو ہو جائیگا اور اسکا سلسلہ بپایان رسید - سالار جنگ تو اس تار عنکبوت کو لیے ولایت تک پہونچے اور صدمہ لنگ اٹھا کے

سلہ زن بہم نشینہ - شوہر ۱۰ سلہ سنہ بیک حالتہ برزن تو دب یعنی کردہ ہم سلہ تک کلمہ کہ رنج بہ ہم بستہ

اس ضد لنگ کر ساتھ واپس تشریف لائے تھے کہ جب حضور نظام گدی نشین ہو گئے دیکھ خواہ شد بہ اور ہی کے ملکی اور دیوانی جھگڑے ایسے پیدا ہو گئے کہ کسی کو بھی کوشش کرنے کی مہلت ہی نہ ملی - اسمر قضاء اسکا اب فیصلہ شہنشاہ اڈورڈ ہفتم کی تخت نشینی کے قریب البتہ ہوتا نظر آتا ہے کہ آیندہ کے واسطے وہی مثال پوری ہو جیسے اوس بڑھیا کی نسبت کہی جا سکتی ہے جسکو بازار مین سوت کے جھگڑے دیکھ کے الجھن ہو گئی تھی اور ہر وقت یہی کہتی تھی کہ اتنا سوت الجھیگا تو کیونکر سلجھیگا آخر ایک حکیم نے اوسکا جب اطمینان کرادیا کہ وہ سوت جل گیا - جلیے وڑ با ہی سوختہ ہوا اسیطرح حیدرآباد کی بڑھیا جودت سے برار کی روئی کی آمنی پونی بنا کے کاتنے کی فکر مین بیٹھی نظر آتی تھی اوسکو بھی اپنا چرخہ پونی اوٹھانے کا نوٹس ملگیا یعنی حضور لارڈ کرزن کے حال کے دورہ نے اس تار رویہ کا معاملہ یون طے کرایا کہ گورنمنٹ نظام پچیس لاکھ روپیہ سالانہ مقررہ نگان برار کا استمراری ٹھیکہ گورنمنٹ انگریزی کو دے اور گورنمنٹ مذکور کنٹونمنٹ کے اخراجات برداشت کرے اسپر لوگ جو چاہین کہین ؟ ہمارے نزدیک گورنمنٹ نظام اور گورنمنٹ انگریزی دونون کے فائدے سے یہ بات خالی نہین کیا معنی کہ قرض کا سود لا اصل مین نہایت سخت چیز ہے اور وہ بھی سو ، پانچ ہزار کا نہین لاکھون کروڑ کا - انگریزی گورنمنٹ نے جسقدر نرمی کے ساتھ اسکا تکالنا ارادہ کیا وہ دیکھیے بالکل روئی کے اپنے سے بھی نرم تھا - مگر آپ جناب ملائم ریشون مین آخر بنولا بھی کہین نکلا ہی چاہیے - معاملہ بھی پرانا ہوتے ہوتے بقول گنواروں کے بوڑھی ہو مین سیربان اوسے لگین تھا - دلی اور بنولے تصفیہ کی چرخی سے جدا ہی کیا چاہیے اب اگر نظام گورنمنٹ کو نرم اور ملائم جنس کی پیداوار کی خواہش ہے تو "ریشم یا ستیے کاشت" کی پالیسی اختیار کرے -

کمیشن طالب علمی

آپ جانیے لارڈ کرزن کے زمانے مین کمیشنون کی بم پھوٹ ہے - بقول شخصے استنجے کے واسطے ڈھیلا اوٹھاؤ تب بھی کسی نہ کسی کمیشن پر ہاتھ پڑتا ہی پس آج کل کے زمانہ مین جب تعلیمی کمیشن طاعون کی طرح دورے مین مصروف تھا لوگون کی شہادتین برابر لی جاتی تھین بڑے بڑے حضرات معلم اور پروفیسر اور پرنسپل شہادتین دے رہے تھے - طالبعلمون نے دیکھا یہ سب ہمارے ہی واسطے ہو رہا ہے - انھون نے بھی ایک فرضی اور خیالی کمیشن قائم کرکے شہادت شروع کی اور چونکہ آج کل کے زمانہ مین سوال طالبعلمون کے واسطے سنگ گراں کے سوالون سے بڑھکر ایذا دہ اور اجیرن ہو رہے ہین انھون نے تجویز کر دیا کہ سوال کا پوچھنا یکقلم ترک ہو کیا معنے کہ مفلس پر سوال حرام ہے اور طالبعلمون کا یہ حال کہ گھوار سے اٹھتے مدرسہ پاٹشالے سے اٹھکر اسی جھنجھٹ مین ایسے پھنستے ہین کہ دنیا مین کمانے کھانے روپیہ پیدا کرنے کی مہلت

انگلستان کو صلح کا انتظار

رکھی جاوین جنمین ناول کا مزہ آتا ہے یا یہ ثابت کرے کہ پچھلا زمانہ بالکل واہیات تھا احمق لوگ بستے تھے اور وہی حکومت کرتے تھے جو کچھ خوبیان ہین وہ آج کل ہین لوگ آج کل ہی عقلمند خوش اخلاق ہین اسی طرح جغرافیہ مین یہ دکھانا چاہیے کہ کس جگہ کا دریا - پہاڑ اس قابل ہے کہ آدمی ایک دوسرے کا مال چھپکے چھین سکتا ہے کس ملک مین منشیات پیدا ہوتے ہین اور کس ملک مین تیز ہوا ہین چلتی ہین - آدمی مرتے جیتے ہین آفتاب اور اجرام فلکی دکھائی دیتے ہین - وغیرہ وغیرہ - ریاضی مین گڑیان گلی ڈنڈا کھیلنا درختون پر چڑھنا تاش نقا ناگزیر کرنا - منطق مین ہندی ہندی کی چندی نکالنا - فلسفہ مین بالکل خاسے کی رپورٹ - کیمیا مین معدنیات کو بالعموم خاک سیاہ کرکے پھونکنا - اخلاق مین اصل اخلاق بتانا چاہیے مثلاً جھوٹ فریب مکر دغابازی کے فائدے چوری کا نفع دوسرے کا مال کسی ترکیب سے چھین لینے کی ترکیبین بے محنت روپیہ کمانے کی چالین مثلاً چیز خرید کرکے دام نہ دینے وعدے پر اشتہار چھپوا کے بے کوڑی پیسے شہرت حاصل کرنے اخبار نے کے قیمت نہ دینے - شراب خواری رنڈی بازی وغیرہ وغیرہ کے مفصل اور قابل عمل مضامین درج ہون - ڈاکٹری اور طب مین مرض کھونے کے نسخے لکھے ہون تا کہ جو کوئی رجوع کرے اوسکو پھر ڈاکٹرون اور طبیبون کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ پڑے نہ مرض رہے نہ مریض کا کلیہ صادق آئے - انجنیری کی ایسی کتابین بنین کہ مستحکم پل - قصر ایوان سرکی یا پھوس کی پرچھتیون سے مقابلہ کرتے ہون - کیا وجہ دنیا چند روزہ ہے طاعون - ہیضہ - چیچک - قحط - گرانی اپنے دن دروازے پر کھڑے رہتے ہین - شرارت اور بدمعاشی کا نصاب ایک سلکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے وہ چند سال کی مہلت مین طیار کرکے رائج کرے - اور ان سب کا ضروری اور مقدم بات یہ ہے - روٹی پکانے چولہا پھونکنے پیٹ بھرنے کا ایک نصاب بھی طیار ہونا چاہیے -

چھٹا طالب علم
نعاچٹ

یہ جو کچھ کہا جاتا ہے سب واہیات ہو صنعت خدا کی جھائین جھائین پڑھنے لکھنے کی کوئی ضرورت نہین لازم ہے یہ ورڈ یا ہی سوخت کیا جائے نیچر خود ہی سب باتین لکھا پڑھا کے بھیجتا ہو - جتنی گڑیان ہین مین سے ایکبر دفع حمل ہی کی صناعت تک طے کرا دیتا ہے اور جو فیل ہو جاتا ہے وہ دنیا مین نہین آنے پاتا دنیا مین پیدا ہونا - انڈے سے نکلنا ایس پی بی - اے - اور ایم - اے - کی ڈگریان ہین نیچر خود طاقتین مرت ہوئی دیکھا - حیوانات پر کیا موقوف ہے تمام موالید ثلثہ کسی ٹیچر کے محتاج نہین - چوپائے - پرند کیڑے کوڑے - درخت - حشائش معدنیات - فلزات سبھی اس دنیا مین بے تعلیم کام کاج کرتے ہین اور اپنی صورت بدل کے کچھ کا کچھ ہو جاتے ہین پس انسان مین کیا سرخاب کا پر لگا ہے کہ وہ تکلف کے ساتھ پڑھنے لکھنے پر کوشش کرے اور وہ بھی صرف چند روز کے واسطے - یا سیدھا سیدھا صاف طریقہ تو یہ ہے کہ جو ملے اور کھا سکو - کھاؤ - پیو - اگر ہضم نہونے والا ہوگا آپ ہی پیٹ مین درد ہوگا - یا اولٹا واپس آئیگا - نیچر کا تقاضا زیادہ ہے جہانتک دسترس ہو جنگل میدان سے گھاس - پھوس - جانور - کھا پی کے بسر کرو - دریاؤن سے پانی لو پہاڑون کے کھوہ مین رات کو پڑ رہو - زندگی اسطرح کاٹ دو اور ہندوستان کی زمین چونکہ خوب خوب غلہ میوے پیدا کرتی ہے - اوسکی خاطر سے بہت کرو اپنے کھانے بھر کا غلہ پیدا کرلو - رائی برابر سن کے غلہ باہر لیجانے کا دکھڑا - نہ ڈھاکہ - اورنگ آباد - بنارس - گجرات ٹانڈہ وغیرہ کی دستکاریون کے مٹنے کا رونا - یہ جو کچھ کمیشن - کانگرس - کانفرس - کمیٹیون کے جھگڑے ہین دیوالون کی باتین ہین - صنعت خدا اسمین - تضیع اوقات کرنا واہیات ہے - یارو کھیلو کودو - کھاؤ پیو - مزے سے قلابازیان لگاؤ - اور قبر پر مرگھٹ بھاندجاؤ - یہ کمیشن کا کیا واہیات جھگڑا لگایا ہے قیامت جب آئیگی تب آئیگی - تم اپنے ہاتھون جیتے جی روز قیامت بلاتے ہو -

اس آخری تقریر نے سامعین پر ایسا اثر کیا کہ لوگون نے تمام ظاہری قیود - نمایشی تہذیب کی پوشاک اوتار کے پھینکدی اور ہر ایک نے خطے با نطع ہوگئے - ڈھول دھپا - کبڈی بازی شروع کردی اور خوشی کے نعرے بلند کرکے سب لوگ اپنی اپنی طرف سدھارے - جیسے اسکا انجام ہوا خدا اسیطرح سب کمیشنون کا انجام کرے -

---

بحکم جناب منصف صاحب بہادر اوناؤ -

نمبر ۵۹

بعدالت دیوانی

منصفی اوناؤ -

مسماۃ سکرا تا زوجہ گنگا سہاے قوم برہمن ساکن موضع کوراری کلان پرگنہ ہڑہا ضلع اناؤ مدعی -

بنام

کلو سنگھ و نرائن سنگھ پسران دیوان سنگھ قوم ٹھاکر - ساکن ٹویڑہ پرگنہ ہڑہا ضلع اوناؤ حال وارد متھرا ڈاکخانہ پرسوتر گڑھی راجہ کشن گڑھ مدعی علیہ -

دعوی قطعی کیجانے ڈگری -

اشتہار

بمقدمہ مندرجہ عنوان بر طبق گزرنے درخواست قطعی کرا پانے ڈگری نمبر ۱۷۰۴ - اطلاع نامہ بنام کلو سنگھ و نرائن سنگھ - مدیونان جو واسطے پیشی ۳ - مئی - سنہ ۱۹۰۲ء جاری ہوا تھا بلا تعمیل واپس آیا مدعی کی درخواست ہے کہ مدیونان روپوش رہتے ہین لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے اور مشتہر کیا جاتا ہے کہ کلو سنگھ و نرائن سنگھ مدیونان بتاریخ ۳۱ - مئی سنہ ۱۹۰۲ء حاضر عدالت ہوکر جو کچھ عذر نسبت نہ قطعی ہونے ڈگری کے رکھتے ہون پیش کرین - ورنہ بعد کو پھر کوئی عذر سماعت نہوگا - تجویز ۱۰ - مئی - سنہ ۱۹۰۲ء -

دستخط حاکم

بقلم محمد نواب علی ثمن نویس

معزز انگریزی لندن میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پھولا - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھونکے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپے معرفی سرمہ فی تولہ ۴ محصول ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار دینے والون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - پروفیسر سیا سنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی خاصیت کی اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے نہایت اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش کہ جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار سیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۵۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے ڈیڈ وال پڑتے تھے اور آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ وہ نہ پڑھ سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیج لال گوس رائے بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال انسپکٹر جنرل سندھ -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے مرض آنکھون کی بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے -

ہمدل رپاٹ

لوگون کو بڑی شکایت بڑا گلہ تھا کہ مسٹر پنچ دنیا بھر کے مضامین شایع کرتے ہین نہین شایع کرتے تو جانورون چوپاؤن کی کیفیت - اس شکایت کے رفع کرنے کے واسطے ہمنے زوآلوجی کو کتاب کے کیڑون کی طرح چاٹ کے اس علم مین کامل مہارت پیدا کرلی - واللہ ہے انمین بھی حیوان ناطق کی طرح جھگڑے بکھیڑے رہا کرتے ہین - فی الحال ایک خرگوش جسکو عام لوگ چوگرڑا کہتے ہین اور بارہ سنگھے کی دھڑ پکڑ کی کیفیت ارسال خدمت ہے -

گر قبول افتد زہے عز و شرف

چوگرڑا - کیون جی میاں بارہ سنگھے یہ کونسی حرکت ہے کہ خلاف عملدرآمد قدیم محض میرے ستانیکو میرے اوراد و وظیفہ کے وقت صدائے بے ہنگام لگایا کرتے ہو - جس سے میری ریاضت مین خلل پڑنے کے علاوہ دوسرا کانون کو سخت ناگوار معلوم ہوتی ہے - دیکھئے سلیمی زبان کو وتنے بہت بڑھ بڑھ کے منہہ مارنا ٹھیک نہین -

بارہ سنگھا - چہ خوش آپ کے مارے کوئی زبان بند کرلے - منہہ مین ٹانکے دے لے - شیر بہادر کے راج مین ایسا نہین ہوسکتا - ہر شخص آزاد ہے جب چاہے بولے اور جو جی چاہے بولے کیون نہو آپ کو تو ہماری آواز سے نفرت ہے لیکن ہمکو آپکے اسم مبارک چوگرڑے سے قطعی عداوت ہو مہربانی کیجیے نام مین تبدیل کرڈالیے -

چوگرڑا - اچھا خوب اس بھروسے نہ رہیگا اگر کہین شیر (بادشاہ جنگل کو) خبر ہو گئی تو لینے کے دینے پڑ جائینگے - ایسے جھوٹے جھگڑے مین پڑیگا - یہان کے قانون کے مطابق دل دکھانا ہرگز درست نہین -

بارہ سنگھا - بجا ارشاد ہوا - صرف ہمارا ذرا سا بولنا آپکے خلاف ہے - اور جو دوسرے قسم کے جانور آپکے نفیرین لگایا کرتے ہین جنھین ہمکو اور آپکو صاف صاف گالیان دیتے ہین انھین آپ منع نہین کرتے - شربت کے گھونٹون کی طرح اوتارتے چلے جاتے ہین - سارا ابیر - دنیا بھر کی عداوت ہمارے ہی ساتھ ہے -

چوگرڑا - دنیا بولے مگر آپ نہ بولیے - سچ کہتا ہون ابھی تک تو مناظرہ ہے اگر آپ زیادہ بڑھے تو پھر مجادلہ اور مجادلے سے مکابرہ اور مکابرہ سے خدا جانے کس کس چیز کی نوبت آجائیگی - آپ جانتے ہین کہ میرا گروہ بڑا ہے - اور پھر انوار سہیلی وغیرہ سے میری حیلہ سازی مکاری کی کیفیت بھی معلوم ہوگی واللہ ہے اگر مات پر آجاؤن تو اپنے زہد و عبادت کے زور سے -

بارہ سنگھا - لے چوچو سنبھالیے - نہین تو مارے سینگون کے پیٹھن نکال دونگا - آنتین ڈھیر ہوجائینگی - بڑے چلے وہان سے زاہد اور عابد بن کے - پہلے تو خیر - یہ بات یونہی سی تھی اب مین جنگل بھر کے سیارون کو ہشکارے دیتا ہون ہر وقت ہوا ہوا کرکے تمھاری کھوپڑی کھا جائینگے

اسقدر گفتگو کے بعد بارہ سنگھا تو چوکڑی بھرتے یہ جا وہ جا چلتا ہوا - اور تمام سیارون کو اکٹھا کرکے منادی حکم دیدیا - کہ جہان جہان چوگرڑون کی قیام کا پتہ چلے وہان جاکر جہانتک ممکن ہو خوب ہوا ہوا کیا کرین -

ادھر میان چوگرڑے صاحب پر یہ تازہ مصیبت نازل ہوئی - تو بقول نظامی علیہ الرحمۃ -

کہ چند آنکہ نسبید دود وقت کار

ریشہ دوانیان شروع کردین اور اپنی برادری بھر کو جمع کرکے ایک مختصر سی اسپیچ حسب ذیل دی -

"اے برادران خواجہ تاش ذرا ان بارہ سنگھون کی زبردستی چشم دور بین اور نگاہ باریک بین سے دیکھو کہ کیسا ظلم کررہے ہین - پہلے تو خود بول بول چلا چلا کے ہمارے آرام مین خلل اور ہماری نیند اوچاٹ کردیا کرتے تھے - اب سیارون کو بھڑا دیا ہے جو اور بھی سوہان روح ہین - بھائیو انکی آواز سننا بالکل برا انہایت خراب ہے انکی آواز سننے سے جتنے تم مین مرد ہین سب حاملہ ہوجائینگے پھر بھائیو بچے جننے دودھ پلانے کی تکلیف تمکو اوٹھانا پڑے گی - اسے برادران جنگجو قبل اس کے معاملہ وقوع مین آے انکو دیکھلو - ان کے منہہ مین سینہ در بھر دو - کپڑا ٹھونس دو تاکہ بول نہ سکین -"

یہ دو حرفی تقریر کچھ ایسی موثر ہوئی کہ سارے چوگرڑے - بیبیون سے دودھ اسے لو یہ مہر ادہر ماؤن سے دودھ بخشوا کے آمادہ فساد ہوگئے - اور قریب تھا کہ سر پھٹول ملہ یا رھیوتی پیزار ہوجائے لیکن باز مقامی حاکم کے انتظام اور لیاقت سے اسکی نوبت نہین آئی اور آپس یون سمجھوتہ ہوگیا کہ بھائی - عیسی بدین خود و موسی بدین خود - تم اپنے گھرون مین چیخو چلاؤ ہم سے کچھ مطلب نہین

اس کے بعد سیارون نے سورش شروع کی اور پھر وہی دل کھانے والی جگر خراش آوازین نکالنا شروع کین جس سے یہ نتیجہ ہوا کہ چوگرڑون کے سرپنچ نے اذن عام دیدیا کہ تم بھی ان کے خلاف بولیان بولو - دیکھو کیا کرتے ہین -

اس حکم کا نافذ ہونا تھا کہ بچہ سے لیکر بوڑھا تک اس بلا مین مبتلا ہوگیا - پھر تو جناب دونون طرف قاؤن قاؤن اور نعرین ایسی بلند ہوئی تھین جو کسیطرح پارسا خیال چوگرڑون کے شایان شان نہ تھین -

اسی درمیان مین کسی شکاری نے ایک بارہ سنگھے کو بقصد شکار ایک گولی ماردی پھر کیا تھا -

آؤ تو جاؤ کہان - دیوانہ را ہوے بس است

تمام بارہ سنگھے چوگرڑون کے سر ہوگئے -

کہ یہ حرکت خلاف قاعدہ تمھاری جانب سے ہوئی ہے اب کیا تھا -

دس ہار لیے گئے دل خانہ خراب کے بدلے

تمام چوگرڑے بال باندھے بگڑ آے - اور قریب تھا کہ دست خدا کے قائمقام ہاتھون کا جبریہ اجتماع بھی ہوجاے - لیکن چند فرشتہ صفت جانورون کے بیچ مین پڑجانے سے اسکی نوبت نہین آئی -

ابھی تک تو اتنا ہی ہوا - اب آگے چل کر دیکھنا ہے کہ کسقدر رجعت تک پہونچتے ہین -

راقم - زوآلاجیکل رپورٹر - بقلم م - ب علیہ الرحمۃ

یہہ چاشنی ہی اور ہے

نمبر (۳)

ہمارے نالہ صاحب کا کلام بلاغت النظر کوئی ۔ ایسا ۔ ویسا کلام تو ہے نہین کہ ایک بار پڑھا ۔ منہ ہی بھر جاے کہ پھر دیکھنے کو دل ہی نہ چاہے ۔ بلکہ اس کلام مین لیسی ایسی فصاحت و حلاوت باقی رہتی ہے ۔ بس ہماری راے مین ایسی چیز کو نہ دیکھنا کفران نعمت ہے ۔

(وہو ہذا)

جنون خاطر ہی تیری اب سوے جانکلے ہین ۔ ۔ ۔ بمجبوری گریبان پھاڑنے مین ہاتھ ملتے ہین
مبادا دامن سے جوشِ گلوے یاس گم ہی ۔ ۔ ۔ نفس چادر توڑنے مین جلدی کیا ڈٹے ہین
جگر لوٹتا دل کا ہے نا جان جان دو دین ۔ ۔ ۔ یہ وہ ہین بی سکے یہ مین نہیں آ ہی ہی
یہی ہے مشغلہ جا بجا رے نالوان کا ۔ ۔ ۔ سنبھل گریبان ہوگئے ہین تو گریبان سنبھالے ہین
یہ ستیل بے صدویا دل کسی جا بھول آیا ہی ۔ ۔ ۔ جگر سے ڈھونڈھنے کو نالہ پر خم نکلے ہین

دیگر

عجب انداز سے وہ جانب گلشن نکلتے ہین ۔ ۔ ۔ کلون کو فخر ہوتا ہے گل پامال جلتے ہین
دل بے تاب ہے دریا مین کب وہ یار ملتے ہین ۔ ۔ ۔ حسد آیا ہے بین بلبل دیکھ گل کو ہاتھ ملتے ہین
جگر مرغ تن نالہ کبھی تو نہ مانی ہے ۔ ۔ ۔ کہ بلبل نے کیا کیا بہار باغ بیٹھے ہین
معاذ اللہ منہا جسکا حسرت عشق کہتے ہین ۔ ۔ ۔ جنہ یہ وہ ہین جو ہمیشہ کبھی پھولے پھلتے ہین
ترا رازِ نہان سب پر زمین فلک ملتے ہین ۔ ۔ ۔ ستارے باغ مین مل مہرا لور سے کھلتے ہین

التزام ۔ عقدہ کرنا ۔ از علی آباد ۔ پرگنہ ردولی ۔

امیر حبیب اللہ خان کا عبدالرحمن خان کے نام فاتحہ

لو ابا جان دنیا دار قل و ہے تشریف کے تحت تاں کابل کا فاتحہ آپکی روح کو پہونچے ۔ اور اب ۔ ۔ ۔ تو آپکے تحت حبیب اللہ خان کی یہ گزارش بھی سن کر آپکے جانے کے بعد ۔ بہ مجکو عجب پرلطف اور لطف صورت سے جھلکی دکھاتی ہے کبھی تو دولت اور حکومت کے خوش سواد منظر سے طبیعت باغ باغ ہوجاتی ہے ۔ دیکھی انکا سلطنت دو ۔ حتون ۔ دشمنون کی کشمکش خود غرضون کے ٹکڑے ڈون ۔ چالاکون کی ابلہ فریبی ۔ ملک کی شورش کے خیال ۔ انگریزی دباؤ روسی رعب ۔ ملاؤں کے تل تعویذ ۔ بس یہہ نقشہ خاطر الیسا چھا جاتا ہے کہ جہنم کی آگ مین کا سمہ مول بات ہوتا ہے ۔ آپنے جو کچھ کیا اچھا کیا جو کچھ نصیحتین مجھکو کین ترو تازہ ہین ۔ مگر افسوس ہے آپ اپنی عقل اور سمجھ میرے واسطے نہ چھوڑ گئے جہان آپ نے یہ سب مردنی کی تھی وہان یہ سارے جھگڑے بھی توشہ کی روٹی کیطرح باندھ کے قبر تک کیون نہ لیتے گئے ۔ ایک مصیبت یہ کیا کم ہے کہ ملا لوگ ضیاءالدین و مت کی ہر بدیان دیتے ہر دن طرف سے چلے آتے ہین یہ کون ہین ملا سید اکبر ہین یہ کون ہین ملا ۔ ادہر ادھر یہ حال ہے کہ انگریزی گورنمنٹ ان کے آنے سے خواہ مخواہ چونکنا ہوتی ہے ۔ روس کا س کو سمجھے ہوے گھات کا منتظر ہے ۔ بچا لینوںکا حال نہین معلوم ان کے دلون مین کیا ہے ۔ آخر انھین تدبیرون اور فکرون مین مجکو بھی آپکے ترکہ سے وجع مفاصل کا عارضہ ہوگیا ۔ آپ کہین گے اس سے اور ملکی ترددات سے کیا واسطہ ۔ ہارے کھٹنا پہوٹے آنکھ ۔ ہان بظاہر تو یہ بات سچ ہے ۔ مگر جو شخص نقرس یا وجع مفاصل مین لنگڑا ہوا وہ بھلا کیا چالین چل سکتا ہی ۔ اور پھر ایسے کا دنیا نے کھلا دیون کے سامنے ۔ بس آپکو اس تمام کلام کا ر دو دو نعمات کابل تکیایات جاتین کا ثواب پہونچے ۔

چٹپٹی خبرین

پہلی خبر

نہین تمثم یہ وہ کرسچن نژاد
ماہ ہے منزل ہوائی مین

سوشل ۔ پولٹیکل ۔ اسپرچول ۔ مثبورل ۔ سائکلوجیکل ۔ جس طرح سمجھیے ۔ آجکل تو یہی خبر ہے کہ تثلیث خانہ داری لینے (نون تیل لکڑی) نے عیسائی صاحب جو آجکل دیسی نمک اور ولایتی وارنش پر فدا ہوکر زبان تثلیث حقیقی ہوگئی تھے ۔ افواہ تھی پھر مسلمان ہوگئے ۔ لیکن قابل اعتبار نہین ۔

دوسری خبر ۔ علی گڑھ کالج نے ایک مرتبہ تو حضرت بہت بڑھ چڑھ کے لاف زنی کیا ۔ معنے کہ ایک تو بی اے کے امتحان مین ۲۹ ۔ ۔ ۔ یونیورسٹی سے اسطرح پاس کرا یا ڈبلوا یہے جسطرح کسی نا واقف نا تجربہ کار نا عاقبت اندیش میم صاحبہ کے پیٹ سے کھٹا کھٹ بابا لوگ نکلتے چلے آتے ہین ۔ دوسرے اپنے یہان کے صاحبزادی لندن مین وہ دھوم دھامی ڈنر دیا جسمین سب معزز انگریز شامل تھے ۔

تیسری خبر ۔ ہمارے ایک معزز گریجویٹ دوست نے جنھون بابن حاجی خواجگی ۱۹۰۱ء کی دھوم دھامی کو غلط کردیا یا معنے کہ اپنے یہان بڑی دھوم نہایت شان و شوکت کے ساتھ منتہائی تنظیمون ۔ ڈور سکوت کالج دلا دلا کر موازی ایک عدد ریڈیا تو لدگری چھوڑا ۔ ہم نہایت خلوص کے ساتھ مبارکباد دیتے ہین ۔ بلند اقبال بھی اسیواسطے گھبراہٹ مین جلدی چلے آتے ہین ۔ اور دیکھنا چاہتے ہین کہ پرچون کے جوڑے باگون کے ساتھ نئے قسم کے پرچہ علیگڈھ کالج کو کیا عنایت ہوتا ہے ۔ کیونکہ شادی مین تو نقد روپیہ سے مدارات کیگئی تھی ۔ اب کم سے کم دونا تو ہونا چاہیے مگر ڈر معلوم ہوتا ہے کہ مردن موقوف مقبرہ سمار ساز ند اگر اس ٹیکس کے خوف سے لوگون نے شادی بیاہ ۔ لڑکے پیدا کرنا موقوف کردیا ۔ تو کاروبار دنیا مین بہت ہی خلل واقع ہوگا ۔ نہی علیگڈھ کالج کو اس پوائنٹ پر غور کرکے ڈیمینڈ کرنا چاہیے ۔

چوتھی خبر ۔ راجہ جنگ بہادر صاحب کے ۔ سی ۔ اس ۔ آئی اور ملک المرت[1] صاحب سے ڈنڈ بچڑ ہوگئی ۔ آخرکو بالا ملک الموت ہی ہاتھ رہا ۔ کیا بتائین دنیا سے ایسا شخص اٹھ گیا جسکا ثانی اب پیدا ہونا مشکل ہے یون تو اس واقعہ جانکاہ کا سبکو رنج ہے ۔ مگر بیچارہ لوکل مشرب پیرزادون کی حالت نہایت

[1] زے بعد الف رہ گیا ہے اسکو ملا کر پڑھیے ۔

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپے مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کے لیے بہتر اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ بار اور ماندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہرکسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرت سر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ کیا - یعنی مریضہ سماۃ اُتم دیوی عمر ۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں مین ورم اور اندر نکلے ہوے تھے اور بال گرتے تھے اسکی آنکھیں سرخ رہتی تھین اور آنکھوں مین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن (پنشنر) آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیلی لال گوسن رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے آپ زیر علاج ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ہے مگر آنکھوں میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے -

و چاہ بابل مشہور است از افسانہ بیش نیست کہ دیدہ کہ
شنیدہ شادی لال میگوید ؎

در رخصت عروس تامل چہ میرود
بابل بجوان کہ زود ہمانندم و برکنند

بر پشت خانہ ۔ در ہندوستان بنا بر پشتن خانہ اگر
خانہ سازند بشکل ذربہ مربعیان ودروازہ داخل دمین
سیومی باشد کہ در ان آتش افروزند و سقف او اکثر
از چادر آہنی باشد و این مکان دو منزلہ باشد اول منزل
برای آتش دو منزل دوم بنا بر غلہ بالوی باشد بہندی
بھاڑ میگویند سیٹھ بریل گوید ؎

از تپ غم دل و جگر بریان ہ
خانہ تن بر پشتہ خانہ شدہ

بچہ پلنگ ۔ یعنی کھٹولا یا پیڑی را ہے ہفتہ میگوید ؎
بر تخت و چارپائی عبث خفتہ میکنی
این بچہ پلنگ پے بچہ توبہ تر است

برگ افشان ۔ موسمے باشد کہ بعربی آن را خریف
گویند و بہندی بت جھاڑ میگویند مصنف تذکرہ کندہ
بہار میفرماید ؎

نہ شاخ سبز میدارم نہ برگ بار می آرم
چہ می پرسی حال زار من درین ایام برگ افشان

باریکہ یعنی پتیلا کہ از دیگچی کلان باشد۔ تکیہ چور میگوید ؎
دیگے کہ در جہیزم آمد چرا نیاری
باریکہ کلان را بر دیگدان نہادی

(باقی آئندہ)

بقلم پیر تگ خستہ جگر جھالرا پاٹن۔

گرمی کی گرما گرمی

وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار

رات کی آگ دن کی دھوپ

تپش جنگ ۔ آفتاب الدولہ اودھ پنچ بیگ۔
تاب حضرت کو ٹھری کے پٹارے سے باہر ہے۔ لوکی
گرما گرم ہوا کھانے مزیدار دھوپ میں بیٹھا کیجے۔
اگلی برس تو ایسی سڑی گرمی ہے کہ توبہ بھلی۔ خصوصاً
گھیا۔ میں حبس کے چاروں طرف پہاڑ ہیں آبادی کی
مثال یوں ہے جیسے گرم چولھے میں سوکھی لکڑی سالاماں
والحفیظ۔ ع
اب آگ بھی جھلواتی ہے پنکھا ہم سے
کہ پنکھا بھی محض بیکار ایسی گرم ہوا آتی ہے کہ خدا بچائے

کیسے ہے العطش آتش پر تعش

زمین پر چیل انڈا چھوڑتی ہے

ایسی گرما گرم دھوپ کے خوف کے مارے کوٹھری کے
میانہ میں پڑا کراہ رہا تھا کہ ڈاکیہ آپکا قیمتی پرچہ لایا
غرض جھٹ باہر نکل آیا اور گرما گرم کمائی کی عینک لگا
کر پہلے ملاحظہ کر گیا اور پھر پنچ غزل لکھنے کی نیت کیکے
بیچوں بیچ دھوپ میں دوات قلم کاغذ لیکر کھڑا ہو گیا۔
اور آتش مرحوم کی روح پر فاتحہ پڑھکر ایک غزل مزیدار
اپنی رنگ سے جدا آپکے اخباری مذاق کے لائق کہ ڈالی
جو حاضر خدمت ہے۔ کسی مطبخ میں تشریف لے جا کر اس
دھواں دار غزل کو تین بار پڑھکر اپنے جناب کے حق میں
دعائے خیر فرمایئے۔

غزل

لو میں اشتعال ہے دوزخ کے برابر گرمی[1]
کرنہ دے جامہ ہستی سے بھی باہر گرمی

ہم نہائے ہوئے بیٹھے ہیں پسینے میں جو آج
دیکھو اے شاعرو ثابت ہوئی ہے تر گرمی

انکو کمرے میں لو لایا تو لگیں یوں کہنے
اونہی باہر ہی چلے آؤ ہے اندر گرمی

اس جلے سے ذرا اے کلو ہشیار رہو
اوڑھنے دیگی نہ شبنم کی بھی چادر گرمی

کاٹ کھائے نہ کہیں بزم میں یاروں کی مجھے
آج بے طور ہے بدلے ہوئے تیور گرمی

کونسا گھر ہے جہاں تو کا گزر آج نہیں
سارے عالم میں لئے ہی پھرتی ہے لو پر گرمی

ڈال دو برف کا ٹکڑا تو وہ ہو انگارا
آج اس زور کا رکھتا ہے سمندر گرمی

کیا چھپانے سے چھپے جوہر ذاتی اپنا
اوڑھے پھرتی ہے عبث ابر کی چادر گرمی

پیٹ میں فیض سے تیرے ہی یہاں آگ بھری
پانی پی پی کے نہ کیونکر سہیں تجھے گرمی

آگیا آج ہی خورشید سوا نیزے پر
کیوں دکھانے لگا اسطور سے چھپر گرمی

کل تو پٹنہ میں یہ تھی آج گیا میں آئی
اس اُچکنے سے ہوا ثابت کہ ہے بندر گرمی

رند ہے جیٹھ کی گرمی نہ پیو روز شراب
رکھتی تاڑی تمہیں مثل مئے احمر گرمی

[1] لو اسسال ساری برس کی جگہ اشارہ متقدمین لکھنؤ و دہلی نے استعمال فرمایا ہے۔

شعر تر نکلیں بھلا میرے قلم سے کیونکر
جلتی ہے دن کو جو لو ۔ رہتی ہے شب بھر گرمی
عرش کے گرم مضامین چھپے گرمی میں
کیوں نہ دکھلائے اودھ پنچ کا دفتر گرمی

منا قمر قدیم نثار ۔ ہیجوان ۔ عرش اڑگیا۔

جلوۂ داغ

(خلاصہ سوانح عمری حضرت داغ مرحوم موسومہ بہ جلوۂ داغ مؤلفہ
احسن مارہروی مع تفصیل و تشریح وغیرہ)

یہ سوانح عمری ابھی شائع ہوئی ہے جسکے پڑھنے سے مؤلف
کی قابلیت ظاہر ہے۔ ہم نے اسکو اول سے آخر تک دیکھا
بعض مقامات پر کسیقدر تفصیل کی ضرورت معلوم ہوتی
ہے جسے محض اس خیال سے کہ اس مضمون کے دیکھنے
کے بعد ناظر کو اصل کتاب کے دیکھنے میں زیادہ لطف
آئیگا لکھے دیتے ہیں۔

اگر تمام واقعات و حالات جو اس سوانح عمری میں
چھوٹ گئی ہیں یا قلم انداز کیے گیے ہیں تفصیل سے
لکھیں جائیں تو یہ ایک دوسری کتاب ہو جائے لہذا
اسیقدر تشریح مناسب معلوم ہوتی ہے جو جلوۂ داغ
کے صاف طور پر نظر آنے کے لیے ضروری ہے۔ اصل
کتاب کی ابتدا میں فہرست مضامین موجود ہے ہم بھی
وہی ترتیب اختیار کرتے ہیں۔

تمہید میں اشرف المخلوقات کے معنی بیان کیے گیے
ہیں اور مرزا داغ صاحب کو داخل اشرف المخلوقات
کرکے اس کا مستحق قرار دیا ہے کہ انکی سوانح عمری
لکھی جائے۔ اس کے بعد مؤلف نے سوانح نگار کی
کی دشواریوں کی طرف اشارہ کرکے حیرت ظاہر کی ہے
کہ میں کیونکر اس کام کو باحسن عنوان کر سکا۔

(خاندانی حالات)

ہمارے نزدیک مرزا صاحب کے حسب و نسب لکھنے کی
چنداں ضرورت نہیں اسلیے کہ تمام خاندانی حالات۔
اظہر من الشمس ہیں شاید ہی کوئی ناواقف ہو مؤلف
نے صرف ایک شجرہ پر اکتفا کی ہے جو نواب شمس الدین
احمد خان مرحوم کے خاندان کا ہے جنکی قسمت میں مرزا صاحب
سے مشہور روزگار شخص کا والد بننا تھا اور اسیو جہ سے
اب یہ شجرہ مرزا صاحب کا خاندانی شجرہ کہا جاتا ہے
یہ خاندان مرزا صاحب کی ذات کو سرمایہ فخر سمجھے تو کیا

کوہ کمیشن فشان

مدعی سست گواہ چست

ہمارے لائق مفتخر ہمعصر ریاض الاخبار بلبل ہند مرزا داغ کے معاملے مین عجب کرب اور بیچینی سے گفتگو کرتے نظر آتے ہین یعنی ایکطرف تو اون آزادانہ اور منصفانہ تحریرون کو ناگواری کی نظر سے دیکھتے ہین جو جناب داغ کے خلاف اون کے کلام کی نسبت اودھ پنچ یا آزاد مین شائع ہوتی ہین اور دوسری طرف نہین معلوم کن مصالح سے مجبور ہوکے کسی نہ کسی پیرایے مین خود بھی وہی کہہ گذرتے ہین جو اودھ پنچ اور آزاد کی اس بارے مین رائے ہے - چنانچہ ۲۴ - مئی کے پرچہ مین آپ فرماتے ہین -

"ہماری سمجھ مین نہین آتا چندروز سے اس خدمت کے لیے ریاض الاخبار کیون منتخب کیا جاتا ہی آزاد ضمیمہ اودھ پنچ نے اگر اس بلا ضرورت اور لغو بحث و نکتہ چینی سے کنارہ کشی اختیار کی ہے تو نکتہ چینیان داغ اس اہم ضرورت کے لیے لاہور کے پیسہ اخبار وغیرہ کو کیون نہین تجویز کرتے ؟"

اگر ہمارے ہمعصر اپنے ہی نوٹ کے آخری حصہ کو ملاحظہ فرماتے جسمین اپنے مراسلہ نگار کے فقرات بجنسہ درج کرتے ہین تو شاید اپنی سمجھ کی تنگی کی شکایت زبان پر نہ لاتے - علاوہ اس کے ممکن ہی نکتہ چینیان داغ اس خیال سے کہ ریاض الاخبار مین آزادی کے گلا گھونٹنے کی کارروائی روا رکھی جاتی ہو اور مثل اور بہت سے لوگون کے جناب داغ کے کلام پر نکتہ چینی کو گناہ نہ سمجھا جاتا ہو ہمارے دوست ریاض کو تکلیف دیتے ہون یا محض چھیڑنے اور چڑ چڑانے کو بعض بے تکلف دوست لکھتے ہون -

آزاد کی کنارہ کشی نہین معلوم ہمارے دوست کو کیونکر معلوم ہوئی - اودھ پنچ اور آزاد مین اسطرح کی نکتہ چینی اور اعتراض اکثر درج ہوتے رہے اور ہونگے - اگر کبھی کسی ہفتہ کوئی ایسا مضمون نہ شائع ہوا ہو تو اسکی وجہ ہوئی کہ یا تو جناب داغ کا کوئی کلام معترضون کی نظر سے نہ گذرا ہوگا یا کسی سبب سے مہلت و گنجائش نہوگی -

اس بات کے جواب مین کہ یہ بحث بلا ضرورت اور لغو ہے - ہم سوا اس کے اور کچھ نہین کہہ سکتے کہ جناب بلبل ہند کے کلام کو شاعری اور زبان اردو کے معاملہ مین ہم آزاد اور نہ تحقیق اور نکتہ چینی اور نکتہ سنجی کو لغو اور بلا ضرورت نہین سمجھتے بلکہ خود ہمارا قول وہی ہی جو ہمارے منصف مزاج ہمعصر اوسی مضمون مین ۹ و ۱۰ سطر کے بعد فرماتے ہین یعنے

"ہم انکار نہین کرسکتے کہ جناب ممدوح کا باعتبار محاورہ و زبان وغیرہ کسی موقع پر لغزش ہوجانا ممکن نہین نہ یہ دعوی اور کوئی اوستاد کرسکتا ہی "

بیٹا لگ سکے تو قرآن مین لگا دے

ایک صاحب نے اپنا بیٹا مولوی کے ہان پڑھنے کو بھیجا - سات پشت سے خاندان مین کئی پشت سے پڑھنے لکھنے کا جھمجھٹ کسی کو نصیب نہوا تھا - باوا بھی بالکل کورے کے کورے تھے - مولوی نے کر کرا - محمود نامہ وغیرہ پڑھا کر پڑھانے لڑکے کو کسی قدر موزون طبع بنا دیا اور اوس نے بھی زور لگا کے ایک شعر کا نمونہ کہہ ہی لیا - مولوی نے کارگزاری دکھانے کے واسطے لڑکے کو لیجا کے باپ کے سامنے شعر پڑھوا دیا - لیجیے رات دن کی سرکھپی سے آپکے لڑکے کو اسقدر پڑھا یا لکھا یا کہ وہ شعر کہنے لگا - باپ بھی صاحبزادے کی طبیعت داری پر بہت ہی خوش ہوئے اور جوش مسرت مین فرمانے لگے -

"بیٹا یہ شعر لگ سکے تو قرآن مین لگا دے "

اسیطرح ہمارے حضرات علیگڑھ کی خوش قسمتی سے شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم کے تاجپوشی کے جشن کا زمانہ عنقریب ہندوستان مین آنیوالا ہو - مسرت اور شادمانی کے اظہار اور نمائش کا موقع اس سے بڑھ کے کیا ہوسکتا تھا عام مسلمانون سے آجتک کے ایسی نمائشی باتون کی سرانجام دہی کا شوق تو مدت سے تھا ہی تعلیمی کانفرنس کا اجلاس جشن کے زمانے مین دربار دہلی مین قرار دیا اور مسلمانون کی طرف سے بھی دھوم دھام اور ریس یا سپاس نامہ دینے کا سامان کیا - خیر یہانتک تو کوئی غیر معمولی بات نہین مگر اوس کی نمائش اور چہل پہل البتہ سنجیدہ مزاجون کو متوجہ کرنے والی ضرور ہی - یعنی ۲۷ - اپریل کو جسطرح سرکار کی جانب سے اس جشن تاجپوشی کے دھوم دھامی اہتمام و انتظام ہوتے ہین اوسیطرح ان حضرات نے بھی نمائش کا سامان شروع - کیا بات تو اتنی تھی کہ سپاسنامہ سے متعلق ابتدائی امور انجام دینے کے واسطے ایک کمیٹی قائم کیجاے اور تجویزین پاس کیجائین - مگر سارے ہندوستان مین ڈھنڈھورا پٹوایا گیا - کلکتہ - بمبئی - حیدرآباد - مرشدآباد - لاہور - پٹیالہ - میرٹھ وغیرہ کے لوگ جمع کیے گئے حالانکہ ابھی یہ کوئی بہت بڑا کام نہ تھا مقامی یا علیگڑھ ہی حضرات جمع ہوکے تجویزین پاس کرلیتے اور مفلس - کم فرصت اپنے اپنے مشاغل اور افکار مین مبتلا مسلمانون کو جن کے افلاس اور پریشان حالی کا مرثیہ آئے دن پڑھا جاتا ہی محض فضول تکلیف نہ دیتے تب بھی کام چل جاتا - ہمکو یاد نہین جتنی دعائین صرف دربان ہوگئین - کا مصداق نہوتا بھلا کوئی پوچھے جب ابھی ایڈریس طیار کرنے کی تجویزون کے واسطے کمیٹی کرنے مین اسقدر فضول اہتمام کیا گیا تو اب عین موقع جشن کے واسطے کیا چھوڑا گیا ہے اس جگہ ہمکو ایک بے اکل نمائش پسند اور انجنیر کی گفتگو یاد آگئی -

بے اکل - انجنیر صاحب مجھے آپسے بڑا ضروری کام ہے - مین ایک مکان بنوانے والا ہون آپ نقشہ بنا کر اوسکے نقشے کی بابت دو لاکھ روپیہ کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے -

انجنیر - بہت خوب - یہ تو بتائیے کس کس ضرورت کیواسطے اور کسقدر کمرے ہونگے - اور کتنی لاگت کی عمارت بنیگی

بے اکل - کمرے و مرے کیا - بس ایک دالان دو کوٹھریان چار گز مربع صحن - ایک دروازہ - دروازے پر کچا چبوترہ - کوئی پانچسو روپیہ کی لاگت کی عمارت -

انجنیر - آئین یہ تو عمارت اور یہ انعام - اس مین نقشے کی کیا ضرورت - انعام کے اشتہار کی کیا حاجت - یہ کام تو مزدور بھی کرسکتے ہین اگر اتنا ہی روپیہ خرچ کرنا ہے تو مکان ہی مین روپیہ لگا دیئے -

بے اکل - نہین مین نے اصل تو عمارت کبھی نہین بنوائی - اسکے سوا یہ بھی تو منظور ہے کہ مین عمارت کا شوقین مشہور ہون - پانچسو مکان مین خرچ کرونگا - دو لاکھ آپکو دونگا اور ہندوستان مین میرے بھائی بند دوست پھیلے ہین اون سب کو دعوت کا نیوتہ بھیج چکا ہون اونکی مدارات مین دعوت مین ایک لاکھ سے کم خرچ نہ ہوگا - یعنی تین لاکھ پانچسو کی عمارت بن جائیگی

انجنیر - تو میری صلاح ہے کہ پہلے آپ ڈاکٹر سے مشورہ کرلین پھر مجھے تکلیف دین - مین تو ہر وقت کام کو موجود ہون - نقشہ بھی طیار ہی سمجھیے اگر آپ پاگل خانے مین چلے گئے تو مکان بہرحال طیار ہی ہوجائیگا -

ضیق النفس یعنی دمہ و ہانپنا

عرصہ کے تجربہ۔ مدتون کی جانفشانی۔ برسون کی آزمائش۔ سالہون کی عرق ریزی۔ مہینون کی دردسری سے۔ یہ نسخہ بے مثل ثابت ہوا ہی۔

تین ماہ تک۔ تین یوم کی خوراک ۱ر محصول ڈاک بھیجنے پر۔

مفت

تین ماہ کے بعد علاوہ محصول ڈاک نصف پر۔ بعد ختم ہونے میعاد معینہ کے پوری قیمت دینا ہوگی۔

جوابی امور کے لیے ٹکٹ یا جوابی کارڈ آنا چاہیے۔

المشتہر۔ ایم اے۔ آر۔ ڈاکخانہ علی آباد ضلع بارہ بنکی۔

۴۲ معلم الشطرنج المعروف بیار شاطر

صفحات ۵۲۰۔ صفحے تقطیع ۲۹۔ قیمت فی جلد ۳ علاوہ محصول ڈاک جسکو لالہ راجہ بابو صاحب اتم صاحب حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ سپرنٹنڈنٹ پبلس لیمر ڈپارٹمنٹ سر خلف الصدر جناب ماسٹر چھٹی لال صاحب مرحوم ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پٹیالہ) نے نہایت محنت و دماغی تجربہ اور بہت سی کتب انگریزی کے معائنہ کے بعد بامحاورہ اردو مین تیار کیا ہی جسمین علاوہ تاریخ و روایات ایجاد شطرنج و قواعد و فوائد کھیل و مختلف اقسام شطرنج مثلاً رومی۔ غائب دیوانہ شاہ دہمن طرق بچانے بازی و چال و مات جملہ مہرا ہی و ذو عدد نادر نقشہ جات (معہ حل) و دیگر بیشمار واقعات و حالات دلچسپ کے جنکی تشریح کی اس مختصر مین گنجائش نہین ایسے مفید نوٹس وغیرہ دیے ہین کہ اونکی تقلید سے معمولی کھلاڑی بھی اوستاد کامل بن سکتا ہی۔ گویا دنیا بھر کے شاطران قدیم و حال کی معلومات کا ایک نادر ذخیرہ یا عطر ہے۔ ایسی مکمل مستند و دلچسپ اور لاجواب کتاب اس فن کی آجتک کسی زبان مین شائع نہین ہوئی ہی۔ اس کتاب کے پیش کرنے اور جیس لوٹرنمنٹ شملہ کے جیتنے کے موقعہ پر مصنف صاحب کو پیشگاہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر گیاستی سے ایک معقول انعام اور عمدہ خوبصورت گھڑی طلائی عطا ہو چکی ہی اور امسال اسی ٹورنمنٹ کے خاتمہ پر تین سال متواتر کامیابی کے بعد کپ مل چکا ہی۔ مصنف صاحب غالب شطرنج کے کھیلنے مین کمال رکھتے ہین۔ اخبار سول۔ پایونیر و ٹریبون وغیرہ جملہ معزز اخبارات نے اس کتاب و ٹورنمنٹ کی نہایت تعریف لکھی ہی۔

نوٹ۔ ایجنٹان کتب و یکمشت زیادہ جلد دن کے خریدار ان کے ساتھ رعایت کیجاویگی۔

درخواستہائے جلد دفتر اخبار ہذا مین آنی چاہیے۔

دی نیو لمیٹن ایجنسی

اس ایجنسی کے ذریعہ سے آپکو اور آپکے احباب کو لکھنؤ کا ہر قسم کامل چکن و فرد لحاف و عطریات و عرقیات و مربجات وادویہ۔ بوٹ و سلیپر سادہ و کامدار و ظروف برنجی و مسی و کتب ہر زبان و گوٹہ و پٹھہ و اشیا کار چوبی و پارچہ ہر قسم ولایتی و دیسی و نیز پارچہ ریشمی ہمارے ملک کا بنا ہوا جو خوب برخراب نہیں ہو جاتا۔ یعنی فرخ آباد۔ مرشد آباد۔ اکبر آباد وغیرہ کا کیسا با کفایت اور بہت سستا بلا مشقت ذرحمت مل سکتا ہی۔ فصل پر خربزہ دانہ بھی بھیجا جاتا ہی۔ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ایکدفعہ فہرست ملاحظہ فرمائیے۔

اپکا سپلائر۔ شاہ محمد خان۔ کمیشن ایجنٹ کوٹھی عنایت باغ امین آباد لکھنو

عرق گلاب

اس گلاب کو ایک یورپین کمپنی مقام خراسون مین ہندون کی اعلی ذاتین نگرانی ایک یورپین منیجر بذریعہ عمل کشید کرتی ہین اسکو باشندگان انگلینڈ نے قبولیت کا درجہ دیا ہی۔ آج تک کسی ہندوستانی کو نصیب نہین ہوا تھی اسکا ایک چھینٹا تک خوشبو تیزی اور فائدے مین ہندوستانی سیر بھر سے سدھا و چہ بڑھا ہوا ہے۔ بنظر آسانی و رفاہ عام قیمت فی بوتل ٹکٹ سیہ عمر

ٹکٹ سیاللو ر ٹکٹ سنہرا ۱ ے محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

عطر گلاب

نہایت نفیس ولایتی گل کا کشیدہ اصلی فی تولہ عمر

روح گلاب

اسکے نام ہی سے ظاہر ہے کہ گلاب ایسے شاہ گل کی یہ روح ہی۔ اوسکی خوشبو کے آگے مشک ختن گرد ہی بازار نافہ تتار سراسر خطا کا سر دہے قیمت فی تولہ ۵ روپیہ۔

المشتہر

میر قدرت علی خان منیجر خاص ایجنٹ عرق گلاب و عطر گلاب یورپین اسٹریلی اخبار ماعظم گڑھ۔ لکھنؤ مین ایجنٹ عرق گلاب و عطر گلاب حافظ محمد صادق واقع محلہ قاصی کا باغ نمبر ۵ - و بابو چھیدی سوداگر کاغذ امین آباد۔ لکھنؤ

The Greatest Cure.

اکسیر اعظم

عصبی ضعف جس سے مادہ حیوانی ضعیف ہوتا ہی قوت مردانگی جاتی رہتی ہی۔ شباب کی بے عنوانیان۔ عام ضعف قبل از وقت انحطاط۔ جستی کا کم ہونا۔ ضعف بصر۔ چہرہ و ہاتھون دو دو دون کا نکلنا۔ بدخوابی درد کمر۔ طرح طرح کے وسواس کا پیدا ہونا۔ پھرتی کی کمی۔ خیالات کی ژولیدگی ضعف حافظہ۔ جریان۔ رگون کا پھول جانا۔ اضمحلال خاطر۔ سانس کا پھولنا۔ اختلاج قلب۔ چہرے کی اوداسی گردے اور مثانے کے تمام عوارض۔ غرضکہ آلات تناسل کی تمام شکایات جگر کی بیماریان وغیرہ وغیرہ سب رفع ہوتی ہین حال مین یہ تازہ نسخہ ایجاد ہوا ہی۔ مریضون کو کبھی ناکامی نہین ہوئی۔ مفصل حال ٹکٹ زدہ لفافہ وصول ہونے پر لکھا جاسکتا ہی۔

المشتہر۔ پادری جان ولسن نمبر ۱۴۹ موریلو روڈ لی کنٹ (انگلینڈ)

اخبار کا نام بھی لکھنا چاہیے۔

ایک نظر ادھر بھی

حافظان صحت و طالبان نسخہ کیمیا خاصیت کو مژدہ ہو کہ جو نسخہ جات فقیر کو کاملین سے حاصل ہوے ہین واسطے رفاہ عام کے شائع کیے جاتے ہین۔ فائدہ یقینی ہی اگر کوئی خریدار حلفیہ لکھ بھیجے کہ خدانخواستہ فائدہ نہین ہوا تو بلا تامل کل قیمت واپس کردیجائیگی۔ قیمت بہت قلیل رکھی گئی ہے محصولڈاک بہرحال ذمہ خریدار

اکسیر بواسیر مطلقہ نظیر کامل۔ خونی ہو یا بادی ایک ہفتہ مین بالکل صحت ہوجاتی ہے قیمت صرف عمر

داد۔ کیسا ہی نیا ہو یا پرانا ہو ایک گولی مین صحت ہوجاتی ہے۔ قیمت آٹھ آنہ ۸

حبوب ویریا۔ مفصل حال اسکا بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہی فی خوراک نمبر اول ۸ ر نمبر دوم ۴ ر

سنون دندان۔ دانتون کو مضبوط اور آبدار بنا کر اونکے درد دور کرنے کے سوا اور بھی بہت سے فائدے رکھتا ہی ہر دو قسم ایک خاص مرد کیواسطے اور ایک خاص عورتون کیواسطے۔ عورتون کو کبھی مسی لگانیکی حاجت نہین نمبر اول ۶ ر دوم ۴ ر قیمت فی

روغن مالش۔ جوانی کی غلط کاریون اور خلقی ضعف کیواسطے بمنزلہ تریاق ہے ۱۲ یوم مین صحت قسم اول ۵ دوم

المشتہر سید امداد علی محلہ لوہر متصل مسجد دار ابیگ صاحب لکھنو

داغ

عجیب لطف ہی کہ جناب داغ کا جو شعر نکلتا ہی وہ اپنی عیب کو لیے ہوے نکلتا ہی - ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کے ریاض الاخبار مین آپکا یہ مطلع چھپا ہے -

دلبر سے جدا ہونا یا دل کو جدا کرنا
اس فکر مین بیٹھا ہون آخر مجھے کیا کرنا

اسپر ایک دکھنی صاحب نے شعرا سے اہل زبان سے راے طلب کی ہے - وہ لکھتے ہین کہ مجھے کیا کرنا کے بعد چاہیے کا حذف کرنا اگر جائز ہے تو ہمارے دکن کا یہ روزمرہ بھی (بیرے واسطے ہونا - اس امر مین کیا کرنا - آپکے لیے کیا ہونا - تمکو دہان جانا وغیرہ) درست ماننا چاہیے - جناب ریاض نے اس کے متعلق گراں بہا نوٹ دیا ہی جسکا ماحصل یہ ہی کہ داغ کا مطلع صحیح نہین ہی - ریاض کا مرتبہ شعر و سخن مین بہت عالی ہی - ذرا ابھی اسکی گنجائش نہین معلوم ہوتی کہ انکی بات سے اختلاف کیا جائے میرے خیال مین تو اس مطلع مین علاوہ چاہیے کے مصرع ثانی کے دونون جملے بھی بغیر چاہیے کے ناتمام ہین - کیا عجب کہ اور شعرا بھی اپنے خیالات ظاہر فرمائین - جناب ریاض کا یہ فرمانا بہت بجا ہی کہ غیر ممالک اور صوبجات مین زیادہ رہنے سے زبان پر بُرا اثر پڑتا ہی - داغ کی زبان مین اگر نقصان آگیا ہی تو اُن کے شاگردون پر فرض تھا کہ وہ اسکو رفع کرنے مین کوشش کرتے نہ یہ کہ انھین عیب دار اشعار کو انتخاب کرکے ملک مین شائع کرین - داغ کی صد ہا شعر ایسے نکلین گے جو واقعی منتخب ہین مگر سوانح عمری مین عجیب انتخابی نگاہ سے کام لیا گیا ہی - کچھ شعر مطبوعہ و غیر مطبوعہ دیوان سے نقل کیے ہین جنمین بیشتر کمزور اور اکثر مجروح ہین کچھ تاریخین اور رباعیان اور معمولی قطعات اور قصیدے کے اشعار ہین اور سب سے زیادہ مثنوی کے شعرون کی بھرمار ہی - اس سے مؤلف کی سخن شناسی کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہی اور کیونکر نہو اس کے مؤلف وہی بزرگ ہین جنھون نے قصیدۂ داغ کے اعتراضات کا جواب دیا تھا اور محیط کے معنی گول کرنے والا بتائے تھے -

انتخابی قطعۂ تاریخ ملاحظہ ہو -

قطعہ

ہوگیا میرا اضافہ آج دونے سے سوا
یہ کرم اللہ کا ہے یہ عنایت شاہ کی
اس ترقی کی کہو اے داغ یہ تاریخ تم
ابتدا سے اپنی ساڑھے پانسو نقری بڑھی

اسمین ساڑھے کی ۱۳ سے تخرجہ حذف کر دی گئی - معلوم نہین اسکا جواز کہان سے نکالا گیا ہے - ہندوستان کی تو یہ زبان ہے نہین - ہم نے فرہنگ آصفیہ مین بھی دیکھا (جو وہی کا لغت ہی) اسمین بھی جلی قلم سے ساڑھے یہ اسے مخلوط لکھا ہوا ہے شاید مصنف کو تاریخ کی ضرورت نے مجبور کیا اگر یہ نہین ہی تو وہی ریاض والی بات ہی کہ غیر ملک کی زبان کا بُرا اثر پڑتا ہے - حق یہ ہی کہ یہ قطعہ ضرور اس قابل تھا کہ سوانح عمری مین انتخاب کیا جاتا اب انتخابی رباعی ملاحظہ ہو -

رباعی

اچھے ہر سے ملجاتے ہین بازاری آم
اکثر نظر آتے ہین بدشواری آم
دو چار نہیں لیکن اے داغ
سنتا ہون کہ ابکی ہین سرکاری آم

ہر مصرع وجد کرنے کے قابل ہی - آپکے یہان بازاری آم اصطلاح مین اُن آمون کو کہتے ہین جو خرید و فروخت مین آئین - اس اعتبار سے نہ بکنے والے آمون کو شریف وضعدار آم کہنا چاہیے چوتھے مصرع مین لفظ سرکاری اگر آم سے متعلق ہی تو باغون کی تخصیص نہ رہی عام طور سے جتنے باغ ہین سب مین سرکاری آم ہین لہذا سرکاری کو باغ سے پیوند دینا چاہیے یعنی سرکاری باغون مین اس اس نام کے آم مگر اس صورت مین تعقید جو ہاتھ بھر کی واقع ہوتی ہی بحیر لحاظ نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ استاد کا کلام ہی اور اُستاد بھی کیسا فصیح الملک -

راقم
ریویو نگار

بڑا بوجھ تھا آج ہلکا ہوا
ضمانت ہوئی یا مچلکا ہوا

جسطرح دشنودون اور جینیون مین رتھ - مسلمانون ہندون مین گاؤکشی اور سنکھ - اوسی طرح تھوڑے عرصہ سے شیعہ اور سنیون مین **بلا فصل** کا معاملہ در پیش ہے -

یون تو اس لفظ کے افسانے سیکڑون مرتبہ اپ کے گوش گزار ہوے ہونگے لیکن آجکل جو کھلبلی اور عجیب قطع کی بامزہ کشمکش مزیدار کیفیت اس لفظ نے فتح پور ضلع بارہ بنکی مین پیدا کر رکھی ہے وہ اس قابل تو نہ تھی جس سے ظرافت آب مسٹر پنچ بہادر کے صفحات … اور ناظرین کے دماغ پراگندہ کیے جاتے - لیکن عبرت کے واسطے جو کچھ ہمکو اطلاع ہوئی ہے اُسے لکھکر اتنا ضرور کہنا چاہتے ہین کہ بھائیو اب سے آئندہ کثرت سے آئندہ اب زیادہ تو تو مین مین اور نفسانیت کو اس معاملہ مین دخل نہ دو جو کچھ ہوا سو ہوا -

این ہم اندر عاشقی بالاے غمہاے دگر

سنا جاتا ہی کہ پہلے تو حضرات شیعہ نے اذان

ولے پرندش -

مین بلا فصل کہا - کہا جاتا ہی کہ علدرآمد قدیم کے خلاف اُنھون نے ایسا کیا تھا - اسپر سنی بھائی معترض ہوئے - خوب خوب گپ ہوئی - بڑی بڑی جوڑین لڑین - خم ٹھونک ٹھونک کے بولین کینے کہ کلیجہ نکال نکال کے مناظرہ اور بحث ہوئی - فریقین کی ویندارون تک بات گئی آخر کار بعد خرابی بسیار پایا -

اچھا بھائی اپنی مسجدوں میں جو چاہو کرو۔ ہمارے کانوں کو سننے کی تکلیف نہ دو۔

خیر صاحب کچھ دن اسکی پابندی رہی۔ کہا جاتا ہے کہ شاید کسی نے بلا فصل کہدیا۔ اسپر سو رش ہوئی فریقین میدان میں غم و غصہ کے آموجود ہوئے بحث کا طومار بھانمتی کے پٹارہ کیطرح کھولا گیا طرح طرح کی بحث ہوئی۔ مگر معاملہ سنا جاتا ہے کہ کسی بے مروت بیوفا معشوقہ کے روٹھے ہوے کی طرح راہ پر نہ آتا تھا نہ آیا۔ آخر فریقین کے غازی لہتراپنے حمایتوں کو ساتھ لیکر واپس گئے۔

جیسے گئے تھے ویسی ہی پھر کے آگئے

آخر چند مولویوں نے مشرعی مشین کے ذریعہ سے ایک مسئلہ ڈہال لیا کہ اپنے یہاں بعد اذان کے لا بلا فصل کہا کرو۔ اسکا شروع ہونا تھا کہ حضرات شیعہ بھی بگڑ بیٹھے۔ اب آؤ لڑ جاؤ کہاں۔ وہ گتھی بڑی کہ سلجھنا مشکل ہوا۔ اب زیادہ طول کو ن دے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فریقین کے مچلکہ اور ضمانتیں ہوئیں جب جاکے کہیں پیچھا چھوٹا۔

اس قصہ کو سوائے نفسانیت کے اور کچھ کہہ ہی نہیں سکتے۔

مچلکہ اور ضمانت کے دوران میں ایک فوجداری کا مقدمہ جسمیں شیعہ مدعی اور سنی مدعا علیہ تھے تولد ہو پڑا تھا خوب خوب روبکاریاں ہوئیں اچھے اچھے جوڑ توڑ وکیلوں اور بیرسٹروں کے لڑائے۔ ابھی حکم نہیں سنایا گیا۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔

راقم ایک کتر — بقلم م۔ ب علیہ الرحمۃ۔

من چہ سرایم و طنبورہ من چہ سرایم

مجھے نہ سنی سے بھی خوا ہوں نہ سے اصلی اور دلی عقیدت ہے نہ مذہبی عقیدت اور وجوہات پر مبنی ہے میں نہ سے بیکار بے مصرف متعصب کاوش در بغل۔ ہٹ دھرم۔ بد عقل۔ دوست نادان۔ ملاؤں کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور نہ میرا دل بھی انکی طرف رجوع کرتا ہے میں انکو ایک قومی آفت مسلمانوں کی سب سے بڑی شامت

سوسیٹی کا نہایت موذی دشمن۔ ترقیوں کا سد راہ۔ اور محبت اخلاق پسندیدہ خیال کرتا ہوں میں البتہ ان روشن خیال۔ سید المشرب۔ آزاد خیال۔ باخبر۔ واقف رموز تہذیب۔ دور اندیش۔ قوم کے سچے [illegible] اور [illegible]

تہذیب کے فدائی علما اور فضلا کی عزت کرتا ہوں اور دل سے انکا معتقد ہوں کہ جو آج مردہ قوم کے زندہ کرنے میں اصلاح تعلیم کے ذریعہ سے مسیحائی کر رہے ہیں اور پبلک پلیٹ فارم پر قوم کی آواز سنکر اسطرح جستی اور مستعدی سے چلے جاتے ہیں کہ جسطرح سدھایا ہوا اپنے مالک کے ہاتھ پر آبیٹھتا ہو۔ انمیں ہر عمدہ اور قومی کام میں استعمال پذیر ہونے کی قوت ہے اور یہی حکما کا وہ گروہ ہے کہ جو آج مغرب اور مشرق کے عمدہ اخلاقی اور تعلیمی خیالات کو شیر و شکر کیطرح ملانے کی بلیغ کوشش کر رہا ہے۔

میرے پاس لفظ نہیں ہے کہ میں اس فنا فی القوم جٹا دھاری علیگڑھ باشی قومی جوگیوں کا شکریہ ادا کروں جو ہر سال سرما کے اوائل میں اور کوٹ کے کفن اور مراوز کی غرقی پہن اور تمدنی جھولی گلوں میں لٹکا کر قوم پرستی کے نشہ میں سرشار تعلیمی میلوں میں قوم کی بدنصیبی اور تباہی کا بھجن دردناک سروں میں گا بجا کر قومی یونیورسٹی کے لیے سرمایہ جمع کر رہے ہیں اور علم اور اخلاق کی روشنی اپنی حکمت عملی کی بجلی کی قوت سے تیرہ و تار قومی جہالت کے غاروں میں بے تحاشا پہنچاتے ہیں۔

میں بھی انکی کارگزاریوں سے مدت سے واقف ہوں واقعی انہوں نے قوم کے کام میں نفس کشی کی ایسی نظیر قائم کی ہے جو آج تک دنیا میں شاید کسی محب قوم فرقہ نے نہیں دکھائی تھی یہ وہ جٹا دھاری ہیں کہ جو قوم کی چاہ گمنامی اور تعصب کے ڈوبے ہوے ارکین کو اپنے جسط کی رسی سے کھینچ کھینچ کر نکال رہے ہیں یہانتک تو میں انکا مداح ہوں اور انکی جملہ کارروائیوں سے مجھے کلی اتفاق ہے مگر جبکہ یہ لوگ قومی جھاڑو سے قومی یونیورسٹی کے نام سے روپے بٹورتے ہیں تو اسوقت آنکھ بند کرکے یہ ساری رقم اپنی جھولی میں ڈالکر چل دیتے ہیں اور لوکل جوگیوں کا مطلق خیال نہیں کیونکہ قوم کی لوکل تعلیمی ضرورتیں بھی بیشمار ہیں اور اگر کل روپے کھنچکر علیگڑھ کے تعلیمی مندر میں چلا جائیگا تو پھر اور مقامات میں اشاعت تعلیم مغربی اور مشرقی مسلمانوں میں کیونکر ممکن ہے ایک آدھ

مرتبہ بعض لوکل جوگیوں نے جو اوس طلسماتی جھولی کی طرف نگاہ رغبت سے دیکھا تو ریفارمر جوگیوں کے تیور پر بل پڑگئے۔

میں ہندوں کی تمدنی کانگریس کا دل سے مخالف ہوں اس سے ملک اور قوم کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہے کیونکہ اسکی بنا خود غرضی ہنگامہ آرائی اور بے محل داو ریحا شور و غوغا پر ہے چونکہ ہنود مرفہ الحال ہیں اسلیئے وہ ہر سال گورنمنٹ کے دق کرنے اور جہلا میں اپنی کارگزاری اور قومی بھی خواہی کا ایک محض غلط اثر پھیلانے کے خیال سے اس جلسے کو منعقد کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا اسمیں شریک ہونا اپنے کو فخر آفت و ہلاکت میں گرانا ہے اور آج تک اسکی کارروائیوں کا اثر میرے خیال میں اہل اسلام ہند کے حق میں نہایت مضر اور تردد انگیز ہوا ہے۔

میرے ناقص خیال میں بھی جسطرح ہر اس جلسہ میں چند ناتجربہ کار اور بے حواس مسلمان اکثر شریک ہو جایا کرتے ہیں بالکل خلاف عقل ہے۔ انکا نام فقط اوس جلسہ کی تمدنی اور مجموعی قوت اور مارشل کے بڑھانے اور اوسکو حکام وقت اور اخبار نویسوں کی نظر میں وقعت دینے کی نظر سے استعمال کیا جاتا ہے سوا اسکے انکو اوسکی اصلی اور اندرونی انتظام اور مصالح میں مطلق دخل نہیں ہے اور نہ انکو اوسکی مالی حالت کی کچھ بھی خبر ہے۔

ہاں البتہ اگر وہ لوگ خلوص کے ساتھ اپنے ملاؤ وقومی کے تر اور مقوی لقموں کا شریک ہمکو بھی کریں تو اس جلسہ کی شرکت میں چنداں مضائقہ نہیں ہے مگر خشک اور بے فائدہ طور پر مسلمانوں کا اسمیں استعمال ہونا سراسر خلاف عقل ہے۔

راقم — تمدنی بیکار۔

اگر شاگرد ایسا ہو تو پھر اوستاد ایسا ہو

شاگرد۔ قہ قہ قہ۔ میں تو سمجھا کہ آپکے دشمن کو دیمک چاٹ گئی یا خدا نخواستہ آندھی میں اڑ گئے وہ۔ تو کہو خیر سے برسات کے دن ہیں جو مینڈک کیطرح کودتے پھرتے ہو۔ ورنہ جاڑوں میں تو گھر سے باہر ہی نہ نکلتے۔ بلی کیطرح کسی کونے میں پڑے رہتے۔

الصلح خیر

C

ٹھیک ہی چوٹ دس باتین چیمبرلین کے قولنج ہیضہ۔ پیچش سے متعلق۔

(۱) قولنج ہیضہ۔ درد معدہ مین فوری صحت۔

(۲) سخت اسہال و پیچش مین کبھی بے اثر نہین رہتی

(۳) پرانی پیچش کو استیصال کرتی

(۴) ابتدائی ہیضہ مین یقینی مفید

(۵) وبائی اسہال مین تیر بہدف۔

(۶) صفراوی قولنج کو پیدا ہونے نہین دیتی۔

(۷) امراض خون مین زود اثر اور تیر بہدف۔

(۸) اثر مین بے ضرر۔

(۹) منہ مین خوش ذائقہ۔

(۱۰) دنیا کی دواؤن مین سب سے زیادہ صحت بخشتی ہے۔

یہ تعریفین ڈنکے کی چوٹ کے بیان کی جاتی ہین مگر اس دوا سے متعلق ہم صرف یہ کہتے ہین۔ ہر گھر مین ایک بوتل رکھنا چاہیے آج ہی منگا۔ جان کی حفاظت ہر جگہ ہو سکتی ہے۔

ارے بھئی کیا کہا۔ ارے مجھے تو سناؤ۔ واقعی بہت ہوئی مین زمانے کی اتنا دوڑی سے مہلت ہی نہین پاتا کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ کے دو قہقہے تو لگاؤن۔ بلکہ دو ہاتھ ٹوپی آسمان کیطرف اچھال سکون۔ وہی۔ کیفیت تھی۔

تبسم سے نہین لب آشنا اپنے کبھو برسون
ہنسنے بیٹھے تو ہم سال کی سو رولے ہین لہو برسون

حضور ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ کی وفات سے اس آخری عمر مین السیاحۃ بہوا کی پہونچا ہے کہ مدت ہوئی وہ بیچارہ کب کا مر کھپ گیا۔ اب تو دل کا ہیکو اوسکا خیال اوس مرحوم کی فاتحہ خوانی کو تھا۔ کہنا کیا بات ہے کہ آپ جانیے۔

در پس ہر گریہ آخر خندہ الیست

اس دنیا کی چھائین چھائین انکار اور ترددات کے ختم اور معطل ہونیکا کوئی زمانہ بھی ہے۔ آخر دنیا کیونکر جیئے۔ زمانہ بھی اس حکمت کو خوب جانتا ہے۔

درشتی و نرمی بہم در بہ است
چو رگزن کہ جراح و مرہم نہ است

آخر اتنی مدتوں تک خون کے آنسو رولانے کے بعد خندۂ سرشار اور قہقہہ چھت پھاڑ کے سامان بھی تو کرتا۔ پس ہمارے ملک معظم کے جشن تاجپوشی کا زمانہ لایا۔ لیکن تم جانو جلتی گاڑیوں روڑا اٹکانے ہر بات مین ٹنگ لگانے والے بھی دنیا مین سیکڑوں پڑے ہین اون کے نزدیک یہ بات کچھ بے جوڑ سی معلوم ہوئی کہ خوشی اور مسرت کے خم شراب مین لڑائی بھڑائی قتل و خون کا نمک مزہ کرکرا کرتا ہوتا اس کے واسطے ٹرانسوال کا جھگڑا بھی پہلے سے پہلے طے ہونا لازمی تھا بس کچھ دن پہلے سے صلح ہو گئی۔ اوسکی خوشی منانا چاہیے۔

ہان صاحب اب اگر یہ ہے تو بہت ٹھیک ہے مگر یہ تو فرمایئے کن شرائط پر صلح ہوئی۔ کیا معنے کہ جتنا پیٹنا تھا بوئر لوگ خوب پٹے اور انگریز بہادرون نے بھی خوب جی کھول کے حسب عادت و ادبہادری دستہائے عنایت دی بڑے بڑے دنکو بیچا دکھایا یعنی ہوسین نسخے پٹانے کی گرد گرا اور استین کے دلون مین تمکین اچھی طرح سے نکالدین شکایت کا موقع باقی نہ رکھا

فوجی سامان مین دولت سمندر کے پانی کیطرح بہادی بلکہ جوار بھاٹا یا بقول بنگالیون کے متما بلالیا۔ پھر اب شرائط کی گنجائش ہی کہان۔ آپکی عنایت ہو صرف یہی شرطین کیا مہذب کارروائی کے دیکھتے پوچھتا ہون۔ ورنہ اگلے وقت وقتانی مین یہ موقع شرائط کا تھا کب اور کس نے شرائط کے۔

اجی شرطین ورطین۔ مہذب غیر مہذب کارروائیان دکھاوے اور نمائیش کی باتین تو تہ کر رکھیے نفس معاملہ دیکھیے۔

اسطرح کے جھوٹ موٹ کے اڑنگے یہ اپنے ہونٹ کیونکہ لے ہوتے۔ بیٹھے اسوقت ہمکو آپکو ان فضولیات مین الجھنے کی مہلت کہان۔ بس نفیلین بجانے جشن منانے کیواسطے یہی خوشخبری کیا کم ہے۔ کہ جب دیکھیے صبح صبح ٹرانسوال کے تار۔ دن کا انتظار رہے پانیر ڈیلی ٹیلیگراف کے پرچے تھم اور اسٹنے کے ڈھیلون سے پہلے دکھا رہین۔ صبح ہوئی نہین ابھی اچھی طرح آنکھین بھی مل کے نہین کھولین اور تار دیکھ رہی ہین۔ خیر خدا خدا کرکے اس سے تو نجات ملی۔ اب اپنے وہی معمولی سلامت روی کی چال والے تار اور خبرین چھپتی رہینگی آگے نہ انسان کے کشت و خون کا جھگڑا۔ نہ مار دھاڑ کا بکھیڑا۔ دنیا مزے مین بے کھٹکے عیش و عشرت منا لے اپنی نیند سوئے اپنی بھوک کھائے۔ چوہے کا کھٹکا نہ بلی کا غم لول لیے مرغے ککڑون کون

(دو ہفتہ) جذبۂ ہند

(۱) اس نام کا ایک اردو رسالہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع سے جاری کرنے کا ہمارا ارادہ ہے جسمین ہر طرح کے ایسے مضامین شایع ہوا کرینگے جس سے ہندو مسلمان مین نوشین و شستگی پیدا ہو اور ادب کا دائرہ وسیع ہو۔

(۲) اس رسالے کا حجم ڈمی کاغذ ۲۶×۲۹ تقطیع کے ۴۸ صفحہ پر ہوگا جسمین ۱۲ صفحہ پر عمدہ عمدہ نظمین مختلف شاعرون کی اور آٹھ صفحہ پر اعلی درجہ کے مذاق ہونگے باقی ۲۸۔ صفحون پر انگریزی عربی ترکی زبان کی نایاب کتابون اخبارون اور رسالون سے مفید و دلچسپ مضامین ترجمہ کیے جائینگے۔

(۳) ملک کے مشہور مضمون نگارون کی خدمت مین یہ سوال ہے فقط بشرطیکہ وہ اپنا اپنا مضمون ۱۵۔ جولائی تک رسالہ کے جاری ہونیکے پیشتر ہمارے پاس بھیجدین جسمین انکا مضمون پہلے نمبر مین شایع کیا جاوے۔

(۴) اس رسالہ کی قیمت سالانہ عام خریدارون سے مع محصولڈاک ہے والیان ملک و رؤسا سے انکی ہمت پر طلبہ اور غربا سے بعد تصدیق ہے اور پیشگی دینے والے اصحاب کو ایک عجیب و غریب کتاب انعام دیجاویگی۔

(۵) ۶۰۰ سو درخواست ویلیو پی ایبل کی آجانے پر انشاءاللہ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع یہ رسالہ جاری ہو جائیگا اور ہر خریدار کو یہ جذبۂ ہند کا پہلا پرچہ ویلیو پی ایبل بھیجا جائیگا ۱۵ جولائی تک خریداری کی درخواستین آجانی چاہیین۔

تمام درخواستین ویلیو پی ایبل یا ارسال زر بنام منشی محمد امانت اللہ آبر و غازیپوری مہتمم جذبۂ ہند جونپور۔ تیسرا کچہری دیوانی جونپور کے پتہ پر ہونی چاہیے فقط

محمد امانت اللہ بقلم ولی محمد منیجر جذبۂ ہند

(۴) اشتہار کتاب ثمرات باغبانی

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی ملک لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوے ہین واسطے شائقین باغ اور امرا کے جو اس کے قدردان ہین شائع کیے گئے ہین اور اپنی باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین اور دولتمند باغ لگا کر آمدنی بڑھا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فضلی لنگڑا) کٹھل لیچی امرود کا باغ لگانے مین بدرجہا نفع دکھلایا ہے چار بیگھ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالیانہ کی آمدنی بعد چند سے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور ادسر افتادہ زمین مین عمل بتائے طیار کرا کے مثل خود رو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کو بڑھنے کو ترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت کیا گئی

بلیمین و بیہڑا لگا لے اور پیوند باندھنے کے وہ طریق جیسے آم شیرین خوشبودار - نگین کلان تخم چھوٹا و رشتہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا جملہ طریق قلم باندھنے کے معہ نقشہ جات - کل مشہور میوہ خوشنما بیلنے کروٹن وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان یہاں گلاب گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا نمائشی پھول پیدا کرنا فہرست ہائے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کی نام بخط انگریزی اردو بیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جس کے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی کرم کلا شلجم وغیرہ کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور پیدا وار بکثرت ہوتے ہین - خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے علاج دفعیہ دیمک کیڑا ولن وغیرہ کا یہ کتاب ۱۲ صفحہ ۲۶ ½ اسکا کاغذ سفید بہ خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت قدر دانوں کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ اور سیر خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین بارش آگئی جلد منگوائین اور باغ مطابق اوس کے لگا تو جلد تیار ہوگا -

دیگر وزیر جنتری برآور دتنخواہ یہ ہے دو ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انکم ٹکس سود برآورد مزدوری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دو سو برس کی شامل ہے یہ جنتری واسطے آسانی حساب باب تنخواہ ملازم بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے اور بانٹتے ہین نہایت کار آمد ہے

المشتہر - منشی شمشاد علی ولد منشی وزیر علی از الٰہ آباد
(محلہ بخشی بازار)

۱ ½ معلم الشطرنج المعروف بہار شاطر

ضخامت ۳۷۵ صفحے تقطیع ۲۹ قیمت فی جلد ۱۲
(علاوہ محصول ڈاک)

جسکو لالہ راجہ بابو صاحب ماتھر مصاحب حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ سپرنٹنڈنٹ پلیس گیمز ڈیپارٹمنٹ خلف الصدق جناب ماسٹر چھٹی لال صاحب مرحوم و انسپکٹر سررشتہ تعلیم پٹیالہ) نے نہایت محنت و ذاتی تجربہ اکثریت سی کتب انگریزی کے معائنہ کے بعد بامحاورہ اردو مین تیار کیا ہی جسمین علاوہ تاریخ و روایات ایجاد شطرنج و قواعد و فوائد کھیل و مختلف اقسام شطرنج مثلاً رومی سناتب دیوانہ شاہ و سہل طریق بچالے بازی و چال و مات جملہ مہرہا و دو عدد نادر نقشہ جات (معہ حل) و دیگر بیشمار واقعات و حالات و عجیب کے جنکی تشریح کی اس مختصر مین گنجائش نہین ایسے مفید نوٹس وغیرہ دیئے ہین کہ اونکی تقلید سے معمولی کھلاڑی بھی اوستاد و کامل بن سکتا ہی گو دنیا بھر کے شاطران قدیم و حال کی معلومات کا ایک ذخیرہ یا غیر ہی الیسی مکمل مستند و عجیب اور لاجواب کتاب اس فن کی آجتک کسی زبان مین شائع نہین ہوئی ہے کتاب کے پیش کرنے اور جیسی ٹورنمنٹ شملہ کے جیتنے کی موقعہ پر مصنف صاحب کو بیشگاہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح کی فیاضی سے ایک معقول انعام اور عمدہ خوبصورت گھڑی طلائی عطا ہو چکی ہی اور امسال اسی ٹورنمنٹ کو خاتمہ پر تین سال متواتر کامیابی کے بعد کمپ ملیرکا کر مصنف صاحب غالب شطرنج کے کھیلنے مین کمال رکھتے ہین - اخبار سول ملٹری - پایونیر و ٹریبون وغیرہ جملہ معزز اخبارات نے اس کتاب و ٹورنمنٹ کی نہایت تعریف لکھی ہے -

نوٹ - ایجنٹیان کتب و کمشنت زیادہ جلدون کے خریدارون کے ساتھ رعایت کیجاویگی -

درخواستہائے جلد دفتر اخبار ہذا مین آنا چاہیئے -

The Greatest Cure.

اکسیر اعظم

عصبی ضعف جس سے مادہ حیوانی ضعیف ہوتا ہی قوت مردانگی جاتی رہتی ہے - شباب کی بے عنوانیان - عام ضعف قبل از وقت انحطاط جستی کا کم ہونا ضعف بصر - چہرہ مہاسنون و دودون کا نکلنا بدخوابی - ہر طرح طرح کے وسواس کا پیدا ہونا پھرتی کی کمی خیالات کی ژولیدگی ضعف حافظہ - جریان - رگون کا پھول جانا - اضمحلال خاطر - سانس کا پھولنا اختلاج قلب چہرے کی اداسی گردے اور مثانے کے تمام عوارض غرضکہ آلات تناسل کی تمام شکایات بیماریان وغیرہ وغیرہ سب رفع ہو جاتی ہین حال مین یہ نادر نسخہ ایجاد ہوا ہے - مریضون کو کبھی ناکامی نہین ہوئی مفصل حال ٹکٹ زدہ لفافہ وصول ہونے پر لکھا جاتا ہے -

المشتہر - پادری جان ولسن نمبر ۱۸ مور ریلو ڈیل (کنٹ انگلینڈ)

اخبار کا نام بھی لکھنا چاہیئے -

۱۳ فوت از دست رفتہ

اگر مردانہ قوت کی کمی ہے تو وہ رسالہ منگالو جسمین ام ڈی سی ایچ ام نے انحطاط اور رگون کے موٹے پڑ جانے کا بہترین اور اندرونی طاقتون سے متعلق مخصوص الواب سستی کمزوری کا تیر بہدف علاج لکھا ہے یہ رسالہ ایسے ہی اشد ضروری معالجات مین بے نظیر ہوتی ہے - طویل تجربہ کے بعد تحریر ہوا ہی - یقیناً حکیم حاذق کی خدمت انجام دیگا - مختصر یہ کہ اگر مطابق ہدایات عمل ہو تو مردانگی کے جاتے رہنے رقت - فقدان طاقت شباب کی بد پرہیزیون کے خراب نتائج قبل از وقت بڑھاپے - رگون کے پھول جانے - کانونکی سنسناہٹ - آنکھونکی روشنی کی کمی - دل کی اداسی جسمی پھرتی کی کمی - عام کمزوری - سرگرانی - رعشہ - جلد پر دورے - حافظے کا ضعف - مالیخولیا - عصبی کمزوری کی شکایتون - جگر - گردے - مثانے اور آلات ادرار کی تمام خرابیون کو حتمی طور سے دفع کر دے صرف طلبی کی درخواست موصول ہونے پر رسالہ بلا قیمت مفت روانہ کر دیا جائیگا -

پتہ "سر جن" برسٹل گارڈن - مقام برائٹن صوبہ سسکس انگلستان کافی ہوگا -

(اس اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے)

کاش گردون از سرم بیرون برد سودا ے تو
یا مرا صبرے دہد چندا نکہ استغنا ے تو

دل مین اثر -

اسلام کو بگاڑون ہون تو کھینچے ہین مجھ شرک
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے

گھٹنا - پتلون - پیوند - قانونی بجگو بندی - مبارک سلامت مبارک سلامت -

پردہ سوم

سبحان اللہ - من جاز لنا - الخ قبلت - قلبت - دارنٹ مہر - نکاح نامہ - بقول شخصے لکھی کھوڑی - چھوڑنے - اُدھیڑنے - بیچھوڑنے پر بحث -

قسمت کی کم نصیبی پہ صیاد کیا کرے
سر پھوڑ کر بین پھاڑ تو مان باپ کیا کرے

دائی جی - بوا اُستانی - میان عرب -

حسرت پہ اُس مسافر بیکس کے رویے
جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے

چوتھا باب

پردۂ اول

ہجر کی شب ہی بجھے جاتے ہین داغون کے چراغ
شام ہی سے آج سناٹا دیار دل مین ہے

دل - کس ماکٹ - آل تانسنس - فلش ایکٹ - نظر بندی منزلون کی دوری - بے بسی - لاچاری - ہائے تقدیر ناکامی -

ٹٹیان چھوٹی گئین روزن در بند ہوے - ہم نظر بند ہوے - افسوس -

دل کی آئینہ مین ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اچھا - جو جیتے رہین گے تو مل جائینگے - ادھر مایوسی ادھر حسرت - ادھر نگہ انتظار - ادھر چشم حیرت - آہ آہ ہاے - ہاے -

آدن آون کہہ گئے اور آ گئے نہ بارہ ماس
نینن سے ندی بہی اور ڈوبن لاگی آس

پردۂ دوم - جا دُو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے -

یو ڈیم - ہمارا اپنا کوانٹ ان ادیر (بالکل نہین جانتا) شالا لوگ سبڑا کول مال - مار شالا مار شالا - بدمعاش - بچہ میرج - ری میرج - او بابا - شالا لوگ بولا نہین - یو ڈیم - یو لو دردی دل - اپنا بولا نہین - (مجھ سے کہا نہین) کی جانے - بدمعاش بچہ لوگ - آتش زبانی - غیض غضب است - مانا منظور - ڈیم - فول - اولڈ چیکال -

پردہ سوم

اٹھو جاتے ہین لکھنؤ سے کہین
پھر ملینگے اگر خدا لایا -

پہلے ادھار پھر سنگار - جہان ملے وہین سہی - اچھا

خیال خاطر ناشاد رکھنا
ہمین دشمن سمجھ کر یاد رکھنا

سلاقیم - مرتب - ن علیہ الرحمۃ -

تازی کو چابک کی کو کان

بہو - مین دیکھتی ہون تین چار روز سے آپ مجھے سُنا سُنا کر اپنی بڑی صاحبزادی سے خرچ کی شکایت کیا کرتی ہین آخر اسکا کیا مطلب -

ساس - مطلب کیا کچھ بھی نہین گھر کے انتظام کو جھیکا کرتی ہون عجیب پھوہڑون سے سابقہ پڑا ہے دس کیمگہ مبیں کا صرف آمدنی کم خرچ زیادہ قرض روز بروز بڑھتا جاتا ہی چھوٹی لڑکی جوان بیٹھی ہے اسکے نکاح کی فکر ضروری ہے لڑکے کا نام خدا اب چھٹا سال شروع ہوگا اسکی بسم اللہ ابھی تک نہین ہوئی اسکی فکر الگ ہر پھر تیسرے دن بھائی برادری کے سو کام اُسکے مصارف یہ سب کہان سے آئیگا -

بہو - کچھ دنیا مین انوکھا آپ ہی کا گھر نہین ہی دیکھیے پر دوس ہین آخر خوشوقت راؤ اور مانک چند بھی تو ہم ہین اُنکے یہان بھی تو ماشاء اللہ آئے دن تقریبین ہوا کرتی ہین اور پھر آمدنی کی حیثیت سے ہم وہ برابر ہین - اگر زیادہ بھی سہی تو اُسیقدر خرچ بھی تو زیادہ ہی پھر وہ ایک نہین شکایت کرتے -

ساس - ہمارا انکا کون مقابلہ وہ کروڑپتی مہاجن انکے یہان ہزارون کا لین دین اور ہم غریب زمیندار -

بہو - ہونہ کہیے اگر انکے سال مین پچیس روپیہ سیکڑا کے حساب سے آمد ہوگی تو آپ یہان اسیقدر ایک ٹھیکے وصول ہو جاتا ہوگا مگر ہان نیت کا فرق ضرور ہے -

ساس - ارے تجھ پر سات نگل کی جھاڑو پھیرون صدقے کی زبان نگوڑی اسکو اپڑی جوتی پر وارون جو مجھ بدنیت کہے -

بہو - سنا صاحب ذرا منھ مین لگام دو زبان سنبھال کر بولو کوئی تمھاری لونڈی نہین ہے -

ساس - (غصہ سے دانت پیسکر) ارے تجھ پر نزلہ تو ہون موئی نکٹی جو تو کہے منھ مین لگام دو - اچھا رہ تو جا مال زادی ذرا بڑے بھیا کو آنے تو دے جھونٹے پکڑ کر نہ نکلوایا تو میرا نام نہین -

بہو - (غصہ مین کڑک کر) ہان ہان ایسی تو خود ہوگی اور تیرا کنبہ دیکھون تو کون مجھے جھونٹے پکڑ کر نکالتا ہی اور کس کی کھوپڑی مین اتنے بال ہین -

ساس - ارے تجھے کوئی کیا نکالیگا مین خود نکالے دیتی ہون - یہ کہکر غصہ مین اٹھین ادھر سے بہو ملین درمیان دونون غٹ پٹ - چھوٹی بڑی صاحبزادی بیچ بچاؤ کرنے کو دوڑین مگر یہ دونون کس شمار قطار مین ان کی سنتا کون ہی بہو کے جھونٹے ساس کے ہاتھ مین ساس کے جھونٹے بہو کے ہاتھ مین خوب گتھم گتھا ہوئی ماما اصیلین کھڑی منھ دیکھ رہی ہین انکو کیا پڑی ہے جو درمیان مین پڑین تو بقول

جبکہ دو موذیون مین ہو کھٹ پٹ
اپنی بچنے کی فکر کر جھٹ پٹ

وہ اپنی فکر مین تھین کہ اتنے مین بڑے صاحبزادے صاحب مونچھون پر تاؤ دیتے گھر مین داخل ہوے -

بی صاحبہ نے جو شوہر سلمہ کو آتے دیکھا ساس کو چھوڑ لگین بلکی دائے کرنے اری اللہ مین لٹ گئی گھر مین مُوا ظلم کیا اگر تم نہ آگئے ہوتے تو آج مجھے اکیلا پاکر مار ہی ڈالا ہوتا مین کچھ مار کھانے نہین آئی ہون مجھے ابھی کہار بلا دو گھر کے پانی تو پیون گی نہین صدقے کیا وہ گھر جہان ایسے حرمتی ہو

صاحبزادی - وہان سے ہائے امی جان آپکو تم

موٹا شکار

نہیں آتی ہو کہ بیگانی لڑکی کو تنہا پاکر آپ ستاتی ہین آخر یہ ہے کیا۔

ماں۔ ہو کیا کچھ بھی نہیں کوئی کیا اپنی زبان سی لے جب اپنا گھر ہے تو ہزار بشر ٹھہرا ہزار قسم کی باتین کریگا دنیا مین بولنے والی کون۔

بہو۔ باتین کرنے کو کون منع کرتا ہو مگر جب مجھکو سنا سنا کر کہو گی تب ایک بار دو بار انتہا تین بار سنونگی آخر کہانتک جواب نہ دونگی۔

صاحبزادے۔ آہی تو یہ آخر وہ کون بات ایسی ہو جسکے لیے اسقدر طومار باندھا گیا ہو ذرا مین بھی تو سنون

ماں۔ بات کیا گھر کے انتظام کو جسکی تھی دس کا خرچ پانچ کی آمدنی کیونکر بسر ہو تمھارے چھوٹی بہن کو نکاح کی فکر الگ ہر جوان لڑکی پیٹ سے لگائے کبتک بیٹھی رہون قرض دام ہت اگر بیاہ بھی دیا تو بیاہ کا بیتنا سنبھالنا دشوار ہی پیر ادھر تمھارے چھوٹے بھائی کا چھلا اسباق شروع ہو جائیگا اسکی بسم اللہ کرو بنا ضرور ہی اور تمھارے ماموں کے گھر بین سلامتی سے امید ہے سمدھیانے کی بات ٹھہری کرتہ ٹوپی جھار۔ بی ہونا چاہیے۔ اس قلیل آمدنی مین کیا کیا کہون۔

صاحبزادے۔ آپ کی بھی وہی مثل ہے ناچ آمو آنگن ٹیڑھا۔ آخر قلیل آمدنی والے کیونکر بسر کرتے ہین دیکھی خدا بخشے ہمارے ایک کفایت شعار مہربان تھے اولاد تو ان کے باپنے کیا بلکہ دادا کے بھی کبھی نہین ہوئی تھی مگر ان انکی جورو صاحبہ جہیز مین حمل لیکر آئی تھین بیوی صاحبہ تو کچھ دنون زندہ رہکر ملک الموت کے ہان گئین لڑکا کو باپنے پرورش کیا جب جوان ہوا فکر شادی کی ہوئی سوچے کہ کسی ایسے گھر مین نسبت ہونا چاہیے جو مجھ سا کفایت شعار ہو جوئندہ یابندہ آخر بڑے تلاش سے ایک صاحب ملے پیام سلام کے بعد منگنی کی تاریخ ٹھہری خدا خدا کرکے وہ دن بھی آیا منگنی کی اثنائے گفتگو مین لڑکے کے باپنے لڑکی کے باپ سے پوچھا کہ ہان جناب یہ تو بتلائیے آپ کی صاحبزادی سلمہا کے اخراجات کیا ہین لڑکی کے باپنے کہا جناب اخراجات ہی کیا جسکا بیان ہو

آخر بعد اصرار کہا کہ چار آنہ سالانہ کا خرچ ہو لڑکے کے باپ تو اس پہ سنکر حیران ہوگئے پائجامہ نالت سے دو نیت نیچے کھسک آیا کہنے لگے جناب نسبت القط ہمارے لڑکے سے اور آپ کی صاحبزادی سے نباہ نہو گا بھلا ہوا جو پہلے پوچھ لیا ورنہ میرا تو گھرہی بات جاتا دیوالیہ مشہور ہوتا اُن اُن اسقدر فضول خرچی سے تو مجھے کوڑی دوکان مانگنا پڑتی۔ سمدھی نے نرم ہوکر پوچھا کہ اچھا جناب آپ تو بتلائے آپکے صاحبزادے سلمہ کے اخرجات کیا ہین صاحبزادے کے باپ بولے جناب اخراجات کیا جب میرے باپ نے زبردستی گلا گھونٹ کر جان دی تو اونکی جیب مین دو پیسہ گورکھپوری جسکے سکہ کے حرف تک اوڑ گئے تھے برآمد ہوئے بس وہی سرمایہ تھا جسمین آج تک میری اور میرے لڑکے کی بسر ہوئی۔

لڑکی کے باپ یہ سنکر بولے جناب یہ تو آپ کا معجزہ ہو کسکو اسکا اعتبار آئیگا ذرا صاف صاف بیان کیجیے۔

سمدھی بولے سنیئے روز صبح کو اٹھا ہاتھ منھ دھو کر انگرکھا پہنا اور اسکا دامن پانی سے تر کرلیا پہونچا بنیے کی دوکان ارے میان سیٹھ جی دو پیسہ کا آٹا دینا سیٹھ جی نے تولا اسی بھیگے ہوئے دامن مین لیا دو قدم چلکر واپس آیا بھئی یہ آٹا بہت خراب ہے اسمین تو جوار کا ملاؤ ہو دوسرے موٹا ایسا ہی ہم نہ لینگے ہمارے پیسے پھیرو آٹا دیا پیسے لیلیے گیلے دامن مین جو کچھ آٹا بھر گیا تھا اوسکو جھاڑ کر الگ باندھا اسیطرح دس بارہ دکانون کا چکر لگا کر آدھ سیر آٹا پیدا کرلیا۔

سمدھی۔ اچھا جناب آٹا تو یون ملا مگر آخر اسکو پکانے کے لیے لکڑیان اوپلون کی تو ضرورت تو ہوتی ہوگی یا میان روٹیان کیطرح پکا آٹا گھول کر کھاتے ہونگے۔

لڑکے کے باپ۔ آپ بھی عجب چیز ہین ارے میان کیا محلہ بھر مین سبکے یہان فاقہ ہی ہوتا ہو جسکے یہان چولہا جلا گئے اوسی نے دو روٹیان ڈال دین۔

سمدھی۔ اور کھانے کس چیز سے ہمراہ تھے۔

لڑکے کے باپ۔ کھانے کو نہ کہو امان جان کے جہیز مین گھی ملا تھا وہ اب تک رکھا ہو جب گھی کھانے کا دل چاہا

الماری کے سامنے بیٹھ گئے اور روٹی کھائی اور اگر کسی دن ایسا ہی فضول خرچی کو دل چاہا تو قفل پر روٹی رگڑ رگڑ کر نوش جان کی اور شکر کر سو رہی۔

سمدھی۔ واقعی جناب آپ بڑے منتظم مدبر خبردار عقلمند مستقل مزاج صاحب ہمت انسان ہین ہم سے تو یہ نہوگا اور نہ ہمارے آپکے نبھے گی۔

امان جان دیکھیے کس آن بان سے آنھون نے بسر کی آخر وہ بھی آدمی تھی آپکو بھی اس سے سبق لینا چاہیے اب رہا خرچ ماہوار تو اسکی صورت یہ ہے کہ آدمی جو فضول تنخواہ پاتے ہین انکو جواب دیدیجیے اپنی ٹھکانے لگین کیونکہ گھر مین کام ہی کیا ہو صرف جھاڑو دینا برتن دھونا کھانا پکانا پانی بھرنا تو جھاڑو تو یہ (بیوی کی طرف اشارہ کرکے) دے لینگی اور برتن بھی یہی دھو لین گی۔ روٹی آپ پکا لیا کیجیگا اب رہا پانی بھرنا تو کنوان گھر ہی مین موجود ہی چھوٹی بڑی صاحبزادی ملکر پانی بھر لیا کرینگی۔

بیوی۔ (میان سے) اے جی سنتی ہو مجھ سے تم سے کچھ اس بات کا اقرار نہین ہوا تھا کہ جھاڑو دونگی اور برتن دھوؤنگی اپنا آدمی نوکر رکھو یا خود کرو مین یہ روگ نہین پالتی۔

میاں۔ (جو بیوی سے بہت ڈرتے تھے) ٹھہرو صاحب جب تمکو کام کرنا پڑے تب ہی کہنا اور اگر تم نہ کروگی تو تمھارے عیوض مین خود ہی کرلونگا بس اب تو خوش ہو۔

ماں۔ یہ تو تم نے ماہوار کی کفایت نکالی اب یہ تو بتلاؤ جو تمھارے چھوٹے بھائی کی بسم اللہ کیونکر کرون اور اسکا صرفہ کہان سے آئیگا۔

صاحبزادے۔ ایک روپیہ قرض منگوا لیجیے اسی مین سب بھگت جائیگا آپ کو کرنا ہی کیا ہو لونے پانچ آنے کی مٹھائی منگا لیجیگا اب رہی حقدارون کی جوڑی تو انکو حسب ذیل وام دیدیجیگا۔ پونے چار آنہ نائی کے پونے تین آنہ دائی کے پونے دو آنہ ڈھنے کے تین پیسہ میراثی کے پونے دو پیسہ دھوبی کے دھیلا کا تیل پون پیسہ خیرات مساکین کو اب بچ رہے پیسے اسکو جمع رکھیے وقت بیوقت کام آئینگے۔

بیوی۔ یہ تو انتظام بہت ٹھیک ہی چار آنہ کو گھونٹ برابر بیٹھے مگر یہ تو کہو کہ یہ جو لکھوکھا روپیہ تمھارے باپ اور عاوہ ہین

مجیب و غریب کتاب انعام دیجائیگی۔

(۵) - ۶ سو درخواست وئلیو پی ایبل کے آجانے پر انشاء اللہ تعالیٰ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۲ء سے یہ رسالہ جاری ہوجائیگا اور پھر خریداری کے بعد خوشی سے اسکا پہلا پرچہ وئلیو پی ایبل بھیجا جائیگا ۱۵۔ جولائی تک خریداری کی درخواستیں آجانی چاہئیں۔

تمام درخواستیں وئلیو پی ایبل یا ارسال زر بنام منشی محمد امانت اللہ ابر دیناری پوری مہتمم مدینۃ الہند جونپور۔ ذریعہ کچہری دیوانی جونپور کے پتہ پر ہونی چاہیے - فقط۔

محمد امانت اللہ - بقلم علی محمد منیجر مدینۃ الہند جونپور

(۳) جنتری سنہ ۱۹۰۲ء مفت

سال بھر کے استعمال کے لئے جنتری اور کاغذ باؤن سو صاف اور خوشخط جو بازار میں ہر کہیں دستیاب ہوگی صرف محصول ڈاک وصول ہونے پر مفت روانہ ہوگی جسقدر صاحب مطلوب ہوں اوسیقدر ٹکٹ بحساب ۱/ فی جلد وصول ہونی چاہیے۔

راقم - منیجر جنرل ایجنسی دہلی۔

(۴) اشتہار کتاب دولت باغبانی

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک میڈ مالی سے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو آلہ آباد سے ۱۰ و ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین اسواسطے شائقین باغ اور امرا کے جو اسکے قدردان ہین شایع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فضلی لنگڑا) کنفل یعنی امرود کا باغ لگانے مین بہت جلد نفع کمایا ہی چار بیگھے کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالیانہ کی آمدنی پیدا ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور اوسر افتادہ زمین مین عمل تھالے تیار کرکے مثل غاز درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو ترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبو دار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماسی آم کا

دفعت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی بیلین (بیہڑا) لگانے اور پیوند باندھنے کا وہ طریق جس سے آم شیرین خوشبودار رنگین کا تخم پیوند تیار کرنا اور انگور پیدا ہونا مجملاً طریق قلم باندھنے کے مع نقشہ جات کل مشہور میوہ خوشنما پتے کروٹن وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان یہان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا تماشی پھول پیدا کرنا فہرست اسے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے تمام مجملاً انگریزی اور دیسی زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جسکے کھانے سے گھوڑے او دیگر مویشی فربہ ہوتے ہین اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی کرم کلا شلجم وغیرہ کا جس سے پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہی علاج دفعیہ دیمک کیڑا وغیرہ کا یہ کتاب ۱۰۲ صفحہ ۲۶ × ۲۰ ۱/۸ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہی قیمت فی جلد ۱۲/ روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت قدردانون کے نزدیک یہ ۸/ روپیہ کو بھی ارزان ہی یہ کتاب مصدقہ اور سپرنٹنڈنٹ باغ کی ہی جو اس فن مین کمال رکھتے ہین۔

اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائی ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین رغبت ہو تو آگی جلد منگوائین اور بلاغ مطابق اوسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا۔

دیگر وزیر جنتری ہو آمدہ تنخواہ ۱۵۰ روپئے ہزار روپیہ تک جسمین جنتری کا کم و بیش سود برآورد مزدوری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دو سو برس کی شامل ہی یہ جنتری کی واسطے آسانی حساب ارباب تنخواہ تا مرغشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل جاتے اور بانٹتے ہین نہایت کارآمد ہی

المشتہر - منشی شمشاد علی ولد منشی وزیر علی اناوہ آباد۔ (محلہ بخشی بازار)

اکسیر اعظم

عصبی ضعف جس سے مادہ حیوانی ضعیف ہوتا ہی قوت مردانگی جاتی رہتی ہی۔ شباب کی بےعنوانیان - عام ضعف قبل از وقت انحطاط - جستی کا کم ہونا ضعف بصر چہرہ پر مہاسون و دود رون کا نکلنا - بدخوابی - مضطر - طرح طرح کے وسواس کا پیدا ہونا - پھرتی کی کمی خیالات کی پراگندگی ضعف حافظہ جریان - رگون کا پھول جانا اضمحلال خاطر سانس کا پھولنا - اختلاج قلب چہرے کی اداسی گردے اور مثانے کی تمام عوارض - غرضکہ آلات تناسل کی تمام شکایات جگر کی بیماریان وغیرہ وغیرہ سب رفع ہو جاتی ہین حال مین یہ تازہ نسخہ ایجاد ہوا ہی مریضون کو کبھی ناکامی نہین ہوئی مفصل حال ٹکٹ نصف آنہ لفافہ وصول ہونے پر لکھا جاتا ہی۔

المشتہر - پادری جان وِلسن نمبر ۱۲ سو دیلبرو ولی کنٹ انگلینڈ اخبار کا نام بھی لکھنا چاہیے۔

مفت را چہ گفت

(قوت از دست رفتہ)

اگر مردانہ قوت کی کمی ہی تو وہ رسالہ منگالو جسمین ام ڈی سی ایچ ام نے انحطاط اور رگون کے موٹے پڑجانے کا بہترین اور اندرونی طاقتون سے متعلق مخصوص الواب سستی کمزوری تیرہ ہرف علاج لکھا ہی یہ رسالہ ایسے ہی اشد ضروری معالجات مین بےنظیر ہادی ہی - طویل تجربہ کی بعد تحریر ہوا ہی یقیناً حکیم حاذق کی خدمت انجام دیگا - مختصر یہ کہ اگر مطابق ہدایات عمل ہو تو مردانگی کے جاتے رہنی قوت فقدان طاقت شباب کی بدپرہیزیون کے خراب نتائج قبل از وقت بڑھاپے - رگون کی پھول جانے کا نوکی سنسناہٹ - آنکھونکی روشنی کی کمی - دل کی دھڑکن جستی پھرتی کی کمی - عام کمزوری - سرگرانی - رعشہ - جلد پر دھوڑی - حافظے کا ضعف - مالیخولیا عصبی کمزوری کی شکایتون - جگر - گردے - مثانے اور آلات اور ان کی تمام خرابیون کو حتمی طور سے دفع کردے - صرف طلبی کی درخواست موصول ہونے پر رسالہ بلاقیمت مفت روانہ کردیا جائیگا۔

پتہ "سرجن" پرسٹل گارڈن - مقام بالٹن صوبہ سسکس انگلستان کافی ہوگا۔

(اس اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے)

C

ڈنکی کی چوٹ اس بات
جہیسن کے تو نیچ
پیچش سے متعلق
(۱) قولنج ہیضہ درد
مین فوری صحت۔
(۲) سخت اسہال پیچش مین کبھی بے اثر نہین رہتی۔
(۳) پرانی پیچش کیواسطے اکسیر۔
(۴) ابتدائی ہیضہ مین بالکل مفید۔
(۵) وبائی اسہال تیر
(۶) صفراوی قولنج کو پیدا نہ ہونے دیتی۔
(۷) امراض خون مین مفید اور تیر بہدف۔
(۸) اثر مین بے ضرر۔
(۹) مزے مین خوش ذائقہ۔
(۱۰) دنیا کی دواؤن مین سب سے زیادہ صحت بخشتی ہی۔
یہ تعریفین ڈنکی کے چوٹ کہ بیان سچائی میں گرا
دوا سے متعلق ہم فخر سے
ہی ہر گھر مین ایک بوتل رکھنا چاہئیے آج منگا
جان کی حفاظت ہی
جگہ بکتی ہی۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

میرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون ۔ ڈاکٹرون ۔ والیان ریاست اور [illegible] یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹر [illegible] یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ غبار ۔ [illegible] پانی جاتا ۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین ۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ۔ میرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ محصول ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے ۔

المشتہر ۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا ۔ دھند ۔ سوزش ہر قسم جسکو چھوٹا آنکھ آنا کہتے ہین ۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا ۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شئے نہین ہے اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے ۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے ۔

راقم ۔ ڈاکٹر ایم ۔ ایل ۔ سانگلی صاحب بہادر ایم ۔ ڈی ۔ ایم ۔ ایس ۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش ہونے کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۵۰ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھونکی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے اور بڑے بال پڑے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی ۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی ۔ راقم ۔ خان بہادر محمد حسین خان ۔ ایل ایم ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر دانریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ۔

راقم ۔ ڈاکٹر برج لال گھوس راے بہادر ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔ حال انریری سرجن گورنر جنرل ہند ۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ۔ راقم ۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

خلاصۂ سوانح عمری نمبر ۲

مولف نے ایک صفحہ مرزا صاحب کے اجداد کے مناقب مین صرف کیا ہی اور اون خیر خواہیون کیطرف اشارہ کیا ہی جس کے عوض مین گورنمنٹ انگلشیہ سے ریاست فیروز پور عطا ہوئی مگر اسکا ذکر نہین کیا کہ نواب شمس الدین خان کا انجام کیا ہوا خیر اسکی تفصیل ضروری نہین تھی مرزا صاحب نے نواب شمس الدین خان کا ترکہ کیون نہین پایا کیا اوس زمانے مین لوگ واقف نہ تھے کہ مرزا صاحب کو حق فرزندی حاصل ہی۔ نواب شمس الدین خان کے عقد کا زمانہ یا کوئی جزئیہ اُس کے متعلق لکھدیا جاتا تو بہت سی غلط فہمیان رفع ہو جاتین اگر تالیف مین گنجائش نہ تھی تو تصنیف سے کام لیا جاتا۔

(مرزا صاحب کا اپنی والدہ کے ساتھ قلعے مین آنا)

۱۲۵۵ھ مین آپکے والد کا انتقال ہوا۔ یہان مولف نے بہت اختصار سے کام لیا ہی اور صرف یہ لکھکر کہ مرزا صاحب کم عمر تھے اُس زمانے کی کوئی بات یاد نہین سستے چھوٹ گئی یہ تو ظاہر ہی کہ آپکی سوانح نگاری مرزا صاحب کی زبان تک محدود ہی جو بات انھین یاد نہین وہ آپ کیونکر لکھ سکتے مین آپ تو قلم بدست کاتب ہین۔ مرزا صاحب کو لوجہ کمسنی کے اُنکا تو اور امیر مرزا کی تولید کا زمانہ اور حالات یاد نہین خیر اُن لوگون سے تو کوئی بحث نہین دیکھنا صرف اس امر کا تھا کہ اِن لوگونکا برتاؤ جنکو حقوق پدری حاصل تھے مرزا صاحب کے ساتھ کیسا رہا اور مرزا صاحب کس حال مین رہی۔

مرزا صاحب کی والدہ قلعہ شاہی مین پہونچین اور شوکت محل خطاب پایا اس جگہ مولف کا یہ فقرہ بہت بامزہ ہی کہ مرزا صاحب کی والدہ نے مرزا فتح الملک شاہ دہلی کے دامن عاطفت مین امان لی (دامن عاطفت کیا خوب) دامن عاطفت مین امان لینے کے معنے عقد ہونے کے تو ہو نہین سکتے پھر کیا محض عطوفت ہی کا اثر تھا کہ ایک صاحب عالم تولد ہوے۔ ناظرین مولف کی قابلیت و تحقیق مین کچھ شک نہین یہ واقعات ہی بہت پیچیدہ ہین جہانتک ممکن ہوا اصلی واقعات سے چشم پوشی کی پھر بھی مجبوراً اس عطوفت کا ذکر کرنا ہی پڑا۔

مرزا صاحب بھی اپنی والدہ کے ساتھ قلعہ شاہی مین پہونچ گئے اور وہین آپ کی تعلیم شروع ہوئی اس جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ اس سے پیشتر رامپور مین مولوی غیاث الدین صاحب سے فارسی پڑھی تھی مگر کھلتا نہین کہ مرزا صاحب رامپور کس تقریب سے تشریف لیگئے تھے اور اس کمسنی مین اپنی والدہ ماجدہ سے جدا ہونے کی کونسی قوی ضرورت پیش آئی اور مولوی غیاث الدین صاحب کے پہتے کیونکر چڑھ گئے کہ انھون نے فارسی پڑھائی۔ اب قلعے مین مرزا صاحب نے فارسی پڑھی اور فنون سپہ گری حاصل کیے البتہ سوا گلستان بوستان کے عربی مین میزان منشعب پڑھنے کا بھی اتفاق نہین ہوا۔

(ابتدائے شاعری)

قلعے مین شاعری کا چرچا دیکھکر آپ کو بھی شوق ہوا اور گیارھوین برس جناب ذوق کے شاگرد ہوے۔ تیرھوین برس نواب شیفتہ کے یہان مشاعرے مین شریک ہوکر یہ مطلع پڑھا ؎

شرر و برق نہین شعلہ و سیماب نہین
کس لیے پھر یہ ٹھہرتا دل بیتاب نہین

اس اعتبار سے کہ ابتدائے شاعری کا یہ مطلع ہی غنیمت کہا جاسکتا ہی مگر مولف صاحب طرفہ ہجو ملیح کرتے ہین کہ اس مطلع کے ایک ایک حرف ایک ایک لفظ سے آمد ٹپکی پڑتی ہی بھرتی کا نام نہین یہی وہ باتین ہین کہ شاعر کو اکتساب سے نہین آسکتین۔ ع

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس سے دو ہی باتین پائی جاتی ہین یا تو مولف ذمعنی کو انتہا درجے کا.... بنایا ہی یا خود اس کے مصداق ہین جب ایسا رسیلا مطلع تھا کہ ایک ایک حرف سے آمد رس کیطرح ٹپکی پڑتی تھی اور شاعر کے وہی کمال کو ثابت کرتا ہی کسی کو مٹاتا ہی تو تعجب ہی کہ اس مطلع کو دیوان مین نہ رکھا۔ ٹھہرتا دل بیتاب نہین مین جو بقول ریویو نگار آزاد کے ہاتھ بھر کی تعقید واقع ہوئی ہی یہ بھی غالباً وہی کمال مین داخل ہوگا۔ اس مشاعرے کے بعد ایسا شوق ہوا کہ جس مشاعرے مین دیکھیے مرزا صاحب موجود۔ ایک مرتبہ مولوی امام بخش صہبائی نے آپکے مقطع کی بڑی داد دی مگر خیریت ہوئی کہ صرف داد ہی دینے پر اکتفا کی بوسہ نہین لیا بوسے کا قصہ مولف نے یون لکھا ہی کہ قلعے کے مشاعرے مین مرزا صاحب نے یہ شعر پڑھا ؎

ہوے مغرور وہ جب آہ میری بے اثر دیکھی
کسیکا اسطرح یا رب نہ دنیا مین بھرم نکلے

جملۂ معترضہ تو ہوتا ہی مگر اسوقت بھرم نکلنے پر مرزا صاحب کا ایک اور شعر یاد آگیا جو آزاد مین چھپا تھا ؎

جو یہ نکلا تو گویا جان نکلی
بڑی دولت ہی دنیا مین بھرم کی

معلوم ہوا کہ بھرم کا مضمون ابتدا ہی سے آپکو پسند ہی۔ چاہی ردیف بیکار ہو لیتے آپکا بھرم نکل جاے مگر آپ اس مضمون کو امکان بھر نہین چھوڑتے۔ آمدم بر سر مطلب اُس مشاعرے مین بادشاہ نے یہ شعر سنکر مرزا صاحب کو پاس بلایا اور بوسہ لیا۔ مولف کا یہ بھی بیان ہی کہ غالب مرحوم مرزا صاحب کے کلام اور طبیعت کی معرف رہتے تھے۔ مرزا غالب سا آزاد منش ایک بارہ تیرہ برس کے لڑکے کا معرف و مداح ہو خدا جانے کیا معاملہ ہی۔ اس سے بڑھکر یہ لطیفہ ہی کہ مولف نے آگے بڑھکر اپنے داد استاد جناب ذوق پر بھی ہاتھ صاف کیا ہی لکھتے ہین کہ نسیم دہلوی کے مشاعرے مین مرزا صاحب کو سب اساتذہ کے بعد جب فقط ذوق باقی رہ گئے تھے غزل پڑھنے کا اتفاق ہوا (یہ اتفاق کسیطرح قیاس مین نہین آسکتا کہ غالب و مومن خان و نسیم و نواب شیفتہ کے بعد داغ کی باری آئے ورانحالیکہ خود ہی لکھتے ہین کہ اُسوقت حسب مراتب شعرا کے پڑھنے کا دستور تھا) اور آپنے اُستاد سے اجازت لیکر یہ غیر طرح غزل پڑھی

عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا
کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل نثار ہوتا

اسپر مشاعرے کی ایسی کیفیت ہوئی کہ اوستاد ذوق بار بار یہ فرماتے تھے کہ لاحول ولا قوۃ کیا فروگزاشت ہوئی کیا فروگزاشت ہوئی اسکا یہ مطلب تھا کہ مینے انکو پڑھنے کی کیون اجازت دی (جسکے بعد میرا رنگ جم نہین سکتا)

ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ کہان ذوق کی شاعری کا مرتبہ کہان اونکی یہ باتین جو استادی کی رکاکت پر دال ہین - آجتک کسی اوستاد کی نسبت نہین سنا گیا کہ اُس نے اپنے شاگرد پر رشک کرکے ایسے رکیک الفاظ مشاعرے مین زبان سے نکالے ہون بالفرض اگر یہ واقعہ صحیح ہی تو ذوق کے شاگرد اور شاگرد کے شاگرد نے ذوق کے ساتھ اچھا سلوک کیا جو اس واقعہ کو شائع کردیا - اور اصلیت تو یہ ہی کہ اس زمین مین اول مرزا غالب مرحوم کی غزل تھی رام پور کے جلسۂ شعرا مین انکی غزل کا چرچا ہوا اور وہین اور لوگون کے ساتھ مرزا داغ نے بھی غزل کہی اسکے جاننے والے بہت سے لوگ موجود ہین اب قیاس کرلینا چاہیے کہ سوانح عمری مین کیسے اعلیٰ درجہ کے مصنوعی واقعات ہین -   (باقی آیندہ)

راقم - ایک باخبر -

نئے فیشن کی غزل

خوب جلاد نے دیا چرکا	کردیا مجکو بیرنچ رکا
اک مسیحا کی سخت چھاتی پر	کردیا ہے کلیجہ پتھر کا
آبرو پر مری پھرا پانی	آشنا ہوگیا مین گوہر کا
تار پر نامہ یار کا آیا	کام اب کیا رہا کبوتر کا
ڈام فول اب ہوا سخن تکیہ	تڑ سے منھ بھر گیا ہی سٹر کا
ہی بلندی مین اب ل ستون	پانی گھر بن گیا سمندر کا
تاجپوشی مین اک خطاب ملے	بول بالا ہو شاہ پیتر کا
سی - ایس - آئی - گر ہوا از	کیون نہو پھر کلیجہ گز بھر کا
اک بندریا کے ساتھ تاپینگر	بھر لیا روپ ہم نے بندر کا
شوق رکھتے ہین اب پیانو سے	تان دیسی ہی راگ پھر کا
سر پھراتا ہے پالکی بکہ	دہیان ہی بائیسکل کی چکر کا
عطر عنبر سے ناک مین دم ہی	لاؤ کنٹر کوئی لونڈر کا
دید دمجکو ملا کبھی گنگا جل	تارڈا لادہ پہلے نمبر کا[1]
بوچ آلتے ہین دل کی ٹھنڈی	کون درشن کرے شنیچر کا

خاصے گدڑام بن گئے طالب
کیا ٹھکانا اب اس گدگر کا

راقم طالب علم بنارسی -

[1] یعنی اکستا نمبر دن ۲ اسٹ ۱۵ بنارس مین رنڈیون کا ایک محلہ

شاعری سے فائدہ پڑھیئے کوئی اسماعیل جس سے گھر مین تخت پریون کی اوتاریئے

کیون صاحب آخر آپکے بیلو پگھار صاحب بلبل ہند جناب داغ دہلوی کیون پیچھے پڑے ہین حلق کے دارد فتنے جہان حضرت داغ کچھ بولے اور ہمارے شیر نے وہین اک سے اعتراض کا بھاری لنگر رکھدیا - بھلا کوئی پوچھے کہ اگر کوئی غلط یا مہمل سا شعر کہتا ہی تو آپکو کیا - آپکے مارے کوئی شعر نہ کہے - اچھے آئے - بیکار بیکار حق ناحق بیچارے کو داغ دیتے اور ہنستے ہین - ذرا نہین خیال کرتے جب رفتہ رفتہ آدمی خدا تک پہونچ جاتا ہی فرائض چھوٹ جاتے ہین - اسیطرح آدمی جب شعر کہتے کہتے مشاق ہوجاتا ہی تو محاورہ سہاورہ کا لحاظ جاتا رہتا ہے -

فی الحال جناب داغ کے ایک مطلع پر -

دلبر سے جدا ہونا یا دل کو جدا کرنا
اس فکر مین بیٹھا ہون آخر مجھے کیا کرنا

یار لوگون نے بے سمجھے بوجھے اعتراض جڑدیا - اور لکھ دیا - ٹکسال باہر ہے - اور تو اور حضرت ریاض نے بھی آنکھون پر ٹھیکری رکھکر اس مطلع کو غلط لکھدیا - واہ صاحب واہ -

ہمکو جنسے وفا کی تھی امید
حیف وہ سخت بیوفا نکلے

مین کہتا ہون کہ مطلع ہزار مین صحیح لاکھ مین صحیح اور جو اسکو صحیح نہ جانے اُسے مین کیا کہون - ارمان کہہ بھی ڈالو کا ہیکو لگی لپٹی رہی - ہان صاحب تو وہ شاعر نہین -

سنئے جناب داغ نے اُس فارسی والے شاعر کا تتبع کیا ہی جو ہزارون برس پیشتر کہہ گیا ہی -

اشتر صراحی گرد نا آیا چہ خواہی کردنا +
گردن دراز ی میکنی پنبہ بخواہی چیر دنا +

آخر کوئی ان شاعرون کا نام لیوا پانی دیوا رہے یا نہ رہے - حضرت داغ اگلی شاعری کو پھر زندہ کرنا چاہتے ہین تو کیا بھنس ملاتے ہین - اور یون جناب شعر کا ٹھ لینے کو تو ہمارے ہان کے کبڑیے قصائی کہہ لیتے ہین - جیسا کبڑیے کہا کرتے ہین "

لگا ڈ ہین لونڈے ڈبل پیسے پیسے

باقی با معنی اسند ورہار - اگلے وزن کے موافق شعر کہنا مشکل ہی بہت مشکل ہو تو معلوم کیا کیا خون جگر کھا کے یہ شعر اگلا ہوگا -

راقم - اگر شاگرد نہین تو پیرو داغ بقلم - ب - علیہ الرحمۃ -

کمان ابروسنان مژگان نگہ تیر بلا دارد
تسکارش گر بدین سامان ولم گردید جا دارد

آپ جانیئے باوجود ان تیر ل سامان جنگ بلکہ قتل عام کے آجکل گرمیون انبہ خربوزون کی فصل مین حسینان لکھنؤ کے تالو کھا کھا کر طلائی رنگ نکل آئے ہین جسکو دیکھیے بیمار ہو معلوم ہوتا ہی - اسیر ناز و انداز کرشمون کے تگاتگ تیر کا تھے تیر نگہ کے ناوک جگر اور دلون مین رسید کیے جاتے ہین کہ بھاگتے راہ نہین ملتی - کوئی نگاہ ناز کا گھائل کوئی طرز خرام کا زخمی - جسکو دیکھیے ایک نئی مصیبت مین مبتلا الاپ رہا ہے -

بپا ہنگامہ محشر ہے عاشق قتل ہوتے ہین
خدارا تم ذرا کاجل تو پونچھو چشم فتان کا

چنانچہ ہمارے ایک مہربان نبھی آجکل اسی لپیٹ مین آگئے ہین - اور ایک کا زمورت پر ریشہ خطمی ہوگئے ہین کہ اب سنبلنا مشکل ہی - واقعہ یون ہوکہ ایک روز آپ انبہ خریدنے منڈی تشریف لے گئے - اور قتالہ عالم کبڑن کو دیکھکر انبہ وانبہ تو گئے بھول مین ہمہ تن اُسکے گاہک ہوگئے - اب کیا تھا لگے قصیدہ بازی کرنے - چنانچہ ایک قصیدہ جو اُنھون نے خون جگر کھا کر کہا ہمکو بھی ملگیا - ارسال خدمت ہی خود بھی پڑھیے اور ناظرین پنچ کو بھی دکھائیے - قصیدہ

تنا مرے دل کی بر لائے کبڑن	مٹکتی پھٹکتی چلی آئے کبڑن
نہ تحصیل بالجبر نے راب بیچا	مری گھر سے جو جا ہو بیچا ئے کبڑن
مجھے نذر دل ہو ہزیمنی رکب ہو	اگر مفت فرمائے مکلوائے کبڑن
حوالات کی جا کھین گھر شب بھر	جو آنیون کے سر تو میں جنس جا کبڑن
پھرون انکی تفتیش مین سنتری ہو	ہر ساتھ سے جو ملجائے کبڑن
ترب جاے دل مرغ بسمل کی صورت	اگر آنیو لینگے کو بیڑا کا سئے کبڑن
کہے مجھ سے جسکو کرون شہر بابر	رپٹ لونے کیون کہین جا کبڑن
کرون لال مین ہی پگڑی کو خونسے	گلابی نہ دوپٹہ جو رنگوائے کبڑن
اگر استغاثہ کرے ایک عالم	صفائی ہے آنی سبکو نصیب سو کبڑن تا

پیر مخنث سلاح جنگ چہ سود

تو موہے مری دل کا کیا حال ہوگا　اگر اپنی سسرال کو جائے گرین
قیمو بن کے ہون عیش و عشرت کی باتین　ہنسے آپ اور مجکو رلوائے گرین
اگر بیٹری منستکی پاؤن مین پہنے　تو ہتکڑیان عالم کو پہنائے گرین
تمنا ہی یہ خود بھی بنجاؤن کنچڑہ
پکارا کرون کب تلک ہائے گرین

مراقم - م - ب - علیہ الرحمۃ -

چوکھی ٹھمری

او میاں اودھ پنچ - تمکو کون غرض پڑی ہے کہ مزاج پرسی کرو - آندھیاں آئین - طوفان اٹھا - مٹلے زلزلہ آئی - شرفا کی حشمت و تجمل کی چولی ڈھیلی ہوئی - عزت و افتخار کی ذلت سے تبدیلی ہوئی - محلا کا محلہ صاف ہوگیا - مگر تم نے ذرا بھی سانس ڈکار نہ لی - بھلا یہی مروت ہی؟ یہی نئی روشنی کی تہذیب ہی؟ اسی کا نام ہمدردی ہی؟ اب تو بدہمر دیکھیے ٹھیکا - سی برس رہی ہی - اداسی ہی اور سناٹا ہی - نہ وہ اگلی کائین کائین باقی رہی اور نہ وہ چاؤن چاؤن - بس ہاتو مین ہون اور گوشۂ تنہائی - طبیعت بیٹھے بیٹھے اوبھتی ہی پھر کیا کرون - ہارمونیم لیکے اپنی طبعزاد ایک ٹھمری ہی گاتا ہون اور طبیعت بہلاتا ہون - تمھین کیا پسند آئیگی - اپنے اپنے لخت جگر سبکو بھلی معلوم ہوتے ہین - وہو ہذا -

چوکھی ٹھمری

کیا کرون موسے گوئیان بلم پردیسا چلو گئے
پرت رہیون مین میان بلم پردیسا چلو گئے
ارے　سچ تو یہ ہے کہ معطل نہ ہو دلدار کوئی
ہو نہ دشمن کے بھی پہلو سے جدا یار کوئی
ہو نہ دکھ موری ننیان[1]　بلم پردیسا چلے گئے
مریض ہجر ہون فریاد کر رہا ہون مین
مسیح آکے خبر لو کہ مر رہا ہون مین
ہائے بڑ دن توری بتیان　بلم پردیسا چلے گئے

[1] ننیان یعنی مثل یعنی میری طرح کسی کو تکلیف نہو ۱۲

جو چھوٹے لالہ کے اشعار پر بجی تالی
کہ نیچرل تھی وہ تشبیہ سے نہ تھی خالی
ناک تھی ما تو گہنیان (چرکاری) بلم پردیسا چلے گئے
قسم کھلا لو اجی آؤ بھی یہ کیا ضد ہے
امام بارہ وہ ہے دیکھ لو یہ مسجد ہے
املی کی ہے چہیان (سایہ) بلم پردیسا چلے گئے
وہ تو ندخم نہین سچ یون ہی کچھ عجیب شئے
وہ ٹھڈی نام خدا ایڑی لیٹری شوخ کی
آنکھین ہین دونون ٹیلیان　بلم پردیسا چلے گئے
غضب ہے منھ یہ تمھارا عجیب ہے تو ندیرا
نہ پوچھو مجھ سے اجی ہوئی رات مین تو وڑا
تمری دیکھ پرچھیان (سایہ) بلم پردیسا چلے گئے
اجی او لالہ جی شعر و سخن کا ہو چرچہ
کہین یہ سونا نہو جائے پنچ کا پرچہ
تم نیا موسے ستیان　بلم پردیسا چلے گئے

مراقم - بہاری چنبلی - از عظیم آباد پٹنہ -

بیمار ظرافت کو شفا ہو لئے تو جانین

مریض ظرافت - مین نے حکیم صاحب سے مرض کا سب حال بیان کیا انھون نے مشورہ دیا کہ....

ڈاکٹر - (بات کاٹ کے) مشورہ کیا کوئی حماقت کی تدبیر بتائی ہوگی وہ لوگ جانتے کیا ہین -

مریض ظریف - جی ہان مشورہ یہی تھا - اگر بیماری سے ایسے بچ ہو تو کسی ڈاکٹر سے رجوع کرو -

---

ایک لڑکے نے - ایک مولوی صاحب کی سوانح عمری مین پڑھا کہ مسمر دم خوارون نے اونکو نوش کر لیا - گھبراکر باپ سے پوچھا کیون قبلہ مولوی صاحب جنت مین جائینگے یا کہ دوزخ مین -

باپ - جنت مین جائینگے جی - اسمین شک ہی کیا ہی

لڑکا - تو مردم خوار کہان جائینگے - دوزخ مین -

باپ - اور نہین تو کیا -

لڑکا - (کچھ تامل کرکے) - یہ کیونکر ہو سکتا ہی مولوی صاحب تو مردم خوارون کے پیٹ مین اونکے جائین جنت مین - اور مردم خوار دوزخ مین -

باپ - چپ رہ نالائق کفر بکتا ہی -

لوکل علیہ الرحمۃ

گرمی شدت سے پڑرہی ہی کئی روز تک پانی کے بادلون کیجگہ آسمان پر گرد و غبار کا ابر اس سرے سے اوس سرے تک چھایا رہا آفتاب ماہتاب پر چادر خاک ڈالی رہی - بعض دلگی بازون کو خوف تھا اگر یون ہی خاک اور پانی کا پھیر بدل آباد ہوا تو مولوی نے روا رکھا تو سیلاب کی جگہ طوفان گرد و باد اہل زمین کو خاک مین ملفوف کریگا - اور مومن اپنی خاک کی تلاش مین صبا نے ادس کے کوچہ سے اڑا کی | خدا جانے ہماری خاک کیا کی اور بھی خاک بیزی کرتے رہینگے - بارے شکر ہی کہ آسمان کے دل سے کدورت ہٹی اور دھوپ تڑاقے کی پڑنے لگی -

عیسائی پادریون کی کوشش مین بادھا لگتا نظر آتا ہی کیا معنی کہ آریا سماجیون نے ہندو مذہب مین داخل ہونیکا یہ طریقہ نکالا ہی اس سے بعض بعض لوگ جو ہندو ہونا چاہتے ہین پھر داخل ہو سکتے ہین چنانچہ اخبارات کے دیکھنے معلوم ہوا کہ ۱۵ - تاریخ کو ایک ہندو جو عیسائی ہوگیا تھا پھر ہندو ہوگیا گویا گنگا کی مچھلی پھر گنگا پہونچ گئی -

---

اعلان از طرف سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ

محمڈن اینگلو اورینٹیل ایجوکیشنل کانفرنس کا سولھوان اجلاس دہلی مین قرار پاتا

یہ امر قطعی طور پر طے ہوگیا ہی کہ سولھوان اجلاس محمڈن اینگلو اورینٹیل ایجوکیشنل کانفرنس کا دہلی مین ہوگا - لوکل کمیٹی دہلی اور سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی بہ اتفاق رائے سے جو تجویزین قرار پائی ہین وہ [illegible] اطلاع کے لیے مشتہر

زبالی ...

۱- کانفرنس کا اجلاس دہلی کے دربار کے موقع پر ہوگا۔
اجلاس کی تاریخین پیچھے سے مقرر اور مشتہر کیجاوینگی۔

ممبری اور وزیٹری کی فیس

۲- ممبری کی معمولی فیس پانچ روپیہ ہوگی اور وزیٹری کی دو روپیہ
۳- اخبار کے اڈیٹر آنریری ممبر اور کالجون کے طالب علم آنریری وزیٹر سمجھے جاوینگے۔

ممبرون کے رہنے اور کھانے وغیرہ کا انتظام

(۴) کانفرنس کے ممبرون سے علاوہ پانچ روپیہ معمولی فیس کے بابت کرایہ مکان کے جسمین تمام ضروری سامان مہیا ہوگا اور بابت خرچ طعام کے جو ہندوستانی طرز کا ہوگا، پانچ روپیہ یومیہ لیے جاینگے اور ہر کرہ مین دو ممبر ٹھہرائے جاینگے۔ اور ۲۵ دسمبر سے ۴ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء تک جتنے دن چاہین ممبرون کو ٹھہرنے کا اختیار ہوگا اور اتنے دلون کا پیشگی کرایہ ادا کرنا پڑیگا۔ اور چونکہ یہ مکانات کانفرنس کے اجلاس کے ملحق ہونگے اسلیے ممبرون کو جلسہ مین شریک ہونے کے لیے سواری کی ضرورت نہوگی۔ البتہ جو ممبر باہر سے تشریف لاوینگے انکا اسٹیشن سے لانا اور پہونچانا اسی فیس مین کمیٹی اپنے ذمہ لیتی ہے، اسکی بابت ممبرون کو کرایہ گاڑی کچھ نہ دینا پڑیگا۔ جو صاحب سیر و تفریح کے لیے اپنی قیام گاہ سے باہر جانا چاہین انکو سواری کا خود بندوبست کرنا ہوگا۔ جو ممبر زیادہ آسائش سے رہنا چاہین انکو ایسے کمرے جو بالنس اور ٹین سے بنائے جاوینگے ملسکینگے، جنکا طول (۱۲) فٹ اور عرض (۱۰) فٹ ہوگا، اور اوسکے متعلق ایک غسل خانہ (۷) اور (۸) فٹ کا مع ضروری سامان کے رہیگا اور انکو ہندوستانی قسم کا کھانا دیا جاویگا۔ ایسے کمرون کا کرایہ دس روپیہ یومیہ فی کس علاوہ چندہ ممبری کے لیا جاویگا۔

(۵) ممبرون کے ملازمون سے بابت کھانے کے آٹھ آنہ یومیہ لیا جاویگا۔

(۶) جو ممبر کانفرنس کیمپ مین نہ رہنا چاہین، اُنسے کچھ یومیہ علاوہ فیس ممبری کے لیا جاویگا۔ اور انکے قیام کے لیے شہر مین مکانات کا بندوبست کمیٹی کیطرف سے ہوگا، اور سواے سواری کے کھانے اور ضروری سامان کا انتظام کمیٹی کریگی۔ البتہ اسٹیشن سے لانے اور پہونچانیکا انتظام بغیر زائد صرف کے کمیٹی اپنے ذمہ لیتی ہے۔

(۷) جن ممبرون کی درخواستین آخر اگست تک مع فیس اور اتنے دنون کے کرایہ کی رقم کے جتنے دن انکو رہنا منظور ہو آوینگے انکا انتظام کمیٹی اپنے ذمہ لیتی ہے۔ اسکے بعد کمیٹی ذمہ دار نہین ہے بشرط امکان اسکے بعد آنے والے ممبرون کی درخواست منظور ہوگی اور اگر انتظام نہ ہوسکیگا تو ایسی درخواست نامنظور کیجاویگی۔

(۸) جو ممبر زیادہ آرام سے رہنا چاہین اور زیادہ وسیع کمرہ چاہین اور انگریزی طور پر انگریزی کھانے کی خواہش کرین انکو جلد کمیٹی سے خط و کتابت کرنی چاہیے، جہانتک ممکن ہوگا کمیٹی انکی بھی خواہش پورا کرنیکی کوشش کریگی۔

(۹) جو ممبر اپنی گاڑی اور گھوڑے کے لیے جگہ چاہینگے انکے لیے کانفرنس کیمپ کے قریب اُس میدان مین جو اجمیری دروازہ و ترکمان دروازہ کے بیچ مین واقع ہے غالباً جگہ ملسکیگی اور اگر کمیٹی سے اصطبل و گاڑی خانہ بنانیکی خواہش کرینگے تو اُسکا بھی انتظام کمیٹی کریگی۔ بشرطیکہ اُسکی اطلاع آخر اگست تک کمیٹی کو دیجاے اور جو خرچ کمیٹی تجویز کرے وہ پیشگی بھیجدیا جاے۔

(۱۰)۔ جو مکانات واسطے قیام مہمانون کے بنائے جاوینگے انمین ممبرون کی آسائش کا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ ہوا اور بارش کا خوف نہوگا۔ دروازہ مین چوکھٹ اور کواڑ اور زنجیر بھی لگائی جاویگی، تاکہ ممبر جب باہر جاوین تو اپنے کمرے کو مقفل کر سکین۔

(۱۱) ممبری کی فیس جو صہ ہے وہ سکرٹری سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی علیگڈھ یا سکرٹری لوکل کمیٹی دہلی کے پاس بھیجی جاوے اور تمام درخواستین بابت مکان اور قیام وغیرہ کے اور کرایہ کا روپیہ سکرٹری لوکل کمیٹی دہلی کے نام پر بھیجا جاوے۔

(۱۲) اگر کسی ممبر نے بابت کرایہ وغیرہ کے پیشگی روپیہ بھیجدیا ہو اور اتفاق سے اُسکا آنا نہو اور ۱۵ دسمبر تک اپنے نہ آنیکی اطلاع لوکل کمیٹی دہلی کو بھیکر اپنا بھیجا ہوا پیشگی روپیہ واپس چاہے تو اسکا روپیہ سواے صہ فیس ممبری اور بعد وضع چارون کے کرایہ کے باقی واپس کردیا جاویگا۔

یا جتنے دلون کا کرایہ بھیجا ہو اور اوتنے دن نہ رہے تو جتنے دن وہ نہ رہنا چاہیگا، اُتنے دلون کا کرایہ و خرچہ طعام واپس کردیا جاویگا لیکن چار دن کا کرایہ واپس نہوگا مثلاً اگر کسی نے دس روز کا کرایہ بھیجا ہو اور صرف دو روز رہے تو چھ روز کا کرایہ واپس کردیا جاویگا۔

(۱۳) اگر کوئی ممبر جس نے کرایہ کا روپیہ پیشگی بھیجدیا ہو خود نہ آوے اور اپنی جگہہ پر دوسرے کو بھیجنا چاہے تو اوسکی جگہہ پر نامزد کیے ہوے دوسرے شخص کو جگہہ دیجاویگی اور سواے صہ فیس ممبری کے اور کوئی رقم زائد اُس سے لیجاویگی۔

کانفرنس کی مدد

(۱۴) ممبران کانفرنس، کالج کے اولڈ بوائز، تعلیم یافتہ نوجوانون، اور قوم کے بہی خواہون سے امید ہے کہ وہ اس قومی کام مین مدد کرینگے اور کانفرنس کے اغراض و مقاصد سمجھکر اپنے دوستون اور عزیزون کو ممبر ہونے یا کانفرنس کو اور کسی طرح سے مالی مدد پہونچانے کے لیے سعی فرماینگے۔ اس لیے کہ کانفرنس دہلی کی حالت خاص ہے اور معمول سے بہت زیادہ خرچ کی ضرورت ہے۔ لوکل کمیٹی دہلی نے دس ہزار روپیہ قرض لیکر مکانات اور فرنیچر کی تیاری کا انتظام کیا ہے، اگر چندہ ممبری کی فیس وصول کرنے مین خاص کوشش کیجاویگی تو اس قرضہ کا ادا ہونا مشکل ہوگا۔

محسن الملک۔
آنریری سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ۹ جون سنہ ۱۹۰۲ء

بحکم جناب منصف صاحب بہادر اوناؤ۔
اشتہار عدالت دیوانی۔
گنگا سیو ولد لچھمن پرشاد قوم برہمن ساکن ... وتیلو پرگنہ ہڑہہ ضلع اوناؤ۔
مدعی
بنام
بھولو ولد گنگا دین پاسی ساکن حال ضلع ناگپور مقام جبلپور متصل کنڈواکو یول کے گودام آبکاری مین۔ مدعا علیہ
دعوی معہ
مقدمہ مندرجہ عنوان مین سمن بنام بھولو مدعا علیہ واسطے پیشی ۵ جون سنہ ۱۹۰۲ء جاری ہوا تھا بوجہ نہ لگنے پتہ مدعا علیہ سمن بلا تعمیل واپس آیا مدعی نے درخواست اجرا کارروائی ذریعہ ضمن دیوانی دی ہے لہذا اسلیے بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دیجاتی ہے اور مشتہر کیا جاتا ہے کہ مسمی بھولو مدعا علیہ بتاریخ ۲۷ جون سنہ ۱۹۰۲ء کو حاضر عدالت ہو کر جواب دہی و پیروی مقدمہ ہذا کی کرے ورنہ اوسکی عدم حاضری مین کارروائی یکطرفہ ہوگی اور پھر کوئی عذر سماعت نہ کیا جاویگا تحریر ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۲ء۔
دستخط حاکم
بقلم حامد حسین سمن نویس

خضاب عمدہ نایاب

یہ خضاب دو طرح کا ہی ایک کا رنگ سیاہ اور دوسرے کا رنگ سرخ حنائی جسکے استعمال سے بال بہت سیاہ و سرخ ہوجاتا ہی جیسا خضاب ہو ولیسا ہوجاتا ہی اور دو تین ماہتک اپنی آب تاب سے قائم رہتا ہی قیمت فی شیشی ایک روپیہ اور دو جن کی قیمت مبلغ عہ ہی (۳) اور بال اُگانے کا صابون جسے تعریف کا ہی اسکو بالوں مین گھولکر لگانے سے پانچ منٹ مین بال کو جڑ سے اوکھاڑ دیتا ہی اور بدن پر کوئی طرحکا داغ خواہ تکلیف نہین ہوتی ہی اور جہان چاہو وہان لگاؤ قیمت عہ (۳) اور ایکطرحکا تیل ہی جسکو استعمال کرنے سے بالکل زیادتی دور کرکے عالم جوانی کا دکھلاتا ہی قیمت ہی المشتہر وکٹوریہ ایجنسی نمبر ۲ چھیت پور روڈ کمپنی کلکتہ

(۲) جنتری سنہ ۱۹۰۲ء مفت

سال بھر کے استعمال کیلئے ضروری اور کارآمد باتون سے بھری ہوئی اور خوشخط جو بازار مین ۲ کی دستیاب ہوگی صرف محصولڈاک وصول ہونے پر مفت روانہ ہوگی جسقدر جلدین مطلوب ہون اوسیقدر ٹکٹ بحساب ۲ فی جلد وصول ہونی چاہیے۔

راقم منیجر جنرل ایجنسی دہلی۔

(۴) اشتہار کتاب دولت باغبانی

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایات باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر طلب صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۱ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئی ہین اسواسطے شائقین باغ اور اُمرا کے جو اسکے قدردان ہین شایع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فصلی لنگڑا) کشمل بیجی امرود کا باغ لگانے مین بدرجہا نفع کمایا ہی چار بیگھ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالیانہ کی آمدنی بعد خرچ ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین کھی ہین جنگل اور اوسر افتادہ زمین مین عملی تھالے تیار کرکے مثل خود رو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماسی آم کا

درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی پلٹین (پیڑا) لگانے اور پیوند باندھنے کے وہ طریق جسسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلام تخم چھوٹا بے ریشہ امرود نا بتکھو ریدانہ ہوگا جملہ طریق قلم باندھنے کے مع نقشہ جات کل مشہور میوہ خوشنما پلنے گرروٹن وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان یہان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا نمائشی پھول پیدا کرنا فہرست ۵۰ سے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بخط انگریزی اور ہیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی کرم کلا شلجم وغیرہ کا جسکے بیج پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہی علاج دفعیہ دیمک کیڑون وغیرہ کا یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ پر ۲۶×۲۰ انچ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہی قیمت فی جلد عہ) روپیہ محصولڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت قدردانون کے نزدیک یہ دس ہزار روپیہ کو بھی ارزان ہی یہ کتاب مصدقہ اور سپرنٹنڈنٹ خسرو باغ کی ہی جو اس فن مین کمال رکھتے ہین۔

اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائی ہوئی ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین رتبی آگئی جلد منگوائیں اور بلغ مطابق اوسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا۔

دیگر وزیر جنتری برآورد تنخواہ ۵ روپے سے ہزار روپیہ تک جسمین جنتری کا علم ٹکس سود برآورد مزدوری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دو سو برس کی شامل ہی یہ جنتری واسطے آسانی حساب ارباب تنخواہ ناظر بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے اور بانٹتے ہین نہایت کارآمد ہی

المشتہر منشی شمشاد علی ولد منشی وزیر علی الہ آباد۔

(محلہ بخشی بازار)

اکسیر اعظم

عصبی ضعف جس سے مادہ حیوانی ضعیف ہوتا ہی قوت مردانگی جاتی رہتی ہی۔ شباب کی بے عنوانیان۔ عام ضعف قبل از وقت انحطاط۔ جستی کا کم ہونا۔ ضعف بصر۔ چہرہ پر مہاسون و دانون کا نکلنا۔ بدخوابی۔ دردسر۔ طرح طرح کے وسواس کا پیدا ہونا۔ پھرتی کی کمی۔ خیالات کی ژولیدہ ضعف حافظہ بیدیان۔ رگون کا پھول جانا اضمحلال فاطر سانس کا پھولنا۔ اختلاج قلب۔ چہرے کی اوداسی گردے اور شانے کی تمام بیماریان۔ غرضکہ آلات تناسل کی تمام شکایات جگر کی بیماریان وغیرہ وغیرہ سب رفع ہوجاتی ہین حال مین یہ تازہ نسخہ ایجاد ہوا ہی۔ مریضون کو کبھی ناکامی نہین ہوئی مفصل حال ٹکٹ زوابی لفافہ وصول ہونے پر لکھا جاتا ہی۔

المشتہر پادری جان وسن نمبر ۱۸ موریلو روڈ کنٹ انگلینڈ

اخبار کا نام بھی لکھنا چاہیے۔

مفت راچہ گفت

(قوت از دست رفتہ)

اگر مردانہ قوت کی کمی ہی تو وہ رسالہ منگالو جسمین ام ڈی سی ایچ ام نے انحطاط اور رگون کے موٹے پڑجانے کا بہترین اور اندرونی طاقتون سے متعلق مخصوص ابواب سستی کمزوری تیرہ ہرف علاج لکھا ہی یہ رسالہ ایسے ہی اشد ضروری معالجات مین بے نظیر ہادی ہی جو طویل تجربہ کے بعد تحریر ہوا ہی یقیناً حکیم حاذق کی خدمت انجام دیگا مختصر کہ اگر مطابق ہدایات عمل ہو تو مردانگی کے جاتے رہنے قوت فقدان طاقت شباب کی بدپرہیزیون کے خراب نتائج قبل از وقت بڑھاپے۔ رگون کی پھول جانے کا نوکی سنسناہٹ۔ آنکھونکی روشنی کی کمی۔ دل کی دھڑکن جستی پھرتی کی کمی۔ عام کمزوری۔ سرگرانی۔ رعشہ۔ جلد پر دودڑ۔ حافظہ کا ضعف۔ مالیخولیا عصبی کمزوری کی شکایتون۔ جگر۔ گردے۔ مثانہ اور آلات اور ان کی تمام خرابیون کو قطعی طور سے دفع کردے۔ صرف طلبی کی درخواست موصول ہونے پر رسالہ بلا قیمت مفت روانہ کردیا جائیگا۔

پتہ " سوجن " برسٹل گارڈن۔ مقام برائٹن سوسیکس انگلستان کافی ہوگا۔

(اس اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے)

ڈاکٹر کی ہوشیاری سے ہاتین جسمین کے قولنج ہیضہ پیچش سے متعلق

(۱) قولنج ہیضہ درد معدہ مین فوری صحت۔

(۲) سخت اسہال و پیچش مین کبھی بے اثر نہین رہتی۔

(۳) پرانی پیچش کیواسطے اکسیر۔

(۴) ابتدائی ہیضہ مین نہایت مفید۔

(۵) وبائی اسہال مین بہت

(۶) صفراوی قولنج کو پیدا ہونے دیتی۔

(۷) امراض خون مین دوا اور تریاق ہی

(۸) اثر مین بے ضرر۔

(۹) مزے مین خوش ذائقہ

(۱۰) دنیا کی دواؤن مین سب سے زیادہ صحت بخش ہی یہ ترشین ڈاکٹر کے بیان کیجاتی ہین مگر اس دوا سے متعلق ہم خود ہی ہر گھر مین ایک بوتل رکھنا چاہیے آج ہی منگا بان کی ... جگہ نہین ہی۔

ممیرے کا سرمہ
پانچ ہزار روپیہ انعام
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
مشہور میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایتی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ سہ خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔
المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہو بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہو بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر کے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر
(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ
اتم دیوی بعمر ۴ سال سکنہ لاہور۔ پر آیا ہے جسکی آنکھ کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوے تھے اور بال گرتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس
آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔
(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہو اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہو میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہو۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

داغ

[illegible] ایک ہی بات نکل گئی تھی اُس سے
[illegible] کے کل کر ڈالی ہے اور آج پھر بین
[illegible] اسکا اعلان [illegible]
[illegible] کی جگہ کیا کرنا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وغیرہ کا مش میرے [illegible] کی جگہ میرے کی بھی [illegible]
بان میں ہوتا تو کوئی کسر باقی نہیں رہی کیونکہ [illegible] کی فصیح
زبان والے بھی کہتے "میرے کو ہوتا" ریاض الاخبار کو کوئی
ضرورت نہین تھی کہ اُسلئے کیون اپنی راے واپس لی ہمارے
خیال مین جب ریاض الاخبار نکلا ہی یہ موقع پہلا ہے
کہ اُس نے اپنی ایسی کمزوری ملک پر ظاہر کی۔ پہلا
نوٹ یہ تھا کہ ممکن نہین داغ سے کبھی کوئی غلطی نہو دوسرا
نوٹ یہ ہو کہ ایسے اہل زبان اُستاد سے الفاظیہ لغزش
کا ہونا بھی دشوار ہے۔ ہم پھر کہتے ہین کہ حضرت ریاض کا
مرتبہ شعر و سخن مین عالی ہی اور انھون نے مطلع کی نسبت
جو راے دی تھی اُسمین اختلاف کی گنجائش نہین معلوم
ہوتی۔ باوجود حق پر ہونے کے راے بدلنے مین ایسی کمزوری
سے کیون کام لیا گیا۔ ریاض الاخبار کا کانشنس یہ کہتا ہے
کہ جسکے کلام کو امیر مرحوم نے اپنے لغت مین بطور سند لیا ہو
اُس سے غلطی نہین ہو سکتی اوسکے نزدیک توبہ توبہ وہ
شخص معصوم ہو گیا ہم نہین سمجھتے کہ امیر اللغات مین چند
شعر لیے جانے سے داغ کے تمام کلام کو کیونکر معراج ہو گئی
امیر اللغات نے غالباً داغ کے ابتدائی کلام (گلزار داغ)
پر نظر کی ہوگی اب جو اتنے نقصانات کثیرہ اُنکے کلام اور
زبان مین پیدا ہوے اور ملک مین شائع ہو گئے تاہم کو

[illegible] مین ایسا کلام کوئی لغت استناد آگے سکے۔ ریاض
الاخبار لکھتا ہے کہ اگر سند مین کسی اوستاد کا شعر نہ
بھی ہو اور اہل زبان نہ بولتے ہون تو جناب داغ کا آج وہ درجہ
ہو کہ ہم اور ہمارے مثل ہزارہا اشخاص اُسکو داخل زبان
سمجھین اس عقیدت کو ریاض الاخبار اپنے ہی تک محدود
رکھے تو مناسب ہو اس پر کہ سلف سے آج تک کسی اوستاد
کو یہ بات حاصل نہین ہوئی کہ اُسکے خلاف زبان و خلاف
جمہور کوئی لفظ کہا ہو اور وہ قبول کر لیا گیا ہو۔ ناسخ نے
[illegible] نے اُس کو مذکر کہا۔
ذوق نے فارسی ہندی الفاظ مین فارسی ترکیب دی غالب
نے [illegible] اضافت اون کا اعلان کیا کوئی بتا دے کہ
[illegible] ترکیب مانا اور ترکیب داخل زبان کیا۔
ہماری راے مین داغ نے جو ساڑھے کو ساڑھے کہا ہو
قطرے گر گئے کو قطرے گر پڑے۔ اور بوند بھر پانی کی جگہ بوند
برابر پانی۔ کاٹنے گئین کو کاٹنے لگا ہین اور ایسی بیسیون
باتین ہین ان سبکو ریاض الاخبار تسلیم کر کے داخل زبان
کرے زبان کی وسعت بڑھ جائیگی۔ جلوۂ داغ کے مؤلف
کو ریاض الاخبار نے بحیثیت ایک کامیاب مؤلف ہونے کے
مبارکباد دی ہو اور بہت کچھ سراہا ہی ہمارے نزدیک اس راے
مین بھی ریاض الاخبار ہی فرد نکلیگا۔ سوانح عمری کے صفحہ ۲
مین لکھنؤ۔ دلی۔ کا فیصلہ کرتے ہوے شعراے لکھنؤ پر خوب
چوٹین کیگئی ہین زبان کا موجد اور شاعری کا مصلح داغ
کو قرار دیا ہو اور سب کو داغ کا مقلد بنایا ہو اور صفحہ ۹ مین
یہ حملہ کیا ہو کہ تمام شعراے لکھنؤ کے کلام کی خوبیان اگر جمع
کیجائین تو شاید دلی کے کسی ایک شاعر کے برابر ہون۔
ان مضامین کو ریاض الاخبار نے نہایت وقعت کی نگاہ سے
دیکھا اور لکھا کہ جناب احسن کی محنت و لیاقت قابل ستایش
ہو اُسکا قول ہو کہ آزاد نے جو کچھ لکھا اُسکو شریف خیال انسان
نظر قبول سے نہ دیکھیگا اسکا یہ مطلب ہو کہ آزاد بھی ریاض الاخبار
کیطرح آنکھین بند کر کے آمنّا بالداغ کے نعرے لگاتے
ہم جو داغ کے کلام پر ریویو کرتے ہین اور مسائل زبان و نکات

شاعری کے ساتھ شعر کے حسن و قبح کو کھولتے جاتے ہین اسپر
ریاض الاخبار بیچین ہو ہو کر کروٹین بدلتا ہی کبھی کچھ کہتا ہے
کبھی کچھ لکھتا ہی اُسکی یہ ہانک لگائی ہوئی گویا ہمارے مباحث
علمی شریفانہ خیال کے منافی ہین اُس کی نظم مین مقبول شرافت
ایسے امور ہین کہ ایک کسی شخص زبان کے متعلق استفتا کرے
اُسپر بحیثیت مفتی زبان ہونے کے فتوی دیا جاے اور پھر
بغیر کسی حجت و سند کے بے سمجھے سوچے اپنے قول کو واپس لے۔
آخر مین ہم تبرکاً دو معرکۂ اُردو شعر جلوۂ داغ کے ہدیۂ ناظرین
کرتے ہین۔

انکار مے کشی نے مجھے کیا مزا دیا
سینے پہ چڑھ کے اُس نے خم مے پلا دیا

بوتل پلا دینا کہتے ہین یہانتک مضائقہ نہ تھا مٹکا کا مٹکا
شراب سے بھرا ہوا معشوق نے اپنے ہاتھ سے اوٹھایا اور
عاشق کو پچھاڑ کر سینے پر چڑھ بیٹھا اور سبکا سب حلق سے
اوتار دیا۔ نہ ایسا پہلوان معشوق سننے مین آیا نہ ایسا
وسیع الظرف عاشق دیکھا گیا جسنے پورا مٹکا اپنے پیٹ
مین اُتر والیا۔ اسکی داد سوا ریاض الاخبار کے کون دے سکتا
ہی۔ یہان یہ بات بھی قابل لحاظ ہی کہ بقول مؤلف سوانح عمری
داغ کی شاعری نیچرل ہوتی ہی۔

بنا ہو تنِ نفسِ واپسین نقاہت سے
نہ آگے جانے کی طاقت نہ جا کے آنے کی

نفس واپسین آخری سانس کو کہتے ہین کہ جا کر پھر نہ آئے
اس اعتبار سے جا کر نہ آنے کی تشبیہ تو ٹھیک ہوئی مگر
آگے نہ جانیکا ثبوت کیونکر ہوگا۔ جو واپس آئے وہ نفسِ
واپسین نہین اور جانا اوسکا لازم ہی۔

راقم۔ ریویو نگار۔

صلح جنگ افریقہ اور مبارکباد کی جھڑی

اس صلح سے بیشک تمام رعایاے سلطنت انگریزی
کو دنیا کے ہر گوشے مین بڑی خوشی ہوئی ہی اس مسرت

ہندوستان پر بار

اور اس قلیل عرصہ مین اوسکے ذریعہ سے مسلمانون کے تیرہ و تار اور جہالت بار محلسرا اون مین علم کی روشنی کسطرح برقی روشنی کے مثل چمکی (دہیمی ہے) اسکی خبر بھی آپ کو ضرور ہوگی مین اوسی آموزشگاہ کی سپرنٹنڈنٹ ہون اور وہان مدرس بھی ہوتی ہون۔

(ن) - جی ہان مینے شاید نام اس مدرسہ کا سنا تو ہوگا مگر اسوقت مجھے خیال نہین ہی کہ کب یہ نام گوش زد ہوا تھا اور کہان پر یہ مدرسہ اور کیسے جاری ہوا ہی کیونکہ آجکل اکثر مسلمانون مین مستورات کی تعلیم و ترقی کو متعلق اسقدر گرم جوشی ہی کہ آئے دن کسی نہ کسی نئے مدرسہ کلب جلسہ اور سبھا کا نام سننے مین آتا ہی اور اس مسلم کے لفظ مین کیا جادو ہی کہ ہر ایسے نئے مدرسہ یا جلسہ وغیرہ کے نام کے ساتھ یہ لفظ لگا رہتا ہی - کیا آپکا مدرسہ بھی اوس مشہور اور مقبول اخبار مسلم ہائمس کے متعلق یا زیر حمایت ہے۔

(ج) (تیور پر کسیقدر بل ڈالکر) نہین - نہین - اخبار دنیا سے اس مدرسہ کو کوئی تعلق نہین ہی بلکہ تمام علما و اہل اسلام کی تائید سے یہ مدرسہ چلتا ہی اور بڑے بڑے لوگ انجمنی شریک ہین جنکے نام کے اسوقت ظاہر کرنے کی ضرورت نہین ہی یہ مدرسہ چند سال سے کامیابی سے چل رہا ہی بڑے بڑے حکام اسکے سرپرست ہین یہانکا انتظام اعلی درجہ کا ہے اور اب اوسمین اس قسم کا انتظام ہونیوالا ہی کہ ہر درجہ کی شریف زادیان اور رئیس زادیان اوسمین تعلیم پاسکین۔

(ن) - پھر آپ کیا چاہتی ہین -

(ج) مین اس غرض سے حاضر ہوئی ہون کہ آپکے گھر مین یا آپکے اور اہالیان خاندان کے گھرون مین جو لڑکیان قابل تعلیم ہون اونکو آپ میرے مدرسہ مین داخل کرین تاکہ وہ زیور علم سے آراستہ ہوکر مسلمانونکی جماعت کی عزت زیور بنین - مین آپ کو یقین دلاتی ہون کہ ہمارا انتظام اب ہر طرح کامل ہی اور اسلیے ہمنے اب آپ صاحبونکی خدمت مین حاضر ہونے کی ہمت کی ہے -

(ن) مجھے اور لوگون کے امور مین دخل نہین ہی آپ اون سے خود دریافت کرسکتی ہین مگر ہان (آہ سرد کھینچکر) جہانتک مین متعلق ہون اوسکی نسبت آپ کو جواب دینا ضروری ہی - مجھے نہایت افسوس ہی کہ مین آپ کی ایسی مفید اور نیک خواہش کی تعمیل کرنے سے قاصر ہون میری عمر اب پچاس کے قریب ہی میری بیوی بھی زندہ ہین اور ماشاء اللہ ایک صحیح المزاج لیڈی ہین مگر بدنصیبی سے آج تک میرے گھر مین کوئی لڑکی نہین ہے ہان اللہ کے فضل سے لڑکے اتنے ضرورت سے زیادہ مین کہ فقط میں اپنے لڑکون سے آپکا نصف اسکول بھر دیسکتا ہون

(ج) بہت افسوس کی بات ہی کہ آپکی کوئی لڑکی نہین ہوئی

(ن) - جی ہان - میری بدقسمتی اور کچھ ہمارے بیگم صاحبہ کی .... -

(ج) یہ کیا بیگم صاحبہ کی - یہ کیا کہنے کو تھے کہ رک گئے -

(ن) کیا عرض کرون وہ بات قابل بیان کرنے کی نہین ہے -

(ج) آخر اگر کوئی مضائقہ نہو تو مین بھی سن سکتی ہون کہ یہ کیا معاملہ ہے -

(ن) - بیگم صاحبہ کو لڑکی کے نام سے نفرت ہی اور خدا جانے لڑکی کے نہونے کے لیے اونھون نے کتنے گنڈے گیا لی جوگی ملا اور درویشون سے خفیہ طور پر مدد لی ہی اور شاید بعض اطبانے بھی اس مین انکا بہت کچھ خرچ کروایا ہی خلاصہ یہ سبکا نتیجہ ہوا کہ ۳۶ برس سے وہ یقینی طور پر ہر سال ایک موٹا تازہ صحیح المزاج نرینہ بچہ جنتی ہین اور کبھی آجتک غلطی سے بھی وہ لڑکی نہین جنین مجھے اسکا بہت افسوس ہے -

(ج) کیا آپکے ایسے تعلیم یافتہ آدمی کو اسکا یقین ہی کہ دعا تعویذ اور دوا کی مدد سے نیچرل امور مین بھی دخل دیا جاسکتا ہے -

(ن) - البتہ آپکا فرمانا بجا ہی مگر تجربہ بھی تو آخر کوئی چیز ہے مین اپنی حسرت کیا کہون کاش آج میرے گھر مین لڑکیان ہوتین تو واللہ شیر کے کابک کیطرح مین ایک گاڑی بھر دیتا اور بہت خوش کرکے آپکو رخصت کرتا مگر کیا کرون بیگم صاحبہ کی جہالت نے اس بڑی نعمت سے مجھے محروم رکھا

(ج) آپ مایوس نہون خدا اگر چاہی تو اب بھی آپکو لڑکی دیسکتا ہے -

(ن) جی نہین اگر فرشتہ بھی مجھ سے آنکر یہ کہے تو مین ہرگز یقین نہین کرسکتا ہان بعض اور شکلین ہین کہ میری یہ تمنا پوری ہوسکتی ہی اور اوسمین آپ شاید مدد دیسکتی ہین -

(ج) وہ کیا فرمائیے -

(ن) - آپکی رسائی کا حلقہ چونکہ معزز مسلمان بیگمات مین وسیع ہی اور پھر آپ ایک زمانہ دیدہ اور سنجیدہ لیڈی ہین اسلیے مجھے آپ سے اپنی دلی خواہش کے بطور راز کے ظاہر کرنے مین کوئی عذر نہین دیکھتا ہون -

(ج) - آپ بے تکلف ارشاد کرین -

(ن) - آپکی نظر مین اگر کوئی مالدار وطرحدار ادھیڑ یا تعلیم یافتہ روشن خیال اور علمی مرتبہ بیوہ بیگم ایسی ہو جسکا میلان نکاح ثانی کیطرف ہو تو اگر آپ دوستانہ اس نیک کام کے میرے ساتھ انجام دینے مین کوشش فرما دین تو جانبین کے لیے اسمین بہتری ہی اور علاوہ برین میری وہ پرانی تمنا بھی پوری ہوسکتی ہی یعنے انسے خدا شاید مجھے لڑکی دیدے اور پھر پیدا ہونے کی تاریخ سے مین اوس بچی کا نام آپکے ہان رجسٹر کروادونگا اور زمان حمل سے تیمناً اور تبرکاً اوسکی فیس بھی آپکے اسکول مین داخل کرتا جاؤنگا -

(ج) معاذ اللہ ! استغفر اللہ ! (مسیز ج کا چہرہ غصہ سے لال ہے) یہکیا احمقانہ خواہش آپنے ظاہر کی تعجب ہی کہ آپکے ایسے تعلیم یافتہ اور شریف آدمی کا ایسا ظالمانہ اور جاہلانہ خیال ہے - میرے دل کو سخت صدمہ پہونچا کہ ایسی دل آزردہ آواز میرے کانون مین آئی - خدا اس زبان کو دوامی طور پر بند کردے جس سے یہ آواز نکلتی ہو - مین اولاً کیا مشاطہ ہون اور مین کیا ایسے نجس کام مین شرکت کرسکتی ہون -

پانچ ہزار روپیہ انعام
ممیرے کا سُرمہ
پانچ ہزار روپیہ انعام
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - سول سرجنون - والیان ریاست اور امرا ریاست کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی
تصدیق فرمائی ہو کر یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دہند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ -
پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور دوسرے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت
بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے
فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلٰی قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرونی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ
فی تولہ ایک روپیہ خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -
المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دہند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین - جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی ضرر کینے والی شے نہین ہے اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے -
راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر
(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۲۰ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور سادہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر محمد حسین خان - ایل ایم ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دہند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -
راقم - ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -
(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے

دعا کے نتیجون کے دریافت کرنیکا بندوبست

امن گورنمنٹ سے اب خاص اور عام دعا کا مشغلہ جاری ہوکر روز کہین نہ کہین کوئی خبر اس قسم کی اخبارون مین ضرور نظر آتی ہو کہ فلان مسجد فلان مکان - فلان رئیس صاحب اور ذیشان بیگم صاحبہ کے دعا منگانے سے بادشاہ کی مغفرت - جنگ افریقہ کی فتحیابی اور فلان شہزادے یا شاہنشاہ کی صحت کیلیے دعا ہوئی اور تمام حاضرین نے نہایت صدق دل اور خلوص کیساتھ دعا مانگی ہندوون اور گرجون اور آتشکدون مین بھی اسی قسم کی دعائین اب مختلف ضرورتون اور غرضون سے آئے دن ہونے لگی ہین جو کبھی مساجد مین طاعون کے بھگانے زلزلہ اور جوہ فانی روکنے کی دعا بھی کسی فہرست مین داخل ہو - اسمین سے بعض قسم کی دعا پولیٹیکل دعا بھی ہو جسکا تعلق گورنمنٹ سے ہو اور جسکے نتیجہ کا گورنمنٹ کو جاننا ضروری ہو - ہر آدمی یا ریاست یا سلطنت جسکی نسبت کسی قسم کی دعا ہوتی ہو اوسکے نتیجے سے وہ متعلق رہتا ہو - یہ بھی معلوم ہوا ہو کہ عالم بالا مین دعا کا ایک خاص سررشتہ ہو تمام قسم کی دعائین رجسٹر ہوتی ہین - اور جہان سے دعاون کی اجابت اور عدم اجابت کے متعلق حکم صادر ہوتا ہو اور یہ دفتر خاص کرکے وہان بہت انتظام کے ساتھ ہو اب ہماری گورنمنٹ ضرور اسکا بندوبست کریگی کہ کشفی اور روحانی وسائل سے اوس سررشتہ سے دعاون کے نتیجون کی نسبت کے اسباب ہاتھ آئین جو دعائین مقبول باجابت ہون گی اونسے معلوم ہوجائے کہ دعا کرنیوالے حضرات نیک نیت تھے اور انھون نے خلوص دل سے دعا کی تھی جہان دعا مقرون باجابت نہوگی وہان بھانڈا پھوٹ جائیگا کہ دعا فقط نمائش کے لیے اور لہو لگاکر شہیدون مین ملنے کے لیے تھی تعجب نہین کہ ایسے منافق اور مکار لوگون سے باز پرست بھی کیجائے کہ جو فقط نمائش کے لیے پولیٹیکل طور پر دعا مانگتے اور اکثر دوسرے ہی روز اخبارون کے ذریعہ سے تمام دنیا مین اپنی دعا کو مشتہر کرتے ہین ہم تو سمجھتے ہین کہ ایسے مکارون کی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی معقول سزا دیجائے تاکہ انکو عبرت حاصل ہو اور پھر کوئی نمود اور منافقانہ طور پر دعا مانگنے کی جراءت نہ کرے -

اگر یہ سررشتہ ایک عمدہ بنیاد پر گورنمنٹ قائم کریگی تو اسکی رعایا اور خاص کر ذی مقدور رعایا کا مارل لیول بہت بڑھ جائیگا اور اسکے سوا اوسکی رعایا کو بھی بہت فائدہ پہنچ سکتا ہو کیونکہ ایسا کون شخص ہوگا جسکو دعا کے نتیجہ کے جاننے کی خواہش نہوگی گورنمنٹ ایک معقول رقم فیس مقرر کرکے ہر ایسے شخص کو جو فیس داخل کردے اوسکے اپنے دعا کے نتیجہ سے واقف ہونیکا موقع دے ہمارا گمان ہو لاکھون عرضیان گزرینگی اور ہزارون روپیہ کا بعد منع اخراجات نفع ہوگا دہین عمال جو سرکاری دعا کے نتیجون کے دریافت کے متعلق مقرر ہونگین اسکام کو بھی کرینگے کیونکہ سرکاری کام زیادہ بھاری ہوگا اور پھر اگر رفتہ رفتہ یہ کام بہت پھیلیگا جیسا کہ گمان ہو تو اسوقت گورنمنٹ بہت سے دعائی سب رجسٹرار مقرر کرسکتی ہے - یہ لوگ جتنی دعا کے نتیجہ روزانہ یا ماہانہ رجسٹر کرینگے اونپر ایک رقم فیس کی پائینگے اور دعا کی نقل جو لوگون کو دینگے اوس پر بھی ایک فیس لگائی جائیگی امید قوی ہو کہ عرصہ قلیل مین یہ سررشتہ رجسٹری دستاویزات سے کہین بڑھ جائیگا اور اسوقت انسپکٹر جنرل وغیرہ تک کے مقرر کرنے کی نوبت آئیگی مختلف زبانون مین رجسٹر رکھنا پڑیگا کیونکہ مختلف قوم کے لوگ اپنی دعاون کے نتیجہ کی نقل پانے کے لیے درخواست دینگے۔

اسکا بھی خوف ہو کہ بہت سے لوگ شاید بعد دریافت نتیجہ دعا اپنے مرشدون - ملاؤن - پنڈتون پیشوا مانتو پوجاریون - اور پادریون سے بدعقیدہ اور بدظن ہوجائین اور انکی آمدنی مین بہت نقصان عظیم واقع ہو اگر ایسا ہوا تو ہم بہت خوش ہونگے کیونکہ اس قسم کے لوگ دعا کے بہانے غریب عورتون جاہلون اور سست عقیدہ امیرون اور ڈھلمل یقین لوگون کو بیوقوف بنا ٹھگتے اور لوٹتے ہین - ہم امید کرتے ہین گورنمنٹ جلد اس سررشتہ کے جاری کرنیکا بندوبست کریگی سکیا کشفی اور روحانی وسائل ان خبرون کے منگوانے مین کام مین آئینگے اونکے ظاہر کرنے کی ابھی ضرورت نہین ہے

سن اتہم - دعا گو

جلوہ داغ

خلاصہ سوانح عمری مع شرح ضروری نمبر

غدر سے کچھ دنون پہلے مرزا داغ کے مربی آقا سے نامدار مرزا فتح الملک ولیعہد بہادر نے انتقال کیا اس واقعے سے جسقدر صدمہ ہوا انکو تھوڑا ہو اور یہ کہنا اونکا بیجا ہو کہ مینے اپنی زندگی مین سب سے بڑا جو صدمہ اوٹھایا ہی وہ ولیعہد بہادر کا انتقال تھا اس لیے کہ اسوقت تک اشفاق پدری کا لطف اونسے بڑھکر اور کسی سے حاصل نہوا تھا - باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانیکا ہر شخص کو جو رنج ہوتا ہی وہ محتاج بیان نہین اور آپکو تو پے درپے ایسی صدمات کا سامنا رہا - ادھر ولیعہد بہادر کے بعد بے خانمانی کیجا اودھر غدر سے ہنگامہ قیامت مرزا صاحب عجب کشاکش کی حالت مین رہی مگر جویندہ یابندہ پناہ گزین ہونے کیلیے رامپور پر نظر پڑی جہان فردوس مکان نواب یوسف علیخان رئیس رامپور تھے، اس جگہ بھی مولف نے انھین حقوق کیطرف اشارہ کیا ہے جو ولیعہد بہادر کی ذات سے وابستہ تھے اگرچہ تفصیل نہین کی مگر اس فقرے نے مطلب ادا کردیا کہ مرزا صاحب (اپنی والدہ کیساتھ) ریاست رامپور کو تشریف لے گیے اور نواب فردوس مکان کے سایہ عاطفت مین پناہ گزین ہوئے یہان اتنی تفصیل ضروری ہے کہ رئیس رامپور سے سابقہ معرفت کیا تھی جو کشان کشان رامپور لیگئی واقعہ واقعی یہ ہی کہ نواب یوسف علیخان قبل رئیس ہونے کے جب انکا شباب تھا ایک مدت تک دہلی مین رہے ہین انکو اس گھر سے سابقہ پڑچکا تھا اب جو یہ لوگ رامپور پہونچے تو انھون نے اسی شفقت کا برتاؤ کیا جو ولیعہد بہادر دہلی نے کیا تھا مولف صاحب لکھتے ہین کہ نواب یوسف علیخان کے بعد نواب کلب علیخان نے مرزا صاحب کو باقاعدہ ملازم ریاست کیا یہ توسلم ہو کہ ابتک کا رہنا

در [illegible]

لندن کے جشن تخت نشینی کی جہان لوگون کو آرائش
زیبائش اہتمام انتظام کی فکر تھی وہان لوگون کے بیٹھنے کی جگہ
میسر ہونے کی بھی بہت کچھ تشویش تھی خصوصاً ہوس
آف لارڈز کے ممبر جو خود یا اونکی لیڈی صاحبہ اہل ڈبل تھے
اس انتظام سے بہت گھبرائے ہوے تھے کہ ڈیوک کی بیگم
کیواسطے اٹھارہ یا پندرہ انچ جگہ رکھی گئی اگر احیاناً
جاے مقررہ مین نہ سما سکین تو اپنے پڑوسی کی جگہ دبا لینگے
لے سکتے ہین۔

آپ جانتے مختلف انسانون کے مختلف خیالات ہین
اکثر لوگون کو اسپر بھی اطمینان نہ تھا - اپنی جگہ سمجھتے تھے
کہ اگر بفرض محال مانگے جانیسے جگہ بھی ملگئی تو بھاری بھرکم
ہونیکا نفیصحہ کیا کم ہوگا اگر پڑوسی بھی سلامتی سے اہل ڈبل
ملگئے۔ انچ بھر بھی جگہ ملنے مین کسر میسر ہوئی تو یہ اجتماع
ساکنین ہوگیا اور اگر گھس پلکے تاجر مال کیطرح ٹھسا ٹھس
بھر دیے گئے تو ادسے کشمکش کے دم خفا ہو افراغت خاطر
سے دم لینا دشوار ہوا لطف دربار کس دل سے اٹھا سکینگے
اور اگر اسطرح اس فشار دربار سے نجات ملی تو اٹھنے کیوقت
جدا وقت پڑیگی۔ کیا دیکھا جن لوگون نے سوداگری مال
صندوقون اور بکسون مین رکھا ہوا نکالا ہی وہ اندازہ کر سکتے
ہین کہ سلیقہ اور ترکیب سے بھری چیزین کس مشکل سے
نکل سکتی ہین۔

الغرض بیچارے اہل ڈبل اور اونکی مسماۃ بیگم صاحبہ
لیڈی صاحبہ فکر جن سوکھی سہمی جاتی ہونگی۔ کہ اتنے مین
ہمارے ملک معظم کی بیماری اور جشن دربار کے التوا نے عموماً
ہوا خواہان و خیرخواہان سلطنت کو ایسا مایوس اور مشوش
کیا کہ اب غالباً بہت کچھ لوگ دبلے اور مہین ہوگئے ہونگے۔
اٹھارہ یا پندرہ کیا انکے واسطے آٹھ یا پانچ انچ مین بھی
پھیل کے بیٹھنے کیواسطے کافی سے زیادہ وسعت ہوگی اور
اگر اسپر بھی بعض جنٹلمین اور لیڈی صاحبہ خواہ مخواہ مرد
آدمی اور اہل ڈبل باقی رہی ہونگے تو انکی فیٹ اور دستمال
کرنے کی مہلت پائینگے۔

یہ تو جلد باز انگلستانیون کی مہلت کا حال ہوا ہمارے
ہندوستان مین جشن دہلی کیواسطے چھ مہینے باقی ہین اس
عرصہ مین انقلاب زمانہ بہت سی خس پوش جھونپڑیون کو
بھاری بھرکم قصر اور ایوان اور وسیع مستحکم عمارات کو
ہلکی پھلکی مختصر عمارت بنا سکتا ہے چہ جائیکہ انسان اسکا بھی
یہ حال کہ مسلمان رعایا تو یقیناً رمضان کی برکت سے بہت
کچھ سبک اور تحت اللفظ تیلی حسین ہو رہیگی۔ رہی پوری
کچوری مرغن مجرب غذا کھانیوالے وہ اس مہلت مین
چربی گوشت بنانیوالی غذائین ناپ تول کے استعمال
کر سکینگے اگر خدانخواستہ یہان کے دربار مین بھی
ریل یا جہاز کے مسافرون کیطرح جگہ نپی تلی ملی تو خدا نے
چاہا کوئی دقت نہ پڑیگی۔ ہان اگر موقع اور نمائش اور
مسرت کی وجہ سے پوشاک اور خوشی سے جامے مین پھولے
نہ سمائینگے۔ تو غالباً اسکی گنجائش بھی منتظمان دربار کیجانب
سے بخوبی ہو جائیگی۔

راقم۔ الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی۔

اعلان طاعون بنام اہل ہند

آنکس کہ نہ داند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابدالدہر بماند

مجھے ہندوستان مین نزول اجلال با جاہ و جلال فرمائے
ہوے اور یہان کی نشیب و فراز دیکھے سرد و گرم چکھے
زمانہ کافی و مدت وافی ہو چکی بہت سے آباد شہر گنجان
آبادیان دیکھین سیکڑون محلون اور قریے ٹھوسے ترقی
کے پیادون کیطرح ایک ایک گھر محلہ گھرون کا کونہ کونہ
صندوق پٹارے صندوقچون کے خانے کپڑون کی تہین
نیچے اوڑھنے سبھی معائنہ کیے مگر حضرت انسان باوجود
دعوئ ہمہ دانی و بلند پردازی و تحقیق انیق میرا کچھ بھی
نہ کر سکے کودن طالب علم کیطرح جیسے مدت سے گاڈ گجراتی
تھے ویسے ہی بنے رہے اگرچہ میرے حالات کی تحقیق اور
تفتیش مین کوئی [illegible] بالشت و دریاؤن مین بکیان گالین
بلکہ آگ تک مین پھاندے بہت سے تکلیفات سے تیز نیچے
سیکڑون چیزون سے کلیے نکالے مگر ابجد خوانی سے آگے
نہ بڑھے ایک صاحب نے بڑی چھان بنان دیدہ ریزی سے
خوردبین لگا کے بجز کیڑون اور اونکی رفتار اور بناوٹ کے
ساتھ پیدائش کے کچھ نہ پایا اور اس بنا پر بڑی بلند بالا
عمارتین قائم کرلین۔ ع۔
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

اگر بفرض محال اس خیال کو صحیح [illegible] کلات
ماری اچھا صاحب کیڑے پیدا ہوتے ہین اور جہان پیدا
ہوگئے آناً فاناً بڑھتے چلے جاتے ہین خیر صاحب ہے تو
حیز اور آوان کی باتین ہین اعتراض کیواسطے صرف اتنی
ومتی کو کافی نہین کم و کیف۔ مضاف۔ وضع۔ یفعل و انفعال
ملک بھی تو ہے۔

خیر لعنت بر ہیچ اس شیخ چلی کے منصوبے پر معدوم
یا متغیر کرنیکا دم و تحویل فاسد علی الفاسد تھے۔

کوئی صاحب کہتے ہین جہاز پر چوہے آئے اور چوہے
طاعون کے کیڑے لائے۔ اور وہ کیڑے کھٹمل پسو
وغیرہ کیطرح زمین پر پھیل گئے اب انسے بچنے کیواسطے
آگ جلاؤ یہ کیڑے آپ ہی جل جائینگے اور کیڑے بھی
کون زمین سے اونکے جوتون اور پاؤنمین چمٹنے والے
پاؤن سے چوہے اوسی سر کی خبر لاتے ہین۔ مختصر یہ سارا
دار مدار زندہ لوگون پر آرہا اور اس جانب کسی نے غور
کیا کہ میرا اصلی اور صحیح صحیح حال بدون اسکے کہ کوئی
محقق صاحب طاعونی کیڑے ہون کیونکر معلوم کر سکتے
ہین جو قاعدہ اور ضابطہ تجربے نے میرے پھیلنے پھولنے کا
رکھا ہی اوس سے کیونکر واقف ہو سکتے ہین بڑی بڑائی
کیڑے بنا لیے مگر یہ نہین معلوم اونکے کھانے پینے کا
کیا قاعدہ ہی مرنے جینے شادی بیاہ کی کیا رسم ہی طلاق
و نکاح کا کیا دستور ہی جورو کیونکر بیاہ لاتے اور وہ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں، نامور ڈاکٹروں، والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخونہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحب اور لاد وید کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ سکہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر دیا سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار دیا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہو بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہو بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جنکو جیسا آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا نرم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار دیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمر ۴۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور بڑے بال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھیں انہیں کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و انریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار دیا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھوں سے پانی جاتا رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال انریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار دیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ہے میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء میں جمع کیا گیا ہے

بات کو خوب جانتے ہین کہ اُنکا پاس بلحاظ ہم بزرگون کو بہت ہی مگر جب معاملہ انصاف کا آجاتا ہی اُسوقت سچ ہی کہنا پڑتا ہی اسواسطے حضرت ریاض کو چاہئے کہ وہ تہذیب کے دائرے سے نہ نکلین - آزاد - اور سچ کو او گھیان نہ سنائین - انکا قلم ہمیشہ پرجوش رہا ہی مگر شوخی کے ساتھ کبھی اونھون نے غیر مہذب طریق کو پسند نہین کیا - اب وہ کیون ایسا طریقہ اختیار کرتے ہین جس سے اونکی عزت مین کمی آنے کا اندیشہ ہی -

اصل داغ بڑے قسمت والے ہین کا کوئی شخص انکا طرفدار نہین ہی نہ کوئی شاگرد ایسی لیاقت رکھتا ہی جو انکی طرفداری کرکے چار سطرین بھی ایسی لکھے جو پڑھنے کے لائق ہون سکے خدا نے ریاض کو ہمدرد بنا دیا - اگر ہم ریاض پر حلف نہ دیتے تو پھر ساری قلعی فصیح الملک کی کھل جائے ابھی وہ کاغذ پرانے نہین ہوئے ہین جنکو ہم حافظہ مین رکھے ہوے ہین - مگر ہم یہ نہین چاہتے کہ حضرت داغ کے معاملات کو محفل مین لائین ریاض نے حد سے زیادہ سوانح عمری کی تعریف کی ہی دراصل یہ تعریف نہین ہی بلکہ ہجو ہے - اسواسطے کہ جس کتاب مین کوئی بات ہی نہو اور جسکا لٹریچر پیلے سرے کا بھدا ہو اوسکی مدح و ثنا کرنا ہجو مین داخل ہے - لوگ تو اسکو خوشامد کہتے ہین مگر ہم ایسی جرأت نہین کرسکتے اسلیے کہ ہم خوشامد کی کوئی وجہ نہین دیکھتے جب ریاض حیدرآباد گئے تھے اوسوقت کی بھی کوئی ایسی بات ہمکو نہین معلوم ہی کہ ریاض احسانمند ہوکر آئے ہون البتہ بھری محفل مین داغ نے ریاض کی بیحد تعریف کی اور اونکے کلام کو اُستادانہ کہا بھی - ع -

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

کیا ریاض کو اس بات کی کچھ شرم نہین ہی کہ جلوۂ داغ مین تمام شعرا کو داغ کا مقلد کہا گیا ہی - ایک لاعلم غیر مستند شخص کو ملک کیونکر ریاض کے خاطر سے مسلم الثبوت اوستاد مان لیگا -

جو فن شاعری کے اصول سے بھی ناواقف ہی اور جسکی شاعری معشوقون کی ہوائین پیدا کرتی رہتی ہی ایسی شاعری کا نام اگر ہرجائی شاعری رکھا جائے تو زیادہ مناسب ہے -

ہمکو امید ہی کہ ہمارے دوست حضرت ریاض برہم نہونگے اور ٹھنڈے دل سے ہماری بات مان لینگے - انکی شہرت مین دنیا سازی کا مادہ نہین ہی - اسواسطے اونکو صلاح دینا چاہیے کہ ایسی شاعری کو اونکے محب قدیم جناب دل [illegible] استعفا دین اور رفاہ اونکو بہت کچھ دیا ہی گھر مین بیٹھکر اللہ اللہ کرین ملک کی زبان پر داغ لگانے سے کیا حاصل ہوگا اگر یہ بات زیادہ بڑھی تو اُن معاملات کا سامنے آجانا مشکل نہوگا جس سے ساری اوستادی کی قلعی کھل جائیگی ہمنے جو یہ ریویو کا آغاز کیا ہی اسمین اُن معاملات کو الگ رکھا ہی صرف صرف اسیقدر ہمارا مقصد بتانا کافی ہی کہ جناب داغ کا تغزل اچھا ہی بعض بعض شعر اونکے بہت مزا دیتے ہین وہ شوخ طبیعت شخص ہین - یہ کیا کم تعریف ہی کہ ہم لوگ انصاف کرکے داد سخن دیدیتے ہین - اب اسکی کیا ضرورت ہی کہ آپ خواہ مخواہ اونکو خاتم الشعرا ... تمام جہان کا اوستاد ہی منوادین سہ

ہم مناتے ہین وہ نہین منتی
بات بگڑی ہوئی نہین بنتی

راقم - نیازمند قدیم - وسط ہند -

جلوۂ داغ

نمبر ۲

شاگرد رشید اوستاد کی داد سخن دینے مین ارشاد فرماتے ہین ہم نے بعض ناواقفون کے ایسے خیالات فاسد بھی سنے ہین کہ مرزا صاحب نے رامپور مین رہکر اور شعرا لکھنؤ کی صحبت پاکر اپنے اسلاف اور اپنے شہر کی طرز چھوڑ دی ہی - اور بالکل اہل لکھنؤ کے مقلد ہوکر وہین کی بندشین ہین کہ جو چلے وہین کی استعارے غرضکہ وہین کی روش اختیار کرلی ہی - حیرت ہی کہ ایسی اُلٹی گنگا بہانیوالے بھی ابھی تک دنیا مین موجود ہین اس خیال کے موید اگرچہ اب بہت کم نظر آتے ہین اور جو ہین وہ کبھی کبھی دلی زبان سے اسطرح سے کہہ جاتے ہین جس سے اونکا مطلب صاف ظاہر نہین ہوتا مگر ہم اس موقع پر مجبور ہین اور جو کچھ جواب ہماری راے ناقص مین اِن لچر اور پوچ خیالات کی بابت آیا ہی اوسکو بغیر ظاہر کیے نہین رہ سکتے

بجا ارشاد ہشتند - آپ ہزدوسن لڑین - سوانح عمری کیا لکھ بیٹھے ہین سارے ہندوستان کو جنگ و جدل کا اعلان دیا ہین - معلوم ہوا کہ اس سوانح عمری کی لکھنے کی صرف یہ علت غائی تھی کہ اوستاد پر جو حریفون نے داغ لگایا ہی وہ مٹایا جائے اسی وجہ سے آپنے اس بحث مین کئی ورق سیاہ کیے ہین جنمین سواے اسکے کہ اوستاد کی مدح اور زمانہ گزشتہ و موجودہ و آیندہ کی شعرا پر فضیلت دیجائے اور کچھ نہین ہی - اگر یہ بحث چھیڑنا مقصود تھی تو یہ بھی لکھنا تھا کہ وہ کون ناواقف ہین جنھون نے آپکو ایسا چھیڑا ایسا اُبھارا کہ آپ اوستاد کے بزرگون کا فاتحہ دیتے دیتے کشمیر اور بھانڈ بن گئے صنعت تضاد اور مسئلہ اجتماع ضدین مین تو آپکو کمال حاصل ہے دعوے یہ ہی کہ ہم نے ناواقفون سے ایسا سنا ہی اور پھر دو سطر کے بعد کچھ سوچ سمجھکر یہ بھی ارشاد ہی کہ گو آپ ایسے خیال کے مولد کم نظر آتے ہین - پھر طرہ یہ ہی کہ دلی زبان سے اسطرح کہہ جاتے ہین جس سے اونکا مطلب صاف ظاہر نہین ہوتا -

چہ خوش و خشک - ارے میان پہلے داب مناظرہ و مکالمہ کی کوئی کتاب پڑھ لی ہوتی پھر اس قسم کی بحث چھیڑی ہوتی اول تو ناواقفون کی بات کا جواب دینا یا برا ماننا حماقت ہی اور جب ایسے ناواقف کم رہگئے ہین تو پھر دعا کرنا چاہیے کہ یہ بھی نہ رہین اور دلی زبان کہہ جانے پر آپ گوش شنوا کو کیون اودھر متوجہ فرماتے ہین غرضکہ لچر اور پوچ خیالات پر راے صائب دینا بڑی عقلمندی ہی مگر آپکی راے بھی تو ناقص ہی وہی ہے (جیسا دعوی ہی) ہمکو بھی آپ کی اس راے ناقص پر کچھ موقع اعتراض کا نہین ہی مگر آپنے کئی ورق خواہ اس فضول بحث مین داغدار کیے ہین اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ ہم بہت اختصار کے ساتھ آپ کی ناقص راے پر صحیح راے قائم کردین تاکہ آپ اپنی راے ناقص کی گوشمالی کرسکین -

تنبیہ لاالف کے اصول کے خلاف مدح سرائی کا آپکو کوئی

ساحل مراد قریب ہے

حق حاصل نہین ہو اگر یہی بھری طرح سرائی آپ کرینگے تو یہی ملک سمجھیگا کہ حق شاگردی خوب ادا کیا اور چونکہ اوستاد بیاد سط ہی سمجھے ہین یہی نہین لکھ چلتے تھے بچو ہوا نے اوستاد کا کام خود انجام دیا - یہ کونسی عقلمندی ہے کہ آپ جو توقون کی بات پر اوبھتے ہین شیطان اگر انگلی دکھائے تو کیا فرض ہو کہ انسان اچھل پڑے لاحول پڑھ دینا چاہیے تھا معلوم ہوا کہ بات کسی سنکا کی آمدی تھی جسپر آپکو سوانح عمری کو ترتیب کی ضرورت لاحق ہوئی - کیا اچھا ناواقف تھا سیخ ایک ذرا سی بات کہکر آپ کو اتنا پریشان کیا کہ آپ جامے سے باہر ہوگئے بیہودہ بیہودہ باتون کا جواب دینا کسی صحیح دماغ کا کام نہین ہو مدتون سے ہم سنتے آئے ہین -

جواب جاہلان باشد خموشی

خیر آگے چلیے - ہجے کیجیے -

دوستیال کرنے کی بات ہو کہ جس اہل زبان و زبان دان نے ابتداء عمر سے ۲۳ - ۲۴ برس تک اپنی جگہہ پر مشق سخن کی ہو وہ دوسری جگہہ جاکر یکایک اپنی مادری زبان سے ایسا ناآشنا ہو جائے کہ اپنے مقلدون کی تقلید کرنے لگے اور حافظہ نباشد مگر ہم بھی تا بخانہ پہونچا کر رہینگے "

برخوردار اپنی مجازی پدر بزرگوار پیا اگر جان نثار کرین تو زیبا ہو اسواسطے اگر مورث اعلیٰ کی بڑائی ثابت کرنے میں قلم دوات کاغذ ہی کو تکلیف دی گئی تو کوئی اچنبھے کی بات نہین ہو -

ذرا ۲۳ - ۲۴ برس کو ملاحظہ فرمائیے - بقول آپکے ذیحجہ سنہ ۱۲۴۶ھ مین تو داغ صاحب تولد ہوئے اب سنہ ۱۲۴۷ھ سے آپکے عمر کا پہلا سال شروع ہوتا ہو سنہ ۱۲۵۲ھ مین قلعے کا داخلہ ہی اور سنہ ۱۲۷۳ ہجری قلعے سے اخراج ہوا اس حساب سے بیس سال کی عمر آپ کی ہوئی - گویا بیسوین سال جناب داغ صاحب رامپور آئے اور ذوق کی وفات کا سنہ تذکرہ مین ملاحظہ فرمایا جائے تو ثابت ہو جائے گا کہ کے سال کی عمر آپ کی تھی جب ذوق کا انتقال ہوا ہی یعنی آپکی

عمر صرف ۲۴ سال کی ہوگی جب استاد خاقانی ہند نے وفات پائی اسیدوجہ سے آپنے یہ تحریر کیا ہو کہ بجائے خود مشق سخن کی درخواست فرمائیے کہ استاد کے سامنے زانوے ادب تہ کیا اوستاد تھا کہان اور تھا کون اب فرمایئے کہ ۲۳ سال کی عمر کسکی تھی داغ صاحب کی ہوگی بلکہ داغ صاحب کے ہمراہ اگر کوئی آیا ہوگا تو اوسکی ہوگی -

اپنی جگہہ پر مشق سخن کی بھی ایک ہی کہی ایسا بھی ممکن ہو کہ خود ہی کوزہ خود ہی گل کوزہ اور شاید یہی سبب ہو کہ آزاد نے آپکے دیوباد پر کو اوستاد کے سامنے زانوے ادب تہ کرتے نہین دیکھا - اور اسپر یہ قوی دلیل ہو کہ ذوق کی وفات کے وقت آپکے اوستاد کی عمر صرف پانچ چھ سال کی تھی ورنہ کیا ممکن تھا کہ وہ ذوق کے شاگرد ہوتے اور آزاد اونکو ایسا بھول جاتے جیسا لوگ . . . بچون کو بھول جاتے ہین -

مادری زبان کی نسبت تو کوئی حجت آپ پیش ہی نہین کر سکتے اسواسطے کہ مان غریب کا جینک نسب و حسب نہ معلوم ہو یا یہ نہ معلوم ہو کہ وہ دہلی کی رہنے والی تھین یا پانوڈی کی جھجر کی پیدائش تھی کہ پانی پت کرنال کی اُسوقت تک یہ ثابت ہونا محال ہو کہ مادری زبان کی سند داغ صاحب کو ملگئی تھی مان کے زمانۂ زندگی کا حال تو آپنے عجب طلسمی فانوس بنایا ہو یہ بات شاید آپکو نہین معلوم ہو کہ دہلی لکھنؤ مین کس طبقہ کی زبان مستند مانی جاتی ہو اگر اس بات کا علم ہوتا تو اتنی بڑھ بڑھکر باتین نہ بناتے اور گریبان مین سر ڈالتے - محرم راز اور واقف اسرار نہانی کے سامنے ایسی بے تکلفی مناسب نہین ورنہ چوری چھپی کی باتون کا پہنا فاش کروانا ہو اور ہم نہین چاہتے کہ اُن باتون کو ملک کے سامنے پیش کرین جسکو گرامی شاعر نے بڑی خوش اسلوبی سے نظم کیا ہے -

ہان صاحب اہل زبان و زبان دان کی سرگزشت بھی عجیب گورکھ دھندا ہو تو آپنے بیس برس کی عمر مین رامپور کو رشک گلزار ارم بنایا اب ذرا حساب کے قاعدہ پر آئیے چھٹے سال تو قلعے مین آپ داخل ہوئے مگر دیسی کتابین صاحب غیاث اللغات سے پڑھکر آئے تھے (یعنی رامپور ہو آئے تھے) اور چودہ سال تک قلعے مین رہے وہان ہر قسم کی تعلم و تعلیم سے بہرہ یاب ہوئے - اور مادری زبان مین پختہ کار ہوکر رامپور آئے تو پھر آپ پر کیا اثر لکھنؤ والون کا ہو سکتا تھا بلکہ وہ سب گرگ باران دیدہ آپ کی تقلید کرنے لگے اور آپ سب کے پیش امام ہوگئے کیونکہ آپ نو عمر تھے اور رامپور مین ایسے وقت مین بڑی قدر و منزلت ہوا کرتی ہو اس لیے اپ کی بھی پوری پوری قدر کی گئی - (باقی آئندہ)

راقم - شوکت جنگ -

وضعداری بھی عجب چیز ہے

استقلال عجیب چیز ہو - ایک لکچرر صاحب نے شاید ناگپور مین اپنی لکچر مین بیان کیا تھا کہ اگر چھوٹی بات پر بھی قائم رہو اور استقلال کو ہاتھ سے نہ دو تو آخر کو تمہارا جھوٹ بھی سچ ہو جائیگا جسدن سے مینے یہ سنا تھا اسی چکر مین پڑا تھا حتیٰ کہ امتداد زمانہ نے مایوسی پیدا کرنی شروع کی تھی کہ کبھی دیکھنا چاہیے مدت العمر مین کبھی اسکی نوبت آئیگی یا نہین - الحمد للہ خدا کا کرنا کیا ہوتا ہو کہ فی الحال یہ شاہانہ تقریب کی بدولت یہ عقدہ بھی حل ہوگیا -

ایک تو خوش قسمتی یہ کہ باوجود ہیضہ و طاعون و دیگر حادثات ارضی و سماوی بلیان ڈوب ڈوب کے مین جان بچاتا رہا اور وہ زمانہ آگیا کہ اپنے شہنشاہ وقت کی تخت نشینی کی خوشیون کا سامنا ہو سکا اور دوسرے دعاؤن نے یہ خاطر خواہ اثر پیدا کیا کہ ہمارے شہنشاہ اچھے ہوگئے اور مسرت اور خوشی کا لہلہاتا درخت جو مُرجھا سا گیا تھا پھر سرسبز ہوا -

بات تو کون بڑھاۓ جن لوگون نے اس جشن کے صدقے مین کسیطرح کا نفع اوٹھانا چاہا تھا وہ بہرحال مزے مین رہے بہت سے اخبارون نے لندن کے جشن تاجپوشی کی خوشی مین تعطیلین منانے کا منصوبہ

ہوا کرتی چیچک ... زرد بخار کی بہ نسبت ... کہین زیادہ آدمی ہیضے ... ضائع ہوتے ہین فوج ... معرکۂ جنگ سے زیادہ خطر ... سمجھا جاتا ہو اسین ... اور باالآخر علاج کی ... ہی جسمین کے قبلینج ... اور اسہال کی دوا ... متحدہ مین نو ... کامیابی سے ... ہی بچون اور جوانون ... بعض مین جسمین ... رہی تھی ... ہر گھر مین ایک ... رہتا چاہیے - آج ... محافظ جان ... بنتی ہو -

باندھا تھا اوسوقت باوجود جشن ملتوی ہونے کے پھربھی تعطیل منائی جنرال والون نے تو کمال ہی کیا یعنی جن باتون کا پروگرام سوچا گیا تھا مین جشن کی تاریخ اور وقت پر سبھی پوری کین بہت سے سوداگرون نے جشن کی خوشی مین اپنی چیزون کی قیمت کم کردی تھی وہ سب ابتک کم کیے ہوے ہین آخر اس ضمیر قبل الذکر کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے بادشاہ سلامت جشن کیواسطے صحیح ہوگئے خدا نے چاہا بعد چندروز کے تمام رسمین خوشی اور مسرت کی ادا ہونگی اور جن باتون کو ناسازی مزاج نے چندروز کے واسطے روک لیا تھا حرف بحرف بلکہ کسیقدر زیادہ جوش وخروش کے ساتھ برتی جاوینگی۔ الغرض ہم تو سمجھتے ہین۔ استقلال ہی صحت عاجل کا باعث ہوا۔

راقم۔ خیرخواہ۔

پچھلی مین ترکی کے شکایات خطرناک بجھمین تو بہادر اس سے زیادہ ڈر ... ہیشہ لازم ... فوراً ... کرین جنہیں ... کی ... اور ... کی دوار مطابق ہدایات ... کیجانے تو نہایت ... موتر ... ایک بوتل ... فقط ... ہر ... کرتے

جناب بندہ کو کم فرصتی

کیون حضرت خیر تو ہی خدانخواستہ آپ کو کم فرصتی کیا مثنوز آپ کسی کے نوکر نہین۔ چاکر نہین۔ مزے سے کھانا اور سونا اور رونا رونا تھا۔ خدا نے رزق کا وعدہ بھی کیا ہو۔ مسلمان بناکے قناعت بھی سکھائی ہو۔ آپکو فکر وغم کیا بالقول شخصے جوہے کا کھٹکا نہ بلی کا غم بول بے مرغے کگڑون کون

ارے بھئی تم کیا کہتے ہو وہ دن لدگئے۔ سالہا سال ہوے اگلے وقتے وقتان مین یہ نعمتین تھین ابکمائی کیجائی نوکری چاکری کی فکر نہین۔ نہ سہی مگر یہ کیا کم ہی کہ آجکل اتنے کام میرے سر پڑ گئے ہین لوگون نے بیکار سمجھ کے ہر بات مین مجھی کو گھیرنا شروع کیا ہو اور خود مجھے بھی سرمنشا بننے کی ایسی خوشی ہو کہ کسیطرح انکار نہین کرسکتا۔ اوسکا نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ ... خدا آمر یری خدمتین میرے سپرد ہین۔ آئے دن بیگارین پکڑا جاتا ہون۔ یعنی تم جانو اونکی دیکھادیکھی مسلمانون مین بھی چہل پہل کی کچھ رنگ رنگاہٹ پیدا ہوچلی ہے۔

بس اب کچھ نہ پوچھو کمیٹیون جلسون کی وہ بھرمار ہے کہ دم لینا دشوار ہوگیا ہے کہین تو پولٹیکل معاملات کی انجمن صاحبہ سر نکالے ہوے ہین کہین سوشل اصلاحین زور کررہی ہین۔ کسی جگہ تعلیم نسوان اور پردۂ نسوان بے نقاب چلی آتی ہین ایک طرف یتیمون کی پرورش کا غوغا ہی تو دوسری جگہ نکاح ثانی کا جھگڑا ہے اسی ہنگامی مین حجاز ریلوے صاحبہ حاجیون کیواسطے سیٹی دے رہی ہین۔ اونکے کوٹلے پانی اسٹیشن لالٹین۔ ریل کی پٹری۔ سلیپرون کے بچھائے جانے کے لیے مجبوری سے ترکی کیطرح چندے کی ہانک پکار ہے آپ فرمایے ایک مین تنفس کس کس کام کو سنبھالون اوسپر ولگی بازون کو دیکھیے مسلمانون کے نکاح اور طلاق کے قاعدون کا جھگڑا نکال دیا۔ اول تو اتنی باتین میرے مجنون بنانے کو کافی تھین۔ مرنے تک کی مجکو مہلت نہین نہ تھی۔ اوسپر مرے پر سو درے یہ ہی اب فرمایے یہ باتین جو اس درست رکھنے کی ہین مین تو لالکر چاہتا ہون اپنی کاہلی کا انتہا چڑھاے بیکاری کی عینک مین عین پڑا رہون۔ مگر یہ ان ہادم فرصت مضامین سے جان بچے۔

اب آپ فرمائیے دنیا مین مجھ سے بڑھ کے کم فرصت کون ہوسکتا ہے۔ راقم۔ مسلمان۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

جناب پنچ صاحب۔ لون تو اپنے شہنشاہ کی تخت نشینی کی خوشی تسکو بھی مگر یہ بندہ گنہگار تو اس مژدہ نے فرمایہ پھولے نہ سماتا تھا کہ خطابون کا جب موسلا دھار مینہ برسے گا تو ممکن ہی اس فیاضی کی بوچھار ... لوگون تک پہنچ جاے متیدی جو ... اپنگے کیا عجب وہ بچاے جو ظفر لرستی کی قید مین چند ... جو ... بیڑیان ہین اونکو بھی رہائی ملے۔ مگر افسوس ہی اس ہنگام بہاری نے سب پھرسند کردیا خیر خطاب پانے والون کو اتنسو تو حسرو مایوس ہی نے پوچھا ہے یعنی خطاب بٹ گئے مگر ہم مایوس ہی رہے۔

لیکن قیدی ابھی تک بیم ورجا مین معلق ہین بقول شخصے ادھر کی نہ اودھر کی یہ بلا کدھر کی خیر اب اور کچھ نہین یہہ امیدوار اسی قید سے چھوٹے تو اپنی محرومی کی اشک شوئی ہوجاے

راقم۔ جو میر دہ مبتلا میرد جو خیر دہ مبتلا خیزد۔

نمبر ۲۵۲۔ بحکم جناب منصف صاحب بہادر ماونانو۔ عدالت خفیفہ۔

بچوساہ ولد گوپال ساہ قوم بقال ساکن قصبہ نانوخاص۔ مدعی

بنام

پربھو ولد سیتل قوم برزی ساکن شہر کانپور محلہ سفلی محال۔ مدعا علیہ

دعوے مبلغ ...

اشتہار

بمقدمہ مندرجہ عنوان سمن قطعی بنام مدعا علیہ واسطے حاضری ۱۴ مئی سنہ ۱۹۰۲ء جاری ہوکر بوجہ عدم پتہ واپس آیا بعدہ واسطے ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۲ء جاری ہوا بلا تعمیل واپس آیا سوم مرتبہ سمن جاری ہوا کچھ پتہ نہین ملا۔ بلا تعمیل واپس آیا اب مدعی درخواست دیتا ہی کہ بموجب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی کارروائی کیجائے تعمیل معمولی طریقہ سے مدعا علیہ پر غیرممکن ہے کیونکہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ پس حسب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی یہ اشتہار دیا جاتا ہی کہ مسمی پربھو مدعا علیہ تبین ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً خواہ مختارتاً حاضر عدالت مین ہوکر پیروی وجوابدہی مقدمہ کی کرے درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ کیجائیگی اور پھر کوئی عذر سماعت نہوگا فقط تحریر تاریخ ۵ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء۔

دستخط حاکم۔

بقلم ابوالحسن سمن نویس۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون ۔ نامور ڈاکٹرون ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑبال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سرخی ۔ ابتدائی موتیابند ۔ ناخنہ ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عام ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ سہ رخرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے ۔
المشتہر ۔ پروفیسر میا سنگھ ۔ الوو الیہ ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور ۔ پنجاب
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ الوو الیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہو بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہہ جانا ۔ دھند ۔ سوزش ہر قسم جو کہ آنکھ میں ہوتی ہے ۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا ۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے ۔
راقم ۔ ڈاکٹر ایم ۔ بی ۔ سانگلی صاحب بہادر ایم ۔ ڈی ۔ ایم ۔ ایس ۔ سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر
(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب الوو الیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۲۸ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے جسکی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پلکون پر بال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصے سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی ۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض کو سے کلی صحت پائی ۔ راقم ۔ خان بہادر محمد حسین خان ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و انریری مجسٹریٹ لاہور ۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔
(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ۔
راقم ۔ ڈاکٹر برج لال گھوس راے بہادر ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔ حال انریری سرجن گورنر جنرل ہند ۔
(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ الوو الیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ۔ راقم ۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے

او سے تاوان جنگ پر بچانا

خضاب عمدہ نایاب

یہ خضاب دو قسم کا ہے ایک کا رنگ سیاہ اور دوسرے کا رنگ سرخ حنائی جسکے استعمال سے بال بہت سیاہ و سرخ ہوجاتے ہیں جیسا خضاب ہونا چاہیے اور دو تین ہفتہ تک بیخوف اب تاب سے قائم رہتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ اور جسکی قیمت مبلغ ہے اور بال صفا صابون بے تعریف کا ہے اسکو بالوں میں گھولکر لگانے سے پانچ منٹ میں بال کیچڑ سے ہوکر گر جاتے ہیں اور بدن پر کوئی طرح کا داغ خراش تکلیف نہیں ہوتی جہاں چاہو وہاں لگا کر دیکھو قیمت ۳ اور ایک شیشی کا [illegible] [illegible] استعمال [illegible] [illegible] دکھلاتا ہے قیمت [illegible] [illegible]

(۴) جنتری سنہ ۱۹۰۲ء مفت

سال بھر کے استعمال کے لیے ضروری اسکا [illegible] [illegible] اور خوشخط [illegible] میں اسکی دستیاب ہوگی صرف [illegible] وصول ہونے پر مفت روانہ ہوگی جسقدر جلدیں مطلوب ہوں اوسیقدر قیمت بحساب فی جلد وصول ہونی چاہیے۔

راقم۔ [illegible] ایجنسی دہلی۔

اشتہار کتاب دولت باغبانی

یہ کتاب [illegible] میں مخفی نسخے اور مجرب قواعد و ہدایت باغبانی کے مندرج ہیں جنکو آجکل کے مالی نہیں جانتے ہیں مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانہ سابقہ میں باغات شاہی لکھنؤ میں ملازم تھا اور مسٹر طلیب صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئی ہیں واسطے شائقین باغ اور امرا کے جو اسکے قدردان ہیں شایع کیے گئے ہیں اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہیں یعنی قلمی آم (فصلی لنگڑا) کشمل بیجی امرود کا باغ لگانے میں بدرجہ نہایت نفع کمایا ہی چار بیگھے کے باغ میں آٹھ سو روپیہ سالیانہ کی آمدنی بعد ... ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبیں کسی میں جنگل اور او سر افتادہ زمین میں عملی تھانے طیار کرکے مثل خود رو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ میں باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو ترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمیں کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی پلیہنا (جڑ) لگانے اور پیوند باندھنے کے دو طریق جنسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلام تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بیدانہ ہوگا جملہ طریق قلم باندھنے کے مع نقشہ جات کل مشہور میوہ خوشنما جیسے گروٹن وغیرہ اور فصلی اور سدا بہار پھول کے درختان بیان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا نمائشی پھول پیدا کرنا فہرست ہاے جیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے تمام بحط انگریزی اور بیان زراعت دوب گھاس جسمیں نفع کثیر اور جسکی کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہیں اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری لگو بھی کرمکلا شلجم وغیرہ کا جسکے [illegible] [illegible] کلاں لذیذ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ پر ۲۶×۱۰ انچ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد ۱عہ روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت قدردانوں کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ اور سپرنٹنڈنٹ باغ کی ہے جو اس فن میں کمال رکھتے ہیں۔

اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور [illegible] لوگ دھوکا کھائی ہوکر ہیں اسکو ضرور منگوئیں اور اپنا مقصد دلی پورا کرین رقم اپنی جلد منگوائیں اور باغ مطابق اسکے لگائیں تو جلد تیار ہوگا دیگر وزیر جنتری برآورد تنخواہ ۵ روپے سے ہزار روپیہ تک جسمیں جنتری المکس سود برآورد مزدوری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دو سو برس کی شامل ہے یہ جنتری واسطے آسانی حساب ارباب تنخواہ ناظر بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بنانے اور بانٹتے ہیں نہایت کارآمد ہے قیمت ۲

المشتہر۔ منشی شمشاد علی ولد منشی وزیر علی اناو آباد۔ (محلہ بخشی بازار)

اکسیر اعظم

عصبی ضعف جس سے مادہ حیوانی ضعیف ہوتا ہے قوت مردانگی جاتی رہتی ہے۔ شباب کی بے عنوانیاں۔ عام ضعف قبل از وقت انحطاط۔ چستی کا کم ہونا ضعف بصر چہرہ پر جھائیوں دو دو زون کا نکلنا۔ بدخوابی۔ درد کمر۔ طرح طرح کے وسواس کا پیدا ہونا۔ پھرتی کی کمی خیالات کی تزلزل ضعف حافظہ۔ جریان۔ رگوں کا پھول جانا اضمحلال خاطر سانس کا پھولنا۔ اختلاج قلب۔ چہرے کی اداسی گردے اور مثانے کی تمام عوارض۔ غرضکہ آلات تناسل کی تمام شکایات جگر کی بیماریاں وغیرہ وغیرہ سب رفع ہوجاتی ہیں حال میں یہ تازہ نسخہ ایجاد ہوا ہے مریضوں کو کبھی ناکامی نہیں ہوئی مفصل حال ٹکٹ زرد لفافہ وصول ہونے پر لکھا جاتا ہے۔

المشتہر۔ پادری جان وسن نمبر ۱۶ سوہیلو مدوئی کنٹ انگلینڈ

اخبار کا نام بھی لکھنا چاہیے۔

مفت را چہ گفت

(قوت از دست رفتہ)

اگر مردانہ قوت کی کمی ہے تو وہ رسالہ منگالو جسمیں ام ڈی سی ایچ ام نے انحطاط اور رگوں کے موٹے پڑجانے کا بہترین اور اندرونی طاقتوں سے متعلق مخصوص الواب سستی کمزوری تیرہ بہدف علاج لکھا ہے یہ رسالہ ایسے ہی اشد ضروری معالجات میں بے نظیر ہادی ہے۔ طویل تجربہ کے بعد تحریر ہوا ہے یقیناً حکیم حاذق کی خدمت انجام دیگا۔ مختصر یہ کہ اگر مطابق ہدایات عمل ہو تو مردانگی کے جانے رہنے فقدان طاقت شباب کی بد پرہیزیوں کے خراب نتائج قبل از وقت بڑھاپے۔ رگوں کی پھول جانے کا لوگی سنسناہٹ۔ آنکھوں کی روشنی کی کمی۔ دل کی دھڑکن چستی پھرتی کی کمی۔ عام کمزوری۔ سرگرانی۔ رعشہ۔ جلد پر دودڑے۔ حافظے کا ضعف۔ مالیخولیا عصبی۔ گردے کی تکلیفوں۔ جگر۔ گردے مثانے اور آلات بول کی تمام خرابیوں کو حتمی طور سے دفع کردے۔ صرف طلبی کی درخواست موصول ہونے پر رسالہ بلا قیمت مفت روانہ کردیا جائیگا۔

پتہ "سوجن" برسل گارڈن۔ مقام بائٹن صوبہ سسکس انگلستان کافی ہوگا۔

(اس اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے)

ممیرے کا سُرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر یہ حکیم صاحبان اور راودیہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ نادر ممیرے کا سرمہ سفید اعلٰے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ محصول ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر مایا سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

تازہ سندات | اِن سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے | تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار مایا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عام آنکھ آنا کہتے ہین۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا نرم اور اس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ ایل۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار مایا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمر ۴۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھونکی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے اور پڑ وبال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انہین کرنے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار مایا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار مایا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

خلاصہ سوانح عمری پر تبصرہ

مرزا صاحب کی زبان پر لوگون کے خیالات

مرزا صاحب نے رامپور مین بکثرت شعرائے لکھنو کی صحبت مین لکھنو ہی کی طرز گویائی اختیار کی اور اہل لکھنو کی تقلید کر کے اپنی زبان کو درست کیا اور نہ کیونکر کرتے بڑے بڑے اساتذہ وہان موجود رہیں خود لکھنو کا سقلہ۔ مرزا صاحب دلی کے ایک طفل نابالغ یکیمی تھا کہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بناتے۔ اور حق تو یہ ہی کہ لکھنو والون ہی کے طفیل مین شاعر بنے اور یہ واقعہ اظہر من الشمس ہے وہ خود بھی اس سے انکار نہین کر سکتے۔ اگر لکھنو والون کا فیض صحبت نصیب نہوتا تو آپ بھی اپنے اوستاد اور اوستاد بھائیون کی طرح ایسے ہی شعر کہتے۔ ظفر

قیامت ہو گیا ہو چھوڑنا عشق
کل تک جو یقین نے تخفیف وقت تیری
دل ہوا تو نے جل عشق نہ کسی تیری
تیرے دیوانے کو مارے ہی یہ رو رہے تیر
کون سا سیہ ہی مانی ہوتا بان سمجھے
نہ کیونکر بات سے پہر ہی ایسی کی یون ہو
کبھی تو طلب حرف خواہش وصل آ دی
ہنسے ہو خوب اوسکی حرکتِ ہوئی

ایا ہی ایا ہا ایا ہا
عجیب کی ظفر اندر غ کو اور داغ کیا
بیچار ستم کا بھی ہو دیکھو دم جنگ مروڑ
کو دیکھ نام کو ادا کون کر نہ چھوٹے تیر
دیکھون ہوا پیر ہے مین قرآن تجھے
جیسے منظور ہو یہ ثواب ہون کہ یون ہو
یہان کیسا یہ دن زردی کی یون تجھ
جان پہچانی ہوئی آواز پہچانی ہوئی

ذوق ؎

یہ تنگنائے دہر مین منزل فراخ
مین کاٹ دون بہار وہم کو توڑ دے
ہون وہ لاغر کہ قامت ایک سی تیر

غافل نہ یاد اس حبس کو پھیلا سکے تو
یہ کیونکہ غیرت ہے کا تو توڑ دون
ہون گیا وہ نکلے ہوائے قفس کو تیر

مگر مؤلف صاحب الٹی گنگا بہاتے ہین کہ خود اسی مین غوطے کھاتے ہین۔ لکھتے ہین کہ جس اہل زبان و زبان دان نے ۴۷-۳۲ برس تک اپنی جگہ مشق سخن کی ہو وہ دوسری جگہ جا کر اپنی مادری زبان سے ایسا ناآشنا ہو جائے کہ اپنے مقلدون کی تقلید کرنے لگے یہ ناممکن ہے" ہم تھوڑی دیر کے لیے مانے لیتے ہین کہ ۳۲ برس مرزا صاحب نے دلی مین مشق سخن کی اور گیارھوین برس شعر کہنا شروع کیا اس حساب سے ۴۳ برس مرزا صاحب دلی مین رہے اوسکے بعد رامپور آئے اور رامپور مین مؤلف کا بیان ہی کہ ۴۰ برس طلازم رہے اور اب پندرہ برس سے دکن مین مین لہذا مجموعی آپ کی عمر ایک سو تین برس کی ہوئی۔ اور زائچہ ملاحظہ کیجیے تو اوسکی رو سے آپ کو تہتر وان سال ہی اب فرمائیے کہ وہ مشق سخن والے ۴۷-۳۲ برس کدھر گئے جناب مؤلف صاحب اسی کو غوطے کھانا کہتے ہین برا نہ مانیے گا۔ آپ اپنی رو مین ۳۲ برس کی مشق سخن تو لکھ گئے یہ ثابت کرنے کو کہ مرزا صاحب بنے بنائے شاعر دلی سے رامپور آئے تھے یہ نہ سمجھے کہ عمر کی میزان کیونکر پوری اترے گی اگر ایسی ہی دروغ گوئی کے پل باندھنے تھے تو تاریخ پیدائش اور سو برس مقدم کا بنا لیا ہوتا آپ کی باتین تو بالکل تار عنکبوت ہوتی ہین کہ ذرا ابھی ہوا لگی اور نیست و نابود۔

اب ہم صحیح حال بیان کیے دیتے ہین مرزا صاحب سولہ برس کے سن مین دلی سے رامپور آئے چالیس برس رامپور مین رہے وہان سے علیحدہ ہو کر ایک سال تک ادھر ادھر بیکاری کی حالت مین رہے اب پندرہ برس سے دکن مین ہین حساب لگا لیجیے تہتر برس پورے ہو گئے۔ دلی مین سولہ برس بھی علی الاتصال آپ کو نہین گزرے اس لیے کہ بقول مؤلف رامپور مین رہکر مولوی غیاث الدین صاحب سے فارسی پڑھی تھی۔ اگر گیارھوین برس سے شعر کہنے کا شوق تھا جب بھی اونکی شاعری کی عمر دلی مین پانچ برس سے زیادہ نہین ہوتی۔ یہ روشن دلیل ہی کہ وہ طفل مکتب دلی ۔۔۔ ایئے اور دلی کے مشاعرون کے وہ افسانے جو مؤلف نے تصنیف

کیے ہین سب شیخ چلی کی کہانیان ہین۔ دلی کا کہا ہوا ایک شعر بھی وہ پیش نہین کر سکتے۔ بکثرت شواہد موجود ہین کہ انکی شاعری کی بنا رامپور ہی مین پڑی اور جو کچھ آیا وہ اونکو لکھنو کی تعلیم سے آیا۔ اب وہ اسکے منکر ہین اور اونکے شاگرد لکھنو پر طعن کرین تو سوا اسکے کیا کہا جائے کہ ؎

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

مؤلف نے جو لکھا ہی کہ اپنے مقلدون کی تقلید کیون کرنے لگے۔ اسکا منشا یہ تو ہو نہین سکتا کہ مرزا صاحب کے مقلد اہل لکھنو ہون ہان یہ مطلب ہوگا کہ لکھنو دلی کی زبان کا تابع ہی مگر یہ مؤلف کی اعلی درجے کی دانشمندی ہے۔ اہل لکھنو خود زبان کے مجتہد اور کشور سخن کے فرمانروا اور زبان کے مصلح اور طرز شاعری کے موجد اور فن شعر کے معلم ہین اور انھون نے ملک مین کوس لمن الملک بجا دیا ہے اور تمام شعرا کی گردنین ان کے سامنے خم ہو گئی ہین۔ اسکو زمانے نے دیکھ لیا۔ جان لیا۔ مان لیا۔ پھر اونکو دلی کا مقلد کہنا بیوقوفی نہین تو کیا ہے۔ دیکھیے مؤلف صاحب آپکے چچا جان نے ذوق کے شاگرد مولوی محمد حسین آزاد دہلوی اپنے تذکرہ آبحیات کے صفحہ ۱۹ پر کیا لکھتے ہین "جب لکھنو دار السلطنت ہو گیا اور اوسکے ضمن مین زبان بھی دلی کی اطاعت سے آزاد ہو گئی۔ اس آزادی کی بنیاد۔ ناسخ۔ آتش۔ نصیر۔ خلیق وغیرہ نے ڈالی اور انیس۔ دبیر۔ خواجہ وزیر۔ اور سرور وغیرہ نے خاتمہ کر دیا" اور صفحہ ۴۱۸ مین ناسخ و آتش کی آمد ملک سخن پر اسطرح ظاہر کرتے ہین "اب وہ زمانہ آتا ہی کہ انھین خود صاحب زبانی کا دعوی ہوگا اور زیبا ہوگا اور جب انکے اور دلی کے محاورے مین اختلاف ہوگا تو اپنے محاورے کی فصاحت اور دلی کی عدم فصاحت پر دلائل قائم کرین گے بلکہ انھین کے بعض بعض نکتون کو دلی کے اہل انصاف بھی تسلیم کرین گے ان بزرگوارون نے بہت سے قدیمی الفاظ چھوڑ دیے اور اب جو زبان دلی اور لکھنو مین بولی جاتی ہے وہ گویا انھین کی زبان ہے" اب اس کے دیکھنے کے بعد کسی دہلوی یا داغی کا یہ منہ ہی کہ وہ لکھنو والون پر زبان کھول سکے۔ ہم اس بحث کو اس جگہ بڑھانا نہین چاہتے زبان کی اصلاح جو لکھنو والون نے کی ہے اور تمام ملک اس سے مستفیض ہوا ہے اوسکی صراحت ہو سکتی ہے مگر طول کے خیال سے ہم قلم انداز کرتے ہین۔ اہل زبان پر خود ہی روشن ہی مؤلف لکھتے ہین کہ جو باتین ناسخ سے رہ گئین وہ حضرت ذوق اور غالب و مومن نے صاف کین سبحان اللہ آبحیات اتنی بڑی کتاب دلی ہی مین لکھی گئی اور دلی ہی کے لکھنے والے ذوق کے شاگرد اور اسمین ذوق و غالب و مومن کے حالات کا کوئی جز نہ چھوڑا نہین گیا اول سے آخر تک دیکھ جائیے کہین اسکا پتا نہین کہ کسی نے زبان مین ذرہ بھر ترمیم کی ہو ترمیم و اختراع کا مادہ خدا نے اہل لکھنو ہی کو دیا ہے۔ ذوق و غالب وغیرہ کے یہان اگر پچھلے الفاظ متروک ہین تو وہ لکھنو ہی کا اثر ہے نہ یہ کہ انھون نے خود ترک کیا ہو۔ آبحیات شاہد عادل موجود ہے مؤلف نے تو ذوق و غالب ایک طرف مرزا داغ کی ستائش مین غضب ڈھایا ہی لکھتے ہین کہ اون کے بعد حضرت جہان اوستاد فصیح الملک نے جو کیا وہ موجود ہے" اللہ اللہ داغ بھی فضل الہی سے اس قابل ہوے کہ زبان مین کچھ دخل دین جنھین اپنی زبان سنبھالنا دشوار ہے۔ شاگرد رشید کے اس فقرے کو دیکھ کر یقین ہے کہ اوستاد خود جھینپ گئے ہونگے۔ جلوۂ داغ مین پانچ صفحے دلی لکھنو کی بحث پر سیاہ کیے گئے ہین اور خارج از آہنگ ایسی ہانکین لگائی ہین کہ مؤلف کی تضییع اوقات پر نہایت افسوس ہوتا ہی آپ فرماتے ہین کہ ہماری راے ناقص مین جو کچھ آیا ہے اوسکو ظاہر کیے بغیر ہم نہین رہ سکتے" بیشک آپ کی راے ناقص بلکہ انقص تھی کہ آپ ظاہر کیے بغیر نہ رہ سکے۔ آپ نے کی کوشش تھی کہ اوستاد پر لکھنو کا احسان اوستادی اٹھ جائے مگر استغفر اللہ آپ کیا اٹھا سکتے ہم نے اس احسان کی تجدید کر کے اور بھی لنگر

محبت مین سبھی یکسان ہین جسکی جس سے بن آئی

جلد
مشا
مشہ
اسکا
کی
کرم
کھلک

مؤا
کمر
وبار
الغ
نہیں
بھی
رو
کے
آئے
ہوتا
بیٹ
کیا
صو

ایک
دعو
کہنے
تک
چور
کہاں
بغیر
قہقہ
خوش
سہول
بھی
انشا
تو یہ
عمل
ضرور
اپنا
بڑی
معلو
کسر

پانچ ہزار روپیہ انعام
ممیرے کا سرمہ
پانچ ہزار روپیہ انعام
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور اودیہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرو فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ محصول بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔
المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہی بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہی بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگل صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر
(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑبال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھیں انہیں کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہی اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔
(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ہی میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہو۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء میں جمع کیا گیا ہے

جلوہ داغ

دو نمبرون کا حاشیہ

[illegible] نمبرون مین شاگرد رشید اور اوستاد کل کی بعض فقرہ بازیان پر کوئی نوٹ نہین دیا ہی اس لیے اونکا حاشیہ لکھنا ضروری معلوم ہوا تاکہ ناظرین دونون اوستاد شاگرد [illegible] سکے
[illegible] صاحب [illegible] مین فرماتے ہین [illegible] [illegible] اوستاد [illegible] نے [illegible] زندگی مین کیا [illegible] عزت [illegible] ابتک تمام شاعرون [illegible] صدر نشینی کا رتبہ پایا - یہی وہ قابل فخر سخنور ہے جس نے اردو زبان کو باوجود اسکی ابتری اور بے قدری کے جو ابنائے زمانہ کے ہاتھون ہوئی حد کمال تک پہونچا یا -

اور اگر ابنائے دہلی سے خطاب نہین ہی تو اس عبارت کا یہ مطلب ہی کہ جو ابتری اور بے قدری ابنائے زمانہ کے ہاتھون زبان اُردو کی ہوئی اسکو حد کمال تک داغ صاحب نے پہونچادیا -
شاباش واقعی سچ ہے ابتری کو کمال کا درجہ دینا - آپکے اوستاد صاحب کا خاص حق ہی ع درین چہ شک -
ع ہر چہ شاگرد آرد کا قد بیمیں ستی گردد
ایسا قابل اور فاضل شاعر دنیا کے پردہ پر نہوگا جس نے زبان کے نقائص اور زبان کی تباہی کو بدرجۂ غایت یعنی حد کمال کو پہونچادیا -
شاگرد رشید صاحب بات بھی کہدیتے ہین اور وہ نہ کہین قلم سے نکلتی ہی سچ بات ہی -

شعر و برق نہین شعلہ و سیماب نہین
کس لیے پھر یہ ٹھہرتا دل بیتاب نہین

شاگرد صاحب فرماتے ہین کہ - اگرچہ اب یہ مطلع دیوانون مین نہین رکھا گیا ہے مگر اہل نظر اس مطلع کو دیکھکر بارہ تیرہ برس کے لڑکے کی جودت طبع کا اندازہ کرسکتے ہین
ظاہر ہ اس شعر مین دو ایک بندشین پُرانے طرز کی ہین مگر ایک ایک حرف ایک ایک لفظ سے آمد ٹپکی پڑتی ہو یہی وہ باتین ہین جو شاعر کو اکتساب سے نہین اسکتیں
اسی مطلع کو کیکر بڑی منھ کی کھائی - کئی باتین چھپی چھپائی مین کھل گئین - اول تو یہ کہ جسوقت قلعہ معلی مین داغ صاحب تشریف لے گئے تھے اسوقت آپ کو چھٹا سال تھا - چند برس کے اندر آپنے - بانک بنوٹ تیر اندازی تیراکی فنون سپہگری وغیرہ وغیرہ کی تکمیل کی اور فارسی بھی پڑھتے رہے بارھوین سال آپنے جناب شیفتہ مرحوم کے دولت خانہ پر مشاعرہ مین یہ غزل پڑھی تھی جسکا مطلع یہ تھا -
مطلع جیسا کچھ ہی ظاہر ہی کہ خود بھی شعرا کے دیوانون سے الگ کر دیا -
۲- ذوق کی شاگردی بالکل غلط ہوگئی اگر شاگردی کا فخر حاصل ہوتا تو ضرور ذوق درست فرما دیتے -
۳- جودت طبع کی اسمین کوئی بات نہین ہو نہ آمد کی ہی اگر اسکا نام آمد ہے تو ع
آ فاتی کے باغ مین کو اجلال ہے
یہ جعفر زٹلی نے اچھا کیا + کہ مکھی کو مل مل کے بھینسا کیا
اور ایسے ہی لاکھون شعر آمد کے سانچے مین ڈھلے ہوئے موجود ہین -
یہ کون کہتا ہی کہ داغ کا یہ فن کسبی ہی اونکو کسب سے کیا واسطہ کیا غرض بلکہ اونکی مادری زبان ہے وہ پیدا ہوتے ہی شعر کہنے لگے تھے -

جس گھر مین وہ پیدا ہوے تھے وہ گھر انا شاعر تھا آپ لوٹرون کے شاعر ہین انکو اگر کوئی کسی کے تو اوسکی ہٹ دھرمی ہے سفاکی طور پر اگر قلعے مین انھون نے اوستاد ذوق سے کچھ سیکھ سا لیا تو اوسکی سند نہین ہے -
غرضکہ یہ مطلع پکار سے کہہ رہا ہو کہ اوستاد غالب حضرت ذوق جناب مومن - میان تسنیم نواب شیفتہ جنت آرامگاہ ظفر - داغ کے ساتھ بیشک الفت و محبت سے پیش آتے تھے اور داد سخن بوسہ بازی کے ساتھ دیتے تھے اس زمانے کے لوگون کا یہ گمان کہ اوستاد ذوق داغ کو غزل کہدیا کرتے ہین - سچ تھا ذوق کے سوا ایسا کلام کسکا ہو سکتا تھا - آگے چلکر ارشاد ہوتا ہی کہ اوستاد ذوق کے انتقال کے بعد معرکتہ الآرا مشاعرون مین آپ ہی آپ نظر آتے تھے - بلکہ یہ کہنا چاہیے تھا کہ آپ کے پہونچتے ہی محفل مین نور برسنے لگتا تھا -
شاگرد رشید گلفشانی فرماتے ہین
کہ ایک مرتبہ اصغر علی خانصاحب نسیم کے یہان غالب مومن ذوق اور تمام اساتذہ جمع تھے - آسمان کے لیے بیان کے لیے - طرح تھی -
داغ صاحب فرماتے ہین کہ مینے جو غزل کہی تھی وہ پھیکی تھی اسواسطے چھپا ڈالی جب اوستاد ذوق نے مجھسے اصرار کیا تو مینے کہا کہ مینے غزل کہی نہین انھون نے فرمایا کہ غیر طرح پڑھو - مینے یہ مطلع پڑھا ع

عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا
کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل نثار ہوتا

تمام مشاعرہ گونج اُٹھا صدائے مرحبا و آفرین بلند ہونے لگی اس سے پہلے مشاعرہ مین سکوت تھا اب سارا مشاعرہ چہکنے لگا - اوستاد ذوق بہت شرمندہ ہوے مرزا صاحب انکی ہرادا کو دیکھ رہے تھے - ذوق لاحول پڑھتے تھے - اپنے کیے پر پشیمان تھے کہ مینے اسکو کیون غزل پڑھنے دی اب مرا رنگ کیونکر جمیگا -
اس بات سے معلوم ہوا کہ ذوق کی شاگردی کا قصہ غلط ہی اگر شاگرد ہوتے تو یہ نا ممکن تھا کہ کم سنی کے زمانہ مین غزل کہتے اور اوستاد کو نہ دکھاتے ضرور دکھاتے اور جب غزل دکھاتے تو مشاعرے مین اُستاد سے یہ نہ کہتے کہ مین نے غزل نہین کہی ہے وہ نہ ٹوک دیتے کہ میان بازی بازی با ریش بابا ہم بازی - غزل تو تم مجھے دکھا چکے ہو اب پڑھتے کیون نہین ہو - بات یہ ہوگی کہ غزل درزل تو حضرت نے کہی نہ تھی - ولیعہد بہادر چونکہ شفقت پدرانہ فرماتے تھے انھون نے بچہ جانکر غزل دیدی ہوگی اس لیے کہ یہ غزل غالب غزل ہے اور ذوق کا یہ قاعدہ تھا کہ غالب کے رنگ کو پھیکا کرنے

کے واسطے بادشاہ کو ولیعہد کو اپنی اور شاگردون کی غالب کے
طرح غزلیات سے غزلین کر کر دیا کرتے تھے ۔
اگر یہ بات نہین ہی تو مشاعرہ مین جانا غزل کا جو مناسب
طور سے بلکہ وہی بات ہی کہ صاحب عالم کا کلام ترکو مین ملا جا
تا مرزا دشمن کر دیا اور یہی سچ بھی ہے اس لیے کہ یہ مطلع
ایسا نہین ہی جسپر اساتذہ لوٹ جائین جو ترک جاتین
نظم ... بوش ذائے استاد ذوق سرسجدہ ہون
اپنے کیے پریشان ہون ۔

صاحب عالم کی وفات کی تاریخ

غم فتح ملک سلطان یہ بلائے جان و دل شد
دوش مقام جنت زکرم گزم غفار
چو زداش سال رحلت دل دردمند رسید
بکشید آہ حسرت دو صد و دوازدہ بار

سبحان اللہ کیا تاریخ ہے کیا قطعہ آفرین باد مرحبا
جناک اللہ اس تاریخ کے واسطے حاشیہ یا شرح ضرور
چاہیے ورنہ کوئی بڑا شاعر بھی سن رحلت اس
تاریخ سے نہین نکال سکتا ۔
دو سو بارہ مرتبہ آہ حسرت بھی اگر مصرع سے نکال دی
جاوے تو کیا باقی رہیگا ۔ اور اگر حسب فرمان واجب الاذعان
شاگرد رشید دو سو بارہ مین آہ کے اعداد کو ضرب دینا
پسند کرتے ہین تو ایک بڑا نقص رہتا ہی وہ یہ ہے کہ
آہ حسرت کے اعداد کو ضرب دینا لازم آئیگا اگر صرف آہ
ہی ہوتی تو بیچاری کو بیوہ رانڈ سمجھکر کہین نہ کہین
کھپا دیا جاتا ۔ اب اس آہ حسرت کو کون کہان کھپاتا
پھرے اور طرہ یہ ہے کہ لفظ کشید کے معانی آپ ضرب
دینا قرار دیتے ہین جو کسیطرح سیاق کلام سے
مفہوم نہین ہوتے ۔ ہان ایک صورت ہی کہ جہان
کہین یہ تاریخ لکھی جاوے اوسکے نیچے یہ حاشیہ یا خانہ ساز
معنی بھی لکھدیے جایا کرین یہ تاریخ بالکل شیخ چلی کی
موضوعات و مخترعات کی ایک مثال ہے ۔
اگر کوئی مصرع کم ہو جاتا تھا تو وہ مرحوم لمبی تان سے برابر
کرلیا کرتا تھا یا دو لو مصرعون کو پرکار سے ناپ
لیتا تھا یا تاریخی اعداد کی کمی بیشی کو سہ

کچھ گھٹا کچھ بڑھا کے ہاتف نے کہا
کچھ ادہر سے جوڑ لے کچھ اودھر سے جوڑ لے

پورا کر دیا کرتا تھا ۔ کوئی شاعر تو سہ

یکشید آہ حسرت دو صد و دوازدہ بار

سے کبھی یہ خیال نہین کر سکتا کہ ۱۲۷۲ ہجری مین وفات
پائی ہے ۔
نہ کوئی قرینہ قیاس ایسا پایا جاتا ہی جو سہل اور آسان
طریق سے موصل الی المقصود ہو ایسی حالت [illegible]

کہا جاتا کہ نہین کی تاریخ ہی جب بچہ نا سمجھ تھا یا غم و حزن
مفرط کی باعث غلطی ہو گئی تو مان لیا جاتا اسواسطے کہ
مرزا صاحب اگر فرمایا کرتے ہین کہ میرے واقعات زندگی
مین یہ غم میرے واسطے جتنا گریہ تھا اور یہ سچ کہتے ہین ۔
صاحب عالی کی مہربانیان ناز و نعم مین رکھنا یاد کرکے
کون ایسا شقی ہے جو افسوس نہ کریگا ۔ مگر یہ غم بیکار ہے
داغ صاحب کی قسمت مین ایسے کئی غم اٹھانا بدے
تھے ۔ نواب شمس الدین خان ۔ صاحب عالم ۔ یوسف علی
خان و کلب علیخان کے غم و الم کو تو دنیا جانتی ہے اور
ان لوگون نے سوا فہرست لکھنا طول کلام ہو سہ

بھولے بھٹکے جو ترے گھر مین چلے آئی ہین
اپنی تقدیر کے چکر مین چلے آتے ہین

اس مطلع کو شاگرد رشید نے رامپور کے پہلے سفر
مین درج کیا ہے ۔ معلوم ہوتا ہی اس مطلع پر استاد کو
بہت ناز ہے ۔ یہ مطلع سوائے اسکے کہ صاف زبان
مین ہے اسواسطے جاہل شعرا کے پسند ہو اور کوئی
بات نہین ہے ۔ اسکو ذرا بہم وضاحت سے بیان
کرنا چاہتے ہین ۔
شاعر کا مطلب یہ ہی کہ ترے (معشوق) گھر مین ہم
جو بھولے بھٹکے آجاتے ہین گویا اپنی تقدیر کے چکر مین
آجاتے ہین ۔
تقدیر کے چکر کی معانی اگر داغ صاحب سمجھی ہوتے تو
شاید معشوق کے گھر کو ایسا نہ سمجھتے ۔ یہ محاورہ اس جگہ
بولا جاتا ہی جہان یہ کہنا اور دکھانا منظور ہوتا ہے کہ
ہم مصیبت مین ہین تکلیف مین ہین تقدیر کے چکر
مین پھنسے ہوئے ہین جس سے کسیطرح نکلنا نہین
ہوتا ۔
آپ معشوق کے گھر کو تقدیر کے چکر سے تشبیہ بالمثال
دیتے ہین ۔ یعنی تیرے گھر ہم کیا آگئے ہین ہم پر بلا نازل
ہو جاتی ہی سبحان اللہ معلوم شناسی کیون نہین استاد داغ
جہان استاد ہین ۔ مگر ہم بند (ملبل ہند) ہین خدا
جانے وہ کون معشوق مزاج تھا جسکے گھر کو آپ
تقدیر کا چکر سمجھتے تھے ۔ اگر کسی کمہارنی کے گھر کی تعریف
مین یہ مطلع ہوتا تو زیادہ مناسب تھا ۔

صفحہ ۲۸ سطر ۷

۴ ۔ اصولون مین ترمیم ہوکر آسانیان ہو گئین ۔
اسی لیاقت پر آپ غرا کرتے ہین اور استاد کو
معراج کمال پر پہونچاتے ہین یہ اصولون رہا یون
کو اغلاط اموراث سے کم درجہ نہین رکھتا ۔
اجی اصول خود ہی اصل کی جمع ہے اور جمع الجمع
اسکی جو نہ ہو سکتی نہ منتہی الجموع کا یہ قاعدہ بھی ذرا

صرف نحو تو پڑھو جیسا استاد کیطرح صرف فارسی دانی پر
ناز نہ کیجیے آجکل کی نسبت یہ دانی بچون کا کھیل
نہین ہے ۔

راقم ۔ شوکت جنگ ۔

داغ

مان لیا کہ داغ کا کلام اغلاط سے بھرا ہوا ہے ۔ پہلے
دیوان تک اونکی شاعری ہو چکی ۔ اب تو جو شعر اونکی
زبان سے صاف نکلجاوے تو جانیے کہ اوسکی خوش قسمتی
ہے ۔ انکو نہ اتنی نگاہ تھی نہ ہے کہ وہ اپنے کلام کے سقم
کو سمجھ سکین اور نہ کوئی شاگرد اونکا ایسا نظر آتا ہی جو انکو
ٹوک سکے ۔ بڑا افسوس اونکے تلامذہ پر ہے جب انکی
اپنی گویائی کا یہ حال ہی تو اصلاح طلب کلام کی مٹی کہانتک
نہ خراب ہوتی ہوگی ۔

(از جلوہ داغ)

جو دل دکھا رہا ہے مزہ ہر گھڑی نئے
آنکھون سے سو برس بھی دکھایا نہ جائیگا

سو برس مین بھی کہنا چاہیے تھا فقط سو برس بھی دکھایا نہ جائیگا
کافی نہین ہے ۔

خلق کے اعمالنامے چھین لونگا حشر مین
گم ہوا ہے ہاتھ سے قاصد کے دلبر کا جواب

دلبر کا جواب کچھ معنی نہین رکھتا مگر لو آسکی ہے کہ میرے
خط کا جواب جو دلبر نے لکھا تھا وہ گم ہو گیا ہی ۔ وہ اعمالنامہ
لوگون سے کیون چھین لین گے اس سے کیا فائدہ ہوگا
کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا مضمون ہے جواب خط اور
اعمالنامون سے کیا علاقہ ۔

آرام کے لیے ہے تمہین آرزو ئے مرگ
اے داغ اور چین نہ پایا فنا کے بعد

اور کے بعد اگر جا ہے یعنی اور اگر چین نہ پایا ۔ اچھا جملہ نا تمام
اور بالکل غلط ہی ۔ زبان ہرگز قبول نہین کر سکتی ۔

آئین گے بیشمار فرشتے عذاب کے
میدان حشر غیر کی تربت مین چاہیے

تربت مین میدان کا ہونا کیا سن مع الفارق ہی ۔

عرصۂ حشر مین اسطرح ہے گم مجھکو
اور پھر ڈھونڈتے گھبرائے ہوئے تم مجھکو

عاشق کے گم ہو جانے پر معشوق گھبرایا ہوا ڈھونڈتا
پھرے اسکی کیا وجہ ہے ۔

کوئی تو جنت مین مجھے صبر ذرا دے
تیری تو شکل وہ ہے نہ مین دون نہ خدا دے

کوئی سے یہ زبان نہین ہے صبر دینا مخصوص خدا

سکے لیے ہی۔ آپنے خطاب معشوق سے کیا ہی اور تسکین دینے کی جگہ صبر دینے کی درخواست کی ہی۔ یہ کہان کی زبان ہے کس ملک کی بولی ہے۔

چبانے لگے ہونٹ وہ بوسہ دیکر
یہ جھوٹے کو اچھی سزا مل رہی ہے

ہونٹ چبانا تو غصے کا پیچ و افسوس کی حالت مین ہوتا ہم معشوق نے خود ہی بوسہ دیا پھر ہونٹ چبا کیسا یہ کیا ہوا ہے۔

دو ہاتھ گر دست دعا سنا تھے دعا کے جانے
ہاے پیدا ہوے پاؤن مرے ہاتھون مین

ہاتھون مین پاؤن پیدا ہونا کیا امکان مین ہے جو مصنف کو افسوس ہوا ایسی شاعری جسکو بجز کسیطرح تعبیر نہین کر سکتا آپ ہی کا حصہ ہے اور پھر مضمون کا حاصل کیا ہے کہ ہاتھون مین پاؤن ہوتے تو دعا کے ساتھ دوڑ کر چلے جاتے۔

آخر مین دو شعر آپکے اور ملاحظہ ہون جنکے اوصاف قابل بیان نہین۔

شکایت دوست کر سکتے مین تیری کر نہین سکتے
نہین ایسا بھی ہو سکتا ہے ایسا ہو نہین سکتا
کب تک کھنچے رہوگے کب تک تنی رہے گی
کس کی بنی رہی ہے کس کی بنی رہے گی

مدعا قیم۔ ریویو نگار۔

دورۂ جناب حماقت انتساب نواب گول دو ہنو صاحب ادام اقبالہ

سپٹمبر کی آٹھوین دن ماہ رمضان کی ستئیس تاریخ اندھیرے پکھ مین جبکہ ظلمت جہل سفاہت و نادانی کی رعایت سے خفاش بغلین بجاتے پر پھیلاتے درباری لوگون کیطرح سیاہ ہوا مین پھرا کاٹے پھرتے تھے۔ بلی کی نسل کے سباع جنگلون مین اردلی کے چپراسیون کی چال دبے پاؤن گشت کرتے تھے۔ چیل تنتے کی جیڑ ملین تلچ گلا کا خطبہ جاتے تھین مرگھٹ اور قبرستان مین چڑیلون کے کانسفورنس اور جگنو مشعلین اور لمپ روشن کر رکھے تھے تو ہمارے محتشم الیہ طبعی رجحان کی کشش سے سیاٹ بحر عرف احمق آباد مین جا پہونچے۔ معمولی استقبال آو بھگت۔ حضوریین (یعنی تحمیق گری) خدا وندیدن (یعنی لاحبہ لوچی چاپلوسی) کے دستور اور وضع زمانہ کے مطابق نہایت فصاحت بلاغت حماقت کے ساتھ جس سے کوئی نتیجہ معقول مشکل سے نکل سکتا تھا۔ ملا ملاؤالدین عرف الو نے بچون کے دل دہلانے والی آواز سے اڈریس پڑھکر سنایا۔

نقل اڈریس

حضور والا تبار ممبران مقام وحشت آباد کے ستارۂ قسمت کی زدشتی کا اوج کمال اور کلاہ عزت کا تا بفلک الافلاک پہنچکر لٹو کی طرح رقص طاؤس مین ہیجو حضور پرنور کا نشیمن برائے چندروزہ اس جوار مین ہوا۔ فرحت اور انبساط بجاے اسکے کہ ہر خلا اور ملا مین مثل ہوا اور ریاح کے جاری و ساری ہوکر باعث قیام روح رواں ہو۔ بمصداق چون زر دمیر دو ممد حیات وجود یہ ہے آید مفرح ذات ہو۔ بھوشیش نگاہ آن حماقت مآب مثل آنکھ کے آگے ناک سوجھے کیا خاک! بنگاہ کے اندر بعبرت سراسر خاک بسکا موقع دامن مراد مین متمکن اور گوشہ نشین بصد ہزار عزت ہوا۔ جسکا اظہار صحیح یا غلط الفاظ مسلسل و گسستہ فقرات مین مثل دیوانے کی بڑ طول امل۔ ایکسلنسی یا ہیر عزنی اور بہ رجا رح سے بڑھکے ژولیدہ استعارہ یا بعید الفہم کنایون سے بھی مشکل اور ناممکن ہے۔ قلم مین طاقت زبان مین قدرت یہان کس الو کے پٹھے مین ہی۔ صرف مشتے نمونہ از خروارے و دانہ از انبارے محض خاطراً اور رسماً کیا جاتا ہے۔ جب برسات مین پانی دریاؤن کی طغیانی میکانون کا دھما دھم گرنا۔ پختہ عمارتون کا سربلند گرنا۔ قحط مین گرانی۔ بھوکے کوان۔ نہ پیاسے کو پانی۔ اپنے اختیار سے باہر ہے تو آپکا لیون پر افشان بجنان سفاہت پہونچنا۔ شعر

نواحی مین یہان کوچون کی سودا کی یہ حالت ہے
کہ جون عنقا آشیان گم کردہ لیستی مین پھر بھٹکا

اب برکتون کا شمار کشور اعتبار یہ اور وہ بھی غیر متناہی محدود احاطے سے باہر اور دل کی ہوسون کے بق و دق سپاٹ صفاچٹ ناپید اکنار دائرے سے خارج ہے۔ اوس کے اثر سے ہم بلاشک آج نہین کل نہین پرسون۔ اور اگر پرسون نہین تو قیامت تک کسی نہ کسی دن باوجود فرصت اور فراغ خاطر کے عنقا ہونے کے کسی نہ کسی طرح رضامند اور بہرہ مند ہونگے۔ جسوقت سے بحر کی ضروریات اور انتظام نظر ایکے دوامی ایکٹ کی رو سے چند چیزون کو ایسا قرار دیا گیا ہی جنکو موت حیات نفع نقصان۔ سود و زیان خیر و شر۔ خوشبو و بدبو ہمرنگی۔ دو رنگی باتون کیطرح مفید یا غیر مفید نہین قرار دیا جا سکتا اوسوقت سے رہی سہی عقل اور بھی گمنجکر ہو رہی ہے۔ اور یقین کامل ہی

گرمی سے آس گلستان کی ہوا
شاخ گل وہ ایک روز جھونکا کھائیگی

جسکو دوسرے الفاظ مین کہ سکتے ہین اور شاعرانہ استعارے کی دم بچہ کے اس دریا سے غیر مجاز سے کود تیرتے ڈبکیان کھاتے۔ پلے پار ہو سکتے ہین۔ کہ باغ کے پتے ایکدن موسم خزان مین گلخن مین جھونکے جائینگے اور وہی راکھ زنگار رنگ پھولون کی پنکھڑیون کے ساتھ ملکے کھاد بنیگی۔ اور عمر خیام کی رباعی۔

هر سبزه که بر کنار جوئی رسته است | گویا ز لب فرشته خوئی رسته است
پا بر سر سبزه تا بخواری ننهی | کان سبزه ز خاک لاله روئی رسته است

اور غالب کے شعر

سب کہان کچھ لالہ و گل مین نمایان ہوگئین
خاک مین کیا صورتین ہونگی کہ پنہان ہوگئین

کے مصداق پھر وہی دور تسلسل شروع ہوگا۔ اسوجہ سے ہم رغبت اور خاطر سے اس مرحلے پر لوٹ پڑے ہین۔ جب سے یہ خیال پیدا ہوا ہی ہم مین روح تازہ گویا پھونک دی گئی ہے۔ اب ہمارے خفقان صحت کا کیا پوچھنا۔ سب کچھ ہمارے اختیار مین ہے۔ مزاروں چیل کوے۔ گیدڑ۔ لومڑی۔ ہمارے مہمان ہو سکتے ہین۔ اب اگر خواہش ہے تو اسیقدر کہ چند ملک دنیا کے بجاے نئے جھاڑ۔ اور لاکڑے کے مل جائین۔ تاکہ لوگ انکو بہیل ٹھیل کے دنیا کے سر دنگو پانا شروع کرین۔ اور ستارۂ زمین کا کرہ اسطرح سے بڑھائین کہ کشش ثقل کو بھی ٹھیٹے لیے پھرنے مین لوکر لگ جائین۔ اور اگر اپنی سخت جانی سے کسیقدر کچھ بھی بچ جاے تو بجز چند موت کے جلوؤن کے خاک پتھر نصیب نہو۔ بلکہ الٹا خفت اور بدنامی کا ٹوکرا سر پر رہے۔ اگرچہ۔

عجب ڈھب کی بہ تعمیر خراب آبادیستی ہی
کہ پستی یان بلندی ہے بلندی یان کی پستی ہی

یہ نقص زمین کھودنے والونکا پیدا کیا ہوا ہی کیا وجہ ہیکہ لوگ مکھی کو ململ کے بھینسا بنانے کے شائق ہین وہان پہاڑون کو بھی غار اور گڑھے بنانے مین بھی بڑے انجینیر ہین۔ پس ان سب کو بلن چلا کے مسطح بنانا چاہیے۔ لہذا ہم لوگ عاجزانہ عرض معروض کرتے ہین۔

اول۔ ہوا کی روک ٹوک نہو۔
دوسرے۔ پانی کے تلوار کے کاٹ مین رتی بھر فرق نہ آنے پائے۔
تیسرے۔ آگ کی حرارت پانی یا اولے یا برف سے کم نہو۔
چوتھے۔ خاک جتنی بھاری ہے ہلکی نہو۔

جو واجب نہ تھا عرض کیا۔ جو فرض تھا بطور سنت ادا کیا

احباب کی فہرست سے نکالدین اس لیے ہم صرف
یہی لکھنا مناسب خیال کرتے ہین کہ آپ ہمکو سمجھا دین
کہ یہ اجتہاد کسطرح آپ ملک کو منوا سکتے ہین اور آپکے
کہنے سے کون مان سکتا ہے ہمارے اور زبان تو حضرت
داغ کو کوئی استحقاق نہین ہے رود بابی کی طرح ۔ بڑے
بولنے لگین اور حکم دیدین کہ آیندہ سے کوئی بابی نہ کہے
آئی کو آتی لکھیے اور ارشاد فرماوین کہ اب آب کا
لفظ الفظ ہی ۔ یا حروف روابط کو نکالدین یا کسی فعل
کو ساقط کردین جیسا وہ کررہے ہین ہمارے خیال
مین وہ خط وکتابت شایع کردینا چاہیے جو ابھی جوئی ہے
دونون اوستادون کی ہوئی ہے اس لیے کہ حضرت
ریاض کی تحقیق زبان اور شعر گوئی کے ہم معتقد ہین
اور اونکو ہم منشی صاحب کے تلامذہ مین گنتے ہین
انھون نے اپنا اطمینان گر کر لیا ہے تو ملک کا بھی
اطمینان کردینا لازم ہے ورنہ بقول اخبار وکیل کے
لوگون کو بدگمانی کا موقع ملیگا ۔ ہم جانتے ہین کہ ایسی
کچھ سقم رہ گئے ہونگے جنکو جناب ریاض نکا کر ملک کے
سامنے وہ کاغذات لائینگے ۔ اسواسطے کہ حضرت ریاض
اکثر اوقات جناب داغ کے کام آئے ہین ۔
داغ کی غزل گوئی کا ہم اعتراف کرتے ہین وہ اچھی غزل
لکھتے ہین اور اُنکے بعض شعر پھڑکا دیتے ہین مگر اس کے
ساتھ ہی وہ ہیت دکن سے گئے ہین زبان بگاڑ رہے ہین
وہ چاہتے ہین کہ اردو معلی کے قالب مین دکنی زبان
کی روح پھونکین ایک یہی شعر نہین ہے ہم بہت سا
کلام اونکا اسی صنعت مین دکھا دینگے اونکو یہ صنعت
معلوم بہت پسند آئیگی ۔
اوستاد ہی تو ٹھہرے جو چاہے کہین کون ٹوکنے والا
ہے ۔ جناب احسن مطلع انتخاب فرماتے وقت
اگر دلی لکھنو کی زبان پر اپنا محاکمہ پیش نظر رکھتے تو
کمان پکڑ لیتے کہ جو اعتراض اوستاد پر کیا جاتا ہے
(جسکا مین جواب دیتا ہون) وہ بالکل درست
وبجا ہے ۔ ہم تو جناب عنا کے انصاف کی تعریف
کرینگے جنھون نے بے دھڑک اعتراض قبول فرماکر
سرے سے مطلع سے انکار کردیا اور ٹھیک یہی ایک
جواب ہو سکتا ہے اس کے سوا دوسرا جواب ہی ممکن
نہین ہے ۔ مگر یہ جواب بھی اب اسقدر بحث بڑھ جانے
پر کچھ سرد ہو گیا ہے برسات کے موسم مین یہ جواب چل
نہین سکتا ۔ ہم کہہ چکے ہین کہ احسن نے داغ کو
بنایا ہے داغ عمر بھی نہین لکھی ہے اور بقول کسیا
گئے جو شعر انتخاب کیے ہین وہ سب پھیکے اور سست
زبان دان پر اعتراض جاننے والے ۔

حضرت داغ نے جرات ہے [illegible]
ہدایت کردی [illegible]
[illegible]
کوئی شخص ایسا نہین ہے جو اونکی اصلاح کلام کردیا
کرے ۔ جو لوگ اس فن سے واقف ہین
وہ اُنکی نظرون مین ابھی کسی گنے بیٹھتے نہین ہین ورنہ دستور
تھا کہ وہ غزل کہنے سے پہلے اُن لوگون کو سنا لیا کرتے
پھر لے لکری سے چھپوا یا کرتے ۔ حقتو انصاف پسند
ہین ہماری خود بھی یہی عادت ہے کہ اپنے کلام پر دوسرے
کی نظر پڑ جانے کو گناہ جانتے ہین یہی سبب ہے
کہ غلطے کھا یا کرتے ہین مگر اتنی غیرت بھی ہے کہ ہم کچھ
کہتے ہی نہین ہین یہ گوارا نہین کہ دوسرا اصلاح
دے اور یہ بھی پسند نہین کہ اعتراض ہو اسواسطے
یہی مناسب ہے کہ زبان سے کچھ نہ نکالین ۔
ہم اپنے دوست حضرت ریاض کے مقابلہ کے واسطے
بالکل تیار نہین ہین اسی واسطے ہمارے دوست نے
خاموشی اختیار کرلی ہے تاہم اس بجا طرفداری سے
باز آنے کے لیے ہم جناب جلال اور جناب فصاحت ۔
جناب منشی احمد علی صاحب شوق ۔ اور منشی ممتاز علی
صاحب آہ ۔ اور منشی سید محمد عسکری صاحب وسیم
سے اور نیز دہلی کے شعرا خصوصاً حضرت حالی ۔ اور
شمس العلما مولوی سید نذیر احمد صاحب بہادر اور
اڈیٹر صاحب کرزن گزٹ ۔
اور آخر مین جناب نواب احمد سعید خان صاحب
طالب سے عرض کرتے ہین کہ وہ سب صاحب
[illegible] اس مطلع کو ملاحظہ فرما کر تصفیہ فرماوین
کہ یہ مطلع کیسا ہے ۔ اور ذیل کے سوال کا جواب
عطا فرماوین ۔
(الف) یہ مسلم ہے کہ مطلع جناب داغ دہلوی کا ہے
(ب) اس مطلع کے دونون مصرعون کے آخر سے
فعل جو حذف کر دیا گیا ہے جائز ہے یا نہین ۔
(ج) زمانہ موجودہ کے طرز انشا سے ایسا حذف اچھا
تصور ہوگا یا کیا
(د) جناب داغ یا کسی شاعر کو یہ حق زبان پر حاصل ہے
کہ وہ ایسا کرے ۔
ہمکو امید ہے کہ ہماری اس تحریر کو اردو کے اخبارات
شایع کرنے مین تامل کو نہ دخل دینگے یہ ملک کے فائدہ
کی بات ہے اگر ایسا تصرف جائز ہو جائے تو ہمکو
بڑا فائدہ پہونچیگا اس لیے کہ رات دن دہلی لکھنو
کے زبان کے دائرے مین پھنسا رہنا پڑتا ہے اور بڑی
دقت پڑتی ہے آیندہ سے ہم ان دونون شہرون کی

[illegible] تقلید فرماوینگے آزاد وبیہودہ [illegible]
[illegible] امید ہے کہ ہمارے دوست حضرت ریاض
[illegible] ریاض الاخبار فرماکر ملک پر
احسان کرینگے تاکہ سب کی نظر سے گذر جائے
اور یہی توقع منشی جوالا پرشاد صاحب منیجر
اودھ اخبار سے ہے
راقم ۔ نیاز مند قدیم [illegible]

جذبات نادر

یہ کتاب اُن نادر و نایاب خیالات کا مجموعہ ہے جو اپنے
فلسفیانہ خیالون کے سبب مقبول عام ہو رہے ہین اور
جنھون نے قدیم اردو شاعری کی عظام رمیم مین ایک نئی
اور پرجوش روح پھونکدی ہے ۔ مصنف کتاب مشہور
روشن خیال شاعر منشی نادر علی خان صاحب نادر کاکوروی
ہین جنکے پر زور قلم اور قوت بیانیہ نے ملکی اخبارات
ورسائل مین مدت سے دھوم ڈال رکھی ہے اور نظم پروین
کے عنوان سے اپنی مقبولیت کا سرٹیفکٹ حاصل کرچکے
ہین ۔ ان تمام خوبیون پر قیمت کتاب صرف ۸ ہے اور مطبع
شام اودھ یا دفتر خدنگ نظر ۔ اور ورما بک ایجنسی [illegible]
لکھنو سے دستیاب ہوسکتی ہے ۔ یا خود مصنف سے بمقام
کاکوروی ضلع لکھنو خط وکتابت کرنا چاہیے ۔

لوکل علیہ الرحمۃ

اس دفعہ ماشاءاللہ خوب بارش ہو رہی ہے ۔ عیش باغ
کا لطف کچھ [illegible] اور مردون کے لطف کا نہیں کچھ
آج کل جھولون کی بدولت زندہ بلکہ زندہ دل ایک ہفتہ
اور ہفتہ کو خوب اٹھاتے ہین ۔
گذشتہ سہ شنبہ کی شب کو ایک سنار صاحب زیور کا
صندوقچہ ایک لڑکے کے سر پر رکھا کے دو برہمن ملازمت
کو ساتھ لیے رکابگنج سے مشک گنج جا رہے تھے بدمعاشون
نے اس بھاڑ کو دیکھ کر غالباً بچانا یا کہ بہت کچھ مال ہے
تو سنار کی جگہ ایک لوہار کی رسید کی یعنی لاٹھی
مارے صندوقچہ چھین کے راہی ہوئے ۔ ایک برہمن لاٹھی
کے مارے گری ۔ غضب بہت تعاقب کیا گیا ۔ بدمعاش تو
صندوقچہ پھینک بھاگ نکل گئے ۔ ہان برہمن لاٹھی
کھانے مین مجروح ہوئے اب اسپتال مین پڑے
سسکتے ہین ۔ پولیس سرگرم تلاش ہے

جلوۂ داغ

نمبر ۴

حضرت خاقانی کی دو سفرون کا ذکر شاگرد رشید نے فرمایا ہے ایک تو سفر کلکتہ جسکا حال ناظرین نے ملاحظہ فرمالیا کوئی اہم اور معتبر بات ان وہان پیش نہین آیا۔ گئے اور چلے آئے۔ بجز واقعہ عاشقی کے زندگی مین قابل تحریر تھا مگر خیال سوانحی تحریر نہین ہوا مگر ہم اوسکا ذکر اگر چھوڑ دین تو نہایت بے انصافی ہوگی جبکہ خود حضرت داغ سلمہ نے اوسی کے حالات مین ایک مستقل کتاب نظم فرمائی ہے جسکا نام فریاد داغ ہے۔ یہ سفر صرف بی منی جان صاحبہ کی شہرت زیارت کے وجہ سے مقرب الخاقان نے فرمایا تھا۔ آپ جانین شباب کا زمانہ ولولہ انگیز خیالات کا ہجوم نرغہ بیچ میان نواب خلد آشیان سا بھائی۔ یہ سامان موجود ہون لا پھر کیونکر جذبات روک سکتے ہین دہان ڈھائی مہینے بڑے لطف کے ساتھ گذرے ایسی حالت مین ملکہ خیال کرسکتے ہیں کون مہذب شخص یہ پسند کرتا ہوگا اور یہی سبب ہے کہ اتنی مدت قیام مین ایک بھی نامور مصنف کو نہین ملا جس سے اوستاد کو انسپکٹر پولیس کرایا جاتا۔ وہان پر جو پیچ داو پیش آئے دی ہے اوسکا ذکر فریاد داغ مین موجود ہے اعادہ کی ضرورت نہین ہے راز و نیاز ناز و انداز کی تصویرین اگر دیکھنا ہو تو فریاد داغ کو ملاحظہ فرمائیے اور اگر طوطی رابا زاغ ہم قفس کردند کا نقشہ دیکھنے کا شوق ہو تو بی منی جان صاحبہ اور مقرب الخاقان کے فوٹو ایک جگہ پر رکھکر تماشا دیکھئے۔ مگر یہ فوٹو نہو جو جلوۂ داغ مین چسپان کیا گیا ہے اس کے مصور کو یہ قدرت حاصل ہے کالی بدنما صورت کو حسین پری پیکر بنا دیتا ہے اور پریزاد و لغزیب شکل کو شتر بے مہار بھی کر دیتا ہے۔

دوسرا سفر مرزا صاحب کا دکن کا ہے اس سفر مین واقعات و حالات کا انبار چاہیے تھا۔ ساڑھے تین برس کے واقعات بیکار رہی اور پھر حیدرآباد کی جسکی نسبت خود مصنف صاحب کو بھی اعتراف ہے کہ یہان بڑی ثابت قدمی کی ضرورت حالت امیدواری مین ہوتی ہے ضرور عجیب اور عبرت انگیز ہونگے جنسے اور تمنا امید رکھنے والون کو سبق ملتا کیون ترک فرما دیے گئے۔ ایک کمال شاگرد رشید نے یہ بھی کیا ہے کہ اپنے اوستاد کو دکن مین کسیکا منت کش احسان نہین ہونے دیا۔ استقلال و ہمت کی تصویر کھینچی ہے شاید یہ استقلال و استقامت پدری ترکہ کا ہوگا اسواسطے کہ عورتین بالعموم غیر مستقل مزاج ہوتی ہین خصوص حضرت داغ کی والدہ مکرمہ انجہانی تو بہت ہی متلون مزاج تھین نواب شمس الدین خان صاحب بہادر مرحوم کو وفات پائے تھوڑا زمانہ بھی نہ گزرا تھا کہ زیر سایۂ عاطفت مرزا فخر الملک بہادر ولیعہد سلطنت کی طالب ہو گئین اور شرکت محل مشہور ہو گئین بعد تو لیسید چلی گئین۔ مگر مقرب الخاقان بیشک بہت بڑے مستقل مزاج

باہمت شخص ہین ممدوح کبھی ہمت نہین ہاری خود ہی فرماتے ہین

آج کل مین داغ ہوگے کامیاب

کیون مرے جاتے ہو دو دن کے لیے

اور ایسی ہی کئی جگہ بہت ہمت و استقلال پر دستاویزان نے کا لکھی ہی ہے۔

غرضکہ جناب ممدوح الشان نے بڑے طمطراق اور کر و فر کے ساتھ دکن مین بسر اوقات کا بندوبست رکھا۔

(باریابی کی تاریخ)

قدمبوس حضرت کا حاصل ہوا جب سے شوق سے ارمان سے

حضوری کی تاریخ پوچھین اگر یہ کہدو۔ ملے داغ سلطان سے

قبل اس کے کہ مادۂ تاریخ کی پہیلی اور صورت ۱۳۰۵ھ ہم بحث کرین ناظرین سے یہ بات عرض کر دینا ضروری خیال کرتے ہین کہ شاگرد رشید نے صفحہ ۵۲ سطر ۱۱ مین تاریخ گوئی کا ایک جامع اصول تجویز فرمایا ہے۔ [illegible] ہے کہ مادۂ تاریخ پورے مصرع مین بغیر تخرجہ و تعمیہ ہو۔ سامع سنتے ہی سمجھ جائے کہ یہ تاریخ کس تقریب کی ہے کس واقعہ کی ہے اور مادہ برجستہ بے تکلف ہو مرزا صاحب نے آج تک جتنی تاریخین فرمائی ہین سب اس اصول پر منطبق ہوئی ہین۔

ثلث

اب ذرا ارباب نظر غور فرمائین کہ یہ مادہ پورے مصرع مین ہو یا تین مین۔ اور یہ بھی انصافاً ارشاد فرمائین کہ اس مادہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ داغ نظام دکن سے ملے تھے یا کسی سلطان وقت سے بلکہ ان چارون مصرعون کو ملا کر اگر دیکھا جائے جب بھی یہ بات ثابت نہوگی کہ حضور نظام دکن سے ملنے کی تاریخ ہے۔ تیسرے اس مادہ مین ذم کا پہلو بھی موجود ہے۔ سلطان سے داغ ملے یعنی روپیہ پیسہ خلعت کی جگہ پر داغ نصیب ہوئے۔ یہ ہم جانتے ہین کہ آپکا تخلص ہے۔ اور اسوجہ سے کوئی عیب نہین ہے مگر بادشاہون کے دربار کے واقعہ نگار اور دور اندیش لوگ کبھی ایسا پہلو نہین اختیار کرتے جو ذو معنی ہونے کے سوا مذموم بھی ہو۔ اب ناظرین انصاف فرمائینگے کہ یہ تاریخ اسی اصول مفروضہ کے موافق ہے جسکو شاگرد رشید نے استاد کی اولیت مین تحریر کیا ہے۔

اب اصلاح بھی شروع ہوگی اور اوستاد بھی بن گئے۔ نوکر بھی ہوگئے اضافہ بھی ہوگیا لہذا ایک تاریخ رسید کی۔

ہوگیا میرا اضافہ آج دونے سے سوا یہ کرم اللہ کا ہے یہ عنایت شاہ کی

آج تک کی کہو ای داغ یہ تاریخ تم ابتدا آئی سا لچھی بالنسو لغو ہی ہے

اصول مفروضہ شاگرد رشید کے موافق مصرعون سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ اضافہ کس سرکار سے ہوا ہے کون شاہ صاحب ہین جنکی عنایت کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

مادۂ تاریخ اور بھی اُلجھا ہوا ہے۔ بالنسو کے بعد نقدی کا لفظ علمی قابلیت اور زبان دانی کی کافی دلیل ہے یا بالنسو خود ہی نقد رقم ہے ابتدا تنہا کی کوئی تاریخ نہین ہے نہ اس مادہ سے پتا چلتا ہے کہ ابتدا مین انکا

کیا مشاہرہ تھا اور اضافہ کس قدر ہوا ہے۔ ایسے مادہ کو اہل زبان تو تسلیم کرنے سے رہے البتہ۔ یا د اللہ کی دم بدم کے بہی بگانیو ضرور مسلم الثبوت استاد کہینگے۔

اب مرزا جواہر نگار بیگم صاحبہ کی تاریخ ملاحظہ ہو استاد کو حضرت سلامت نے بڑا کام بگڑ بنا نا چاہا ہے۔ مگر خیریت سے قلعی کھل جاتی ہے کھری تو تلمیح کی نہ تھی مگر تاریخ لکھکر اپنی تدلیس و تلمیح کے جوہر کھولدیے۔

پہلا شعر

شجاعت سخاوت ہمیشہ سے توام

وہ آصف مین پاسے وہ آصف مین دیکھے

اول تو سخاوت و شجاعت مین از قسم خاص آپکا انفرادی مسئلہ ہے۔ توام کے ساتھ ہمیشہ کا لفظ بھرتی ہے مسلم الثبوت اوستاد ذور یہ لغویت

دوسرا شعر

ادھر شیر مارے اودھر توڑے بخشے

خدانے یہ جرأت یہ ہمت عطا کی

یعنی ممدوح مین یہ صفات نہ تھے خدانے اونپر بڑا فضل دام فرمایا کہ اب اونکو ایسی جرأت و ہمت عطا فرمائی کہ ادھر شیر مارے ادھر توڑے کھولدیے۔ یہ ادھر اودھر کا مطلب کچھ سمجھ مین نہین آیا شاید دلی کی یہی زبان ہوگی جسپر بڑا ناز و فخر ہے۔ اجی میان وہ دلی گئی وہ لوگ گئے۔ اب اہل حرفہ بیچارے رہگئے ہین ایسی زبان کے کیا واسطہ اور جو لوگ دہان ہین وہ دلی کے بنین ہین۔

تیسرا شعر

عنان جب اوٹھالی تو پھر کون روکے

نہ ندی۔ نہ نالا۔ نہ جنگل نہ جھاڑی

دونون مصرعون مین اگر ترکیب کو دخل دیا جائے تو کوئی صحیح جملہ نہ بنیگا اور کوئی جملہ نہین بن سکیگا۔

مطلب یہ ہے کہ جب اشہب صبا رفتار کی باگ ممدوح اٹھا دیتے ہین تو ندی نالا جنگل جھاڑی کوئی اونکو روک نہین سکتا ہے۔ اب کون روکے کو ملاحظہ فرمائیے اور پھر دوسرے مصرع کی ترکیب ربط دیکھیے۔ یہ زبان دکن کی ہوگی دہلی مرحوم کو اس زبان سے کوئی تعلق نہین ہے یہ شعر یون ہوتا جب بھی معنے دے جاتا۔

دم سید یہ و کین تو تھوڑے کو اس کے

یہ ندی یہ نالے یہ جنگل یہ جھاڑی

ایک بات اور بھی قابل لحاظ ہے حضرت داغ کے شعر سے یہ مطلب استنباط ہوتا ہے کہ ندی نالے جنگل جھاڑی کا وجود ہی نہین ہے پھر ممدوح کو کون روک سکتا ہے کون کا استفہام اور دوسرے مصرع کی نفی ہمارے قول کے موئد ہے

ہوا یہ کسے شوق صید افگنی کا

نہ برسات مانع نہ گرمی نہ سردی

اول مصرع بالکل پوچ ہے۔ یہ ہونا چاہیے تھا کہ ایسا شوق کسکو

جشن تاجپوشی مین رعایا کی آؤ بھگت

ADVERTIZEMENTS

ممیرے کا سرمہ

مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام

سند جناب اسسٹنٹ [illegible] صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ جمہور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایتی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس [illegible] کی تصدیق فرمائی ہوکر یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بحال ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرا فی ماشہ بیس روپیہ عصری سرمہ فی تولہ ۸ خرچ بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے — تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عام آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مضافات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک نمبر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۱۴ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ لڑکی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پلکوں کے بال جھڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھیں انمیں کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی ورنہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھوں سے پانی جاتا رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لال گرس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ہے میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا گیا ہے

اس بیان کے بعد اسکی کیا ضرورت تھی اور یہ جملہ یہان کیونکر چسپان ہوتا ہی "ایک مرتبہ آپنے یہ رباعی لکھکر اعلیحضرت مین پیش کی" اچھے بُرے ملجاتے مین بازار مین آم | اب تو نظر آتے مین یہ سوا کے آم مرغوب و دلپسند والیٔ دکن | سنتے ہون کہ باغ مین ہین سرکاری انصاف پسند اصحاب سے گزارش ہی سوانح عمری کا بد مذاق بھی آپ لوگون نے دیکھا ہی کہ بیان تو میر دکی تعریف کا ہو رہا ہی دربار کا ذکر ہے یونی فارمکی بحث ہی - آمین آمون کی ہانک "ہاٹ مین بیٹھے رسیلے" سبحان اللہ کیا حسن بیان ہی نہ جانے رباعی کی کیلی کھولتا ہون اول تو رباعی یا نعوذ باللہ آم ہانک کر کھانا نہایت ذلیل بات ہے اور اگر یہ کہا جاے کہ آم بازار مین نہ ملتے تھے اور استاد بغیر آمون کے رہ نہ سکتے تھے تو باہر سے منگوا لیے ہوتے - اچھے بُرے آم ملنے پر بھی دوسرے مصرع مین یہ بتانا کہ اب آم دشواری سے نظر آتے ہین لطافت باکل سے پہلے مصرع مین یہ بات پائی جاتی ہے کہ آم بُرے بھلے ملتے ہین - دوسرے مصرع مین قحط سال کا بیان ہی یہ دشواری نظر آنا آنکھون کی بصارت کی کمی ثابت کرتا ہی - آمون کی کمی کو ثابت نہین کرتا ہی یہ دشواری نظر آتے مین - دلی کا محاورہ نہین ہی - اب آم نظر ہی نہین آتے - ثقات کی زبان ہی

چوتھے مصرع مین سرکاری آم کی خوب رہی ہی - اگر باغ کا لفظ نہوتا تو سرکاری آم پر کوئی حرف بھی نہ آتا (سرکاری باغ مین سنتا ہون کہ مرغوب و دلپسند والیٔ دکن ہین) یہ مطلب کا جملہ ہی باقی گئین سرکاری خدا جانے کہان کی زبان ہے -

شاید ایسا ہو کہ مضمون نظام دو سے شخصون کے باغات کی فصل مول لے کر صرف مین لاتے ہون ورنہ جہان استاد کبھی ایسی فاش غلطی نہ فرماتے -

اس کے بعد حضور پُرنور نے آمون کی کشتیان بھیجین اور داغ صاحب نے ایک قطعہ کے ذریعہ سے رسید بھیجی - یہ قطعہ غالباً کچھ قطعہ کا جواب ہی مگر ایک دو شعر بھی ایسے نہین ہین جنکو ہم ضیافت طبع ناظرین کے واسطے تحریر کرین -

شاہ نے دین آم بھری کشتیان "بحر عطا کیا ہی ہوا موجزن" معلوم نہین شاہ ایران نے دین یا شاہ انگلستان نے بھیجیز کی جگہ دین "خاص دلی کا محاورہ ہی - بھیجین - کا لفظ بیکار و فضول ہے - اگر ایک کشتی ہوتی تو شبہ ہوتا کہ دو چار آم رکھکر بھیجدی ہوگی جب کشتیان دین تو لامحالہ بھری ہونگی ایک دو مین عجب سمائی نہین ہوئی تو کشتیان دین

دوسرا مصرع کشتی کی رعایت سے ہوا اور یہ خاص رنگ اہل لکھنو کا ہے دہلی کی سادہ زبان مین کبھی یہ رعایت اور استعارے نہین ہوتے - ؎

کشتیون مین آم جو ہین رنگ رنگ
داغ کا گھر ہے آج رشک چمن

یہ اوستاد کا اجتہاد ہی کسکی مجال ہی جو ٹوک سکے - رنگ رنگ کے آم کی جگہ رنگ رنگ آم مین آپ کے اجتہاد کی دلیل ہے یا رنگ برنگ فرمایا ہوتا مگر خاص زبان رنگ رنگ کے آم مین حرف روابط و علامات کا حذف ایسے مواقع پر ناجائز ہی اور زبان کو بگاڑنے کی دلیل ہے - ؎

سرخ مین ہے نافہ خون کی بہار
سبز مین ہے سبز فصلون کی پھبن

آمون کے نام اصطلاح مین سبز و سرخا ہین سبز سرخ بالکل غلط برنگ کے اعتبار سے آمون کے نام ہوئے مین جیسے کرید کی شکل کے آم کو کریلہ کہتے ہین یا لکھنو کے سفیدہ ایسی صورت ہی کیا آپ کو نقی دکن والون کو اگر بتانا مقصود تھا تو کتاب مین قطعہ داخل نہ کیا ہوتا - ؎

اُفق دم مرغوب الذّ الثمر
ذائقے مین غیرت شہد عدن

ذرّہ عدن کی جگہ پر شہد عدن استاد کا اجتہاد ہے مجال دم زدن نہین ہے ذرا شاگرد رشید کی مداحی دیکھیے کہ کس پردے مین استاد پر حملہ کیا جاتا ہی شہد تو طائف کا مشہور ہی عدن مین شہد کی تعریف آج سُنی -

مجھکو یہ مصرع بہت آیا پسند
انبتہ اللہ نباتاً حسن

ناظرین اخبار مین جنھون نے قرآن مجید پڑھا ہی انھون نے یہ آیت پڑھی ہوگی -

انبتہا اللہ نباتاً حسناً

اور جو لوگ تھوڑی بہت صرف و نحو عربی فارسی کی جانتے ہونگے وہ یہ بھی سمجھ گئے ہونگے کہ نباتاً کی صفت یہان پر حسناً ہے - اسوجہ سے صفت اپنی موصوف کی تابع ہوتی ہے اور الف حسناً کا کسی صورت سے ساقط نہین ہوسکتا - زبان دانی کا دعوی تو اوستاد کو تھا ہی اب تصرفات اسقدر بڑھ گئے ہین کہ قرآن پاک کی آیات پر بھی تصرف ہونے لگا -

سبحان اللہ کیا مصرع آپ کو پسند آیا ہے خدا و رسول کا تو حکم ہے کہ قرآن مین شاعرانہ خیالات کا گذر نہین ہے نہ قرآن مین شاعرون کی زبان درازی چل سکتی ہے شاید اوستاد کو آصف الدولہ کے قطعہ تاریخ نے بیکردیا ہوگا - جنت النعیم مین ایک الف بڑھاکر مادہ پورا کیا ہی مگر یاد رکھنا چاہیے کہ وہان پر نظم قرآنی مین کوئی فرق نہین آتا تھا اور عبارت خبط نہین ہوئی تھی اور یہان پر صفت

بگڑی جاتی ہی - ہمکو اُمید ہے کہ آیندہ سے ایسے اجتہادات و تصرفات سے جناب فصیح الملک بہادر عزیز رہینگے - اور شاگرد رشید صاحب کو اگر کوئی دوسری سوانح عمری لکھنے کی ضرورت داعی ہوگی تو آپ اوستاد کی لیاقت کو بالنس پر نہ چڑھائینگے -

راقم - شوکت جنگ -

ضروری اطلاع

ناظرون کی خدمت مین التماس ہی کہ جسطرح حضرت داغ زبان دانی اور علوم و فنون سے ہمیشہ الگ تھلگ رہے ہین اوسیطرح ہم خوشخطی سے دور بھاگتے رہتے ہین اس لیے سیکڑون غلطیان کاتب سے ہوجاتی ہین وہ غریب ہمارے خط کو نہین پڑھ سکتا - بلکہ دوسری مرتبہ خود ہم بھی نہین پڑھ سکتے - اسواسطے تا اختتام ردیہ وقت اٹھائی جاے ہم ایک ساتھ سب غلطیان صحیح کردینگے -

راقم نثار - شوکت جنگ -

داغ

داغ کے متعلق اودھ پنچ و آزاد کے رعوان دھار مضامین آگ لگا رہے ہین بعض اور اخبارات بھی دخل در معقولات سے اس بحث مین حصہ لینا چاہتے ہین اونکا منشا یہ ہی کہ آزاد و اودھ پنچ کے صدقے مین ہماری بھی گرم بازاری ہو مگر یہ خیریت ہی نہ

"سوز دل پروانہ مگس را ندہند"

جناب ضیا دہلوی آفتاب اودھ کا اڈیٹر نے ہمارے اعتراضات کا جواب دیا ہی جو اودھ پنچ مین داغ کے اشعار پر کیے گئے تھے ہماری راے مین ضیا صاحب کا مطلب داغ کی خوشنودی اور اپنی قابلیت کا اظہار تھا وہ دونون باتین ایک ہی پرچہ سے حاصل ہوگئین داغ خوش ہوگئے اور آپنے میدان مار لیا اب آپ اس جھگڑے مین نہ پڑین یہ پڑھے لکھون کی باتین ہین علمی مباحث ہین یہان زبان کی باریکیان اور شاعری کے مسائل حل کیے جاتے ہین آپ کو اپنا گران بہا وقت ضایع کرنا کیا ضرور ہی جناب ضیا دہلی کے لسان الملک ہین یہ خطاب اگرچہ انھین کی زبان کا ہی مگر نہایت موزون ہی وہ اپنا نام اپنے قلم سے یون لکھتے ہین "لسان الملک حضرت ضیا دہلوی" او وہ مین آکر سب سے پہلے آپ کی زبان داغ کے مطلع پر کھلی ہی تحسین کیا کرنا کی بحث ہی - فرماتے ہین کہ یہ مہمل اور غلط مطلع داغ کا مطلع ہی نہین جناب موصوف نے جدت پسند طبیعت پائی ہی ایک ہی پرچہ مین آٹھ مقام پر آٹھ شعر اپنی تعلی کے لکھے ہین - اور بہین تجھو اڈیٹر کا لفظ تحریر فرمایا ہی اگر اڈیٹر کا لفظ لکھتے تو کیونکر معلوم ہی

جشن تاجپوشی میں پولٹیکل سرکس

نابینا کیواسطے دلوار ۔ باعتبار معدومی حسن بصر زبان پر ہونا باقتضائے حرکتی یہان مصرع اگر یون ہوتا تو مجھول بھیجتی ۔

مین عشق سے اندھا ہون وہ ہو حسن سے اندھا
دلوا پھر ا ہی ہونی دیوار کے آ گئے ۔
دھیر دو زمین ایک پیسہ بہت ٹھیک ہوتا ۔
گھر مین تو رسائی نہین لیکن مری تصویر
دیوار پہ حسینان سے دربار کے آ گئے

ایسے حسینون کے بوقت یا زنانہ گھرون کے اندر لگا لے جاتے ہیں جو تصویرین دروازے پر بنی ہوتی ہین وہ عموماً رواج ملک ہندی بدقوارہ ہوئے معالو سے گو ارتقا شون کے ہاتھ کی کھینچی ہوئی مور یا شیر یا کسی مذہبی دیوتا کی نظر بد یا آسیب وغیرہ کے خلل سے بچنے کے واسطے ہوتی ہین یا کہین کہین لنگور اور بندر کی تصویر بنا دیجاتی ہے معلوم نہین عاشق نے اپنے واسطے کونسی صورت مناسب سمجھی ہے دوسرے یہ کہ ردیف آ گئے بالکل غلط ہے اگر تصویر بنتی بھی ہے تو در پر جڑ کے در کے آ گئے ۔ ع

سو بار کئے تم نے ستم تھک گئے آخر
ایک بار تو ہو اور بھی سو بار کے آ گئے

یہان بھی ردیف غلط ہے یا تو زیادہ چاہیے یا پر چاہیے ۔ یعنی سو بار سے زیادہ یا سو بار پر ایکبار لازم تھا نہ کہ آ گئے ۔

کعبے مین ٹھکانا ہے نہ بتخانے مین اپنا
مر جائینگے جا کر در دلدار کے آ گئے

یہان بھی آ گئے غلط ہے ردیف دست وگر یہان نہین ہے یہان بھی پر چاہیے اسطرح کی غلطیان مبتدی کر سکتے ہین نہ کہ اوستاد فصیح الملک ۔ ان غلطیون کو دیکھ کے اپنا مصرع یاد آتا ہے ۔ ع ۔

ہے سبستان فارسی ہندی لسو و سلسا یکا

راقم ۔ نکتہ بین ۔

اوستاد تسلیم لکھنوی مدظلہ

مخزن الطاف و کرم ماڈیٹر اخبار اودھ پنچ تسلیم

آپکا پرچہ مطبوعہ ۳۱ - جولائی سنہ ۱۹۰۲ء ملا ۔ مجھ بیمار کی تصنیف یعنی حیات تسلیم پر جو ریویو کرکے میری عزت آپنے بڑھائی ہے حق تو یہ ہے کہ صرف عنایت ہے ورنہ مین ایک بیچارہ پوربی ہون ۔ دوسرے کہاں گیا اور کہاں لکھنو ۔ اور رامپور شکر ہے کہ مجھ سے یہ کام برا یا بھلا انجام پا گیا جو مجھ پر فرض تھا مین آپکے اس ریویو کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہون ۔ اور ساتھ ہی اُس کے عرض رسا ہون کہ یہ کتاب کتابت کے باعث محض غلط چھپی اور اکثر ضروری نوٹ بھی حق تصنیف لینے والے نے دخل بیجا کے ساتھ کتاب سے نکال ڈالا افسوس ہے ۔ یون تو مجھ پر احسان ہے اور یہ اور بھی خاص عنایت ہے جو صفحہ آخر مین اس کتاب کے معذرت بھی کی ہے اور غلطیون کے رہجانے کو تسلیم کر لیا ہے بہرکیف اگر حیات مستعار باقی ہے تو مین غلط نامہ بھی چھپواؤنگا اور بھی جن باتون کی صحت ہوگی لکھونگا چنانچہ جلد اول مین جتنے جلد دوم کا حوالہ دیدیا ہے ۔

ساری کتاب کے نوٹ دیکھنے کے بعد واقعات مین سر دست یہ دو غلطیان نظر آئی ہین جنپر مجھے خیال آتا ہے کہ نوٹ بھی شاید تھا ۔ کیونکہ اصل اور نقل وہی کتاب تھی جو مطبع مین چلی گئی ۔

صفحہ ۵ ۔ مین جو تاریخ شاہ ولی اللہ صاحب کی ہے یہ مولوی ولی اللہ صاحب ہین کہ علمائے فرنگی محل سے تھے تعلق نہین رکھتی یہ بزرگ اک بہرایچی نقشبند تھے ۔ دوسرے صفحہ ۲ - مین جو مصطلحات زبان اُردو کو شیخ اشرف علی صاحب اشرف لکھنوی کاتب مطبع نول کشور کی تصنیف لکھی گئی ہے ۔ یہ بھی غلط ہے یہ کتاب خواجہ اشرف علی صاحب اک دوسرے بزرگ کی ہے ۔ انشاء اللہ بار دوم مین اس کتاب کی تصحیح خوب ہو جاویگی ۔

تاریخ ۔ ۳۱ - جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کے اودھ پنچ مین استاذی المعظم جناب شیخ امیر اللہ تسلیم لکھنوی کے نام نامی کے ساتھ لفظ مرحوم کا چھپ گیا ہے ۔

خدا کا شکر ہے کہ اوستاد تسلیم مدظلہ زندہ ہین اور رامپور مین تشریف رکھتے ہین مینے اونکو عریضہ بھیجا تھا کہ اودھ پنچ مین اسطرح لفظ مرحوم کا چھپ گیا ہے لوگ مجھ سے تحقیق کرتے ہین باہر والون کے خطوط آ رہے ہین یہ کیا ہے ۔ حضور نے جو اُسکا جواب بھیجا ہے اوسکی مختصر عبارت مین درج ذیل کرتا ہون

محبی مشفقی زاد لطافکم ۔ بعد سلام سنت الاسلام ۔ عنایت نامہ آیا جس سے مختلف حالات معلوم ہوئے ۔ بھائی مین ابھی کہان مرا ہون زمانے کی مصیبتین ابھی کہان تمام ہوئین جو مجھے موت آتی ۔ ع

گردشین افلاک کو ہین دل دکھانے کیلیے
جیتی ہین تو ۔ چکیان اس ایک دانے کیلیے

ہائے اے ناقدر دانی اپنا عمر اوستاد زمانہ آج ایسا گمنام ہو گیا کہ لوگ مرحوم لکھتے ہین ۔ خدا میرے لکھنو کے باکمال بزرگون کو سلامت رکھے ۔ آپ حضرات خوب جانتے ہین کہ اسوقت جو عزت ملک الشعرا شیخ امیر اللہ صاحب تسلیم کی ہے کسی کی نہین ۔ مگر اون کی مجبوری نے اونکو گمنام کر دیا اونکی ضعیفی اور ترک تغزل نے اونکو جیتے جی مٹا دیا ۔ ورنہ وہ ابھی تک رامپور ۔ لالہ میان کی گلی کے اک مکان مین تشریف رکھتے ہین اور پنشن کا معاملہ چھڑا ہوا ہے مدار المہام صاحب رامپور نے کوئی حکم نہین دیا ہے ۔

کہان ہین میرے وہ قدر دان اور احباب جن لوگون نے بے مایہ شاگرد کو اونکے یاد فرمایا ہے ۔ اونکے دست خاص کا خط ملاحظہ فرمائین ۔ اور آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ مین جناب منشی سجاد حسین صاحب کو خط لکھونگا ۔ ذرا وہ ریویو والی تحریر بھیجدو ۔

خادم اہل کمال غلام اہل کمال ضمیر ابن بشیر الدین احمد عرش تلمیذ اوستاد تسلیم لکھنوی مصنف حیات تسلیم

از گیا ۔ مضافات عظیم آباد ۔

اودھ پنچ

چونکہ خاتمہ کتاب عمدۃ التاریخ معروف بہ ذیل تاریخ مین جناب تسلیم کی نسبت اعلی اللہ مقامہ فی الجنان تحریر تھا اس سبب سے اخبار مین مرحوم کا لفظ چھپ گیا اب بعد غور سے دیکھنے کے معلوم ہوا کہ وہ منشی انوار حسین صاحب سہسوانی سے متعلق تھا اور آپکا نام نامی منشی امیر اللہ صاحب تسلیم ہے ۔ خدا جناب موصوف کی عمر مین کرت دے

توکل علیہ الرحمۃ

آج کئی دن سے مینہ برسات مین بارش کا سلسلہ دفعۃً کھٹ سے ٹوٹ گیا ہے خشکہ کھانے والون کا ہوا اس خشکی پر خشک سے کھتے ہین دھان کو نقصان پہونچ رہا ہے ۔

آجکل حسن اتفاق سے صوبجات متحدہ کے لفٹنٹ گورنر اور بنگال کے لفٹنٹ گورنر سرجان اور ڈبرن صاحب بہادر شہر کی رونق کو دوبالا کرنے تشریف لائے ہوئے تھے تعلقداروں مین خوب چہل پہل رہی قیصر باغ کی بارہ دری مین نہایت شاندار بیکر تصویر رکھنے کی رسم بڑی دھوم دھام سے ادا ہوئی ۔

حل کلیات غالب

ہمارے مہربان مولانا حافظ احمد حسن صاحب شوکت نے جسوقت رسالہ پروانہ جاری کیا تھا ہمنے رائے ظاہر کی تھی کہ شاعری اور زبان پر بڑا احسان تجویز فرمایا ہے اور ملک کو اس زمانے مین جبکہ مختلف اسباب سے ایشیائی شاعری کیجانب توجہ نہونے سے ایک طرح کی لیاقت معدوم ہوتی جاتی ہے اسکی سخت حاجت تھی ۔ چنانچہ جو کچھ محنت و مشقت جناب مولانا نے اس جانب کی ہے ناظرین پروانہ اوس سے بخوبی آگاہ ہین آپنے کلیات غالب کا حل پروانے مین پہلے شائع کیا تھا اور وہ بھی خاص لیاقت اور معلومات کے ساتھ ۔ جو ہر شخص سے باسانی ممکن نہین ۔ اب وہی حل کتاب کی صورت مین شائع ہوا ہے ۔ اور مزید عنایت سے ایک جلد ہمارے دفتر مین بھی بھیجی ہے ۔ ہمارے نزدیک غالب کے کلام کے شیدائی اگر اسکو زیر نظر رکھین تو بہت سے مشکل جو غالب کے کلام میں بکثرت پائے جاتے ہین بڑی سہولت اور لیاقت سے ملجھے ہوئے پائینگے ۔

اہل ملک کو لازم ہے کہ اگر کچھ بھی لذت سخن کی چاشنی سے لذت گیر ہونا چاہتے ہین ایسے لائق اور نازک خیالون کی قدر دانی سے جرأت بڑھائین اور ایسی لاجواب کتابون کو ہاتھون ہاتھ لین قیمت صرف ہے جناب مولف سے بمقام میرٹھ دفتر شحنۂ ہند سے ملسکتی ہے ۔

انعام پانچ ہزار روپیہ

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل انگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

... انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ تامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی ... تصدیق فرمائی ہو کر یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ ... جاتا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت ... ہوجاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے ... فائدہ اٹھاسکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ ... تولہ محصول خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ ایلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ ایلووالیہ نے ایجاد کیا ہو بڑی بیش قیمت مفید دوا ہو بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جس سے آنکھ آجاتی ہین۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور ... پلکی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین ... مضر کیمیاوی شے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اُسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش ہونے کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب ایلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پلکون کے بال جھڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی ورنہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ ایلووالیہ نے تیار کیا ہو زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہو میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہو۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے

کلام شوق

قطعہ

بیٹھے کیا ہو شوق تحمل ہزار بار | لیکن کبھی عداوت ... نہیں گئی
ہوا اہل نصیحت اور دے بار ہا مگر | ظالم کی کجروی صفت ذات ... نہیں گئی
اُس دن بہ جہت ہو وہ کہ ... | نیچے کو شرم سے کبھی گردن نہیں گئی
ہو بیٹھے نصاف دل ... | مالش سے کلفت دل ... نہیں گئی
میری بلا سے گر ... | باران کو کیا جو تشنگی ... نہیں گئی
لگ ... نہیں رہا یا ... | آنسو کی بوند جانب دامن ... نہیں گئی
... | سینے کو کیا جو ... نہیں گئی
شہید ہی ... تو پھر ... | گو جیتے جی خرابی بدن نہیں گئی
... لیا ہے لحد میں منھ | رسی تو جل گئی مگر اینٹھن نہیں گئی

(شوق)

دلی کے دربار پر
میاں بیوی کی دو دو چونچیں

بیوی۔ اے دیکھنا۔ منھی کے ابا۔ ملکہ جو مرگئیں ابھی جگہ کون تخت پر بیٹھا۔

میاں۔ خیر تو ہے۔ رہین جھوبڑون میں خواب دیکھیں محلونکا۔ تمکو اس سے مطلب؟ قاضی جی کیون دُبلے شہر کے اندیشے سے۔

بیوی۔ یہ خوب ہمکو مطلب ہی نہیں۔ سب باتین تمہارا ہی مطلب ہو۔ ہم گویا آدمی ہی نہیں۔ ہمارے دل ہی نہیں۔ کیا ہم انگریز بہادر کی رعیت نہیں۔ مین نے ایک سیدھی سی بات پوچھی۔ تم نے تو ناک ہی لی۔ لگے منطق چھانٹنے۔ مجھے ہر دون کی ایسی۔ پیچ پاچ کی باتین زہر لگتی ہین۔ آدمی سیدھے سبھاو بات کہے۔ خیر جانے دو۔ بتاؤ۔ ہمین کیا خدا نے اتنی بھی عقل نہیں۔ کوئی منھی بچی نہیں۔ دودھ پیتی نہیں۔ اللہ رکھے دو بچون کی ماں ہون۔ ہم نے بھی سُن لیا۔ کل ہی کی تو بات ہے جمیا حلال خوری کمیٹی سے آئی تھی وہ کہہ رہی تھی ملکہ کا بڑا بیٹا بادشاہ ہوا ہے اور اس کی خوشی مین دلی مین بڑا بھاری دربار ہونیوالا ہے۔ اور خدا کو دیکھا نہیں۔ عقل سے پہچانا ملکہ کے بعد اور کون بادشاہ ہوتا۔ وہی اُنکا بڑا بیٹا۔ سُنتے ہین دلی مین بڑی دھوم دھام ہوگی سب راجہ بابو لاکھون آدمی جمع ہونگے ایسے ایسے تماشے ہونگے دیدہ و شنیدہ۔ تم نے ہم سے چھپایا تو کیا ہوا آخر ہمکو بھی ہماری سہیلی جمیا نے خبر دی ہی دی وہ کم بخت روز کمیٹی مین رپٹ لکھوانے جاتی ہے اُس نے بھی وہان اپنے چودھری سے سن گن پائی نہیں مجھے تو کانون کان خبر نہ ہوتی۔ بھلا تم اور ایسی بات کہتے۔ تم تو ناک پر دون مین چھپاتے۔ اچھی تم تو جانے جانے دو کہ ہم ہی جاوا اور ضرور جاؤ گے تم تماشا دیکھو اور ہم نہ دیکھین۔ اور کی۔ ہمکو ہائے مردوں کا کسیا دیدہ ہوائی ہو تو کوئی ایک گھڑی گھر مین نہیں ٹکتا اور ہم لوگ بندی کی طرح گھر ون مین ... ہمارا کچومر نکلے۔

میاں۔ ہوش کی تو اؤ۔ عقل کے ناخن لو۔ دیوانی ہو دیوانی بھلا اُس بھیڑ بھڑکے مین عورتون کا کیا کام۔ ریل مین وہ ریل میل ہوگی کہ بس جاؤ گی۔ گھُس کر جا مَین ہو جاؤگی۔ بڑی پسلی چور ہو جائیگی اور پھر وہان تل دھرنے کو جگہ نہیں مکان کہان ملیگا اور ہر چیز مہنگی سونے کے مول۔

بیوی۔ یہ میرے چوکش اور عقل سب برابر ہین۔ دیوانہ یہ کار خویش ہوشیار۔ آپ ہی مہربانی کرکے ذرا آدمیت کو کام مین لایے۔ بھیڑ بھڑکے سے مین گھبراتی نہیں آخر محرم مین تکیون تکیون سیر تماشہ دیکھتے پھرتے ہین یا نہیں۔ سر پر برقع ڈال لیا یہ جا وہ جا۔ عورتون کا کیا کام تو میری سمجھ مین نہیں آیا عورتون کا کچھ کام ہی نہیں۔ جہان مرد وہان عورت جہان عورت وہان مرد۔ خدا کی بات سے جوڑا ہی اوترا ہے۔ ریل مین تم تو تو ہیر تان کر سونے کی جگہ مل جائیگی۔ اور خدا کی شان ہمین دو انگل جو تنک لگانے کو بھی جگہ نہ ملیگی۔ مین تو جانتی ہون جو چار پیسے گرہ سے کھو لیگا اور کرایہ دیگا دی بیچ کھیت ریل مین رنڈ۔ نانا چلا جائیگا۔ بڑی پسلی چور کی بھی خوب کہی یہ تو بیچ دور یار۔ بڑی پسلی چور ہو گئے والی کی۔ گھٹنے والے کے رہتے سہتون کی۔ میری کیون ہوگی۔ اچھے تل رکھنے کی جگہ ہمارے ہی واسطے نہیں تو یہ ہزارون لاکھون آدمی کہان رہین گے۔ کہین نہ کہین سر چھپانے کو جگہ تو مل ہی جائیگی۔ مہنگی کی جو کہو تو یہان کونسا سستا سما ہے چار و ناچار یہی آگ لگی ہوئی ہے اور ہمین کیا وہان عمر بسر کرنا ہے دو چار روز رکیرد یکھ بھال کر اپنے گھر چلے آئین گے۔

میاں۔ مین تو اپنے دوست کے ہان جا اترونگا تم کہان رہو گی۔

بیوی۔ مین۔ مین بھی تمہارے ہی دم کے ساتھ ہون دال کو میش نہ بانٹے گا وہین کسی کونے کھدرے مین مین بھی پڑ رہونگی۔

میاں۔ نہیں نہیں یہ ممکن نہیں کہ مین تمکو کسی دوست کے گھر جاکر اتارون۔

بیوی۔ اچھا ممکن نہیں تو جانے دو۔ کیا ساری خدائی مین ہمارا کوئی دوست نہیں ہم بھی اپنی کسی نہ کسی سہیلی کے ہان اتر ینگے۔ اے لو مجھے خوب یاد آیا۔ شبراتن کنجڑن۔ لالن دھوبن اور کون اور کون میری بھی ان گنت بھلیان ہین مجھے جا سے کی کیا کمی ہے۔

میاں۔ تم تو سیدھی بات کو بھی اُلٹا ہی سمجھتی ہو۔ رسان سے سمجھایا تو تمہاری سمجھ ہی مین نہیں آتا۔ سچ کہا ہے کہ عورتونکی عقل ٹیڑھی ہوتی ہے۔ بندی خدا کی مین بیک بینی و دو گوش اکیلا چلا جاؤنگا یہ تمہارا گھنٹر اگ کہان لادے لادے پھرون۔

بیوی۔ سمجھ تو تمہاری اوندھی ہے۔ عقل کا تو تم دشمن ہو۔ سمجھ مین میری نہین آتا یا تمہاری۔ مین نے تو مردون کی جیسی اُلٹی کھوپڑی کسی کی دیکھی نہیں۔ اے جہان تم بیک بینی و دو گوش اکیلے چلے جاؤگے وہان یہ دو مینی و چہار گوش اکیلے چلے جانا ہمین فرق ہی کیا ہوا اپنے کیا بس گھول کر ملا دیا جو تم لے جانے کی حامی ہی نہیں بھرتے۔

اور تو خدا کی شان اب مین گھنٹر اگ ہوئی۔ ایک وہ زمانہ تھا میرے بغیر گھڑی بغیر کل نہ پڑتی تھی میرے بغیر ٹکڑا نہ توڑتے تھے۔ سچ کہا ہے مرد بڑے طوطا چشم ہوتے ہین اور مرد کی دوستی اور بنید کی دوستی برابر ہے۔ ہان ہان کیون نہیں اب تو مین گھنٹر اگ ہی ٹھیری۔ معلوم ہوا تمہارے دل مین بدی ہے۔ ہو نہ ہو اسمین کچھ اور ہی ...

بات جو دل تھی مین عقل سے پہچان گئی

وہان تمہارا ارادہ اکیلے مین خوب الٹے تللے اور گل چھرے اڑانے کا ہوگا سو خدا کی قسم یہ حسرت تک نہ ہوگا۔ جبتک میرے دم مین دم ہے مین تمہارے ساتھ جاؤن اور انشاء اللہ تعالی مقرر جاؤن۔ دیکھون تو مجھے کون روکتا ہے اور کون دھنتر اور سور ماہے۔ مین کیا اکیلی گھر مین پڑے سڑدن۔

میاں۔ اچھا تو بیوی خدا کے واسطے میرا پیچھا چھوڑو ابھی تو دلی دور۔ دربار کو ابھی بہت دن ہین۔ جب جانے لگین گے دیکھا جائیگا۔

بیوی۔ واہ واہ ہان ایسے بھرّ لون مین آنے والی نہیں۔ مین تو ہان یا نا ں دو لوک بات سنے سوائے تمکو ٹلنے نہیں دینگی تم ہو کس خیال مین۔ مجھے لگی لپٹی بات نہیں آتی۔ ایسی ملّو تو تم کسی اور سے کرو۔ مین تمہارے دم جھانسے پٹی مین آنے والی نہیں آخر مین کیا تمہارے مجاز (مزاج) سے واقف نہیں۔ اے لو دو اوپر بیس برس سے یون ہی میرا تمہارا ساتھ رہا۔ تمہارے ساتھ ملکون ملکون خاک چھانی اپنون کو اپنا نہ سمجھا تمہارا ساتھ دیا۔ پھر جیسا مین تمہاری خو بو سے واقف ہون دوسرا کون ہو سکتا ہے تمہین اللہ قسم۔ دیکھو ہمارے سر کی قسم دیکھا ہمین ہی کہے مین جیتے۔ چار امر وہ دیکھو۔ ہمین گا رہے اگر تم انصاف سے نہ کہدو۔ اگر تم کو سیدھی طرح چلنا ہو تو ابھی سے کہو کہ مین اپنا اختر بختر تو م جھلا گہنا پاتا درست کرون۔ چار کپڑے سلیقے سے رنگ رنگا کے گوٹا پٹھا ٹانک ٹونک لون۔

میاں۔ مجھے تو ہتیلی پر سرسون جمائی نہیں آتی سوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا۔ گھبرائی کیون جاتی ہو۔ ذرا چھری تلے دم تو لو۔ دربار کہا جا رہا ہے۔ مدتین پڑی ہین۔

بیوی۔ ہان ہان مین جانتی ہون تم مجھے ٹالا دے رہے ہو اور اور باتون مین اڑاتے ہو۔ مین جانتی ہون رمضان کی عید کے دن دربار ہوگا۔ اے لو ذرا انگلیون پر گن کے خدا تمکو

نیکی ہے یہ کون صاحبہ ہیں۔ مبارک ہو یہ تو آدھا ہو چکا۔ آگے خواجہ ثمن دین کا (خواجہ محی الدین کا) اس کے بعد جب شب برات کا کوئی حساب نہیں۔ جھٹ پٹ ہو جاتا ہے۔ اب ہاں رمضان تو وہ روزون کے سبب صبح و شام گزرتے تھے۔ تیرہ دن ہی گئے رہگئے میں نے ایسی کچی گولیان تھوڑی کھیلی ہین تمھارے جل مین آجاؤن۔ دیکھو خدا کی قسم تم ماؤ سے ہی (رشک کر) مین سر پٹک کر لہولہان کر دونگی اور تمھارا اپنا خون پی لی ایک نہ کر دون تو میرا نام نہین۔

میان۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ تم دربار مین جاکر کیا کروگی۔

بیوی۔ اے جو تم کروگے وہی مین بھی کرونگی۔ جو اللہ نے دو ہاتھ دو پاؤن تم کو دیے ہین وہی مجھے بھی دیے ہین۔

میان۔ تو گویا عورتین بھی مردون کے برابر ہو گئین۔ خدا کی شان۔ مینڈکی کو بھی زکام ہوا۔

بیوی۔ تو کیا اسمین کچھ شک بھی ہے۔ یہ بات تم کو آج معلوم ہوئی۔ کیا ننھے دودھ پیتے۔ اپنے منہ میان مٹھو بننا اچھا نہین معلوم ہوتا۔

میان۔ اچھا خیر یہ سب تو ہوا۔ بھلا یہ بتلاؤ کہ پردے کا کیا انتظام ہوگا یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔

بیوی۔ اوئی تو بہ اسی پر دعوائے لیاقت ہے۔ یہ منہ اور مسعود [illegible] معلوم ہوا بیچارے شہر کی تیغ بیگ تمھاری کھوپڑی کا مون تک اب تک نہین پہونچی۔ بڑی بوڑھی نے قدم باہر نکالا پھر کہان کا پردہ اور کہان کا کچھ۔ جنگل مین مور ناچا کس نے دیکھا۔ ہمین وہان کون پہچانتا ہے کہ اوس مین کس [illegible] ہوئی ہین۔ جو ہم پردہ کرین۔ پردہ تو اپنے ملنے جلنے والون سے ہوتا ہے۔

میان۔ تو یون کہو کہ تم طاق سا منہ لیے ہڑدنگی بنی پھروگی

بیوی۔ تو آج مین کیون ہڑدنگی ہونے لگی۔ جہان میں پھونگی کھلا منہ تو جس طرح تم جہاڑ ودار (داڑھی والا) منہ لیے پھروگے مین بھی پھرونگی۔ لیکن خدانخواستہ کسی کی چوری چکاری کی ہے یا کوئی بڑا کام کیا ہے جو میری آنکھ کسی سے نیچی ہو۔ تیرہ پلٹی میرے دشمن۔

میان۔ اچھا۔ تم ہی انوکھی گھر والی ہو یا کوئی اور عورتین بھی دربار مین جا رہی ہین۔

بیوی۔ (بگڑ کر) مجھے کسی سے کیا غرض۔ جائے کوئی جائے یا نہ جائے۔ میری جوتی جانے میری بلا جانے۔ مین کیا سارے جہان کے گن معلوم لیتی پھرتی ہون۔ اپنا اپنا دل ہے۔ اپنا اپنا شوق۔ اسمین کسی کا کیا اجارہ ہے۔

میان۔ اچھا۔ بیوی بجشو مرغا کنڈورا۔ ہو کر جیتے گا۔ تم جیتین مین ہارا (کان پکڑ کر) مین ہارا۔ اچھی کہیت ہارا۔ اچھا تو چلو بسم اللہ شوق سے چلو مگر خرچ برچ کی کیا فکر۔

بیوی۔ اے مجھے خرچ کی فکر کیون ہونے لگی اللہ تعالی تمکو میرے سر پر سلامت رکھے اللہ میرے سہاگ اور میری بادشاہت کو قائم رکھے۔

میان۔ خوش ہوکر۔ خیر۔ خرچ کا دیکھا جائیگا مگر مجھے ایک فکر ہوئی ہے مین ٹکوٹ تو بناؤن مگر خلق خدا کیا کہے گی کہ بیوی لاڈو میان کے گلے کا بار ہین۔ ساتھ ساتھ لیے پھرتے ہین۔

بیوی۔ (ہنس کر) پھر کچھ جھوٹ۔ گلے کا بار ہونے مین کیا شک ہے وہ تو خدا رسول نے گلے کا بار بنایا چار بیویون نے بنا یا۔ اسمین کچھ بری سہے۔ رہی خلق خدا۔ تو خلق کا حلق کسی نے تھوڑی پکڑا ہے۔ جتنے منھ اتنی زبانین رکھنے والے اپنے منہ سے بکین گے ہمارا کیا لین گے۔ کتے بھونکتے ہین ہاتھی چلے جاتے ہین۔ تم دیکھنا اگر اللہ نے بھی چاہا تو سارے دربار مین تمھارا ہی نام ہوگا۔ تم ہی پر انگلیان اٹھین گی۔ سبکی نگاہ تمہین پر جمے گی۔ وہ انوکھا جوڑا ہوگا۔ سارے دربار مین تم ہوگے۔ تمھارا نام ہوگا۔ اور ہمارا کام ہوگا۔ فلان صاحب نے پردے کی رسم پہلے توڑی اور پہل کا سہرا تمھارے ہی سر رہیگا۔ اور کیا عجب ایسی بڑی رسم توڑنے کی بدولت تمکو کوئی خطاب بھی ملجاے۔

غرض میان بیوی دونون راضی ہو گئے۔

من تو شدم تو من شدی   من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین   من دیگرم تو دیگری

دہلی کے دربار مین ابھی سے اس جوڑے کے لیے علیحدہ کالک اور ڈریہ بن رہا ہے۔ منجملہ اور تماشون کے یہ بھی ایک تماشا قابل دید ہوگا۔

دربار مین شریک ہونے والے اس نظارے کو ضرور دیکھین۔

سماقیم۔ ظریف الملک۔

ای۔۔۔۔ قدر اب نہین اردو زبان کی دیوان جلد کہہ کوئی ترکی زبان مین

یاران طریقت و شعراے یکرنگ کے پیرا لیے یار غار جنگ بتیس ہندوستان فصیح البیان مولانا اودھ پنچ صاحب شاعری کے وہ نایاب نقرے جنکو میرے خواجہ صاحب نے سنہ اسی نقرے فرمایا ہے نازک کے سامنے پیش فرما کر عرض رسان ہون۔ کہ اسطرف نقطہ کار اور شوکت جنگ اور ریوگار صاحبان کی نادر تردیدین متعلق جلوۂ داغ دیکھ رہا ہون مین اسوقت تک جلوۂ داغ کے موقع کی اسقدر سنو نہین سمجھا تھا جیسے وہ نکلے کیا آپ فرماتے ہین کہ ""الحمدللہ کہ مین لکھنؤ رہنے والا نہین ہون"" تو یہ تو بالکل حشو مین داخل ہو گئے۔ آپکے استاد داغ صاحب تو ہمارے لکھنؤ کی مدح کرین اور آپ انکی تردید۔ کیا آپ کو نہین معلوم کہ دہلی کے جو لوگ اہل لکھنؤ کو پورب والا بتاتے ہین۔ یون لکھ گئے ہین ؎

یہ ربی پیلے اور ڈاسے تھے زبان دہلی

لے گئے لوٹ کے سب شوکت شان دہلی

اس تصنیف نے ظاہر کر دیا کہ میان فرماتے ہین کہ دہلی مین اب کچھ نہین بقول اونکے اونکے گھر کے چراغ کا تیل تو ہم لوگون نے لا کر جلا ڈالا یہ تو خود اہل تعصب مین ہین۔ مین نہین سمجھتا کہ اس زمانے مین بدنام کنندہ نکونامے چند کی تعداد اسقدر بڑھ رہی جا رہی ہے کہین تو اوستاد کو تاریخ پر چڑھا دیا کہین اوستاد سے زد گئے یا اونکی ناک دانتون سے قلم کے کاٹ لی۔

یہ دوسرے بزرگ ہین میان شوق عظیم آباد کے ضلع کے شاعر ہمارے شہر کے نامی اوستاد تسلیم لکھنوی کے شاگرد ہین آپکا یہ دعوی ہے کہ مین فن شاعری مین خدا کی طرح بے عیب ذات ہون۔ خدا کی قدرت۔ کیا ذات ہین ""کے آمدی و"" کے پیر شدی۔ اوستاد تسلیم تو یون کہتے ہین ؎

کبھی سے کیا کرین دعواے شاعری تسلیم

یہ کام وہ ہے جو عمر بھر نہین آتا

آپکا یہ دعوی استادی آپ فرمانے باعث فخر نہین۔ اس کے لفظ سے خدا کی قسم [illegible] کہنا ہے۔ میان شوق کو بھی [illegible] خدا کی قدرت اونکے [illegible] اوستاد بھی ہمارے شہر کے مشہور شاعر اور نامور ہین یعنی جناب شمشاد۔ اونکی زبان پر بھی شاید یہ دعوے نہین۔ اگر وہ اوستاد فن یا عالم ہونے کا دعوی کرین تو زیبا بھی ہے۔ یہ بہت سنا جاتا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ میان شوق نے خفیہ مددون سے جناب شمشاد کے یا کسی اور کے کوئی کتاب [illegible] لکھی ہے اور شائع ہوے ہین اور اعلان کرتے ہین کہ بے دلیل نہین چودہ برس تک لکھونگا۔ اون کے ایک طرفدار صاحب ہاتھ مین تکول لے کر یہان بھی چندے کے لیے آئے تھے اون سے مین نے کہا میان شوق کی قابلیت ابھی نہین ہے غیرون پر وہ فضول تکیہ کرتے ہین اگر وہ کب مانگنے کے سوا مانتے تھے۔ مین نے یہ بھی کہا کہ آپ اونسے کہیے کہ وہ کسی عربی کتاب کا ترجمہ کرین یا اوسی کتاب کو لکھین اور اوسپر بطور ایضاح اردو مین ترجمہ بھی کر دین جو عام و خاص کے لیے مفید ہو مگر آنجناب نے فرمایا کہ اونکا بیان ہے کہ علما کی نظرون سے پھر کتاب گر جائیگی اور ہمکو ملحوظ فائدہ قوم کا نہین ہے بلکہ خیال یہ ہے کہ اپنی قابلیت دکھلائین۔ بتلائیے اس بوکھلاہٹ کا کیا جواب ہے سنو مگر مین جانتا ہون اور اکثر سمجھا چکا ہون کہ آپ خفیہ مددگار علما کے اتنا بڑا کام کیون اپنے سر لیتے ہین مگر آپنے ادھر اودھر کی باتین کرکے ٹال دیا مین نے اونکو خط بھی لکھا جواب کیسا محکمہ تک آگئے۔ اب مین یاران طریقت کی حضور مین عرض کرتا ہون کہ کیون نہین مجھے وہ لوگ ترکی زبانین دیوان کہنے یا لکھوانے پر مستعد کرینگے خیر نہ بائینی

کھاؤ پیو اپنا رہو ہمارے ساتھ

اپنا قابلیت دکھانے کا موقع ملنے چاہیے قوم اور سکونہ کے پیری چاہیے ترکی زبان کی تعیداس سے نکالی ہے کہ ایک ترکی پیرے بہان الی مرور فن مہمان ہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر وہ دو وقتہ پیٹ بھر تیجے اور چاہے بھی پلا بیئے تو مین ایکے جرود کا دیوان نذر دون سیجے ہان نہین کچھ نہین ہا کیونکہ یاران طریقت سے مشورہ سے بینا ضرور تھا ۔ فقط

بقلم

کہتا ہون سچ کہ جھوٹ کی عادت نہین مجھے

راقم ۔ ایک محقق سیاح متوطن لکھنؤ ۔

جلوۂ داغ

نمبر ۵

مرزا صاحب کے کل مرکا اور شعرا سے مقابلہ

یہ عبارت صفحہ ۹۵ کے حاشیہ پر لکھی گئی ہو جس کے مطالعہ کے بعد ہمکو یہ خیال ہوا تھا کہ حضرت داغ کے کلام سے شعرائے ماضی و حال کے کلام کا مقابلہ فرمایا گیا ہے مگر یہ خیال غلط نکلا ۔ خیالی اور ذہنی مقابلہ بھی نہین کیا گیا ۔ ارشاد ہوتا ہے ۔

"اسوقت اگر ملکی حیثیت سے دیکھا جائے تو تاریخی دنیا میں ہمالیہ اور ستارے سے زیادہ مشہور و معزز شاعر کم سے کم ہندوستان مین نہ نکلیگا" ۔ اس کم سے کم کی فصاحت اور موقع و مقام کو دیکھئے کہاں کہیت کی گئی ہے ۔

ہمارے نزدیک اسی بے ربط اور بے ڈھنگے طرز بیان کی داد دینے کے واسطے جعفر زٹلی یا شیخ چلی کا وجود اگر ہوتا تو وہ لوگ فصاحت و بلاغت کی مدح سرائی فرماتے ۔ "اسوقت" سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ شعرا پر آگے چلکر تعریف کی جائیگی مگر ایسا نہین ہے ناظرین آگے بڑھکر ماضی و حال و استقبال کے کل شعرا کو پستی کی حالت مین دیکھینگے ۔

تاریخی دنیا مین داغ سے زیادہ مشہور و معزز واقعی دوسرا نہین ہے ۔ اس لیے کہ پیدا ہوتے ہی اُنھون نے ایسی روشنی تاریخ عالم پر ڈالی ہے جسکی باعث بچہ بچہ اونکی لائف اور حالات و واقعات سے واقف ہوگیا ہے ۔ ہمارے نزدیک آپ کو ضرورت بھی نہ تھی کہ سوانح عمری تحریر فرماتے جو شخص تاریخی دنیا کے جھنڈے پر چڑھ رہا ہو اُسکے حالات زندگی لکھنے کی ضرورت ہی نہین ہے ۔

تاریخ عالم کے آپ بڑے ماہر اور واقفکار ہین ۔ یورپ عرب ۔ عجم ۔ ہندوستان مین کسی کو یہ شہرت اور عزت اسوقت حاصل نہین ہے کیا اچھی تاریخ دانی ہے ۔ یہ تعریف ہے یا ہجو ۔

"معزز" کی نسبت ہمکو کچھ کہنا نہین ہے اس لیے کہ جبتے ہوش سنبھالتے ہی ولیعہد سلطنت دہلی کی آغوش مین پرورش پائی ہو اور قلعہ معلی کی چار دیواری جسکا مسکن رہا ہو اُس سے زیادہ معزز کون ہوسکتا ہو ۔ واقعی کسی شاعر کی اماجان کے باوا جان کے باوا کو بھی یہ عزت نصیب نہین ہوئی کہ زیر سایۂ عاطفت مرزا فخر الملک بہادر امارت پائی ہو اور شوکت محل خطاب ملا ہو ۔ ذوق باوجود استاد شاہ ہونے کے بھی یہ عزت نہ حاصل کرسکے شاہ نصیر کی قسمت مین بھی یہ فخر نہ تھا کہ اُنکی مان بادشاہ کی زیر سایۂ عاطفت امان لیتین ۔ قلعے سے نکلکر باپ دادا کا گھر چھوڑکر رامپور مین فردوس مکان نے کسی کی آنکھ عزت دلتوقیر نہین فرمائی ۔ نہ کسی شاعر کو نواب خلد آشیان نے بھائی صاحب کہا جبکہ مقرب الخاقان کے پاس وجوہات وموجبات فخر و مباہات کے ایسی توی اور مدلل موجود ہون تو جسقدر دعوے وہ اپنی عزت و شہرت کا کرین کم ہے اور شاعرون کو یہ فخر ہی نہ نصیب تھا ۔

[illegible] آگے کیا ارشاد ہوتا ہے ۔

"امین شاہ ۔ [illegible] حضرت امیر خسرو سے اب تک اردو شعرا [illegible] مین اکثر اور بھی اساتذہ مشہور ہین مثلاً فیضی [illegible] ۔ فقیر آزاد ۔ میر ۔ سودا ۔ غالب ذوق ۔ مومن ۔ میر حسن ۔ ناسخ ۔ آتش ۔ انیس ۔ دبیر ۔ امیر وغیرہ مگر ان لوگون کا ذکر اکثر خاص طبقون مین کیا جاتا ہی ۔ عام طور سے بہت کم لوگ انکو جانتے ہین"

سبحان اللہ ماشاء اللہ کیا اچھی واقفیت و معلومات ہی ۔ جتنے نام آپنے گنوائے ہین خدائی شان دیکھیے کہ ان سب لوگون تمام دنیا جانتی ہو اور کوئی ملک ایسا نہین ہے جہان ان لوگون کا کلام نہ گیا ہو ۔ فیضی کو بیشک کوئی نہین جانتا صرف معدودے چند واقف ہین فیضی کو فصیح الملک بہادر کی ایسی شہرت اور عزت نصیب ہی نہین ہوئی اُنسے واقف کون ہوتا ۔ محمد جلال الدین اکبر بادشاہ غازی کو یہ بات نصیب ہی نہ تھی جو آج حضور نظام دکن کو حاصل ہے بس حضور کا استاد بہرحال مین اکبر بادشاہ کے وزیر اور پایۂ تخت کے شاعر اور حکیم وقت سے زیادہ مشہور و معزز ہوگا ۔

ذوق کے شاگرد بادشاہ دہلی کی عزت و حکومت کچھ تھی ہی نہین پھر ذوق کیونکر مشہور و معزز ہوتے یہ تاریخ دانی اور واقفیت عامہ کا ثبوت ہی ۔

وجہ اور سبب کیا معقول تحریر فرمایا گیا ہی یعنی ان لوگون کا ذکر خاص طبقون مین ہوتا ہے (اور داغ کا ذکر خیر عام طبقون مین ہے ؟) جو شخص عامی ہوتا ہے وہی مشہور اور معزز بھی ہوتا ہے یہ بات آج معلوم ہوئی معلوم نہین [illegible] سے آپ کی کیا غرض ہی اگر ثقات اور ذی لیاقت اشخاص مراد ہین تو ہمکو کچھ کہنے ضرورت نہین ہو ہمارا بھی یہ عقیدہ ہے کہ ان لوگون کو خاص اور ثقات مانتے ہین اور داغ کو خاص حلقے مین کوئی نہین مانتا ۔ جو شخص کچھ بھی علمی معلومات رکھتا ہو وہ ان شاعرون کو ملک کا فخر اور سبب ناز سمجھتا ہے ۔ ارباب نشاط اور عوام الناس کی زبان پر اگر ان لوگون کا ذکر نہین ہو تو ملک کو کچھ شکایت بھی نہین ہو ۔ زبان اردو کے جاننے والے تو سب ان لوگون سے واقف ہین کانکا ہندا جدن یا دہلی کی ڈوکنی جھونی اگر ان لوگون سے واقف نہین ہین تو کوئی موقع شکایت کا نہین ہے ۔ اور اگر استادی کا سرٹیفکٹ یہی لوگ دیتے ہین تو ہم ایک دوسرے شاعر کا نام لیتے ہین جسکی غزلون پر گویے اور ارباب نشاط جان نثار کرتے ہین ۔ سب لوگ واقف ہین کہ مضطر خیر آبادی کی غزلین داغ کی غزلون سے زیادہ گائی جاتی ہین ارباب نشاط اور گویے لوگ گاتے ہی ہین ۔ داغ پر مضطر کو اسوجہ سے فوقیت ہی کہ مضطر کا کلام صوفیان عظام کی جلسون اور محفلون مین بہت گایا جاتا ہی اور بڑی بڑی خانقاہون مین وجد و حالت طاری ہوجاتی ہے ۔ شاگرد رشید کی مسلمۂ کلیہ کے اصول پر مضطر سے زیادہ کوئی شاعر اسوقت نہین ہے اور وہ ایک ادنی شاگرد جناب امیر علیہ الرحمۃ کے ہین ۔

یہ بات بھی قابل قہقہہ لگانے کے ہے کہ شاگرد رشید صاحب کے پاس وہ کونسی دستاویز ہے جسکی بنا پر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ یہ شعرا مندرجۂ فہرست کو عام طور پر کوئی نہین جانتا میرے خیال مین آپ سید ہتے مارہری سے حیدرآباد چلے گئے ہین اگر سیاحت کی ہوتی یا تاریخین دیکھی ہوتین اور تذکرے پڑھے ہوتے تو ان شعرا کی شہرت و عزت پر آپ حملہ نہ فرماتے ۔ سوانح عمری لکھنے کے واسطے چھوٹی چھوٹی باتین لکھدینا کافی نہین ہین بلکہ معلومات کی وسعت درکار ہے ۔ یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کلام کا مقابلہ کس جگہ پر کیا ہو ۔ بیدھڑک تو چلا چلا کر کہہ رہا ہی کہ شعرا کے کلام سے مقابلہ کیا جائیگا مگر خبر ندارد دعوی غلط ۔ لکھتے کچھ ہین دکھاتے کچھ ہین ۔ بانگی اور ہے ۔ مال دیک خردہ ڈاس ۔ سرخی مین تو کلام کے مقابلہ کا دعوی ہو اور کتاب بھر مین کہین دو چار شعر بھی مقابلہ پر نہین پیش کیے گئے ہین ۔

"اور ایک امتیازی فرق مرزا صاحب کی ناموری اور ان اساتذہ کی شہرت مین یہ ہے کہ جسقدر شہرت و ناموری آپ کو اپنی زندگی مین حاصل ہوئی کسیکو نصیب نہین"

یہ امتیازی فرق بہت خوب بیان کیا گیا ہو گزشتہ زمانہ کے شعرا کو اُنکی حیات مین کوئی نہین جانتا تھا ۔ مرنے کے بعد شاگرد رشید نے نام گنوا کر شہرت عطا فرمائی ہو اس منطق کا کوئی جواب نہین ہے ۔ شاید یہ مطلب ہوگا کہ گزشتہ شعرا کو مرنے کے بعد شہرت نصیب ہوئی اور داغ کا نام بھی مرنے کے بعد کوئی نہ لیگا ۔ یہ سچ ہی ۔ ان لوگون کی شہرت اصول کے موافق ہے ۔ انسان کو ایسی زندگی بسر کرنا چاہیے کہ مرنے کے بعد لوگ یاد کرین ۔

ناظرین فیصلہ فرمائیے کہ یہ دعویٰ کیسا مدلل ہے جسکی کوئی دلیل نہیں ہے وہ کون سی دستاویز ہے جسکی بنا پر آپ یقین لا سکتے ہیں کہ شعرا ماضی کو انکی حیات میں شہرت نصیب نہیں ہوئی تھی۔ آگے چلکر یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ بلبل شیراز سعدی علیہ الرحمۃ کو جیسی شہرت حاصل ہوئی ویسے ہی ہمارے استاد گلزار ہند (بلبل ہند) کو حاصل ہے یورپ تک آپکا کلام پھیل گیا ہے دیسی اور انگریزی اخبارون نے چند سال پہلے اس بات کو ظاہر کر دیا ہے۔ اس کلیہ کے موافق جن لوگون کا کلام کسی یونیورسٹی مین داخل نہین ہوا ہے وہ شاعر نہین ہو سکتا اردو کا وہی مسلم الثبوت استاد ہے جسکو یورپ کے لوگ سند دین اور کیمبرج و آکسفورڈ مین سرٹیفکٹ حاصل کرے اس لیے کہ یورپ سے زیادہ مستند اور محقق زبان دان آج اردو کا کوئی نہین ہے۔ فارسی کا وہی شاعر ہے جسکو انگریز سند دین عرب کا وہی ادیب مانا جائیگا جسکو ہندوستانی سند عطا کرین۔ کاش آپنے اُن اخبارات کی عبارت نقل کی ہوتی تو ہم بتا دیتے کہ اصل بات کیا ہے۔ یورپ تو شیخ چلی اور جعفر زٹلی کے کلام اور ملفوظات کو بھی یورپ مانتے ہین۔

اس کے بعد ایک لطیفہ آپنے تحریر فرمایا ہے "کہ ایک صاحب اپنا کلام سنا رہے تھے کسی نے داد نہ دی نہ کوئی صاحب مخاطب ہوے تو ان شاعر صاحب نے کہا کہ حضرات ذرا اس شعر کو سنا اس تقاضے پر لوگ متوجہ ہوے اور وہ شعر پڑھوایا اسی اثنا مین ایک صاحب نے پوچھا کہ شعر کس کا ہے اسیر ہمارے دوست نے کہا کہ حضرت داغ کا ہے وہ لوگ ہمزبان ہو کر بولے کہ اگر اونکا ہے تو سبحان اللہ پھر سنایے۔"

شاگرد رشید نے اس ذہنی اور خیالی کہانی سے اوستاد کی اوستادی ثابت کرنا چاہی ہے مگر یہ خیال نہین رہا کہ اوستاد مین بٹہ لگتا ہے۔ اول تو وہ لوگ ایسے نافہم تھے جو اوستاد زمانہ کے کلام کی جانچ نہ کر سکے اور ایک ادنیٰ شاعر کے شعر کو داغ کا شعر سمجھ لیا۔ اور داد دی۔

دوم یہ کہ داغ کا کلام ہی ایسا ہوتا ہے جو ہر فرد بشر کے کلام سے میل کھا جاتا ہے زید بکر عمرو جو چاہے اپنا کلام سنا دے اور لوگون کو یقین دلوا دے کہ یہ جہان اوستاد کا کلام ہے۔ ہمکو یاد ہے کہ فریاد داغ ابھی چھپ نہین چکی تھی ایک صاحب کے پاس مسودہ تھا وہ اتفاق سے ریاست جاورہ کو آے اور ہمارے دوست منشی زین العابدین خان صاحب شہید مرحوم کے ہان فروکش ہوے ایک دن صحبت مین اُنھون نے وہ مثنوی اپنی طرف منسوب فرما کر سب کو سنا دی اور سبنے اوس کو تسلیم بھی کر لیا اسواسطے کہ اونکی شاعری کی انتہا و ابتدا سے سب واقف تھے اور مثنوی کی شاعری اونکی شاعری سے کچھ آگے نہ تھی آخر ہم نے ابتدا مین عرض کر دیا کہ حضرت اب کہین ذرا سنبھلیے کہ یہ داغ کی مثنوی ہے اور آجکل مطبع مین طبع ہو رہی ہے۔ جب یہ حالت داغ کی شاعری کی ہے تو اسپر فخر کرنا اور لطائف و ظرائف مین اوسکو جگہ دینا کمال دانشمندی ہے۔

شاگرد رشید کی بدولت جہان اوستاد بہت فائدے مین رہے مین ہر جگہ پر شاگرد نے استاد کو شاعری سارٹیفکٹ ایک نئے عنوان سے عطا فرمایا ہے۔ فرماتے ہین "ہمنے خود امتحان کیا ہے۔

عوام کے سامنے اور شاعرون کے نام لیے کسی نے کبھی نہ پہچانا جب مرزا صاحب کا نام لیا تو سبنے کہا ہان صاحب تم نے سنا ہے ایک شاعر کا نام ہے جسکی غزلین بہت گائی جاتی ہین" اس تقریر دلپذیر سے شاگرد رشید کی فن جاگرنی کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے سوانح عمریان یونہین تحریر ہوئی ہین۔ عوام سے اسکا دریافت کرنا اور انکا نہ پہچاننا شاعرون کے کمال مین فرق نہین لا سکتا۔ دوکاندار کنجڑے قصائی شاعرون کو کیا جانین اور اونکو شاعرون کے الالف سے کیا کام انھون نے اگر داغ کو پہچان لیا تو یہ انکی انسانیت نہین ہے بلکہ آپکی عنایت ہے۔

منم کردہ ام رستم داستان

غالب - مومن - ذوق - ریاض - مضطر - کی غزلین تو کبھی گائی نہین جاتی ہین ہر شخص کے زبان پر داغ ہی کی غزلین ہین اسواسطے کسی شاعر کو کوئی نہین پہچان سکتا سب لوگ داغ صاحب کو جانتے پہچانتے ہین چلو بخشو اُستاد مبارک ہو عوام اُنکو جانتے پہچانتے ہین۔ رئیس زاد کو خواص کیون پہچاننے لگے۔ عوام الناس کے سامنے شاعرون کو پیش کرنا اور اون سے دریافت حال فرمانے کی آپکو کیا ضرورت پڑی تھی اس زٹل کے بعد آپنے حاشیہ پر تحریر فرمایا ہے۔

"مرزا صاحب کے کلام پر عامیانہ الزام اور اوسکا محاکمہ" یہ تھا کہ صرف ڈیڑھ صفحے پر بھی کیا پیارا محاکمہ ہے۔ بحکم بھی کیا اچھے منصف مزاج ہین پہلے ارشاد ہوتا ہے کہ لوگ یہ کہتے ہین کہ مرزا صاحب کا کلام عام پسند ہے حالانکہ یہ نہین سمجھتے کہ وہی پسندیدہ کلام ہے جسکا مطلب عام خاص سب یکسان سمجھ لین منہ سے نکلتے ہی سب کی سمجھ مین آجاے۔ بلا تشبیہ ہم کہہ سکتے ہین کہ کلام مجید عامہ خلائق کے لیے نہین اُترا ہے۔ اول تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ الزام کون لگاتا ہے یا خود ہی الزام دیا جاتا ہے خود ہی جواب خود ہی فیصلہ صادر فرماتے ہین۔ عوام کی پسندیدگی سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ سمجھ بھی لیتے ہون پسند اور چیز ہے سمجھ اور چیز ہے۔ اکثر بھانڈ یہ غزل گاتے ہین۔

اشک خون رنگ لاے جاتا ہے
داغ اپنا مٹاے جاتا ہے۔

گروہ مطلب نہین سمجھتے نہ خود داغ ہی نے سمجھا ہے۔ داغ کی غزل مین اوباشون عیاشون کے قوتِ کو برانگیختہ کرنے کی قوت لیوب کبیر سے کم نہین ہوتی اسوجہ سے بے اخلاق منکے بہت پسند کرتے ہین اور رنڈیان گرہے کی طرح اپنی طرز کی موسیقی کو نمایان کر لیا کرتی ہین مہذب اور ثقات کے جلسون مین گزر نہین ہوتا۔

یہ سچ ہے کہ ماہی سقنقور اتنا جلد قواے شہوانیہ کو ہیجان مین نہین لاتی جتنا داغ کا ایک شعر اسواسطے بگڑے ہوے اخلاق کے لوگ ان ہی اشعار کو بہت پسند کرتے ہین استاد اور ارباب نشاط بوجہ اختصاص و روابط فی مابین کی جہان اوستاد کی غزلون کو یاد کیا کرتے ہین۔

قرآن پاک کے ساتھ تمثال دینا حماقت اور سفاہت کی کی دلیل ہے۔ اگر منطق کا ایک رسالہ بھی دیکھا ہوتا تو کبھی ایسی مثال نہ دی جاتی۔

قرآن پاک کو شاعری سے کوئی نسبت نہین ہے۔ اہل ملک کو داغ کے شاعر ہونے مین کلام نہین ہے ملک اونکی غزل سرائی کو پسند کرتا ہے۔ وہ غزل مین دو چار شعر اچھے کہہ جاتے ہین۔ ملک کو اگر کلام ہے تو اونکی اوستادی مین ہے نہ غزل گوئی مین۔

ہزار ہا غزل گو ہین وہ سب اوستاد تسلیم نہین کیے جا سکتے محاکمے کے واسطے استعداد علمی کی ضرورت ہے مدح سرائی اور ستائش بیجا کا نام محاکمہ نہین ہے
شاگرد رشید کی جگہ پر اگر فصیح الملک بہادر سے کسی غیر شخص سے سوانح عمری لکھوائی ہوتی تو بقول اخبار "وکیل" امرتسر کے ملک یہ خیال کرتا کہ ہجو کی گئی ہے۔ یہی بات ہمنے نمبر اول مین تحریر کی تھی کہ در اصل احسن کو کسی ذاتی کدورت نے اس بات پر مجبور کیا ہے کہ آنھون نے مدح و ستائش کے پردے مین اوستاد کی قلعی کھولی ہے۔ یا حق بزبان جاری کا معاملہ ہے۔

(باقی پھر)

راقم - شوکت جنگ۔

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت وطہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین۔ اور روزمرہ زبان محاورہ کے حق مین شفیق اوستاد ہین۔ بہمہ جہت تیار ہو کر ۸ رکو ہدیہ ہوتی ہے۔

المشتہر
اسلام حسین لکھنؤ جھوائی ٹولہ۔

پانچ ہزار روپیہ انعام
ممیرے کا سرمہ
انعام پانچ ہزار روپیہ
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمے کی
تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔
پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر او حکیم صاحبان اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین جسکے استعمال سے بینائی بہت
بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے
فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ تھا ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرو فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ
فی تولہ سہ روپیہ خرچ بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔
المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ
جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہی بڑی بیش قیمت
اور مفید دوا ہی بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کے لیے نہایت ہی
آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم
جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور
اندر کی جھلی کا زخم اور سان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین
کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اُسکا
استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا
ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے
اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا
امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔
ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر
(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر
کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ
نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ
انم دلوی بعمر ۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھونکی
پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوے تھے اور پلک و بال بڑے تھے
اسکی آنکھین عرصے سے سرخ اور دکھتی تھین انہین کثرت سے مواد نکلتا
تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین
پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی
تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز
تک سرمے کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ
سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔
ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور
سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے
ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا تھا اور دھند اور کمزوری
نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس
اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال
آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔
(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مینے
ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی اپنے زیر علاج کئی ایک
قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہو میری رائے مین بینائی قائم رکھنے
اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال
بہت مفید ہو۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔
ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے
جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی
ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام
دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی
مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین
جمع کیا گیا ہے

کلام شوق

رباعیان

جوشش تب غم سے طرفہ حیرانی ہے
رگ رگ سے عیان مین آتش افشانی ہے
نیرنگ ہے اے شوق لہو کی حالت
پانی مین ہے آگ آگ مین پانی ہے

دل خوف فنا سے ہو گیا افسردہ
کیا بام طرب پہ جاؤن مین غم خوردہ
چڑھتا ہون جو مین تو مثل سایہ بیجان
بڑھتا ہون تو مثل سر ناخن مردہ

دل ناقہ جہان سے گھبراتا ہے
دنیا کی ہوا مین سم نظر آتا ہے
دانے سے اُگے تو زندہ ہوتا ہے نہال
کھانے جو ہوا تو سبز ہو جاتا ہے

اعجاز چمن ہے آنکھ کے پیش نظر
ہے شان خدا روح نباتی کا اثر
ہر شاخ شجر نے مثل بطن مریم
پیدا کیا طفل غنچہ کو بے شوہر

راحت کے لئے نہ لطف تکیہ سے ہے
یعنی بستر پہ زیر سر تکیہ ہے
لیکن عاقل کہ کہہ رہی ہے اجل
آ میری بغل مین آ ادھر تکیہ ہے

صبح اور شفق ۔ پیکر خون آلودہ
نور اور شفق ۔ چادر خون آلودہ
ہے صحن فلک کہ کربلا کا خطہ
سورج ہے شفق مین سر خون آلودہ

کھولے ہوئے زلف دلستان پیش آیا
یا دشمن دل عدو سے جان پیش آیا
دل زلف کے حلقون سے کہان بچ سکتا
کمبخت جدھر گیا کنوان پیش آیا

رخ صدمۂ گرم و سرد عالم سے ہے زرد
برعکس ہے حالت جہان پُر درد
یہ صدمہ دیکھو کہ ہر کنوین کا پانی
سرما مین ہے گرم اور گرما مین ہے سرد

جب عشق مین بہرہ پہ جنون ہوتا ہے
دیوانے کا حال کیا زبون ہوتا ہے
گلزار حیات مین برنگ لالہ
پانی جو پیے تو جوشش خون ہوتا ہے

دنیا مین کسی سے مال اگر ہم نے لیا
اورون کے سنبھالنے ہی مین صرف کیا
ہم ہین ابر کرم سے جس نے پانی
دریا سے لیا زمین کو بخش دیا

ذلت ہوئی اقبال کے گھر سے پیدا
پستی ہوئی اوج کے جگر سے پیدا
دانے سے شجر شجر سے گل گل سے ثمر
دانہ ہوا پھر بطن ثمر سے پیدا

یوسف کی طرح نہ تخت شاہی دینا
با تخت نبوت بیگناہی دینا
دل چاک کیا ہے اک زلیخا وش نے
او طفل سرشک تو گواہی دینا

غنچے آئے تو ہاتھ مین زر لائے
لائے تو کہان سے لائے کیونکر لائے
عاشق بدداغ لیگئے زیر زمین
غنچے زیر زمین سے باہر لائے

کب درد سے چین دل مرا پاتا ہے
جاتا ہے جو ایک دوسرا آتا ہے
لایا ہے دل آبلہ تو اب داغ کہان
ہو پھل کو نمو تو پھول گر جاتا ہے

شب حاملہ رہتی ہے نہین اسمین کلام
روشن ہے مگر حمل کا ناقص انجام
دیتی ہے سحر کو ایک بیضہ ہر روز
کھا جاتی ہے آپ ہی پھر اوسکو سر شام

حاضر محفل مین ہر شب اور ہر دن مین
عشاق کے ذیل مین نہین لیکن مین
تقطیع سے رہتا ہون ہمیشہ باہر
مصرع مین ہون گویا الف ساکن مین

مطلب سرعت سیر اگر سوار رکھتی تھی
انصاف تو یہ ہے کہ بجا رکھتی تھی
آہستہ روی نہ کرسکی وصل کی شب
خورشید سے آگ زیر پا رکھتی تھی +

تو نے جو کیا بام کو مسکن اپنا
دنیا کو دکھا یا رخ روشن اپنا
خجلت یہ ہوئی کہ بھاگنے کو سر شام
خورشید سمیٹتا ہے دامن اپنا

کاش اب رہ ہستی سے قدم ہٹ جائے
عمر آپ ہی رنگ کی طرح کٹ جائے
او زور جنون مدد کہ مانند انار
اتنا تو ہو جوشش خون کہ سر پھٹ جائے

او چرخ دنی کاش تجھے آئے شرم
بھوکھون پہ کبھی تو کر دل سخت کو نرم
کھانا نہین خاک شب کو تا بین لاکھون
روٹی نہین ایک اور توا ون بھر گرم

دکھلاتا ہے ظلم رنگ اپنا آخر
خونخوار کو ملجاتا ہے بدلا آخر
جو خون پیا تھا رحم مادر مین
چیچک بنکر وہ پھوٹ نکلا آخر

ا ۔ ع ۔ شوق

ہوئے ڈپٹی صاحب کلکٹر مبارک

دوشنبہ کا مبارک دن تھا اور صبح کا مزیدار وقت اتفاق سے اوس روز سومباری اماوس کی تعطیل بھی تھی ضلع بدبخت پور کے ڈپٹی کلکٹر صاحبان جسمین ہندو اور مسلمان دونون شامل تھے اپنے ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے جو نہایت خلیق افسر ہین ملنے گئے اوسیدن سرکاری گزٹ مین یہ شائع ہوا تھا کہ لالہ گوبردھن داس ڈپٹی کلکٹر ضلع ملامت نگر اور مولوی نخوت حسین ڈپٹی کلکٹر ضلع حماقت آباد کے قائم مقام کلکٹر مقرر ہوئے ہین عام طور سے ان ترقیون سے ملک مین مسرت تھی ڈپٹی صاحبان جیسے ہی صاحب بہادر کے بنگلے پر پہونچے چپراسی نے اطلاع کی پہلے ہندو ڈپٹی صاحب بلائے گئے ۔

قادر ۶

رام رام ست ہے ست بولو مکت ہے

جشن تاجپوشی کا زمانہ

خاقت سہانہ یکبشت منتر بے نہار یکہم کی طرف بھاگی چلی جاتی ہے یہ شادی و غم حضور ملکہ معظمہ کا تاج و تخت خالی کرنا اور شہنشاہ و ادورڈ ہفتم کا زینت دینا۔ کھٹ مٹھا چاشنی دار تھوڑی لطف۔ ہندوستان کو ایک عمر کے بعد نصیب ہوا خدا ہمارے شہنشاہ کو تا صد ہا سال سلامت و باکرامت رکھے۔ بہر دن تک تو نصیب ہوتا نہیں پھر آخر سارے ملک میں جشن کا غلغلہ اس سرے سے اوس سرے تک دھوم کیون نہ پہونچے۔ تو مین یہ دہلی دہلی کے دربار کے واسطے کمربستہ ہیں بڑے بڑے اہتمام ہو رہے ہیں دور دور سے خدمتگار خانساماں تھیکیدار نوکر ہو ہو کے بیالان ہو رہے ہیں۔ پھر اس بلا تی میں اخبار کے اڈیٹرون کا جرگہ کا ٹھوہ مارا۔ بھول اپاہج۔ قلم کی کھس کھس لیے کیون ہشیار بیٹھنے لگا۔ ایک تو یونہین دلین طرح طرح کی امنگیں کو دہری تھیں اوسپر گورنمنٹ کی طرف سے دعوت نے اور بھی دیوانہ سا ہو سے بس استکر دیا۔ آپ جانیے ساری دنیا کے معاملات میں ٹانگ اڑانے والے سطران خیر خواہی ایسے موقع پر کیونکر کمی ہو سکتی ہے آجکل وہ چل یون بھی ہے کہ خدا کی پناہ محفلوں مجلسوں میں گھسنے والوں میں کیا چپقلش ہوگی حسین آباد کے بھوربٹنے کے وقت کیا آپا دھاپی ہوگی جو اس گروہ میں پھیلی ہوئی ہر مرطیب کوٹھری میں مچھرون کی بھنبھناہٹ مات۔ عیش باغ کے بندرون کی کھچم دھاوکرد۔ ایک صاحب اگر اپنے اعزاز شرکت پر بغلیں بجاتے ہیں تو بچاس اس بے اصول انتخاب پر جلے بھنے ہیں غرضکہ ایک مکالمہ ان سب کا درج ذیل ہے

ایک اخبار صاحب (جو شرکت دربار کے واسطے مدعو ہوئے ہیں) صاحب کو مبارک ہو۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ ہما ذرہ بیقدار پر عین بندہ نوازی ہے۔ حکام کی مہربانی ہے۔ بندہ کس لائق ہے۔ دعا گو ہے۔ بھائیوں یہ میری عزت کیا کل گروہ کی عزت ہے۔ ہمکو چاہیئے سب ملکے یک زبان شکریہ ادا کرین۔

دوسرے صاحب (جو نہین بلائے گئے ہیں) کیون کیا آپ ہی دعوت کے اعزاز سے مدعو ہیں۔

ایک۔ اجی بندہ نوازی ہے اور کوئی بات نہین۔

دوسرا۔ تو پھر سارے گروہ کی کیا تخصیص آپ اپنی ادا کیجیے

ایک۔ مین مین کیا ہون آپ لوگون کی مہربانی ہے مین تو سب سے بدتر کمتر ہون۔ آپ جانیے وہ تو بڑا ذرہ نواز ہے بس فضل خدا شامل حال رہنا چاہیئے چونکہ حاکم وقت بھی ظل اللہ ہے اوسکی بھی ویسی ہی مہربانی ہے۔ آباد و خراب نشیب فراز سب پر یکسان ہی نظر ہے۔

دوسرا۔ اسکو میں کہتا ہون بھائی صاحب کونسی بات ہے جسنے آپ مین یہ تخصیص پیدا کی ہے۔ آپ تو کبھی اخباری حیثیت سے کبھی اپنے گروہ میں سر برآوردہ ہی نہین رہے نہ خیالات نہ مضامین۔ نہ شہرت۔ نہ عام پسندی۔ یا ہر دلعزیزی۔ کونسی صفت آپ کو اپنے ہم جنسون میں سر برآوردہ بنائے تھی۔ بلکہ بعضون کو تو یہی کہتے سنا کیا آپ کسی رخ سے اخبار معلوم ہوتے ہی نہین اور نہ دنیا سمجھتی ہے۔

ایک۔ ارے بھئی اس سے کیا بحث سو ہنرون مین بے ہنری کیا کم ہے صرف فضل خدا شامل ہونا چاہئے کیا آپنے وہ مصرع نہین سنا۔ ع

ہنرمندون سے پوچھے جائینگے دان بے ہنر پہلے

آپ لوگ سارے دنیا کے بکھیڑے اور اونکے بکھیڑون مین چھان بنان۔ مفت خدا کی بھائین جھائین۔ دلو گودنی سیرے نیچے پھر ہے۔ سسر خواہ مخواہ بنکے ہر بات مین ٹانگ اڑا لیے۔ ع

کس نشنود یا نشنود من گفتگوے میکنم

کہ انکو اس مجلس کے کان کے پردے اڑا دیا کیجیے۔ کوئی خوش ہو کوئی ناخوش ہو اسکی پروا کیا کیجیے۔ ہمکو ان باتون سے کام نہین۔ ہم تو سپاٹ ہین۔ ہمارے نزدیک شیر شاہ کی داڑھی بڑی تو کیا یا سلیم شاہ کی بڑی تو کیا مختصر یہ کہ لوگ نہ درس بھلا کہنے والے نہ درس برا ہم سلامت روی کی چال چلنے والے۔ ہمارے نامہ اعمال بالکل سادہ۔ ہمارا ابو ڈ بالکل صاف۔ ایک حرف تک لکھا نہین ہم تو فرشتون کی طرح۔

ہماری سادہ لوحی کام آئی
حساب روز محشر پاک نکلا

کا وظیفہ بزبان حال صبح و شام پڑھنے والے بڑی بڑائی اپنے قدسے کی خیر منانے والے۔

دوسرا۔ تو مختصر یہ ہے آپ اچھے خاصے سادہ لوح ہین بقول شخصے نہ نماز پڑھی نہ قضا ہوئی۔ نہ مہاجن کی طرف بھول کے نکلے۔ ادھر ادھو کا لیا نہ ادھو کا دیا۔ پھیکے بے مزہ۔ بالکل سیٹھے۔ بابی۔

ایک۔ ہان بھائی جو چاہو سمجھو۔ اگر ایسے موقعون پر طلبی ہونے کی آرزو ہے تو ہماری چال اختیار کرو اور جو چہل پہل دھوم دھام دنیا میں نام شہرت طرح طرح کے فرائض۔ مقاصد۔ پالسی کی لذت لیا چاہو تو بھائی پبلک جانے اور تم جانو۔

ما قصۂ سکندر و دارا نہ خواندہ ایم

دوسرا۔ اجی واہ یہ ہو سکتا ہے۔ ایسی سیٹھی بے مزہ زندگی کس کام کی۔ ہم آزادی تحریر و تقریر فرضی و خیالی کیون ہاتھ سے دینے لگے اگر بالکل سیٹھی بے مزہ زندگی ہی تو کس کام کی۔ وہ آدمی کیا جو جیتا جاگتا نہ رہا چلئے ہم کو اپنی تو فکر نہین مگر بھائی فلانے صاحب تو ہر طرح اسکے مستحق تھے۔

ایک۔ اجی یہ نہ کہو بھائی ڈھاکے صاحب بڑے کی ہین اونسے کوئی گلی کوچہ خالی نہین شہر کی کنکری سے پوچھیے تو وہ بھی اونھین کا کلمہ پڑھے۔

دوسرے صاحب۔ اجی سب ملکے غور و غل ہنگامہ سے تقاضا شروع کرو سرکار سن ہی لیگی۔

تیسرے۔ مگر انمہ باہی لیا تو کیا ملگیا۔

دوسرے۔ ارے مان بلنا ملانا کیا یہ عزت کیا کم ہے۔

تیسرا۔ بھائی صاحب ایمان کی تو یہ ہے اسطرح کی عزت اگر عزت مانی جاسے تو وہ بنٹ چکی جسکی قسمت مین تھی اوسکو بے مانگے ملی دی گئی اب رو رو کے ہٹ بیٹھوانا بچون کی طرح خواہ مخواہ ضد کرنا ہے جاؤ اپنے گھر اس سودے سے باز آؤ فرصت مین گھر پر بیٹھ کے خبرین لکھو مضامین لکھو دہلی کے دربار کی کیفیتین شرح قلمبند کرو اور سمجھ لو دربار ہی مین بیٹھے ہو۔ اگرچہ جشن بارگاہ رہیگا تو یہ بھی یاد رہے گا کہ اوسمین کیسے کیسے اخبار بلائے گئے تھے۔ اور جو ایسا ہی شوق ہے تو قلیون خانساماؤن خدمتگارون بلیرون خلاصیون مین بھرتی ہو جاؤ دلی کسی نہ کسی طرح پہونچ ہی رہوگے۔

پنج۔ اجی یہ سب کھلی بازی ہے۔ صبح شام تھ اندھیرے اوٹھ کے ایک لاکھ ایک مرتبہ لکھنو دلی دور ہے"
"بارہ برس بھاڑ مین رہے دلی جھونکا کیے" کا وظیفہ پڑھیے خدائی اسپشل خود ہی تمکو لیجائے گا۔

(۴) جذبات نادر

یہ کتاب اون نادر و نایاب خیالات کا مجموعہ ہے جو اپنے فلسفیانہ بلند خیالوں کے سبب مقبول عام ہو رہے ہین اور جنھون نے قدیم اردو شاعری کی عظام رمیم مین ایک نئی اور پرجوش روح پھونک دی ہے مصنف کتاب مشہور روشن خیال شاعر منشی نادر علیخان صاحب نادر کاکوروی ہین جنکے پرزور قلم اور قوت بیانیہ نے ملکی اخبارات و رسائل مین مدت سے دھوم دھام ڈال رکھی ہے اور نظم بے ردیف کے عنوان سے اپنی مقبولیت کا سرٹیفکٹ حاصل کر چکے ہین۔ ان تمام خوبیون پر قیمت فی جلد صرف ۸ ہے۔ اور مطبع شام اودھ یا دفتر خدنگ نظر یا بک ایجنسی امین آباد لکھنو سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ یا خود مصنف سے بمقام کاکوری ضلع لکھنو خط و کتابت کرنا چاہیے۔

انعام پانچ ہزار روپیہ
پانچ ہزار روپیہ انعام
مصدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل مینیجر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
...میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دہند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ہیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ... خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -
المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہی بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہی بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دہند - سوزش ہر قسم جسکو عام آنکھ آنا کہتے ہین - جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا نرم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے -
راقم - ڈاکٹر ایم بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس - سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر
(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمر ۱۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوے تھے اور بال جھڑ گئے تھے اسکی آنکھین عرصے سے سرخ اور دکھتی رہتین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پروسکتی تھی، ورنہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر محمد حسین خان - ایل ایم ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر وانریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاتا تھا اور دہند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -
راقم - ڈاکٹر برج لال گھوس راے بہادر - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال انریری سرجن گورنر جنرل ہند -
(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہو میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہو - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص میرے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ع مین جمع کیا گیا ہے

اس شعر کا لکھا ہو وہ شعر کا ترجمہ ہے ورنہ یہ زبان ہماری بھی نہیں گو ہم دہلی لکھنؤ کے رہنے والے نہیں ہین۔

نمبر ۸

دلبر سے جدا ہونا یا دل کو جدا کرنا
اس فکر مین بیٹھا ہون آخر مجھے کیا کرنا

یہ شعر عرصہ سے ملک کے سامنے ہے اور جو اعتراض ہوئے ہین وہ ساری خدائی جانتی ہے۔ یہانتک کہ وکیل امرتسر نے بھی اسکو زبان سے ساقط کر دیا اور جناب ضیا شاگرد رشید حضرت فصیح الملک نے بھی اوستاد کی غلطی کو تسلیم فرماکر یہ لکھدیا کہ شعراوستاد کا نہیں ہے اوستاد سے ایسی غلطی ہونا ممکن نہین ہے ضیا کو ایسا ہی کہنا چاہیے وہ شمس الحسن کے بہٹے دھرم نہین ہین انھون نے شعر کے نقص کو سمجھ لیا اگر احسن کیطرح دکن مین ہوتے تو شاید اوستاد کی بھی حق تلف داکرتا بلکہ دونون مصرعون مین کرنا چاہیے۔ ہونا چاہیے تھا۔

نمبر ۹

وہ دور بھی ہین جب بھی تصور مین ہین
ہم بیخود وارفتہ جو ہین بھی تو نہین ہین

تو ہین کا لفظ ایسا ... جسکو عوام الناس جو داغ کی غزلین گاتے پھرتے ہین سمجھ گئے ہونگے۔ ہم اس شعر کے اول مصرع کو خلاف شاعری نہین کہتے مگر زبان کی بحث مین جو شاگرد رشید نے کہا ہے اوسکی طرف ناظرین کو توجہ دلاتے ہین کہ یہ عام فہم کلام ہے۔ دوسرے مصرع سے جو مطلب کا نکا چاہا تھا وہ نہین نکلا۔ مطلب تو یہ ہے کہ ہم بیخود وارفتہ بھی رہتے ہین اور نہین بھی رہتے ہین۔

اور ہین بھی تو نہین ہے اور یہ کوئی محاورہ نہین ہے ... کو ... سے کوئی سلیم نسکتا ہے اسکے سوا دوسرے مصرع سے کوئی تعلق پہلے مصرع کو نہین ہے۔ اول مصرع مین شاعر کا یہ مطلب ہے کہ معشوق گو ہم سے دور ہی جب بھی تصور مین پاس ہے دوسرے مصرع سے یہ مطلب نکلنا چاہیے کہ ہم باین وجہ بیخود بھی رہتے ہین اور بیخود نہین بھی رہتے ہین کیونکہ جب معشوق دور ہے تو بیخودی ہے اور تصور کے ذریعہ سے قریب ہی تو بیخود نہین ہین لیکن کیا کوئی صاحب انصاف سے یہ کہہ سکتا ہے کہ دوسرے مصرع کی ترکیب سے یہ مطلب مفہوم ہوتا ہے ہرگز نہین ہرگز نہین۔

نمبر ۱۰

اپنے دل کا مکان اور ہی ہے
اسمین اک مہمان اور ہی ہے

دل کا مکان جہ معنی دارد۔ دل تو خود ہی مکان ہے۔ اور ہی ہے۔ کیا مطلب ہے۔ اگر یہ مطلب ہے کہ ہمارے دل کا مکان دوسرا ہی تو اسکی صراحت کرنا لازم تھی کہ آپکے دل کا گھر کون ہے کہان ہے۔ اور یہ بھی بتانا چاہیے کہ دونون مصرعون مین کیا لیا ہے۔ بظاہر کوئی مطلب معلوم نہیں ہوتا۔ جبتک اول مصرع کی ردیف کے معنے نہ سمجھائے جائین یہ سہل ممتنع شعر کوئی سمجھ نہین سکتا۔

نمبر ۱۱

ملک الموت اسکو کیا لے گا
دلمین عاشق کے جان اور ہی ہے

دیکھنا چاہیے کہ ملک الموت کون امر مانع ہے جو وہ آپکے دل کو نہین لے سکتے۔ دل تو ملک الموت کا کام دل لینے کا نہین ہے ملک الموت قابض ارواح ہین دل و دماغ کی ترقی یا تنقیہ کرنا انکا کام نہین ہے۔ صرف الفاظ کے موزون کر دینے سے شاعری نہین آتی۔

نمبر ۱۲

عشق کے ہین جدا نشیب و فراز
یہ زمین آسمان اور ہی ہے

دوسرا مصرع الٹا معلوم ہوا۔ مطلب تو یہ ہے کہ عشق کی بلندی و پستی کا جدا عالم ہے اسکی زمین و آسمان دوسرے ہین مگر یہ مطلب اس شعر سے نہین نکلتا۔ سہل ممتنع عبارت ایسی نہ ہو جسکو کوئی سمجھ نہ سکے بڑا عیب ہے کہ آسمان و زمین دونون کے واسطے ہی سے (رہے) کے ہین ہونا چاہیے تھا گو یہان اوستاد نے ردیف کے خیال سے اجتہاد فرماکر واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔ ایسے شخص کو ذوق مومن غالب وغیرہ پر ترجیح دینا شاگرد صاحب کا کام ہی۔

نمبر ۱۳

ہم کنکتے ہوئے زمانہ سے
کام ایسا سکھا دیا تو نے

زمانہ کے نکتے ہوئے۔ دلی کا محاورہ نہین ہے۔ ہم نکمے ہین زمانہ بھر مین نکمے ہین۔ ہم نکمے ہوگئے یہ محاورات مستعمل ہین مگر ہم زمانہ سے نکمے ہوئے خاص اجتہاد ہے یا اوستاد کی مادری زبان ہے جسپر کوئی اعتراض نہین کر سکتا۔

نمبر ۱۴

مجھ گنہگار کو جو بخشدیا
تو جہنم کو کیا دیا تو نے

... شاعرات کا ... واسطے علت مغفرت کی ہدایت فرماتا ہے مگر آپ کو جہنم مین ہونے کی ایسی تمنا ہے کہ نعوذ باللہ خدا پر بھی تعریض ہے۔ یہی شاعری ہو جسکی تشبیہ و شادمانی ... سے شاگرد رشید صاحب دیتے ہین۔ ربنا عذاب النار۔

نمبر ۱۵

لینے والے کی تو کوئی حد بھی ہے
دینے والے کو بہت سا چاہیے

لینے دینے کے معاملات تو جناب استاد کر خانگی ہین مگر ہمارا یہ اعتراض ہے کہ پہلا مصرع فصاحت کے درجہ سے گرا ہوا ہے سو سطے کہ لینے والے کی کوئی حد نہین ہوتی اسکو حدود کرنا آپ کی خانہ ساز کوشش ہے نہ جانے داغ صاحب کس بات کے اوستاد ہین جنکو دزمرہ کی خبر نہین عام لوگ بھی یہ زبان نہین بولتے ہر شخص کی زبان پر ہے کہ لینے والے کی کوئی حد نہین۔ یہ کوئی نہین کہتا کہ لینے والے کی کوئی حد بھی ہے۔ یہ خاص اجتہاد ہے۔ مگر آپکے اجتہاد کے پیچھے ملک اپنی زبان کہانتک خراب کریگا کاش یون کہدیا ہوتا۔

لینے والے کی تو کوئی حد نہین
دینے والے کا کلیجا چاہیے

یا دوسرا مصرع رہنے دیا ہوتا وہ بھی درست گرہان ہوجاتا۔

نمبر ۱۶

بھر دین عجب ادائین اوس شوخ سیمتن مین
اک ٹیڑھ سادگی مین ایک سیدھ بانکپن مین

پہلے مصرع کا مطلب یہ ہے کہ معشوق مین کارکنان قضا و قدر نے عجب ادائین بھردی ہین دوسرے مصرع مین ان ہی ادائن کا بیان ہے کہ اسکی سادگی مین ٹیڑھ کی شاخ لگادی ہے اور اسکے بانکپن مین ... ہی ہے وہ کیا ادائین ہین قدرت کی اور کوئی اداپسند ہی نہ آئی سادگی مین تو معشوق کو ٹیڑھا کر دیا اور بانکپن کی حالت مین سیدھا بنا دیا یعنی جو ادائین تھین انکو بگاڑ کر عیب پیدا کر دیا۔

معشوق کی سادگی اور بانکپن دونون ادائین داخل ہے مگر آپ نے ہی اصلاح فرمائی ہے اب آپ ادا غمزہ ناز و انداز مین بھی ترمیم کرنے لگے ہین اور کرنا بھی چاہیے جو حق آپ کو شاعری پر حاصل ہے کسی شاعر کو بھی نصیب نہین ہوا اسلئے کہ آپکی مادری زبان ہے اور لوگ لے بھگو ٹھہرے سب نے آپ ہی کے گھر سے پایا ہے جو کچھ پایا ہے۔

سادگی کے مقابلہ پر بناو سنگار کا بیان ہوتا ہے ٹیڑھ کو سادگی سے کچھ تعلق نہین ہے۔

صاحبو۔ انصاف شرط ہے مگر یہ بھی کوئی ادا ہے سادگی کے عالم مین تو معشوق ٹیڑھا ہوجاتا ہے اور بانکپن کے وقت سیدھا۔ معشوق کیا ہے کمان و تیر ہے۔ وہ اس بڑھاپے مین جاتے رہنے مین کسی بڑھیا کی ادا دیکھکر آپ نے یہ مطلع فرمایا ہے۔ مگر آپ کی اس ٹھیٹھ اردو کے شعر کو عام لوگ بھی نہین سمجھ سکتے۔ اسی کا نام سہل ممتنع ہے۔

نمبر ۱۷

انسان خوبرو ہون تو حورون سے کم نہین
یہ اس چمن کے پھول ہین وہ اس چمن کے پھول

انسان کلی ہے وہ اپنے ہر فرد پر حاوی ہے اسکے واسطے جمع کے صیغے کی لانے کی ضرورت نہین۔ انسان خوبرو۔ کافی تھا سلف سے آجتک کسی نے اس زبان کا استعمال

پنچ — جتنے مین پاون اچھی طرح پہیلین اوتنا لیجاؤ

کاتیھ اللغات

مکرر مقدرت

مشفق من خلد اللہ درلکھنو - بعد سلام لیت التیام واضح رائے میکرد اقم - در نتولا ہمارا طبیع معلّی از بس ناردست رہا فلہذا چند ایام کے لئے عالم برزخ وانگذاشت کرکے کترہ مشتری مان تبدیل مناسب معلوم ہوا - ولیکن یہ مرکوز خاطر ہمیت تا تر سے ہے کہ کرہ مشتری مان ہمارا انزوا کی خود ہماری نے نامین ہے بلکہ چند عرصہ سے مشفق و محسن قدیم جناب حکیم نواب شفاء الدولہ بہادر بعد فرو گذاشت عالم اسباب یہان تشریف ارزانی ہکمت ہیں ہمیشہ جناب موصوف ہمیں ارشاد فرماتے ہین کہ بالفعل تبدیل آب و ہوا مناسب ہے - ہم پوچھا کہ کسان جائین فرماتے ہین کرار مشتری ہم سب سے بہتر ہے یہ ستیارہ کثیر کرہ میں سے قربت انتہا نہ تو آپ رہ ہوا سے کرہ زمین آپ کے لئے بہت مفید ہے مشفق من یہ کاہی فرصت از بس قلیل ہے ورنہ کرہ مشتری کے کچھ حالات ہم ضرور بالضرور ثبت قلم کرتا - ورنہ تم فرمائیے آپ کے مشتریان اخبار پھڑک پھڑک کر رہ جاتے ولیکن خیر آئندہ کبھی سہی پائندہ و صحبت باقی -

راقم الحروف

گھنچا لال از کرہ مشتری

مکرر آنکہ

اودھ پنچ مطبوعہ ۳۱ - جولائی مان ایک رباعی نامی مصنفہ حضرت عرش ہمارا ملاحظہ سے گزرا چونکہ لفظ عرش ایک خاص مناسبت ساکنان عالم بالا سے رکھتا ہے لہذا کمال اشتیاق سے دیکھا گیا - حضرت عرش صاحب شاعر اچھے معلوم ہوتے ہین - کاہے نہوے شاگرد کس کے ہین - یہی مضمون ان ہمارا کاتیھ اللغات ایک مقام پر بطور سند پیش کرتے ہین واہ جناب یہ سند کیسے جس مقام کی سند دینا منظور تھی وہ مقام بضبط تحریر آیا - دن ہو ایک لفظ کے لئے ساری کاتیھ اللغات پیش کردن چہ معنی دارد آئندہ را احتیاط و مفاد شائقین پیش نہاد فقط

بقیہ باب الخاے

خاطرچسپی - بمعنی دلگی کہ فارسیان او را خوش طبعی و ظرافت نام نہادہ اند - باید دانست کہ فارسیان در اکثر مقام دم خم روئی کردہ اند (یعنی منہ کی کھائی ہے) چنانچہ درہمین لفظ ملاحظہ باید کرد کہ خوش طبعی ہیچ وجہ بمعنی دلگی درست نباشد چہ خوش بمعنی عمدہ واچھی و طبع بمعنی طبیعت پس از الفاظ - دل - و - لگی - چہ مناسبت دارد - پھکڑ پرشاد میگوید سے

دشنام بخواہرم مدہ یار خسرنیز

گنگا قسم اینچگونہ خاطرچسپی است

خواہر کلبی - خواہر کہ از یک پدر و مادر باشد بہندی سگی بہن گویند - برادر عزیز چلکیا پرشاد گوید سے

من چگویم شرح احسانات منہ بولی بہن

در محبت بیشتر از خواہر کلبی بہن

خفتے - بضم اول و سکون ثانی و یاے مجہول موضعے کہ از ان آب در چاہ جوشد بہندی سوتا گویند کوہکن گوید سے

چاہ خانہ سازمن واقع شدہ یا یمن کوہ

زین سبب خفتے ندارد یا ان گرچہ نادر است

خفتہ پرورید - ترہ ایست یعنی ساگے کہ بہند سویا یا لک گویند - بھاجی لال بید گوید سے

حیف تو نی زمین ترکاری سبز

یا بدرا دخفتہ پروریدہ

خوشبی - نوعے از تیغ کہ بجاے عصا در دست دارند بہندی گپتی گویند سانپ گوید سے

مناسب اینکہ تیغ زبان بغمانی

سہنگ نرد جیہ خوشبی نباید آوردن

خروج آبگینہ - مرضے است کہ بحالت لاغری و قت رید ان ظاہر شود بہندی کانچ گویند - لالہ ناتوان گوید سے

کی طاقت کجا قوت سراز بستر نمی خیزد

خروج آبگینہ لاغری را شاہد عادل

خوناخون - یعنی لہولہان در گلستان آمدہ سے

مرد کے سنگدل چنان بگزید

لب دختر شدہ است خوناخون

خواستنی - یعنی منگنی و سگائی -

باب الدال

دوازدہ شانہ - نوعے از آہوے صحرائی کہ شاخہاے دراز برسر دارد بہندی بارہ سنگھا گویند نرسنگھ داس گوید سے

کہ چنان رفت بر بلندی کاخ

کہ تو لوئی بجست دوازدہ شاخ

دودی - جائیکہ براے نہادن غلہ تعمیر کنند بہندی بخاری گویند -

دور افتادہ - بچہ گاؤ کہ بہندی بچھڑا گویند و لفظ بچھڑا ضرورتاً بکسر اول ہم جائز است -

در انگور ماندن - عبارت است در کین کسے ماندن (یعنی کسیکی تاک مین رہنا) ریش بابا گوید سے

ہر گز آزرده باشی ایمن از کمش مباش

مقتضاے ہوشیاری اینکہ در تاکو باش

دوختی - بفتح اول و سکون دوم و سوم ثانی کہ بہ خربوزہ و تربوز مے زنند خیار سنگھ گوید سے

ایماندار آنکہ بہ دوکان پس خربزہ

اول صدا دہد کہ بیا دوختی بزن

دوگوش - مکانیکہ دران اسباب تجارت دارند بہندی دوکان گویند جواہر لال گوید سے

شنیدگیں نہ صداے فروخت حلق درید

کجاست مشتریان بندکن دوگوش سخن

دوغلہ - بضم دال و غین معجمہ مفتوح و لام مشدد طعامیکہ اکثر در زمستان خورند بہندی کھچڑی گویند و در دوغلا بسکون دوم ولام بالف رسید بمعنی کسیکہ از ہر دو جانب شریف نبود لیکن اینچنین مولود را اگر دوتخمی خوانند مناسب تر است - انجب گوید سے

زن از انگلنڈ و مرد از ہند باہم منعقد گشتند

دوتخمی دوغلی بد ذائقہ کھچڑی خبیث پنند

و مثل ہندی مشہور است سے

باپ ٹینی ماے کلنگ

بچے ڈالے رنگ برنگ

ہم درین معنی این مثل آمدہ سے

کہان کی اینٹ کہان کا روڑا

بھانمتی نے کنبہ جوڑا

دو آورد - جامہ دوتہ کہ از ابرہ و استر باہم دوزند بہندی دولائی گویند بچہ پرشاد گوید سے

رضائی بسر اوگر کن مہیا

دو آورد گرما بکار نیاید

دستی - بمعنے بزرگ جثہ کلان خرطوم مانند لغت کوہ بہندی ہاتھی گویند و بزمانہ پیشین بوسیلہ فوج دستیان اکثر ملکہا فتح میکردند - درہمین معنے گپک سنگھ گوید سے

کرا مجال بمیدان جنگ گام نہد

بجنگ دستی من زہرہ آب شد رستم

راقم

گھنچا لال مرحوم

بقلم - نیرنگ خستہ جگر از بھالا پابلن -

داغ

تحفہ اودھ پنچ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء

نمبر ۲۱

آرام کے لئے ہے تھین آرزوے مرگ

اے داغ اور چین نہ پایا فنا کے بعد

اور کے بعد اگر کا لفظ ضرور ہونا چاہئے ورنہ عبارت خبط ہو جائیگی اور زبان اردو نہ رہیگی مرنے کی تمنا کرتے ہوا اور مرنے پر بھی چین نہ ملا - یہ بھی اجتہاد ہوگا - استاد جہان کو سب کچھ جائز ہے -

(م)

چیسہ لین کی کھانسی

سخت زکام ہے متوا

مین تیر بہدف ہے

ہونے نہیں دیتی -

کے ساتھ والی کھانسی

بچے والیان شوق

استعمال کرتی ہین

د عاجل فائدہ کرتی

ہر جگہ ملتی ہے -

نمبر ۲۲

یہ مجھے مانتے سب ایسا کہ عدو بھی سجدہ کرتے
در یار کعبہ بنتا جو مرا مزار ہوتا

مطلب یہ ہے کہ میرا اگر مزار در یار پر ہوتا تو وہ کعبہ بنجاتا اور سب سجدہ کرنے لگتے اور عدو بھی انکے ساتھ شریک سجدہ ہوتے۔ ایک اعتراض تو یہ ہے کہ در کعبہ پر کوئی سجدہ نہیں کرتا نہ اسکی ہیں سوائے نماز کے کوئی سجدہ کعبہ میں جائز ہے۔ خود داغ کو بھی اتفاق ہوا ہے وہ کہہ سکتے ہیں کہ انکو طواف سے کبھی کسی جگہ سجدہ ونہ کرایا ہوگا۔ ان قبلہ کی سمت سجدہ نماز کی وقت میں ہوتا ہے مگر شعر میں کوئی سمت و طرف کا ذکر نہیں ہے۔ اسکے سوا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ در یار آپکے مزار کے باعث کعبہ کیونکر بنجاتا در یار پر تو عشاق خود ہی جبین سائی کیا کرتے ہیں آپکو مانتے اور آپکے مزار کی پرستش کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ہم نہیں جانتے ان شعروں کو عوام کیونکر سمجھ لیتے ہونگے جنکا بڑے زور و شور سے دعویٰ کیا گیا ہے۔

نمبر ۲۳

کیا نزاکت ہے کہ آئینے میں
عکس ساتھ کھنچا جاتا ہے

دوسرا مصرع ناموزون تقطیع سے گر رہا ہے۔ عروض دانی کی خوبی ہے شعر کا مطلب ہماری سمجھ سے باہر ہے نزاکت کی کوئی خوبی ظاہر نہیں ہوتی۔

نمبر ۲۴

وہ کوہ طور تھا موسیٰ کا حصہ ۔ الٰہی میں تجھے دیکھوں کہاں سے

وہ کا لفظ بالکل بھرتی ہے طور خود ہی مشہور ہے حرف اشارہ کی کیا ضرورت تھی ''کوہ طور تو موسیٰ کا حصہ تھا خدایا ہم تجھکو کہاں سے دیکھیں'' کوہ طور کی اضافت کا اظہار بہت کریہ اور خلاف فصاحت ہے اساتذہ کیواسطے معیوب ہے۔ اضافت کو زیادہ کھینچنے سے (ی) پیدا ہوجاتی ہے جو سراسر اضافت کی گردن مروڑتی ہے۔

نمبر ۲۵

کبتک کھنچی رہوگے کبتک تنی رہیگی ۔ کسکی بنی رہی ہے کسکی بنی رہیگی

''تنی رہیگی'' کا پہلو بیان پر بہت ناقص اور مذموم ہے بالکل مہمل اور فصحا کی زبان کے خلاف یہ محاورہ استعمال کیا گیا ہے لغات دہلی سے غرض ہے کہ وہ انصاف فرماکر تحریر فرمادیں کیا یہ محاورہ اسطرح مستعمل ہے۔ دوسرے مصرع کے واسطے پہلے قافیہ کو بہت ہی رکاکت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور مطلع کی ضرورت ہمیشہ اسکو بدنام کیا کرتی ہے شعر نہیں کہتے ہیں بقول کسے ساتھ کا تیل بیچتے ہیں۔ ایسے بھی اور بوشلے اشعار کون کہہ سکتا ہے مگر ایسے تمنہ پر یہ شاعری زیب نہیں دیتی۔ اردو میں تنا تنی کھینچا کھینچی کھنچا تانی کا استعمال ہے مگر فصحا کی زبان پر نہیں ہے ثقات ان محاورات کا استعمال نہیں کرتے۔

نمبر ۲۶

نکالوں کسطرح خار تمنا سخت مشکل ہے
وہ اس دل سے نہیں چھوٹا کہ کانٹوں سے بھرا دل ہے

کانٹوں بھرا دل - دہلی کا محاورہ نہیں ہے اگر ہو تو سند دیجئے خار تمنا کی رعایت سے اگر آپ نے ارشاد فرمایا ہے تو ملک انکو والا نہیں ہے۔ چوتھی بھرا کیا ہے - گو بھرا سنا تھا - کانٹوں بھرا اول آج معلوم ہوا داغ کی شاعری کو اگر اب بھی دہلی کی شاعری کہو تو اسکی ترشی دیکھی ہے انکی شاعری خاص اپنی خاندانی شاعری ہے جیسکے بیچھا میں یہ بیچ ہے اسلئے انکو سند کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ خود سند ہو کر بیٹھے ہیں۔ خاندانی مستند مشہور و معزز شاعر ہیں۔

نمبر ۲۷

ستم دیکھو وہ مشکیں باندھتے ہیں اپنے بسمل کی
کہ اپنا دم چرایا بھی وہاں چوری میں داخل ہے

پہلے مصرع کا تو یہ مفہوم ہے کہ کوئی غیر شخص یہ بیان کر رہا ہے کہ معشوق اپنے عاشق کی مشکیں باندھتا ہے۔ دوسرے مصرع میں (اپنا دم) بتا رہا ہے کہ عاشق خود ہی اپنی مصیبت کو بیان کرتا ہے۔ استادی بات ہے (اپنے) کا لفظ بھرتی ہے معشوق جب ظلم و ستم کرتا ہے تو اپنے ہی چاہنے والے پر کرتا ہے دوسروں پر ستم کی ضرورت نہیں بسمل۔ گھائل اور زخمی کو کہتے ہیں اور اسکی حالت ایسی نہیں ہوتی کہ وہ دم چرائے یا مردہ ہو۔ خلاف واقع بیان ہے۔ اپنے بسمل وہاں صاف بتا رہا ہے لیکن کہ کوئی شخص ثالث عاشق و معشوق کی حالت بیان کر رہا ہے جبتک ان الفاظ سے ایک لفظ نکالا جاتا شعر درست نہیں ہو سکتا

ستم دیکھو وہ مشکیں باندھتے بیٹھے ہیں بسمل کی
کہ اسکا سانس لینا بھی کسی علت میں داخل ہے

علت کا لفظ کئی معنے پیدا کرتا ہے اور متعرب لغات ان کو اس سے مناسبت بھی ہے۔

نمبر ۲۸

اشارہ اس نگہ کا روح افزا ہو نہیں سکتا
کہ جادوگر سے اعجاز مسیحا ہو نہیں سکتا

نگہ کا اشارہ غلط۔ انکا معنی بصیرت مستعمل ہے۔ اور اشارہ فعل آنکھ کا نہیں پلکوں کا فعل اشارہ کا نہیں ہے چشم و ابرو سے اشارہ کا تعلق ہے۔ دوسری بات یہ بھی قابل دیکھنے کے ہے کہ آجتک شعرا نے معشوق کی نظر و نگاہ کی کرشموں کو اعجاز مسیحائی سے کہیں آگے ثابت کیا ہے اور چشم و ابرو کے اشاروں کو روح افزا جان پرور بتایا ہے۔ آپکا عجب معشوق ہے کہ اسکی نگاہ ناز روح افزا بھی نہیں ہو سکتی آپکے شعر سے تو مضطر خیرآبادی کا یہ شعر کہیں اچھا ہے

علاج درد دل تم سے مسیحا ہو نہیں سکتا
تم اچھا کر نہیں سکتے میں اچھا ہو نہیں سکتا

ناظرین انصاف فرمائیں کہ دونوں مطلعوں میں کسکا مطلع اچھا ہے۔

نمبر ۲۹

شکایت دوست کر سکتے ہیں تیری کر نہیں سکتے
کہیں ایسا بھی ہو سکتا ہے ایسا ہو نہیں سکتا

یہ شعر خاص الخاص اردوئے معلی کا ہے۔ ترکیب بندش کیسی صاف ہے سادہ ہے۔ یہ تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ دوست کیوں شکایت کرنے لگے دوستوں کو شکوہ شکایت سے کیا واسطہ۔ یہ نئی قسم کا مضمون آپ نے نکالا ہے۔ اسی قافیہ میں مضطر کا یہ شعر بہ جا ہے
عدو کو چھوڑ دو پھر جان بھی انکو دعا کرتے ۔ تم ایسا کر نہیں سکتے تو ایسا ہو نہیں سکتا

نمبر ۳۰

کیا لطف ستم یوں انہیں حاصل نہیں ہوتا ۔ مجھکو وہ ملتے ہیں کہ جو دل نہیں ہوتا

(کیا) کا لفظ بیکار ہے۔ یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ لطف ستم یوں انہیں حاصل نہیں ہوتا سے کیا غرض ہے وہ کون باتیں ہیں کہ لطف ستم معشوق کو نہیں ملتا۔ ان باتوں کا بیان کرنا ضرور تھا اور جبتک ان باتوں کی تصریح نہو پہلا مصرع کچھ معنی نہیں رکھتا اور دوسرے مصرع سے ربط نہیں کھلسکتا۔ مطلع کی بحر میں اکثر یہ خرابی ہوتی ہے مگر اگر دل نہیں ملتا ہے تو وہ مجھکو ملتے ہیں یوں لطف ستم حاصل کرتے ہیں مگر آپکے شعر اگر شرح میں بیان کیا جائے تو مجذوب کی بڑ ہو جائیگا۔

لطف ستم یوں کیا انکو نہیں ملتا ہے مجھکو
وہ ملتے ہیں جو دل نہیں ہوتا

سہل ممتنع عبارت کے معنی یہی ہیں کہ کوئی سمجھ نہ سکے۔ سبحان اللہ۔ ماشاء اللہ۔

نمبر ۳۱

کیا ناک میں دم ہے دل دشوار طلب سے ۔ وہ کام بگڑتا ہے جو مشکل نہیں ہوتا

بہت خوب۔ دل دشوار طلب سے ناک میں دم ہے یہاں تک تو غنیمت ہے کہ دل مشکل پسند آپکو پریشان کر رہا ہے مگر دوسرے مصرع کا کیا مطلب ہے۔

جو کام بگڑتا ہے وہ مشکل نہیں ہوتا

اسکے معنی اور پہلے مصرع سے ربط کے اسباب دکھانا چاہیے دل دشوار طلب کا کام بگڑنے سے کیا تعلق و ربط ہے۔ یہی شعر ہے جسکو یورپ نے اپنی یونیورسٹی میں داخل کیا ہے اور داغ کو سند عطا کی ہے۔ اس کلام کو سہل ممتنع کہنا ایسا ہے جیسے کوئی اندھے کو دیکھنے والا اور بہرے کو سننے والا کہے جو شعر معنی سرسری نظر سے دیکھکر سمجھ کر پڑھے گئے ہیں ان شعروں کے مطالب کو عوام الناس کے سوا خاص و اقارب دہلی بھی نہ سمجھے ہونگے۔ بقول جناب ضیاء دہلوی کے مولف نے بڑی حیلہ بازی سے کام لیا اور داغ کے کلام میں آخر جو انتخاب ہوا ہے شعر بالکل چھوڑ دیے۔ ہم جناب داغ کی تغزل کو بہت پسند کرتے ہیں اور انکے بعض شعر ہمکو بیچین کر دیا کرتے ہیں اسلئے کہ ہمارا دل ابھی ولولوں اور جذبات سے خالی نہیں ہوا ہے مگر جسقدر شعر شاگرد صاحب نے انتخاب کئے ہیں ان میں ایک شعر بھی ایسے نہیں ہیں کہ ولولہ پیدا کر سکیں۔ ہم دو چار شعر انکی یاد سے لکھتے ہیں

آئینہ دیکھتے ہی بیٹھ گئے تھام کے دل ۔ پھر کہا مجھکو کیوں اتنا حسین

گو یہ عالم بندی خلاف واقع ہے مگر ایک قسم کا جذب اس شعر میں موجود ہے۔ یا

وہ چشم مست پھر افسردہ پنجہ مژگان
کہ جیسے ہاتھ کسی نازنین کا ساغر پر

یا

بہت رویا ہوں میں جب سے یہ میں نے خواب دیکھا ہے
کہ آپ آنسو بہاتے سامنے دشمن کے بیٹھے ہیں

یا

ہزار بار جو مانگا کرو تو کیا حاصل
دعا وہی ہے جو دل سے کبھی نکلتی ہے

اسیطرح اگر انکے دیوانوں میں تلاش کیجائے تو دو سو شعر کام کے نکلینگے مگر ایسے شعر انتخاب نہیں کئے گئے وجہ یہی ہے کہ استاد کے ساتھ شاگرد صاحب کو بھی عشق

رقابت

معلوم ہوتی ہے بدنام کرنے کی ترکیب عمدہ سوچی اور جھوٹ پٹ سوانح عمری لکھ ڈالی جسمین درایت و روایت کا کوئی معقول التزام نہین کیا گیا۔

(اور) اصل منتخب اشعار کے اندراج کے بعد شاگرد صاحب فرماتے ہین۔ "کہ تذکرہ نویسون کا یہ عام قاعدہ ہے کہ تقابلہ کے لئے اونکا کلام بھی درج کرتے ہین مگر ہمنے ایسا نہین کیا جن لوگون کو ہمدردی افضل نے بہت خوب ناراے سلیم دی ہے وہ خود مقابلہ کرینگے۔ انتخاب مین ہمنے خاص اہتمام نہین کیا جو شعر یاد آ گئے وہ لکھ دیے"

آپ نے عام تذکرہ نویسون کی تقلید نہین کی یہ اچھا کیا ورنہ قلعی کھل جاتی اور مقابلہ آپ کرتے ہی کیا سکے جب آپ کو مقابلہ کرنا منظور نہین تھا تو آپ نے دوسرے شعرا پر تعریض کا دروازہ کیون کھولا اور اونکی مردہ روحون پر کیون الزام لگایا۔ اور اگر ایسا دعویٰ کیا تھا تو مقابلہ کے واسطے کوئی معیار قائم کرنا تھا۔ انتخاب مین خاص اہتمام نہ کرنے کی وجہ ہم بتا چکے ہین کہ آپ کو استاد پر اعتراض کرانا اور اونکی قلعی کھولنا منظور تھا ورنہ سوانح عمری کا لکھنا جو اہم او مہتم بالشان کام ہے آپ نے اپنے ذمہ لیا اور اشعار کے انتخاب مین کاہلی کو دخل دیا کیا معنی۔ سارا ملک اور تمام شعرا اس بات کا اعتراف کرینگے کہ داغ کی سوانح عمری مین جو کچھ ہے وہ شاعری ہے ایک شاعر کی سوانح عمری لکھی جاے اور اوسکا کلام اس بے عنوانی سے انتخاب کیا جاے اسکے یہ معنی ہون گے کہ جس زمین جو محاسن تھے وہ چھپائے گئے اور بدنام کن باتین درج کی گئین —

مجھکو بار بار اس بات پر تعجب آتا ہے کہ تقرب الخاقان کے گھر مین رہکر ایسی نمک حلالی کا کام اپنے ذمہ لیا اور حق شاگردی ادا کیا پھر خاص اہتمام اونکے کلام کے دفعات مین کیون نہین کیا گیا۔ اگر آپ کا یہ کام نہین ہو سکتا تھا تو داغ کے اور شاگردون پر یہ کام چھوڑا ہوتا۔ افسوس ہے کہ داغ نے کیونکر اس کام کو ہونے دیا۔ یہ مانا کہ فصیح الملک نظر لکھنے مین کورے ہین اور وہ دوسرون کے پڑھنے کے واسطے چار سطرین بھی نہین تحریر کر سکتے مگر سقم و عیوب تو ضرور وہ نکال سکتے تھے۔ پھر یہ بھی تعجب ہوتا ہے کہ اب تک داغ نے کیون اس بات کو جائز رکھا ہے اور کیون وہ کھلم کھلا اس بات کا اعتراف نہین فرماتے کہ اس کتاب کو مین نے مسودہ کی حالت مین نہین دیکھا نہ مجھے دکھائی گئی اور جو کچھ زبان اسمین ہے اسکا مین ذمہ دار نہین ہون اور نہ جو کلام انتخاب کیا گیا ہے وہ میرا کلام نہین ہے —

اسکے بعد مولف صاحب ارشاد فرماتے ہین۔ "کہ گو مرزا صاحب نے غزلون کی طرح قصائد کی طرف توجہ نہین فرمائی مگر جو دو چار قصیدے کہے ہین انکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تاور الکلامی کے جھنڈے ہر میدان سخن مین مرزا صاحب نے گاڑ دیے ہین"—

قصیدہ لکھنا یا کہنا کچھ آسان بات نہین ہے۔ سودا کے بعد قصیدون کے میدان مین قدر بلگرامی اور امیر کے سوا اسوقت تک کوئی نہین آیا ہے ہم قصائد کے ریویو کے وقت یہ بات ثابت کر دینگے کہ مرزا صاحب کو قصیدہ یا مثنوی کہنا نہین آتی جو کہا ہے مہمل و غلط ہے۔ انکے قصیدے جو مین چار شعرون کے بعد غزل ہو گئے ہین جیسے مثنوی کی جو لمبی چوڑی تعریف آپ نے کی وہ بالکل حق تک ادا کرنے کی گواہی دیتی ہے۔ آپ بیتی کی خوب کہی واقعی استاد کی تعظیم و تکریم آتی تو کہا ہے ایک بازاری کسبی کے عشق کی تصویر کھینچنا اور وہ بھی فن شعر سے دور اسکو کا بیان ہونا استادی کے حصے مین آیا ہے۔ قصیدے ملاحظہ ہون +

(باقی)

شوکت جنگ

ذرے کا بھی چمکے گا ستارہ
قائم جو زمین و آسمان ہے

آپ جانئے دہلی دربار۔ شاہنشاہی اہتمام انتظام ہر طرح سے زیب و زینت مین مکمل ہوا جاتا ہے مگر انگریزی خیال کے مطابق ایک قوم کی کسر رہی جاتی تھی یعنی جنس اناث کی مزید اینٹ کے بغیر سارا قرہ کرکرا لطف نظارہ پھیکا تھا اگر سنا جاتا ہے الحمد للہ خاتونان با عصمت کے لئے دربار مین ایک مقام پردے سے محفوظ کیا جائیگا اور اوسمین ہندوستانی مخدرات عظام و بیگمات ذو جلوہ افروز ہو سکینگی چنانچہ بذریعہ تار برقی خیالی معلوم ہوا ہے کہ اس عنایت اور مرحمت کے شکریے مین ایک سپاسنامہ خیالی خاتونان باوقار نے تجویز کیا ہے جسکی نقل ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

سپاس نامہ

بحضور قدر دان جنس زن لارڈ کرزن دام اقبالہ۔ پردہ نشین چوڑی والے ہاتھون سے شکرے کے چھپکے والے سر کی دونون کنپٹیون پر چٹا چٹ بلائین لیکے دعائین دیتی ہین دودھو نہاؤ پوتون پھلو اور لیڈی صاحبہ جو آج کل کشمیر جنت نظیر کی سیر مین مثل ماماحوا کے مصروف ہین وہ کسی فلک کے شیطان کے فریب مین نہ آئینگے۔ مانگ کو کھ سے ٹھنڈی رہین۔ سرکار نے ہماری قوم کی ناک رکھ لی۔ مادر مہربان مہارانی وکٹوریہ کے جاتے رہنے سے جو آس ٹوٹ گئی تھی کہ اب ہمارے شہنشاہ۔ سلامتی سے مرد ذات مین آئے مردون ہی کو ترقیان ہونگی اور ہم بے مان کی بچون کی طرح لاوارث رہینگے اوسکو پھر مضبوط کر دیا۔ کیون نہو بیٹیان ایسے ہی ہوتے ہین سنہ کے دہلی کے دربار مین تو ہمکو اپنی مان کے عہد مین جگہ نہ ملی تھی۔ مگر آپ کے دربار مین ہماری شراکت کے بھی سامان ہین۔ اخبار اودھ پنچ اور اسکے نامہ نگارون نے تو صرف کھلی بازی ہی سے ہم لوگون کی شرکت کا خیالی مضمون لکھ کے گویا ہمکو چڑھایا تھا۔ صد رحمت کہ اوس خیالی بات کو واقعی اور اصلی کر کے کر دکھایا۔ اب ہمارے گھر والے لاکھ جیبین بھین ہون۔ پردے نزدے کا جھگڑا نکالین مگر کچھ چل نہین سکتی۔ اللہ نے چاہا ہماری بہنین خدا جھوٹ نہ بلائے ہزارون شریک ہون اور ضرور شریک ہون بیچ کھیت شریک ہون۔ ہزارون لاکھون مین شریک ہون۔ چاہے ہمارے مردوے جمی جم شریک ہون مگر ہم تو جائین ضرور بہت بگا ان مصارف کا خرچ نہ دینگے زیور کپڑے بیچ کے گرو رکھکے شریک ہونگے۔ ہلوگ مردون کے ساتھ جانے نہ جانے کے منتظر بھی رہینگے۔ رانی روٹھین گی اپنا راج لینگی وہ لوگ بہت کرینگے گھر مین رہینگے۔ گھر کی نگرانی۔ بال بچون کی حفاظت اونکو مبارک۔ اب تو ہملوگ سمجھ لئے ہین ہمارے غبارے مین ہوا بھر چلی۔ اب یہ پامال فرش اوپر سنگار ہے بلون بنا کیسے رو کے رک نہین سکتا ذرہ نوازی ہندو پرور کا اسی انقلاب سے پتہ لگ سکتا ہے۔

آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

بادشاہ کو ظل اللہ کہتے ہین اور سایہ اصل سے کئی باتون مین مشابہ ہوا کرتا ہے۔ اس زینے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ خدا ہی کو منظور ہے بارہ برس بعد گھورے کے دن پھرتے ہین۔

اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

درباروں سرکارون مین شرکت سے ہم گھر گرتی سے اسطرح چھوٹین گے جیسے کیچل سے سانپ اکثر ملون تے پلنگ چلون سے گذری۔ پھر اگر خدا کی ہی نظر اپنے بندون پر رہی تو پچھ جتنے جنانے کا ہار بھی گلے سے نکلی نکلیگا اور یہ سایہ خدا بھی طرح ہم صاحبون کا سایہ بنجا لگا گویا نوری پوشاک کے نوری بندے ہو جاینگے اور بالکل فرشتون سے پہلو بہلو قرب حاصل کرین گے۔

عرضی خاتونان ہندوستان

کاتب موقوف لیتھوگراف مسمار سازند

ہاتھ تمھاری کی تھی۔ نکلو رون غمزون سے ناک مین دم غلطیون سے دم مین ناک کر دی تھی کیا لقل اچہ عقل کے

بھرت پر ہون توجسکو دیکھئے کتابت کے واسطے قلمدان بغل مین دبائے۔ بیوقائی مین روشنائی کی دوست موجود مگر خوشخطی اور صحت نگاری لیاقت تحریر مین امین آباد اور چوک کے مزدوروں سے کلیون مین "نام پڑھی" کی صدا لگائے وابستہ۔ جیسے بہوسے سے قلم بالیا کالی۔ کے کاندھ پر چند لکیرین کرلین چلے صاحب کاتب ہوگئے۔ پھر اوسپر ہر وقت ضرورت ڈھونڈھئے۔ طبع مین لکھنے کو کہئے چاہیں برس کو سی تیا نہیں مگر بڑی محنت خوشامد سے ایک دن کو گئے تو مضمون زیارت نصیب ہی نہین ہوتی۔ آج کیا ہے خط شکستہ کی طرح عذر لنگ سے بیا۔ بین قلم کی صحبت سے اڑسے وحشی اور تپری۔ کسی کام مین دو صفحہ لکھنے غائب ہوتے ہین نامہ اعمال لکھنے کو فرشتہ دیان کے حوالے ہوگئے۔ کام پڑا جھجک اتا ہے۔ تبدیل خط کے خیال سے دوسرا کاتب نہین لگایا جاتا۔ تہذیب اور ترتیب کے واسطے لاحولا کہ سمجھتے ہین مگر شیطان خط اور سی ایک کسی طرح مٹتی ہی نہین۔ وائے بچوھڑ کے ہاتھ کی روشیان مدات گنڈا سی راستے۔ سطرین بدھا موتی۔ مین اسطورین حضرت کلیج کی سطر کہین سوندھی لولے لی قلیان۔ لاکھ کہئیے درآورہ لکھنے کی تاکید ہے مگر کام بڑھانے ایک صفحہ ایک جزو تک پہونچانے اڑسے کاتبین یا منشی کی تعلیان بلنے سے بانسے پھول اور مدات فضول سے بہرام گھات کے تیسے گھمائے جاتے ہین۔ اور غلطیون کا پوچھنا ہی کیا دس لفظون کا جملہ سو دوسے مین۔ دس ہزار غلطیان کاپی مین۔ مقابلہ کرنے والے کا دماغ گھنچکر ہو جاتے۔ جتنا کاغذ لکھنے مین صرف نہوا دس سے دس گنا غلطیان بنانے کے واسطے درکار ہو۔ ہر لفظ برسات کے جانور کی طرح ہلروار۔ یا ممالک شمالی کی قطع ارد رساو یا لیس مین گرفتار۔ کاپی چیپیان لگاتے لگاتے فقیر کی گدڑی ہوگئی چیتھڑا پیر کے مزار پر چڑھانے کے لائق ہوگئی۔ بالشت بھر کی کاپی اور اوسپر یہ قلمی جراحی۔ عمل بالید ہر حرف ہزیمت خوردہ سپاہی کی طرح مجروح و مقتول۔ نوک پلک کا اسطرح صفایا ہے تاندہ منڈا انا دفقیر۔ جیسے بچوسے کسیر و پیسے کے آدھ پاؤ خیر لعنت بھیج پی کاپی صاحب بعد ہزار قطع و برید خدا خدا کرکے تیھر پر پہین۔ مزار شہید پر تو بیدہ بسنتی چادر چڑھی۔ پریسمین صاحب سے پالا پڑا۔ یہ خدا کی عنایت سے گراسکٹ کے شاگرد۔ بیلدار کے نواسے۔ ٹھیلون پر بورسے گھسیٹے گھسیٹتے دو چار دن اینچ کا پچارد یے گھماتے گھماتے بمصداق آدمیان گم شدند ملک خدا خرگرفت۔ استاد پریسمین بن بیٹھے تھے۔ اگر پتھر اپنی بخت جانی سے بچ گیا اور کاپی لگ گئی تو تحریر کی صورت بالکل مسخ ہر لفظ مین

اتنی داڑھی مونچھیں نکلین کر جنگل کا جھالو۔ بن مانس مات ہے۔ کہین روشنائی دھبے کہین گوند پڑ جانے سے چٹے۔ سطح سنگ بالکل چکچک ۔ مضمون گوند کھشائی تھا تو پٹی کی مرہم پٹی کی ضرورت۔ مہر مصلح سنگ صاحب سے سابقہ ہوا۔ ثانی اگر بقول سر و خط تقدیر کا لکھا مٹاتے مین تو آپ بحیثیت نقاش ثانی نقاش اول کا لکھا اپنی دستکاری سے مسخ کرکے دکھاتے ہین پروف مین جتنی داڑھی مونچھیں لگی ہون بال بھنوری کچل جانے سے لگی ہون سب کو ناخن گیر و تیغ سے بنا وٹ صفایا بناتے نہایت اسقدر نشیب و فراز بناتے ہین کہ چھرکے ہر دندان تیر کی ضرورت ہوتی ہے پروف اور ترمیم مین لاکھ سرکھپایا خدا معلوم کس کی شرارت درد اور لچی دستکاری ہوتی ہے کہ مضمون اور مطلب [illegible] ہو کے منقوط بنے سقا ہے متحرک [illegible] مقدار [illegible] مہمل اور غیر منقوط کی جگہ منقوط ہو جاتا ہے [illegible] بات کی طرح کہین پیشانی کہین [illegible] کی روشنائی ان۔ الفاظ رب اصغر ور ب اکبر [illegible] اور انایہ کی اشکال [illegible] ورعروس بنا کے [illegible] کی صورتین پیدا کئے ہوئے عبارت پڑھنا کہ کہکشان و کاہ شہر آور دن کا مزا دکھاتا ہے ہرشل کی دوربین بطلیموس اور فیثا غورث کے نظام شمسی کا جھگڑا آئینہ سکندر و جام جہان نما کا تماشا پیش نظر کرتا ہے۔ پھر اوسکے ساتھ کاپی کے کاغذ کی رنگ آمیزی عصارہ ریوند نشاستہ۔ اسنگلاس۔ کتیرہ کی استرکاری کاپی کی مصطفائی روشنائی کا جھگڑا جدا احسان کھاتا ہے کاتب صاحب کا نخرہ۔ کاغذ کا رد لکھا بین ۔ اونکا سواد مشتاقان صفا خسار و غزالین چشم کی زیب و زینت سرمے کا جل کو شرماتا ہے۔ آخر انھین باتون سے زنگ آکے یورپ والون نے ٹیپ سے کام نکالا تھا اوسیطرح آجکل زنچ ہوکے اردو ٹیپ یعنی نستعلیق حروف کی تجویز کا لوگون مین چرچا ہے غرضت سے ٹیپ ڈھال لئے اور عبارت کمپوزیٹر صاحب کے حوالے کردی اور نہ متولب لتا کب گھوئے نب کھوئے" نہ ڈھان اچھے کوٹے کھائے جانے کی بحث ضرورت ہوئی ایک کی جگہ دس دس کی جگہ سو کمپوزیٹرون نے بنے بنائے حروف کھٹا کھٹ جلی خفی جوڑنا شروع کئے پھر نہ مکتوب بنانے کا جھگڑا نہ چیپیان لگانے کا بکھیڑا۔ نہ ایک ایک کاپی کے واسطے من من بھر کا پتھر محفوظ رکھنے کا بار۔ جس عبارت کو جہان چاہا لگا دیا۔ اوٹھا لیا۔ اور چھاپنے کا یہ حال نہ ہزار دو ہزار کے بعد مصلح سنگ صاحب کی یاد۔ نہ لفظون کے بھر جانے حرفون کے ٹوٹ جانے

کی فریاد۔ ایک سے لیکے ہزارون پرت چھاپتے چلے جاؤ جس کتاب مین روپیہ دو روپیہ لاگت پڑتی اوسکو کاغذ کی قیمت پر چند آنے اضافہ کرکے بیچ لو۔ اب لازم ہے ہندوستان کے لیتھو چھاپے خانون مین کام کرنے والے

ہم بھی بدلے جو مزاج بت بدخو بدلا
سو رہے پھیر کے منھ وہ جو پہلو بدلا

پر عمل کرکے ایک قلابازی کھائین کاتب صاحب قلم بیا لی چاقو مسطر بستہ وغیرہ دریابرد کرکے دشمن دور ہو جائین کمپوزیٹر مصلح سنگ صاحب اسنج ناخن گیر کو پھینک سلام کہیں پرنٹر بنجائین تب تو چھاپے خانون مین صورت نکلے گی نہین چولہے پر بیٹھئے۔

غرض وحق تعالے کسے رسا ہے
شرف جسنے طابع کو دیا ہے

ٹھیک رہین۔ جو قیمتین اور صیتین اہل مطابع کو پڑتی ہین اونکی بھی حد ہونا چاہیے پیشگیون کی فرمایش۔ ایکانٹو کے نخرے۔ بیاپان سید لکھنک ان کھلونون کے مظالم اوٹھائے جائین۔ اگر اسی طرح نخرہ سے جانستان و مظالم بیاپان لفتنی و ناگفتنی کا شوق ہے تو اس سفیدی پر سیاہی پھیرنے کی سیہ کاری سے کسی معشوقہ بازاری کے پیچ مین پڑین ورنہ مردانہ وار۔

پیر کو پھینک ہی دیتے ابھی پہلو اپنا
تجھ قابو جو نہین دل بیتوقابو اپنا

کہتے ہوئے ان سب کو طلاق دین۔

پولیس کے بچھو

ڈیمیوان سے عجیب خبر معلوم ہوئی کہ ساہوکار کے ہان الکوٹ مین چوری ہوگئی مگر پولیس کے لگائے پتہ نہ چلا۔ اسپر تحصیلدار صاحب نے یہ حکم دیا ہے کہ کانسٹبل کے ساتھ پہرہ دیتے وقت محلے کے دو دو آدمی پہرہ دیا کرین یہ حکم بغیر اوس تصریح کے کہ محلے کے کس حیثیت کے آدمی تحصیلدار کے حکم سے بیگار پر مجبور کیے جائین اعتراضات سے خالی نہین ہے۔ جسوقت رعایا کی حفاظت کے واسطے پولیس مقرر ہے اور رعایا اوسکا ٹکس دیتی ہے تو پھر محلے کے دو آدمیونکو یہ تکلیف اوٹھانا کس قاعدے سے لازم آتا ہے۔

معذرت

کاتب صاحب کی بیوقت بیماری نے اخبار کا صفحہ بجز کر رکھا ہے۔ اجیرون سے لکھایا بھی جاتا ہے تو وقت پر تیار نہین ہو سکتا خیر پنج تو جسطرح ہوا لکھا گیا۔ مگر ضمیمہ اس ہفتہ نہو سکا ناظرین معاف فرمائین۔

نئی کتابین

احمق الدین ظرافت کا دلچسپ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوشگوار و چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نوعمر کے سوانح چست اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدر آباد کا سفر - وہان تلاش معاش اور لڑکون انگریزی وضع کا اختیار کرنا - رفتار مری کے مغالطہ مین مبتلا ہونا لوٹنا آنا پھر وہان سے نیپال کی سیاست مین لکھر ہونا - وہان آب کے عشق مین پھنسنا - نکالے جانا - بس کا ہمراہ آنا - لکھنؤ کے طلبہ حج کے تہذیب آوارہ لوگون مین پھنسنا - بہت زری اور بے مقدمات واپس ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا تب وہان سے ساتھ بیان کیا گیا ہے - یہ ناول پہلے بھی شائع ہوا تھا - ... کے اصرار سے دوبارہ چھپا ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک —

کوبلیٹ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ - اس مین ظرافت اور متانت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین ما فوق الطبیعات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہے وہان آخر ما فوق الطبیعات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین - قیمت ۸ر علاوہ محصول ڈاک —

چھٹی چھپری مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ - اسمین نہایت بے ساختہ اور دلچسپ پیرایہ مین سنے ظرافت دکھایا گیا ہے کہ کیونکر ... اور جالون سے دولت دنیا چھین کے قابض ہوتے ہین - بعض بعض مقامات اس ناول کے غور کے لائق ہین قیمت ۱۲ر علاوہ محصول —

حیات شیخ چلی - ظرافت کا دوسرا لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام - اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری - اونکے منصوبون کی نوعیت اور شیخ کی عینیت عجب سنجیدگی و تحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک —

میرزا مشا - ظرافت کا تیسرا ناول مصنفہ جناب مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش مشہور اور معروف نامہ نگار اودھ پنچ و مشہور مصنف ناول و مثنویات اسمین نہایت دلچسپ اور ہنسانے والے واقعات پیاری اور شستہ زبان مین بیان ہوئے ہین عبارت کی خوبی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک —

سبھا جلے تن - واسوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش جس رنگ اور طرز واسوخت آج کل لکھے جاتے ہین انکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے اسکی شاعری فصیح گوئی دیکھنے اور تقلید کرنے کے لائق ہے قیمت ۲ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک —

جنتریہائے ظرافت ۱۹۰۲-۱۹۰۳ء کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۱ر جو صاحب سب جنتریان خریدکرینگے ۶ر قیمت لیجائیگی۔

برہان الفراست - اسمین بانضمام صحت سے اصول علم قیافہ کے متقدمین سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین قیمت ۴ر

مضامین اڈیسن - مولوی التفات علی شمسی نے اسپکٹیٹر کے مضامین اخلاقی انتخاب کرکے بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیے ہین قیمت ۲ر

المشتہر منیجر اودھ پنچ

اشتہار کتاب دولت باغبانی

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آج کل کے مالی نہین جانتے یہ مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فاپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو والا یاد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین واسطے ناظرین باغ اور امرا کے جو اسکے قدر دان ہین شائع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم فصلی لنگڑا الکحل بیجی امرود کا باغ لگانے مین بدرجہا نفع دکھلایا ہے چار بیگھہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد چندے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور اوسر افتادہ زمین محلی تھالے تیار کراکے مثل خودرو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آئے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جنمین پیوند لگانے اور پیوند باندھنے کے دو طریق جیسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ اور امرود انار انگور بے دانہ ہوگا جملہ طریق قلم باندھنے کے نولکشوری بابت گل مشہور میوہ و خوشنما بتی کردھن وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان بیان گلاب گلاب گل داودی کا بہت بڑا نمایشی پھول پیدا کرنا فہرست ہے چیدہ اقسام گلاب گل داودی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بخط انگریزی اردو بیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی - کرم کلا شلجم وغیرہ کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہی علاج دفعیہ دیمک کیڑے وغیرہ کا یہ کتاب ۱۲ صفحہ ½ ۲ + ۱۰ انچ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت اور دانون کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ اور سیر خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین -

اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین بارش آگئی جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا -

دیگر وزیر جنتری برآورد تنخواہ ۵ر سے دو ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انٹرکس سود برآورد فرد وری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دو سو برس کی شامل ہے یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فوج بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے ہین اور بلٹن ہین نہایت کام کی ہے اور جتنی رقم کے ستون مین لکھی گئی ہے قیمت ۲ر نام معہ ڈاکخانہ صاف ارقام کرنا چاہیئے -

المشتہر منشی شمشاد علی اور منشی وزیر علی الہ آباد محلہ بخشی بازار

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت و طہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ کے فن مین شفیق اوستاد ہین - ہمہ جہت تیار ہو کر ہدیہ ہوتی ہے -

المشتہر - اسلام حسین لکھنؤ - جھوائی ٹولہ —

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون ۔ نامور ڈاکٹرون ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سُرخی ۔ ابتدائی موتیابند ۔ ناخنہ ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب سُرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی ۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین ۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ۔ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ محصول خرچ بذمہ خریدار ۔ درخواست کے اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی اور جعلی ممیرے کے سُرمہ کے اشتہار دون سے بچنا چاہیے ۔

المشتہر ۔ پروفیسر ریاسنگھ اہلووالیہ ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب +

تازہ سندات — اِن سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سُرمہ جو سردار ریاسنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہٹ جانا ۔ دھند ۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور رانسے پیٹ کا گرنا ۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شئے نہین ہے اس لیے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سُرمہ ضروری مفید ہے ۔

راقم ۔ ڈاکٹر ایم ۔ بی ۔ سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایم ۔ ایس ۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

مین بڑی خوشی سے میرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار ریاسنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مساۃ اتم دیوی بعمر ۵۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سُرخ اور دُکھتی تھی انمین کثرت سے سواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک اس سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی ۔ راقم ۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل لاہور ۔

(۳) مین نے میرے کا سُرمہ جو سردار ریاسنگھ نے طیار کیا ہے اُن مریضون پر جنکی آنکھون پر پانی جاری رہتا ہے اور دُھند اور کمزوری نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے ۔

راقم ۔ ڈاکٹر … لال گھوس رائے بہادر ۔ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سُرمہ جو کہ سردار ریاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون سے بیماریون کے بچنے کے لیے میرے کے سُرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ۔ راقم ۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے ۔

چُننے جاتا ہے یا تنے سمیٹنے - یہ کام تو بھوبھوان کا ہے جو
خس و خاشاک سمیٹتے پھرتے ہین -

لالہ و گل نے جو پہنی ہے قبائے رنگین
دیتی ہے خلعت نوروز بہار گلشن

مطلب یہ ہے کہ گل و لالہ نے جو رنگین قبا پہنی ہے خلعت
بہار گلشن نے دیا ہے - اب ذرا اور صاحب سے
کوئی اتنی بات دریافت کرے کہ آپ نے (دیتی ہے)
(دیا ہے) کی جگہ پر کس سند پر تحریر فرمایا ہے اور اگر
دیا ہی ہوگا تو مطلب کیا نکلے گا مطلب اور مقصود تو یہ تھا
کہ قبائے رنگین لالہ و گل کو خلعت مین بہار نے دیا جو
دیتی ہے دہلی کی زبان نہین ہے نہ ایسے محل پر کوئی ایسے
الفاظ کو استعمال کرے گا جو محاورہ اور قواعد کے خلاف
ہون قاعدہ سے بھی (دیتی ہے) ناجائز ہے - یہ شعر یون
ہوتا تو بھی ٹھیک تھا -

لالہ و گل نے جو پہنی ہے قبائے رنگین
لائی ہے خلعت نوروز بہار گلشن

قلقل شیشہ کی آواز ہے بستان بستان
توبہ سے یہ تقاضا ہے کہ شکن بشکن

پہلا مصرع تو درست ہے مگر دوسرے مصرع سے اس
بات کی بڑی ضرورت ہے کہ معلوم ہو جائے توبہ سے
کسکا تقاضا ہے اور کون تقاضا کرنے والا ہے اسلئے
کہ قلقل شیشہ کی آواز بستان بستان ہے اسکا تقاضا تو
اب کہنا نہین ہے - خدا جانے کس ذہن مین آپ
شعر کہا کرتے ہین الفاظ ہی الفاظ ہے - آگے خیر صلاح -
اس سے تو یہی ہوتا تو بھی درست ہو جاتا -
توبہ سے کا تقاضا ہے کہ شکن بشکن
گو لطف شاعری کے خلاف ہے مگر خیر اس خبط بے ربط
مضمون سے تو غنیمت ہے -

نوعروسان چمن مست ہوئے ہین کیا کیا
کھینچتی ہے کمر سرو کو بھی شاخ سمن

مستی پر کوئی اعتراض نہین نوعروسان چمن شوق سے
مست ہون اور شاخ سمن سرو کی کمر کو کھینچ بھی لے مگر یہ تو
آپ بتاوین دوسرے مصرع مین (بھی) کا لفظ کس ضرورت
سے آپ لائے ہین اور وہ یہان پر کیا فائدہ دے رہا ہے -
اگر پہلے یہ ثابت کیا ہوتا کہ شاخ سمن نے دو چار درختون
کی کمرون کو اور بھی کھینچا ہے تو یہ حرف (بھی) کچھ کام بھی
دے جاتا - (کمر کھینچنا) خاص دہلی کا محاورہ ہوگا ذرا کسی
لغت اور اہل زبان کے کلام کی سند دیجیے گا -

وہ رطوبت کا اثر ہے کہ چمن مین خورشید
گوہر شبنم شاداب سے بھرلے دامن

اول تو یہ بتانا چاہیے تھا کہ خورشید کو گوہر و جواہر کی ضرورت
کیا ہے اور شبنم پیدا کیونکر ہوتی ہے - رطوبت کا لفظ لکھنا
فصیح اور ضروری آپ نے صرف فرمایا ہے - اس شعر کا مضمون
تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ آفتاب شبنم کو فنا کردیتا ہے اور اسکا ایسا
انحطاط وقت کا ہے کہ وہ فنا نہین کرسکتا مگر اس بات کا کوسون
پتہ نہین - آپ رطوبت سیال کا فرض دکھا رہے ہین بیچ
شیا ہی پاک کا استعمال کرنا چاہیے رطوبت خشک ہوجائیگی

بسکہ تخم محبت کو تو پیدا ہو وفا
ڈالیے پرتو رخ کو تو اگے سیب ذقن

واہ کیا خوب بالمعانی ہے - پہلا مصرع تو آپ کے شعر پر
کھلتا ہے مگر دوسرا مصرع نہین پھبتا اسکے واسطے کسی
حسین نازنین معشوق کا پرتو رخ ہونا لازم تھا آپ اگر اپنا
پرتو رخ ڈالدیجئے تو سیب ذقن کی جگہ دھتورہ کا درخت
اُگ آئیگا - اسکے علاوہ پرتو رخ سے سیب ذقن کا اُگنا بھی ہموار
ہے اسلئے کہ ذقن تھوڑی کو کہتے ہین اور رخ چہرے کو کہتے
ہین - چہرے کے عکس سے گلاب اُگے گا - سیب ذقن کا
اُگنا بھی ایسا ہی بندہ ہے - ذرا ان باتون کو غور سے دیکھیے گا
اور دل مین انصاف کیجیے گا - دونون مصرعون مین کوئی فضول
اور حشو نہین یہ باریک باتین خیال کرنے کی ہین -

لائے فصل خزان کو فلک نیلی رنگ
نیلی پیلی ہو غضب دیکھ کے اسکو سوسن

سوسن کی خصوصیت کیون ہے چمنستان مین کسی کو بھی خزان
پسند نہین ہے نیلی پیلی مین غضب کے معنی خود ہی موجود ہین
پھر ایک غضب کا اور بڑھانا فضول ہے ذرا سوچ کر
شعر کہا کیجیے -

پر پروانہ بھلے پھولون کا پنکھا الب
کہ مٹے شمع کی بھی دل کی لگی دل کی جلن

پھولون کا پنکھا پروانہ کیون جھلے اسکا کیا سبب ہے اور
پھولون سے پروانہ کو کیا مناسبت ہے شعر بھر مین کہین
کوئی استعارہ یا قیاس و قرینہ ایسا پایا نہین جاتا - اگر پرون کا
پنکھا باندھ دیا ہوتا تو کوئی عیب بھی نہ تھا -

کیا عجب پہونچے وہان تک اثر باد بہار
فلس ماہی بھی کھلین صورت گلہائے چمن

وہان تک کا اشارہ یہ نہین بتاتا کہ سمندر کی مچھلی کے فلس کو
آپ کھلانا چاہتے ہین یا زمین کے اندر جو مچھلی ہو اُسکے اوپر
عنایت ہے اس قسم کے ابہام کو جائز کردینا اور استاد کی
سند شاگردون سے حاصل کرنا بہت واہی بات ہے -

گرچہ نہین فصل بہاری کا رہا جوش عروج
شاخ طوبیٰ مین عجب کیا ہے کھلے نسترون

سبحان اللہ کیا عروج ہے اور یہ معلوم ہی نہین کہ طوبےٰ
کیا چیز ہے اور اسکی وقعت آپ کے ہی نسترون سے
زیادہ ہے یا کم ہے گویا طوبیٰ کی بڑی قدر آپ نے فرمائی ہے

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

کسطرح دست حنائی دکرے لعل حنا
تیغ ابرو کی سے بہا پھرتا ہے خون بہن

دست حنائی (بہ اضافت دست با حنا) کے بعد نہ کرنے
کے کچھ معنے نہین بنتے کیا مطلب ہے اور جب اضافت
کے ساتھ (نہ کرے) کا جوڑ نہین لگتا ہے تو دوسرا
مصرع بھی کچھ معنی نہین پیدا کرتا -
شاید اضافت غلط ہو کاتب نے تحریف کردیا ہو تو یہ
مطلب ہوگا کہ تیغ ابرو کی سے جس کا خون بہا بہا پھرتا ہے
پھر حنا ہاتھ کو کیون نہ رنگے -
مگر اس مفہوم پر دو اعتراض ہین - حنا کی خصوصیت کیا ہے
دست حنائی کرنا چہ معنی دارد - رنگین کرنا اور حنائی کرنا مین
بہت فرق ہے - محاورات کو بنانا اور زبان مین اصلاح کرنا
جب زیب دیتا تھا کہ تمام عمر دہلی کے باہر قدم نہ رکھا ہوتا
یا زبان پر قابو ہوتا -

شہر اس شہر کا ہی نام ہی بلدہ ہے
نغز کلکتہ و مدراس لطیف لندن

اول مصرع کا مطلب شاید دنیا مین بھی کسی کے سمجھ مین
نہ آئیگا نہ کوئی سمجھ سکتا ہے - شہر اور اس پھر
شہر اسلیے بعد کا ہی نام من بعد ہی بلدہ ہے -
ان الفاظ کا خدا اسکے لئے کوئی صاحب مطلب بتادین
اگر کوئی معما ہے تو البتہ قواعد معما سے سمجھا دیا جائیگا مگر اسکے
اصول سے بھی شاید ممکن نہ ہوگا -
کلکتہ مدراس کی خصوصیت بھی فی بطن الشاعر ہوگی -
لنڈن کی (ڈ) کو آپ نے اردو مین خوب ابھارا ہے -
نعوذ باللہ -

روشنی ایسی جواہر کی دوکانون مین عیان
جسکے نظارے سے ہو چشم تمنا روشن

اول مصرع مین (مین) کی جگہ (سے) چاہیے - (مین)
صرف دوکانون کے اندر ہی اندر روشنی دکھاتی ہے -
اور (سے) کے لفظ سے اندر باہر ضو پھیل جاتی ہے
چشم تمنا کی تخصیص کی وجہ اگر کسیکو تمنا نہو تو گویا اسکی آنکھ
روشن نہوگی - پھر جواہر کی روشنی ہی کیا ہوئی - اور جو
اصل مطلب مرح کا ہے رہ جاتا رہتا ہے یہ باتین یاد
رکھنے کی ہین آئندہ بہت کام آئینگی - اصل تو یہ ہے
کہ آپ کے استاد صاحب کو بہت ضرورت ہے کہ کلام پر
اصلاح لے لیا کرین اور ہم مناسب سمجھتے ہین کہ ہمارے
دوست حضرت ریاض بخوشی تمام اس کام کو انجام دینگے
اور کسیکو کانون کان خبر بھی نہو گی -
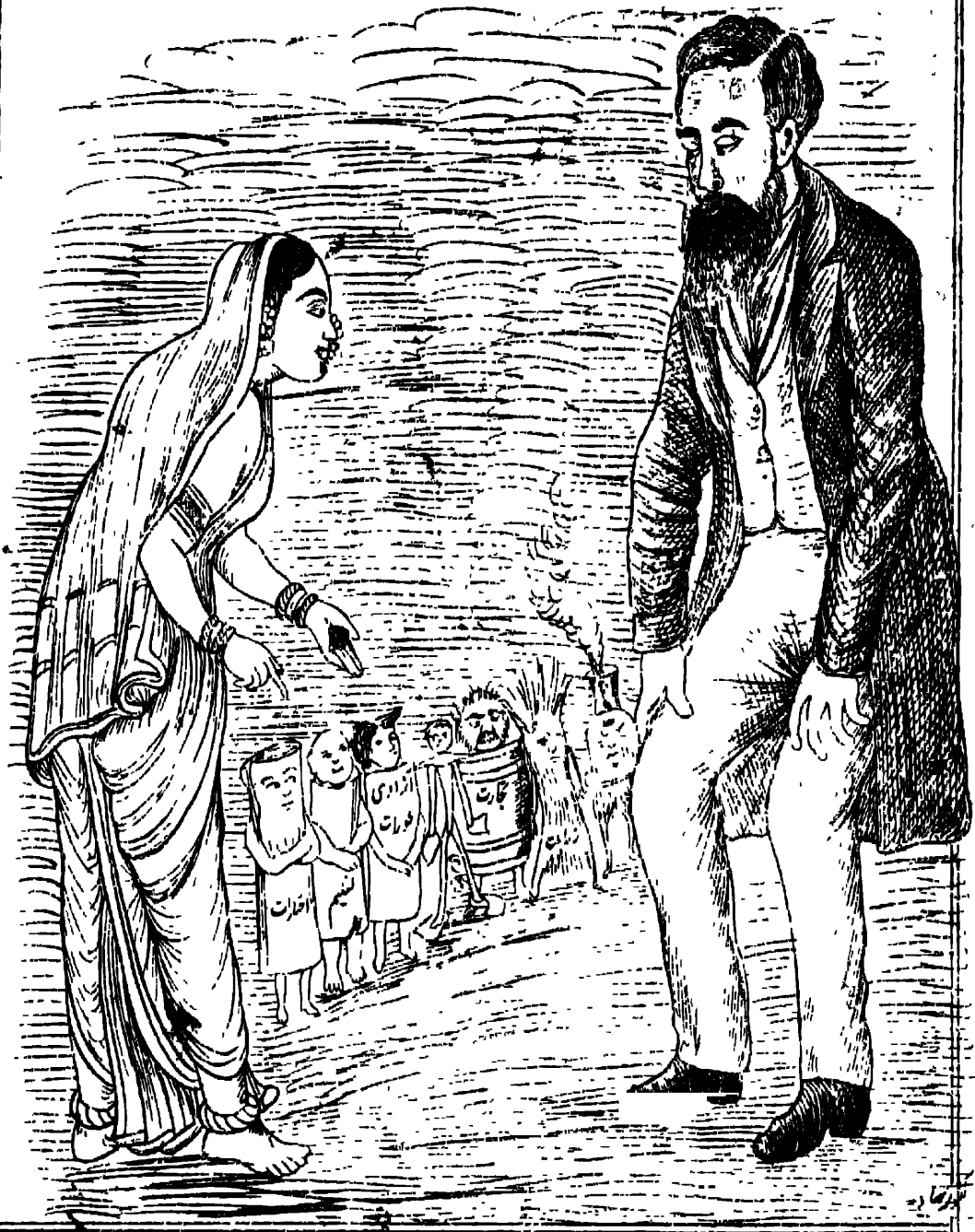
مینا بازار دہلی
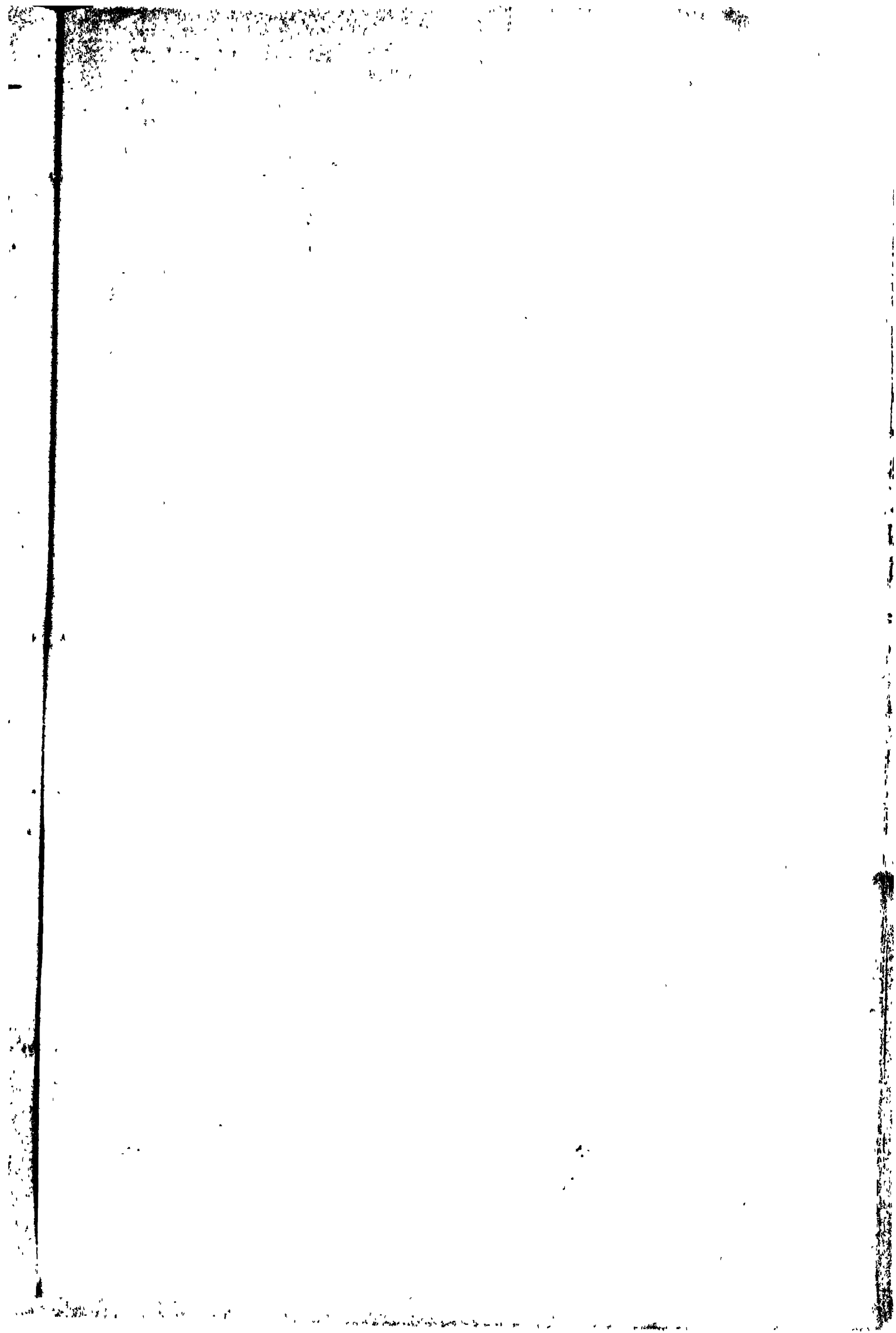
ریشۂ بیخ زقوم اسکو بنانی ہے زمین
تیرے اعدا کا نہ بیکار گیا تار کفن

ممدوح کی مدح ہے کہ تیرے زمانہ مین کوئی چیز بیکار نہین جاتی یہانتک کہ تیرے اعدا کے تار کفن کو زمین بیخ زقوم کا ریشہ بنا لیتی ہے۔ یہ نہ معلوم ہوا زمین کیون بناتی ہے۔ اور اگر ممدوح کے حکم سے زمین یہ کام کرتی ہے تو گویا ممدوح ایک دشمن کو ہلاک کرتا ہے اور زقوم پیدا کر کے ہزارون جانون کا نقصان کراتا ہے کیا خوب ستایش ہے۔ افسوس ہے کہ حضور نظام نے یہ قصیدہ ملاحظہ نہین فرمایا اگر ملاحظہ فرماتے تو ضرور داغ کو تنبیہ ہو جاتی۔ کہ ایسی ستایش جس سے بادشاہ دکن کی توہین ہو جائز نہ رکھی جاتی۔

آتش تہمت سے ستم کا بھی ہو نہ پھر دو آب
شمع کی طرح سے گھلتی ہے تن رو یین تن

وہ شاعر جو زبان دان۔ اور فصیح الملک ہو اور (طرح سے) تحریر کرے کتنے عیب کی بات ہے (طرح) کے بعد ایسے موقع پر (سے) بالکل فضول اور بیکار لفظ ہے صرف (طرح) ہی کافی تھا۔ اور زبانون پر اب (طرح سے) نہین ہے۔ سیکڑون جگہ آپکے استاد جہان یہ غلطی فرما چکے ہین ستم کے بعد پھر روئین تن کی بھی کچھ ضرورت باقی نہ تھی۔ اس قصیدے مین اور بھی شعر قابل گرفت و اصلاح کے ہین مگر وقت کم ہے قصد دراز اسلیئے اب دوسرے قصیدے کو ہم دیکھتے ہین۔

بان یو بادہ کشو دیکھین تو کتنا دم ہے
خود ہی ساقی کی طرف سے یہی تاکید اکید

(خود ہی) اگر مانے معروف ہے جیسا کہ کتاب مین درج ہے تو مصرع کا کچھ مطلب نہین بالکل مہمل ہے اگر بہ لے مجہول (خود نے) تھا تو (ہی) فضول ہے بلکہ یون ہوتا تو اچھا ہوتا ہے

آج ساقی کی طرف سے ہے یہ تاکید اکید
زاہد خشک کے بھی منھ مین بھر آئے پانی
دست ساقی مین بھرا دیکھے اگر جام نبیذ

اول تو صحیح لفظ نبیذ (ذ) سے ہے دیکھو منتہی الادب مطبع لاہور صفحہ ۱۴۰۸ ن ب ذ نبذ نبذہ نبیذ گامیتر از دست انداخت و آب افشردہ کرا ز حبوب خبر آن گیرند انبان افشردن تہ نبیذ افشردن و انداختن یہ لفظ عربی ہے فارسی کے شعرا نے تصرف بھی کیا ہے کہ نبوا نبید لفظ شیرازی مرح نے بھی (د) کا استعمال کیا ہے مگر فصحا کے نزدیک یہ تصرف درست نہین ہے اور اگر مان لیا جائے کہ یہ تصرف آئندہ والون نے بھی جائز رکھا ہے تو زاہد کے منھ مین پانی بھر آنیکی کوئی وجہ نہین ہے کہ نبیذ شراب نہین ہے جسکا پینا ناجائز ہے بلکہ اسکا استعمال خلفاء عباسیہ کے وقت مین ہوا ہے اور علماء عراق کا ہمیشہ بھی نبیذ ایسی حالت مین شراب کے معنون مین استعمال کرنا اور زاہد پر تعریض بیجا فرمانا لاعلمی کی دلیل ہے۔ پانی تو جب بھر آتا کہ زاہد نبیذ کے پینے سے محروم ہوتا۔ (باقی آیندہ)

راقم۔ شوکت جنگ

آغا تقی کے باغ مین کوا حلال ہے

ارے بھئی آج کیا بے تُکی الاپ رہے ہو سچ کہنا کہین شامت کی گرمی پڑنے کی وجہ سے دماغ تو نہین چلگیا ارے مان ابھی تو دماغ نہین چلا مگر ان خدا لجعض مولویون کو سلامت رکھے جنکے طفیل سے تعجب نہین کہ ایک عالم کا دماغ چل جائے۔ کیون کیون خیر تو ہے علماء کی شان مین ایسی گستاخی ایسی بیباکی۔ نہین گستاخی کیا تھی آخر کہو تو مولویون نے تمھارا کیا قصور کیا بھئی واللہ تم بھی عجیب ہو مولویون سے اور قصور۔ اجی بھلا وہ تو آجکل انبیا اور فرشتون سے زیادہ معصوم گنے جاتے ہین۔ ان قصور کیئے تو ہم ایسون عاصیون کی سمجھ کا کہ ایسی باتین علماء کے فرقہ مین سنتے ہین جنسے آج تک کان آشنا نہین ہوئے تھے۔ اور جن کی تہ تک عقل کل کی رسائی بھی محال ہے۔ بھئی کچھ تو بتاؤ۔ آخر آج نہین ہو اکیا جو آج ایسی باتین بکتے چلے جاتے ہو جنکا سر ہے نہ پاؤن۔ بھین گنگوہ کے مامون الہ بخش کا واسطہ کہنا آج کتنی بے تکی پیکر آئے ہو۔ بس صاحب بس زبان روکئے بھنگ پی ہوگی تو آپ نے یا آپ کے کٹ ملاون نے جنھون نے نئے نئے مسئلے نکالکر عالم کو تشویش مین ڈالدیا آخر بندۂ خدا کچھ منھ سے بولو گے بھی کیا ہوا یا اپنی وہی بے تکی بانک لگائے چلے جاؤ گے۔ لیا آپ کو معلوم نہین تمام دنیا مین نئے فتوے کی دھوم مچ رہی ہے۔ اہین کیا فتوی اور کیسے مولوی۔ واللہ تم بھی عجیب بیخبر ہو۔ ای حضرت کچھ سنت کی بھی خبر ہے۔ تمام دنیا باآواز بلند پکار رہی ہے کہ ضلع سہارنپور مین کوا حلال کر دیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ تو عجیب خبر سنائی۔ غلط بالکل غلط۔ بازاری افواہ معلوم ہوتی ہے۔ یا کسی نیلگر کا ماٹ بگڑ گیا ہوگا۔ بھلا ایسا ہو سکتا ہے۔ اجی ہو سکتا چہ معنی دارد۔ ہو ہی رہا ہے۔ ایک خلقت باگڑ والون کیطرح کوون پر ٹوٹ پڑی ہے کوا بیچارہ جان بچاتا پھر رہا ہے۔ دیکھنا چند روز مین اُس سیانی ذات کا ڈھونڈھنے سے بھی پتہ نہ چلیگا۔ اور عجب نہین کہ روپیہ روپیہ کو بھی بازارون مین ہاتھ نہ آئے اور سچ تو یہ ہے کہ بھوکے ہندوستان پر بڑا احسان ہوا۔ آئے دن یہان قحط کی بلا موجود رہتی ہے خدا نخواستہ اگر آگے بھی ایسی ہی صورت نمودار ہوئی تو دیکھنا کوے کی جان کیسی آفت مین آتی ہے۔ بھوکی خلقت اُس پر ایسی گریگی کہ اس بیچارے کو پہاڑ مین بھی اپنے بھائی بندون مین جگہ نہ ملیگی۔ اب تو حلال ہو ہی گیا ہے۔ پھر کیا کھٹکا رہا جو کچھ عذاب و ثواب ہوگا مولویون کی گردن پر رہیگا بقول مشہور "الا بلا بگردن ملا" پہلے تو بیچارے آغا تقی ہی کے باغ مین کوا حلال تھا۔ اب تمام مولویون کے گھرون مین حلال ہو گیا۔ قحط کے مارے بھوکی خلقت مولویون کو بہت دعائین دیگی جنھون نے انکی جان کو کسیقدر تو سہارا لگا دیا اور جان ہے تو زندگی کے پورے کرینگے۔ خرابی ہے تو صرف اتنی کہ ہمارے ہندو بھائی مسلمانون پر منھ آنے لگے کہ تمھارے مولویون نے کوا بھی حلال کر دیا مسلمانون کی ذات بھی عجیب ہے جب گوشت گران ہو گیا کھانے کو شکار وغیرہ کا گوشت نہ ملسکا تو کوا بھی حلال کر دیا جو بہت کثرت سے ہر جگہ پایا جاتا ہے اب مسلمانون کے گھر مین گھر گھر شکار کرو اور چٹ کر جاؤ نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آئے اگرچہ دلی اور میرٹھ کے مولویان نے اس فتوی سے اختلاف کیا ہے مگر تاہم اہل بہانپور نے ایک عجیب شوشہ نکالکر کھڑا کر دیا۔ جو چند روز تک خوب دلچسپی کے ساتھ ذکر کیا جائیگا۔ بھئی سچ تو یہ ہے مین تو یقین نہین آتا کہ ہمارے مولویون نے اور کوا حلال کر دیا کیا پہلے بھی کبھی ایسا ہوا ہے کسی مولوی نے پہلے بھی کھایا ہے اور کبھی پہلے بھی ثابت کیا ہے یا آجکل کے ہی نئے مولویون کی کتابون سے حلت ثابت ہوئی۔ اب یہ کیا معلوم مگر اتنا تو ہم بھی جانتے ہین کہ متقدمین مین سے مولانا فصیح السودا مرحوم و مغفور کے زمانہ مین کسی نے کوا حلال کر کے کھایا ہوگا جسپر انھون نے یہ متبرک دلچسپ مسدس تحریر فرمایا ہے دیکھیئے اور ملاحظہ فرمایئے

اک کے بیچ آج یہی قیل و قال ہے
کھانے کی چیز کھانے کو سبکو خیال ہے
یون دخل امر و نہی مین کس کی مجال ہے
جو فقہ دان ہو اُس کو یہ سب کا خیال ہے
اک مسخرے یہ کہتے ہین کوا حلال ہے
غرضکہ بیان حلت خراب آسان نیست

راقم
م۔ص۔ج۔ن

نئی کتابین

احمق الذین - ظرافت سے لبریز ناول مصنفہ ایڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نوجوان کے سوانح چست اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدر آباد کا سفر - وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا - بیفا سری کے خبط مین مبتلا ہو کر جن آنا پھر وہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا - وہان [illegible] کے عشق مین پھنسنا - نکالے جانا بس کا ہمراہ آنا - لکھنؤ کے طرح طرح کے مہذب آوارہ لوگون مین پھنسنا - پھر [illegible] کی وجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجیب دلگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - یہ ناول پہلے بھی شائع ہوا تھا اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے قیمت ۸ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

کایا پلیٹ - ناول مصنفہ ایڈیٹر اودھ پنچ - اس مین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہو جاتا ہے وہان اعمال مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین - قیمت ۸ علاوہ محصول ڈاک -

ٹھگ یا جھپٹی - مصنفہ ایڈیٹر اودھ پنچ - اسمین متانت چست اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ کیونکر [illegible] اور چالون سے دولت دنیا چھین کے قابض ہوتے ہین - بعض بعض حصے اس ناول کے غور کے لائق ہین قیمت ۱۲ علاوہ محصول -

حیات شیخ چلی - ظرافت کا دوسرا لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام - اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری - اونکے منصوبون کی کیفیت اصل شیخ کی علیت عجیب سنجیدگی و تحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

میرزا مستانہ - ظرافت کا تیسرا ناول مصنفہ جناب مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش مشہور اور معروف نامہ نگار اودھ پنچ و مشہور مصنف ناول و تمثیلات اسمین نہایت دلچسپ اور ہنسانے والے واقعات پیاری اور شستہ زبان مین بیان ہوئے ہین عبارت کی خوبی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے قیمت ۸ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

جلے تن - واسوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش [illegible] واسوخت آج کل لکھے جاتے ہین انکا [illegible] ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے [illegible] فن گوئی دیکھنے اور تقلید کرنے کے لائق ہے قیمت ۲ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

جنتریہائے ظرافت ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱ و ۱۹۱۲ - ان جنتریان مین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۱ جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۳ قیمت لیجائیگی

بیان الفراست - اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے متعدد رسالے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین قیمت ۴

مضامین ایڈیسن - مولوی ارتضی علی مشرر نے اسپکٹیٹر کے مضامین اخلاقی انتخاب کرکے بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیے ہین قیمت ۱۲

المشتہر - منیجر اودھ پنچ

اشتہار کتاب دولت باغبانی

تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخہ اور مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آج کل کے مالی نہیں جانتے ہین مصنف کو [illegible] سابقہ ہین - باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فاپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین واسطے شائقین باغ اور امرا کے جو اسکے قدردان ہین شائع کیے گئے ہین اور [illegible] باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم الفصل لنگڑا اکثر [illegible] امرود کا باغ لگانے مین بدرجہا نفع دکھلایا ہے [illegible] کے باغ مین آٹھ سو بیگہ سالانہ کی آمدنی بعد پندرہ برس کی ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور افتادہ زمین کا تھالے تیار کرکے مثل خود رو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی [illegible] ٹہنیان لگانے اور پیوند باندھنے کے [illegible] جیسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا جدا طریق قلم باندھنے کے [illegible] شہتوت میوہ و خوشنما پتی کروٹن وغیرہ اور فصلی [illegible] کے درختان بیان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا نمائشی پھول پیدا کرنا فہرست اسماء چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بخط انگریزی اردو بیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین اور دو طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی - کرم کلا شلجم وغیرہ کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہی علاج دفعیہ دیمک کیڑون وغیرہ کا یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ ۶ + ۱۰ انچہ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت عہ - دانون کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ اور سیر خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین - اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائیں اور اپنا مقصد دلی پورا کرین بارش آگئی جلد منگوائیں اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا -

دیگر وزیر جنتری برائے تنخواہ ۸ - [illegible] دو ہزار سو تک [illegible] جنتری انکم ٹکس [illegible] اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دو سو برس کی شامل ہے یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فوج بخشیان افواج وغیرہ کے تنخواہ کا بل بنانے مین اور [illegible] مین نہایت کام کی ہے اور بجائے رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے قیمت ۲ نام عہدہ ڈاکخانہ صاف ارقام کرنا چاہیے -

المشتہر منشی تشاد علی اور منشی وزیر علی الہ آباد محلہ بخشی بازار

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت و طہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ کے حق مین [illegible] استاد ہین - ہمہ جہت تیار ہو کر [illegible] ہوتی ہے -

المشتہر - اسلام حسین لکھنؤ - [illegible]

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل انگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عہ میرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ ... روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ... محصول ذمہ خریدار درخواست کے اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی میرے کے سُرمہ کے اشتہار دنیا سے بچنا چاہیے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب +

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا چپک جانا۔ دُھند۔ سوزش ہر قسم جنکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ پاپ اور اندر کی جھلی کا زخم اور اسمیں سپیٹ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اس لیے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہو مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ امراض بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ ساننگی صاحب بہادر ایم ڈی ایم۔ ایس۔ سندیافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ (انگلینڈ) امرت سر

میں بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور بال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دُکھتی تھی انمیں کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک اس سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل لاہور۔

(۳) میں نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے طیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھوں پر پانی جاری رہتا ہے اور دُھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر سورج لال گھوس رائے بہادر۔ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنی زیر علاج کئی ایک مریضوں پر استعمال کیا ہے میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں سے پانی بہنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا گیا ہے۔

روس - اجی یہ تو تقویم پارینہ ہے
انگلنڈ - جی یہ دوامی جنتری ہے

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل انگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معززانگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سُرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹراو حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بہت بڑہ جاتی ہے اور عینک کبھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑہے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین - قیمت فیتولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عہ میرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری کا سرمہ فی تولہ عہ خرچ بذمہ خریدار درخواست کے اخبار کا حوالہ ضرور دین نقالی و جعلی میرے کے سُرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب +

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہی بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہی بالخصوص مفصلہ ذیل کے لیے بمنزلہ اکسیر ہی آنکھون سے پانی کا چھٹ جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم - ورانسے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شئے نہین ہی اس لیے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہی مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہی وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایم - ایس - سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

مین بڑی خوشی سے میرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہی مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۵۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑہتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سُرخ اور دُکھتی تھی انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک اس سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انہے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر وانریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل لاہور -

(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ نے طیار کیا ان مریضون پر جنکی آنکھون پر پانی جاری رہتا ہے اور دُھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر مہرچ لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہی اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون سے بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہی - راقم خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے -

تاج پوشی کی طیاریان

گئے برسات نے عاشق کے ہرے داغ جگر
سبز ہی سبز نظر آتے ہین سب دشت و جبل
باغ عالم ہے یہ سر سبز زمین سے تا چرخ
قمریان اوڑتی نظر آتی ہین شکل بادل
برق وش ماہ جبین جھولتے ہین جھولے مین
بر کے ہنڈولون مین مہ و مہر جھماتے ہین سکل
کوئی کہتی ہے پپیہے سے نہ گا او خاموش
کہنے پی پی مرے دل اور کلیجہ کو نہ مل
ٹھنڈی آہین کبھی بھر بھر کے یہ کہتی ہے کوئی
وہ تو پردیس مین ہین کون کرے گرم بغل
اپنے پیارے کو کوئی خط مین یہ لکھواتی ہے
جلد آؤ ہین ساونکے یہ دن جاتے ہین نکل
پڑھتے ہی خط کے چلے آؤ یہ لکھتی ہے کوئی
مجکو فرقت مین برس کے ہے برابر اک پل
کوئی جھنجلا کے یہ کہتی ہے وہ تب آئینگے
ہائے پیا اوٹھتی جوانی مری جب جاے گی ڈھل
ہو کے مایوس کوئی کھینچتی ہے آہین سرد
کہتی ہے آؤ جو پردیس سے ہو کر بیکل
کوئی کہتی ہے وہ برسات مین آئے نہ اگر
تو مری جان غم ہجر مین جاے گی نکل
کوئی کہتی ہے بصد یاس کہ یہ سنگار
کس کو دکھلاؤن مسی کسکو دکھاؤن کاجل
کوئی کہتی ہے نہ دیکھا نہین برسون سے اسے
جو مری آنکھون سے ہوتا تھا نہ دم بھر اوجھل
دیکھکر رنگ یہ توبہ سے ہے میری توبہ
دختر رز کے لئے دل ہے نہایت بیکل
تا قیامت رہے آباد ترا میخانہ
ساقیا مئے سے گلگلون کی اچھوتی بوتل
خود بخود کاگ اوڑے جسکا دم بادہ کشی
اوسکی مستی سے مگر ہوش مین آئے نہ خلل
بیٹھون اس ٹھاٹھ سے پیونگے اکھاڑے مین مجھے
گوپیان کہدین کنھیا سے بنا پھر گوکل
ان خیالات مین تھا مین کہ خرد نے یہ کہا
اے بہیمیتی و خود رفتگی کی چال نہ چل
ایسے بیہودہ خیالات سے اب ہاتھ اوٹھا
کیسی مستانہ ہے یہ کیسی ہے رندانہ غزل
واقعی حال زمانہ کا کچھ اب کر تحریر
موتو سے اب تازہ مضامین کے تو موتی اوگل
غور کر وقت یہ تو وقت عجب دولت ہے
کہین یہ نقد ترے ہاتھ سے جائے نہ نکل
ہے یہی مصلحت وقت اب اے مشفق من
سنئے لکھنے مین نہ کر بہر خدا لیت و لعل
سنکے یہ جینے زمانہ کا لکھا شہر آشوب
پگڑیان سنتے ہی محفل مین سبھی جائین اچھل

مطلع

کیا خزان آئی زمانہ کا گیا رنگ بدل
ایسا آرام مین راحت مین تھے شریفونکے خلل
دفعتہ ہوگئے اشرار و اراذل زردار
ہوئے نادار شریف اور کمین اہل دول
مخملی تن مین وہ پوشاک نئے پہرتے ہین
جنکی آنکھون نے کبھی دیکھی نہ خواب مخمل
دور سے جھک کے شریفونکو جو کرتے تھے سلام
دیکھئے انکو تو اب چلنے مین ہین پیچ کے بل
جنکی بستر ہی ٹوٹی ہوئی جھلنگا ہوتی تھی نصب
اونکے رہنے کو ہین آراستہ اب شیش محل
مسند و قصر و گلستان ہین بہت اونکے پاس
بنت مارے جو صدا پھرتے تھے جنگل جنگل
یہ وہی وحشی جو لوگ تھے اللہ اللہ
اونکی تعمیر نے جنگل مین کیا ہے منگل
بھوک کے صدمے سے تھا پیٹ چپایا جنکا
حلوے اور پوریان کھا کھا کے ہوئے ہین تنبل
تھا اگر یہی گاڑھا پہننے کا نہ مقدور جنہین
پہنے پھرتے ہین وہ اب ڈھاکہ کی عمدہ ململ
بے سواری نہین چلتے ہین وہ اب ایک قدم
پھرتے تھے جوتیان چٹخاتے جو کوسون پیدل
نوش جان کرتے ہین [illegible] و سامان جو کل
بیچتے پھرتے تھے جو کھیلین چنے اور پریل
آج ان لوگون کا ارباب خرد مین ہے شمار
کل تلک کہتے تھے سب جنکو شریر اور پاگل
آج لگتا ہے کوئی پیچ کوئی سا ہوا نہین
کل جنھین کہتے سنتے تھے وہ کاہل جنگلی ہرچل
رستم و خان بہادر ہے خطاب آج اونکا
جسنے کپسو نہ ملا کوئی نہ مارا کھٹمل
انقلاب ایسا زمانہ کا ہوا تھا نہ کبھی
ہاے اس گردش گردون نے کیا ہے بیکل
تھے جہان قصر سلاطین جہان رشک جنان
دیکھئے اب وہ کف دست ہین میدان چٹیل
مسکن غول بیابان وہ بنے ہین افسوس
ٹوٹے پھوٹے سے جو باقی ہین کہین قصر و محل
جگمگاتے رہتے تھے پریونکے جہان صبح و مسا
ہے وہان بومونکا بھوتونکا چڑیلونکا عمل
ڈھیر پھولونکے لگے رہتے تھے جن گلشن مین
اب وہان کوئی شجر ہے نہ کوئی پھول نہ پھل
ٹاٹ بھی اونکے بچھانیکو نہین مل سکتا
جنکی چھت گیری تھی اطلس کی تو بستر مخمل
بھاری سے بھاری وہ اب بوجھ ہین ڈھوتے سر پہ
درد سر تھا جنھین ایک بار لگانا صندل
پانو مین اونکے نہ جوتی ہے نہ سر پر ٹوپی
زیر پا رکھتے تھے جو فرش حریر و مخمل
ہین پیادہ وہی وہ اب جنکی سواری مین کبھی
عربی گھوڑے چلا کرتے تھے صدہا کوتل
ہو گیا اہل سخاوت سے زمانہ خالی
باقی اک اہل کرم ہین تو ہزارون ابخل
دیکھنے مین تو ہین خوش رنگ مگر ہین پھیکے
اہل دولت ہین اب اس عہد مین اس قسم کے پھل
پھرتے ہین اہل ہنر آہ خراب اور ذلیل
سرفراز عہدۂ ممتاز پہ اب ہین اجہل
شاعرون سے بھی ہوا جاتا ہے خالی اب ہند
بعد چندے نہ کہے گا کوئی پھر شعر و غزل
شاعر اک شعر کا پاتے تھے صلا اتنا کبھی
کہ اوٹھا لیتے تھے گھر بیٹھے وہ سونے کا محل
اس زمانہ مین کرے مدح کسیکی جو کوئی
ایک پیسہ بھی نہ ممدوح سے پائے وہ ڈبل
ہان بڑی قدر کرے جو وہ صلہ دے تو یہ کرے
چار پیسے کی دوات اور ٹکے کی پنسل
فارسی دانونکی صورت نہ دکھائی دیگی
کیونکہ نوکر وہی ہوگا جو کرے پاس مڈل
اہل ایمان کی نہین شکل دکھائی دیتی
جسطرف دیکھو نظر آتے ہین ارباب دغل
اہل اسلام نہ پابند شریعت کے رہے
شاستر و وید پہ کرتے نہین ہندو بھی عمل
اور کا ذکر ہے کیا کہتے ہین سب جنکو بھگت
نوش کرتے ہین مٹن چاپ کباب اور روٹی ڈبل
اکثر اس رنگ کے بھی اب ہین جو ہین پنڈت
گر شراب اونکو ملے نہ پئیں گنگا جل
ہین مسلمان بھی اس قسم کے اکثر صد حیف
کھاتے ہین کھانے جو انگریزی میان ہوٹل
ہون جو قانع نظر آتے ہین کم استغفرا
عالم اب ایسے بہت کم ہین جو ہون نیک عمل
پڑھنے جاتے نہین صد حیف نماز جمعہ
دیکھنے جاتے بصد شوق ہین بڑھوا منگل

پانچہزار روپیہ انعام
میرے کا سرمہ
پانچہزار روپیہ انعام
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزوان میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سُرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور اودیہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عمدہ ہیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرے فی ماشہ بیس روپیہ مصری کا سرمہ فی تولہ ۱۲ محصول ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقالون و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -
المشتہر - پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ - مقام بھاٹی دروازہ لاہور پنجاب +
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا چھٹ جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین - جلن اور کمزوری نظر - ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اسسے پیٹ کا گرنا - چونکہ اس سے مین کوئی مضر یا زہری شئے نہیں ہے اس لیے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہو مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے
راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایم - ایس - سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر
مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ ... عمر ۴۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑبال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سُرخ اور دُکھتی تھیں ان سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک اس سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل لاہور -
(۳) ... نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے طیار کیا اُن مریضون پر جنکی آنکھون پر پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -
راقم - ڈاکٹر سورج لال گھوس رائے بہادر - ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -
(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون سے بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے -

روس - من عاشق دیرینہ ام
کابل - من واقف دیرینہ ام
انگلستان - ہونہہ!

پانچہزار روپے انعام ۵۰۰۰
تازہ سندات
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزون ۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون ۔ نامور ڈاکٹرون ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ۔
ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سرخی ۔ ابتدائی موتیابند ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضونپر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپے ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین ۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے ۔
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)
(۱) جناب پروفیسر صاحب ۔ سلام نیاز ممیرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجاے کم ہے مین نے آنکھون کی بیماری کیلئے ایسی مفید دوا کبھی نہین دیکھی ۔ ایک مریض پر تو اس نے جادو کا اثر کیا ۔ اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہو گئی تھین صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردہ مین موجود رہ گئی تھی ۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا ۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید ممیرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین ۔
راقم ۔ ڈاکٹر شیخ اسد بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری ضلع ساگر
(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم مین نے آپکے ممیرہ کے سرمہ کو تقریبا ۳۰ مریضونپر استعمال کیا ہے جو کہ موتیابند ۔ دھند ۔ پھولا ناخنہ ۔ آنکھین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے ۔ ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا
میری رائے مین آپکا سرمہ ...
راقم ۔ ...
(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب ...
راقم ۔ ڈاکٹر ... ضلع ... ۔ سرحد ملک چین
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے ۔ تو اس کو مبلغ پانچہزار روپے انعام دیا جائیگا ۔ جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

جلوہ داغ

اودھ پنچ پبلک اوپینین اور بڑی بات یہ ہو کہ ہماری بعا لب۔

چند دنون سے جلوہ داغ نام ایک مختصر رسالہ پر جسکو داغ کے کسی شاگرد نے مرتب کیا ہے اور جسکو وہ بہ محاورہ خود سوانح عمری سمجھتے ہین۔ مخالف اور موافق۔ خوب خوب بحثین ہو رہی ہین۔ مخالفین کے اعتراضات و فیلسفیانہ بحث بھی دیکھے اور موافقین کے بھی چند جرنی دبی ہوئی تحریرین بھی مینے دیکھین۔ مین نہ شاعر ہون نہ شاعر کا پیرو مینے نہ اسکا شوق مینے کبھی کیا نہ یقینًا اسکا مذاق مجھ مین ہے لیکن رنگین مزاج ہون۔ ترکیب طبیعت مین ہے۔ شعر فہمی کا مادہ مجھ مین ضرور ہو اور اس کے لیے لیاقت ہے کہ دو شخص جو باتین یا بحث کرین اوسمین حق و ناحق کی تمیز کر سکون مینے سوانح عمری داغ کی بھی ایک شخص سے مانگ کر دیکھی سوانح عمری لکھنے اور پڑھنے اور سمجھنے کی مجھ مین بڑی لیاقت ہے اس لیے کہ ابتداے عمر سے سیکڑون سوانح عمریان مین نے دیکھ ڈالین اور جہان کسی کی سوانح عمری کا پتہ ملا منگائی شعر اور شاعری کے حصہ کو اگر چھوڑ دیجیے تو مین سوانح عمری کی نسبت صرف اسقدر راے دے سکتا ہون کہ حضرت احسن کی طبیعت مین سوانح عمری لکھنے کا مادہ نہین جسکی سوانح عمری لکھی گئی اوس کے حالات زندگی اسقدر وسیع تھے جسکے سوانح کا تذکرہ کیا جاے۔ مین اگر احسن کی جگہ پر ہوتا تو اسقدر صرف لکھ دیتا۔ کہ داغ نام شاعر اردو دان بود در دہلی زاد۔ بہ رامپور رسانید بعدہ موقوف شد بہ حیدر آباد رسید۔ اکنون یقینًا انجا خواہد مرد یا تونبہ برون رسیدہ است مطابق عمر خویش۔

اللہ اکبر۔ خیر صلاح۔ رہا شعر و شاعری کے جھگڑے کے لیے اونکے دیوان موجود ہین جنکو گا نا ہو حتکا لین۔

سوانح عمری ایسے شخص کی لکھی جاتی ہے جس نے حوادث عالم گرم و سرد زمانہ کی منزلین طے کر کے کسی مفید ملک و ملت حالت مین اپنے کو پہنچایا ہو۔

مخالفین نے جس لیاقت اور حکیمانہ اصول سے اعتراض کیا ہے وہ دراصل اونکی عالی دماغی اور لیاقت کی شہادت دیتا ہے۔ خصوصًا حضرت شوکت بنگ کے اعتراضات (جو خطاب غالبًا کسی شاہی سرکار سے بجلدوے خدمات لائقہ شوکت محل کیطرح اونکو ملا ہو۔ یا خود انکا نام ہو) سب سے قوی اور بالیاقت ہین۔ انھون نے ایک ایک حرف پر سوانح عمری کی بحث کی ہے۔ اور جو اعتراضات شاعری پر کیے ہین وہ علاوہ ان جو باری النظر مین مجھ ایسے کم علم کو معلوم ہوے ہین: فن سے شعر کا آشنا ہے۔ سلائق لوگون کو تو مد درجہ پسند ہونگے موافقین بجز اس کے کچھ نہین کہتے کہ داغ مسلم الثبوت اوستاد ہین آپ کے اعتراضات سے کیا ہوتا ہو اور ایک دو شعرون پر جو اعتراضات ہین اوسکا بھی مختصر جواب دیا ہے مگر انکل پچو۔ بے تکا۔

داغ سے مین واقف نہین لیکن اخبارون نے اسقدر آگاہ کر دیا ہے کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ داغ مسلم الثبوت اوستاد ہین۔ مسلم الثبوت اوستاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ عربی فارسی کا عالم متبحر ہو۔ اس فنی شاعری کا وہ آلکار جید ہو۔ یہان داغ کے بعض شعر تو تقلیدی گرے ہوتے ہین بعض سعی ہوتے ہین تب پھر مسلم الثبوت اوستاد کیسے۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

امیر مرحوم کی کسی نے نہ سوانح عمری لکھی نہ تذکرہ آج دنیا اوستاد مانتی ہو۔ امیر مرحوم۔ قدر مرحوم۔ انکو ملک نے خود بخود اوستاد مانا۔ فن کے کامل ہونے کا نام اوستاد فقت نہین ہے بلکہ جس فن مین ہو صاحب اجتہاد ہو اور اجتہاد بھی استادان و اصل کمال باسلف سے خلاف نہو۔

اب کسی امیر کا اوستاد ہونا۔ اوستاد مسلم الثبوت نہین بنا سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہمارے بر جیس قدر بہادر مرحوم کے اوستاد مولوی احمد حسین میرانی۔ جو فارسی کے بے نظیر اوستاد تھے اور بادشاہ کے اتالیق اور قوم کے میرانی تھے ضرور اوستاد مانے جاتے۔

ایک اخبار نے لکھا ہو ایسی ترقی کسی شخص نے نہ کبھی کی ہے نہ آیندہ امید ہے۔ کس صیغہ مین فن شاعری مین زمانہ اوسکا قدردان ہے نہین ترقی کیا ہوا۔ رجہان جہان مین بقدر حالت ترقی ہوئی۔ منشی امیر احمد صاحب کے سامنے۔ رام پور مین کسی کا چراغ نہ جلا۔

قدر نے حیدر آباد مین کم عروج نہین پایا۔ داغ کی لیاقت کی وجہ سے قدر اور عروج اوسوقت سمجھا جاتا جب رامپور مین عروج ہوتا جو رئیس خود بڑا علامہ و فاضل شخص تھا۔ ہان تقدیر وا شخص ضرور ہین تنخواہ بڑی پاتے ہین۔

باقی اوستاد مسلم الثبوت کی بحث ختم کیجیے۔ جب مین نہین تسلیم کرتا۔ ملک کے لائق و معاملہ فہم لوگ کیا تسلیم کرینگے اور اگر آپ سب کا یہ مطلب ہو کہ داغ کے آنسو پونچھین اور وہ خوش ہون تو بہتر ہے ہماری بھی صلاح ہے اونکو سبحان سبحان دیکھیے مگر یار و داغ کا اختیار وہان کچھ بھی نہین کسی کو نہ نوکر کرا سکتے ہین نہ سفارش کر سکتے ہین بیکار رہی کی خوشامد ہے۔

راقم۔ زاغ۔ لکھنوی۔

جلوہ داغ

نمبر ۹

"کلام کا اندازہ"

یہ سرخی دیگر شاگرد رشید فرماتے ہین۔

"ہم نے مرزا صاحب کے دواوین مین سے اشعار کا شمار تو کیا نہین جو یہ بات بتائی جاے کہ آپنے تعداد مین کسقدر شعر کہے ہین مگر انکا اندازہ یون ہو سکتا ہے کہ ابتداے مشق سے حضرت اوستاد ذوق مرحوم کی حیات تک آپکا اتنا کلام جمع ہو گیا تھا جو ساٹھ جزو مین لکھا گیا تھا اور جسمین غزل قصیدہ قطعہ۔ واسوخت۔ رباعی۔ مخمس۔ مسدس۔ قطعہ۔ نظم عرائض وغیرہ ہر صنف کا کلام موجود تھا"

تحقیقات کا پایہ اتنا زبردست ہونا چاہیے۔ گیارہ سال کی عمر مین بقول شاگرد رشید کے داغ نے شعر کہنا شروع کیا اور صرف شعر گوئی پر ساری مصروفیت نہ تھی بلکہ ہر قسم کی علمی تعلیم کے سوا۔ بانک۔ بنوٹ پٹہ نیزہ بازی کشتی تیرا کی سینا کاٹنا پھکیتی بکیتی چوڑنگ لگانا سپہ گری گھوڑے کی سواری بندوق لگانی تیر اندازی۔ اور مختلف و متفرق فنون مین بھی کمال حاصل فرماتے تھے اور نستعلیق کی بھی مشق چلی جاتی تھی۔ ۱۲۔ سال کی عمر مین رامپور پہونچے ۹ سال مین علوم فارسیہ و عربیہ کی تعلیم بھی حاصل کر لی اور مذکورہ صدر فنون مین کمال حاصل کر لیا۔ ساٹھ جزو شاعری کی ہر صنف مین لکھڈالے۔ حالانکہ غالب و ذوق نے بھی اسقدر مشاقی پر ساٹھ جزو نہین لکھے۔ اس زمانہ مین کہ ہر مسئلہ کی تحقیقات عقلی معقول دلائل سے ہوتی ہے اور اصول و روایت پر ہر امر کی تنقیح و تنقید کیجاتی ہے ایسی لائیف تحریر کرنا مناسب نہ تھا۔

اگر صرف غزلیات کی نسبت تحریر ہوتا کہ سو دو سو غزلین داغ نے جمع کر لی تھین تو ملک تسلیم بھی کر لیتا کہ صاحب عالم نے چھوٹی بیگم صاحبہ کی خاطر و دلداری کی وجہ سے بچے کو لکھدی ہونگی مگر ایسی جرات کرنا اور آنکھون مین خاک جھونکنا جسکا یقین اور ثبوت دینا محالات عادیہ سے ہو ہمارے دوست احسن کا کام ہے۔

ناظرین نے داغ کے قصیدے ملاحظہ فرمائیے باوجود کہنہ مشقی اور دعوی اجتہاد کے ایک قصیدہ بھی اصول کے موافق نہین ہو اوسوقت انھون نے قصیدہ کیا لکھا ہوگا اور اوس قصیدے کی کیا وقعت ہوگی باقی اصناف سخن جنکا ذکر شاگرد رشید اور مداح لبید نے کیا ہو قابل التفات نہین اگر ایک دو صنف کلام درج کر دیے ہوتے تو ہم ناظرین کو دکھا دیتے کہ واسوخت قطعہ رباعی مخمس مسدس کا اوسوقت کیا مرتبہ ہوگا ہمارے نزدیک نہین بلکہ سارے ملک کے نزدیک بجز غزل کے داغ اور اصناف سخن مین قلم اوٹھا ہی نہین سکتے جب اوسوقت

یہ عالم ہے تو بھلا کسی کی شاعری کا ذکر ہی فضول ہے۔ ہمارے زمانہ
میں توہمات و تخیلات کا زیادہ زور نہیں ہے آجکل بغیر ثبوت کے
دعوےٰ ڈگری نہیں ہو سکتا۔ خوش اعتقادی دینیات میں
واجب ہے۔ داغ کی شاعری اسوقت ملک کے سامنے ہی
اونکے قصائد پر ریویو ہو چکے ہیں اونکے کلام کی ہمیشہ اصلاح ہوتی رہتی
ہے۔ ۲۰ برس کی عمر میں تو جیسا شاعری کی تجربہ کار کی
یہ حالت ہے کمسنی کے عالم میں لڑکیوں کا گھر زندہ ہوگیا
"مگر افسوس ہے کہ وہ دیوان کا دیوان ہنگامہ غدر میں ایسا
تباہ و برباد ہوا کہ پھر اسکا پتہ نہ چلا"۔
سارا جزو کلام کی عمر کی یہ نکلی اور اب ہمکو میاں احسن کی کچھ
شکایت بھی نہیں رہے۔

احسن نے التزام کیا ہے کہ ذوق کی سوانح عمری کی
مطابقت داغ کی لائف سے کرتے جائیں اور مطابق النعل
بالنعل کا مسئلہ حل ہوتا جائے۔

آبحیات میں احسن کے بڑے بھائی آزاد نے ذوق
کے کلام کا اندازہ مثال بتاکر صرف اسی بات پر قصہ تمام کر دیا ہے
کہ خاکسار و حافظ ویران ایک مٹکے میں مسودات کو بھرتے جاتے
تھے مگر ایام غدر میں وہ مٹکہ جمنا میں بہہ گیا۔

ہمارے دوست احسن کو بھی دور کی کوڑی لانا تھی
اونھوں نے کہا کہ گھڑا اور مٹکا تو آزاد کے حصے میں رہنے دو
تم کلام پریشان کو جیبوں میں لکھوا کر اور برحاشیہ تحریر کر دیتے ہیں

اگر مدیر نہ تواند پسر تمام کند

بھائی سے جو کچھ باقی رہ گیا تھا لائق بھتیجے نے پورا کر دیا۔ داغ صاحب
پر ہمکو ہنسی آتی ہے کہ اونھوں نے اپنے اوستاد کی خوب طرفداری
کی۔ ذوق کی روح بہت خوش ہوئی ہوگی افسوس ہے کہ آزاد
کے حواسوں میں فتور آگیا ورنہ وہ اس سوانح عمری کی خوب خبر
لیتے۔ ایام غدر کا نسخہ کچھ ایسا ہاتھ آیا ہے کہ ہزاروں فقیر
دل کے شہزادے بن گئے ہزاروں گدا اپنا شجرہ قارون سے
ملانے لگے۔ شعرا کے کلام پر تو غدر نے ستم ہی توڑا خدا جانے
جاہل مطلق سپاہیوں نے ذوق و داغ کے کلام کو کیا کیا اسوقت
تک کسی دوسرے شخص کے نام سے بھی نہیں چھپا۔

شاید لائق مصنف کو یہ نہیں معلوم ہے کہ حکیم محمود خانصاحب
مرحوم کا گھر اور نواب احمد بخش خانصاحب مرحوم کا خاندان غدر کی
آفت سے محفوظ رہا تھا۔ حکیم صاحب مرحوم کے گھر پر تو مہاراجہ
صاحب پٹیالہ کیطرف سے سکھوں کا پہرہ تھا اور نواب احمد بخش
خانصاحب مرحوم برٹش گورنمنٹ کے خیرخواہ جان نثار تھے۔
معلوم ہوا کہ نواب شوکت محل صاحبہ اوسوقت اپنی سسرال
میں نہ تھیں اسلیے کہ صاحب عالم ولیعہد سلطنت کے وفات
کے بعد پتہ نہیں چلتا کہ دس مہینے تک وہ کس گھر میں اور کن
کی وجہ سے رہی تھیں شاید چاندنی چوک میں ہونگی اور یہ سارا
جزو انکا دیوان بھی ضائع ہوا ہوگا۔ خیر اگر وہ کلام ہوتا بھی تو
کیا ہوتا اس زمانہ میں تو آپکے استاد جہان کا کلام ایسا ہے
جبکہ ہر طرح بہتر اچھا ہونا چاہئے تھا اسوقت تو رائی
نون اوٹھانے کے قابل ہوگا اچھا ہوا تلف ہو گیا۔

این دفتر بے معنی غرق مے ناب اولیٰ

ہاں ایک دو دو شعر جو یاد آتے گئے وہ لکھ لیے اور پھر انمیں
کچھ اور شعر بڑھا کر مطرح تیرالی غزلیں پوری کر لی گئیں۔
کاش سوانح نگار صاحب نے ایک دو غزل ایسی
موقع پر تحریر کر دی ہوتیں جنکو دیکھکر ناظرین اولو الابصار اندازہ
فرماتے کہ وہ مشق کمسنی کے شعر کس رنگ کے تھے اور اب جو
اضافہ ہوا ہے وہ رنگ کیسا ہے۔ اسکے سوا طبیعت خداداد
کے جوہر دیکھتے اور بلاغت مذاق سے ناظرین واقفان فن
محظوظ ہوتے۔

"اس مبسوط دیوان کے ضائع ہو جانے کے بعد رامپور
کے زمانہ قیام میں آفتاب داغ۔ گلزار داغ۔ فریاد داغ
کی اشاعت ہوئی۔ پھر حیدرآباد میں مہتاب داغ چھپوایا گیا
اور اوسکی اشاعت کے بعد آپکے کلام کا مسودہ جسمیں قریب
قریب پورے دیوان کا مصالح تھا کسی مفسد حریف نے بطلم
اوڑا لیا گیا۔ بہت تلاش کی اب تک اسکا پتہ نہیں"۔

گلزار داغ کا تبرہ دوسرے درجہ میں مولف نے جو قائم کیا
ہے ایک قسم کی تدلیس ہے گلزار داغ رامپور میں اول دیوان
کے نام سے شائع ہوا اور یہی دیوان وہ دیوان ہے جسکی نسبت
عام طور پر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسکی ضخامت کا بڑا حصہ صاحب عالم
فتح الملک بہادر کے نتیجہ طبع کا جوہر ہے اونکی وفات کے بعد
جب نواب شوکت محل صاحبہ باہر آئیں تو یہ کلام بھی ان کے
نفقہ میں ملا اس دیوان میں جو غزلیں رامپور میں لکھکر شامل کی گئیں
گو وہ لکھنو کے شعرا کی دیکھی ہوئی ہیں تاہم داغ صاحب
کی نازک خیالیاں صاف صاف الگ نظر آتی ہیں۔
ہمکو اگر وقت ملا تو ریویو کے بعد ہم بہ محنت ناظرین کی ضیافت طبع
کی غرض سے گوارا کرینگے۔ اور دکھا دینگے کہ ہم اپنے دعوے میں
کس قدر سچے ہیں۔ بڑا ثبوت تو یہ ہے کہ گلزار داغ کی جو زبان
ہے اور جو خیالات و شائستگی اسمیں ہے۔ آفتاب داغ
مہتاب داغ میں نہیں ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گلزار داغ کسی
پرانے مشاق شاعر کا کلام ہے اور یہ دیوان کسی مبتدی کی
تصنیف ہے ہیں۔ یہ خیال میرا ہی نہیں ہے بلکہ بڑے بڑے
تجربہ کار اور لائق سخن شناس بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ اور کہنے
سننے کی کوئی بات ہی نہیں ہے تینوں دیوان موجود ہیں
ناظرین اس دعوے کی تصدیق دیوانوں کو سامنے رکھکر
فرمالیں۔

یہ کہنا کہ ایک دیوان کسی حریف نے اڑا لیا تعجب کی
بات نہیں ہے بلکہ لعنت ملی انکا ذہن پڑھنے کا موقع ہے
اس لیے کہ داغ جب سے دکن میں گئے ہیں اونھوں نے ربلی
شہرت بڑھانے کے واسطے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ جو غزل کہی وہ
فوراً ہی فوراً اخبارات میں شائع کرا دیتے ہیں۔ دیدۂ نیرِ اعظم
ریاض الاخبار دکن کے اخبارات پیام یار وغیرہ اس بات کے
شاہد عادل موجود ہیں سبب کیونکر ممکن ہو کہ کوئی حریف شائع
شدہ کلام کو اڑائیگا سرقہ سے دو مطلب اسکے ہوتا چاہیے۔
(۱) تو یہ کہ وہ کلام اپنے نام نامی سے شائع کرے۔
(۲) یہ داغ کو نقصان پہونچائے کہ انکے پاس کلام نہ رہے
دونوں باتیں شائع ہو جانے کے بعد باقی نہیں رہتیں نہ کوئی اپنے
نام سے چھپوا سکتا ہے نہ داغ صاحب کلام سے محروم رہ سکتے
ہیں۔ اخبارات کی فائل موجود ہیں۔ اسکے سوا دیوان داغ
صاحب کا بابت حیدرآباد میں تو پڑا نہیں رہتا سنتے ہیں کہ لوگ بھی دیکھا
ہے کہ وہ اپنے کلام کو بہت احتیاط سے رکھتے ہیں مخصوص
ایسے وقت میں کہ انکے پاس ہر قسم کی حفاظت کا سامان موجود
ہے اس تعلق سے کیا فائدہ ہے۔ ایسی بات کہنا جسکو ملک
تسلیم نہ کرے عقل پسند نہیں فرماتے۔ ہم لوگ تو مان بھی سکتے
ہیں مگر وہ لوگ جو اس بات سے واقف ہیں کہ داغ ۹۔۱۱۔۱۲
شعر کی غزل بھی بڑی فکر و تردد سے کہتے ہیں تو کیونکر ممکن ہے
کہ اونھوں نے دیوان کے دیوان لکھ ڈالے ہونگے۔ رامپور میں
بقول مولف کے داغ صاحب ۲۴ سال رہے اس عرصہ میں
اونھوں نے دو دیوان ایک مثنوی لکھ ڈالی حالانکہ اس دعوے
کے اعتبار سے انکو کم سے کم چار پانچ دیوان لکھنا چاہیے تھے
حیدرآباد میں ایک دیوان چھپوایا دوسرا حریف لے اڑا تیسرا
چھپنے والا ہے ۱۲ سال میں تین دیوان مرتب ہوئے لہذا
۲۴ سال میں چھ دیوان ہونا چاہئے تھے۔ خدا جانے اس قصہ
سے کیا فائدہ ملا اور ملک کے سامنے کیا رفعت بڑھی حریف
کے لے بھاگنے پر انعام کا اشتہار بھی دیا گیا مگر ابتک پتہ نہیں ہے
واہ خوب ہے اور نہ احریف کی تعریف کرنا چاہیے کتنا چالاک سست
اور شوخ مزاج ہے۔ کاش اس حریف کا نام بھی بتا دیا ہوتا
کہ وہ لکھنؤ والا تھا یا رامپور کا تھا یا دہلی کا تھا ہندو تھا یا انگریز
تھا۔ ہمکو تو شبہ ہوتا ہے کوئی خاندانی حریف ہوگا۔
جسکا نام بتانا لائق مصنف نے پسند نہیں کیا۔ آگے چلکر اوس
دوران کی لی ہے کہ نہ اس کلام کا بھی یہی حال ہے کہ جو غزلیں جانے
کے پاس پہونچ گئی ہیں یا کوئی شعر یاد آجاتا ہے تو لکھ لیا جاتا ہے
ورنہ ابتک حیدرآباد کے قیام میں دو تین دیوان شائع
ہو جاتے۔

شاگرد صاحب سے یہ کون دریافت کرے کہ ایک دیوان کی مصالح
کے گم ہو جانے سے دو تین دیوانوں کی اشاعت کس نے روکی
ہے ایک چوری گیا تھا تیسرا دیوان چھپوا دیا ہوتا۔ کیا اچھی
منطق ہے جبتک گم شدہ دیوان حریف کے پاس سے نہ آجائیگا
اور مرتب دیوان نہ شائع ہونگے یا یہ مطلب ہوگا کہ اس
ایک ہی دیوان کے مصالحہ میں تین چار دیوانوں کا مواد فاسد

نیا صوبہ پرانا مشغلہ

سمجھ جاتا فوٹو یہ فلسفہ ہم لوگون کی سمجھ مین نہین آسکتا -
باقی آیندہ

راقم - شوکت جنگ -

لطیفہ

ایک ڈپٹی مجسٹریٹ نے جو قوم کے بنیئے تھے کسی شریف کو کسی خفیف جرم پر سنگین سزا دی - شریف صاحب کہ شاعر تھے سزا سنکر آپ نے فی البدیہہ یہ شعر سنایا -

میزان عدالت ہوئی بنیئے کے تعلق
ہر شخص کو لازم ہے قدم تول کے رکھے

ڈپٹی صاحب تھے تو بنیئے مگر عربی فارسی سب گھونٹے ہوئے بلا کے حاضر جواب - آپنے فوراً یہ جواب دیا -

میزان عدالت کی صداقت ہی نہوتی
بنیا جو نہوتا تو عدالت ہی نہوتی

راقم - دھنو سیرل

الحاقی کے باغین کو اہی کیا حلال
کو یکی بچہ شرع مین وہ بھی حلال ہی

طرفدار زاغ و زغن آکدھر ہے
کہ احکام مذہب سے تو بے خبر ہے
نہ اسلام سے کچھ تعلق نہ دین سے
یہ غفلت کتابون مین کیا مستطر ہی
ہدایا کو دیکھا نہ شامی کو دیکھا
نہ کنزالدقائق پہ تیری نظر ہے
خبر کیا قدوری مین جو کچھ لکھا ہے
کہ ما ذی جہالت کی یان جوش پر ہے
تجاہل سے شرح وقایہ نہ دیکھی
نہ کچھ در مختار ہی کی خبر ہے
نہ طحاوی کو تونے آنکھون سے دیکھا
کرے کیا تعصب سے تو کور تر ہے
فتاوی ہے مشہور اورنگ زیبی (عالمگیری)
کہ وہ ذکر حلت سے پر بیشتر ہے
نہ دیکھا اوسے اور نہ منہاج دیکھی
کرے کیا کہ تو علم سے بے بصر ہے
نہ تفسیر کا علم تونے پڑھا ہے
نہ فقہ و احادیث کی کچھ خبر ہے
صد افسوس گر تجکو آتا نہ تھا کچھ
تو کیون یاوہ گوئی پہ باندھی کمر ہے

جو ہین نائب انبیا اونکو ہنسنا
نہین جانتا اسمین وہ کافر رہے

[illegible] راقم

اودھ پنچ کے پرچہ مین ایک کوے کا بچہ بولتا نظر آیا - مین حیران ہوا کہ الہی اخبار مین کو یکا بچہ کیسا غور سے سنا تو وہ اپنے حلت سے گھبرایا ہوا تھا مضطربانہ قان - قان - اور اق - اق - بمشکل سے سمجھ مین آئی - کہا نے لگے پر چھری پھرنے سے ہکا بکا ہو رہا ہی - کیا اسکو خبر نہ تھی کہ مالا بد منہ - کنزالدقائق شرح وقایہ - ہدایہ - درمختار - اور عالمگیری - شامی - اور حدیث و تفسیر کی تمام کتابین اسکی حلت کے گواہ ہین - اب بچارہ کہان جاتا ہے - کوئی دم چھری سے حلال ہے - اور قلم نے سیخ پر کباب ہی - علما امیر محمد اور اہل منصب اور نا واقف غیر مقلد ہین جو ہمیشہ حنفیون سے اختلاف کی کہتے ہین - سودا کا یہ ہونا کا ہی ایکا مونا ہے جو غرض ایلا اوس قلبیہ مین مبتلا ہوکر ہجو کے بدولت راہ عدم ہوا اوسکا کلام آپ ہی بے لیے قابل سند ہے - یاد رکھیے کہ حلال کو حرام جاننے سے بغاوت شریعت اور کفر لازم آتا ہے - ہرگز اس پر نفس کو جراءت کی اجازت نہ دو مولانا عبدالحلیم لکھنوی فرنگی محلی نے کوے کی حلت مین رسالہ لکھا ہے - سودا کے زمانہ مین کسی نے اسکی حلت کو بیان نہ کیا تھا - ہم اوس عامی زمانے کوے کی حمایت مین ایک بیہودہ نظم لکھی ہے - اول تو شعرا کا اتباع موجب گمراہی ہے - جسپر سورہ شعرا شاہد ہے - دوسری سودا کو اب ستی مذہب مین مداخلت کا حق ہے اس زمانہ مین تمام ہندوستان حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ادام اللہ فیوضہم کے علم و فضل اور عرفان و کمال پر متفق ہے - بلکہ عرب و عجم گواہ ناطق - یہ فتوی تو ان حضرت نے گھڑے نہین نہ کوئی حلال کو حرام کر سکتا ہی نہ حرام کو حلال شرع مین کسی کی ترمیم کی کیا مجال ہے - اصل شے کوئی ہو مباح ہے اوسپر حرمت کا حکم بحیثیت تصریح عارضی ہے - امام مالک کے نزدیک ہر چیز جو تصریح نہ روکی گئی ہو حلال ہے - امام ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ نے قواعد اصول علم شرع سمجھنے کے لیے بنائی ہین غراب البین جسکو کھیت کا کوا کہتے ہین اور صرف دانہ کھاتا ہی بالاتفاق تمام ائمہ کے نزدیک حلال ہے وہ کوا جو دانہ اور نجاست دونون چیزین کھاتا ہے - وہ باستثناء مذہب بعض علما شافعی کے حلال کرنا جائز ہے - تیسرا جنگلی اور کوہی کوا ہے جو صرف مردار کھاتا ہے - وہ البتہ حرام ہے سواے مالک کے چوتھا ابلق کوا ہی جو اس ملک مین نہین ہوتا جسکو نیچ نیک عورتون سے تشبیہ دی ہو سواے مالک اوسکو حرام جانتے ہین اب تو زاغ حلال ہو گیا ہم اوس چیز کو حرام نہین کر سکتے جسکو شرع نے حلال کر دیا - یہ مت کسی جانور ہی کی ہوگی -

حرامی عرب مین چور کو کہتے ہین جو غیر کے مال حلال کو چرا کر لیجا کر اپنے تصرف مین لاے ہم اوسکو حلال کو حرام سمجھے اس لیے اس لفظ سے تعبیر کرتے ہین کہ وہ شرعاً کفر کا مصداق ہو گیا اب سنیے حضرت ظرافت کے لیے پھر بڑھے کی سودا کے بند کو کس خوبی کیساتھ پیوند لگایا ہی -

وہو ہذا

سودا ہوا ہے شرع مین کسکی مجال ہے -
کیونکر حرام اوسکو کہین جو حلال ہے
سودا کے چہرہ پر عرق انفعال ہے
بے علم محض تھا کہ یہ اوسکا مقال ہے
مشکل ہے کہ پیچ آج یہی قیل و قال ہی
کھانے کی چیز کھانیکا سبکو خیال ہی
اسواسطے کہ شرع مین کوا حلال ہے
یون دخل امر و نہی مین کس کی مجال ہے
جو فقہ دان ہو اُس سے یہ اپنا سوال ہی -
سودا بچہ کو عالمون سے کچھ ملال ہے
افسوس کس کی شان مین یہ قیل و قال ہی
اک مسخرا یہ کہتا ہے کوا حلال ہے
وارث جو انبیا کے ہین وہ مسخرے ہوے
تم دین کے سمجھنے کے قابل گدھے ہوے
حشرات ارض بندین یہ اوکھڑے ہوے
جو کاہلی سے رینگ رہے ہین پڑے ہوے
ہمت نہین کہ دین کی دولت حصول ہو
مضمون وہ لکھین گے جو بالکل فضول ہو
اے کاش ہند سے کہین مٹ جاے کاہلی
دم آئے اپنی قوم مین تم ہو جو کاہلی
ہر سمت ملک مین یہ جہالت بپا ہوئی
کیا مسخرون کی مشق شریعت پہ ہوگئی
ہے طعن اہل علم پہ بالکل جہول ہین
کیا اسنے ہو خطاب کہ غیر عقول ہین

راقم

غضب ہی کوے کا بچہ کہ پکتے ہی اڑا
حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

نور الحسن ذہین از کرتپور ضلع بجنور

بائیسکل کا اثر

پریشان کی پریشانی پریشان خوب جانے ہے

(چوہے اور کوے کا مکالمہ)

ایک چوہا صبح سویرے منہ اندھیرے بھاگا ہوا بستی سے جنگل کو جارہا تھا کہ ادھر سے میان کوے صاحب قائن قائن کرتے دوچار ہوئے دونون مین یون سلسلہ گفتگو چھڑا۔

کوا - کیون کہان سے بھاگے آتے ہو۔

چوہا - بس کچھ نہ پوچھو کرماسے موچھون والا پکڑا جائے داڑھی والا - ڈاکٹرون کے مارے بھاگے ہوے ہین - پہلے تو صرف بلی ہی سے ڈر تھا بلون مین حفاظت سے گھس رہتے تھے مگر حضرت انسان نے بلیون کے کان کاٹے - اس کمبخت طاعون کو سواری دینے کے جرم مین پکڑے جاتے اور جابجا عالم کے بندر کیطرح ہلاک ہوتے ہین۔

کوا - اچھا تو ہم کے ہمکو بھی اپنا بل بتاؤ -

چوہا - تم کیا کروگے -

کوا - آشیانہ چھوڑکے اوسین چھپ رہینگے کسیطرح جان تو بچے - آجکل مولوی لوگون مین ہمارے حلال کرنے پر بھی گفتگو چھڑی ہے - اور تم جانو یہ فرقہ جب کسی چیز کو ہضم کرنے پر مستعد ہوتا ہے تو پھر کھا ہی کے چھوڑتا ہے بڑی - پسلی بال و پر - چونچ دم تک منطق سے نقہ سے ہر طرح لو ہضم کرجاتا ہے - بس بھائی تم بھی ساری بلند پروازی - سوجھ بوجھ - فطرت - حکمت - چھوڑ بیچارے جان بچانے کی فکر مین ہین - روے زمین پر ٹھکانا معلوم نہین ہوتا - ہم نے کہا بہت دلون اون گھاٹیان بتائی ہین لاؤ اب دیوارون کونون زمین کے سوراخون مین چھپ کے جان بچائین -

چوہا - (آہ سرد بھرکے) آہا ہا تو یہ کہیے حضرت انسان کے ہاتھون آپ کی بھی خیر نظر نہین آتی آپکو بھی ہماری طرح جان کے لالے پڑے ہین بھائی آجتک باوجود سب دشمنی کے محض اپنی فطرت اور حکمت سے جان بچاکر رہے انکا غلہ بکا بگاڑا کھایا مٹھائی بلون ۔ گھی تیل سب پر دست تصرف دراز - دندان آز تیز رہے - کپڑا لتا کتابین کاغذ سبھی کچھ ہمارے دانتون کے آگے موم تھا - لوگون نے ہمکو ہٹایا ۔ ملایا ۔ ہوا سفوف مین چونے کی تری بہت کچھ خرچ کی چوہے دانون کے بناتے عقل چکرا گئی - مگر ہماری حکمتون کے سامنے کچھ نہ چلی تنگ منھ والی بوتل سے دُم ڈال کے تیل نکال لینا اور صراحیون چھتون تک پانی چاٹ لینا طاقون سے مسلم انڈے کھسکا لیجانا اور بل مین بیٹھ کے فرصت کے وقت اوسکی حاضری کھانا ہماری ہلکی سی پالیسی رہی - بیٹھے ہوے چراغ سے بتیان لیجانا بیسات ۔ رضائی چھپر سائبان مین آگ لگادینا اونی سا کرشمہ ہا - مگر اب آجکل ساری حکمت بھولے ہوے ہین ڈاکٹر صاحب کو ہم پر شبہ ہوگیا ہو کہ طاعون ہمارا بھائی جیسے ہین یہ کاٹنی کستا ہو - حالانکہ طاعون خود ہمارا دشمن ہے اگر ملے تو اوس کے بھی دیلی کے کیطرح کان کترکے پھینکدین اور موچھون پر تاؤ دیتے پھرین اگر بفرض محال اوس نے سواری نہ پالی تو کیا لمنڈے لمنڈے پیدل نہین آسکتا - پھر اوسوقت تو اوسکا پتہ بھی نہین معلوم ہوگا ۔

کوا - بھائی صاحب یہ نہین باتین گوے - ہم تو دیکھتے ہین ایلیوپیتھی کی فوج ہمایہ - فتاوی - شامی - قدوری کا توپخانہ پر یلغار آرہی ہے چھریان تیز ہو رہی ہین - صرف کسی قدر اپنی علمیت کا زور دکھاتے ہین اگر سب اتفاق کرکے اس بیچارے نحیف - ہمہ تن داغ - بندہ زار کی آستین چڑھائے مستعد ہوگئے تو آنکھ مین گھس نکالنے جمعرات کو چھوڑنے اور ہندی عاشق قومون کو پیام پہنچانے خوشخبری سنانے کو میان کوے صاحب نہ نصیب ہونگے جنکو فراق کے کشتہ یہ وصیت کرین -

کاگا سب تن کھائیو چن چن کھائیو ماس
دو نینا مت کھائیو پیا ملن کی آس

ہان اب مولون صاحب جان بچالین تو بچ سکتی ہے - ہم عہد کرتے ہین نہ اونکے پھرون کی باتین نکھانگے نہ ملا دال او ٹھا لیجائینگے - تو عالی ہے مولوی صاحب کی -

---

سوانح عمری امیر کابل باتصویر (۱)

موسوم بتزک عبدالرحمانی دو جلدون مین چھپکر تیار ہو - امیر مرحوم کی اپنی لکھی ہوئی سوانح عمری کا صرف یہی ایک مکمل و مفصل بعد ترجمہ ہندوستان مین ہوا ہو - نو برس کی عمر سے ہر قسم کے تاریخی و تمدنی حالات معہ ولایتی تصاویر امیر مرحوم و حال اسمین درج ہین - اسماے اشخاص و مقامات کی تصحیح و تصدیق بذریعہ سفیر کابل کی گئی ہے - جو ہدایات کہ شاہزادہ نصر اللہ خان کو سفر انگلستان کے لیے کی گئی تھین اسمین شامل ہین ضخامت ۷۰۰ صفحہ - قیمت ۶ علاوہ محصولڈاک -

المشتہر - محمد حسن خان اسسٹنٹ ملٹری ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ مترجم - ناجرہ

جلوۂ داغ

بقیہ تبصرہ

ایسا اعتقاد رکھنے والوں کے مضمون کو حرف بحرف ملاحظہ فرمائیے۔

"جسطرح آپکا کلام زود فہم سہل ممتنع ہوتا ہے اسیطرح آپ شعر بھی بہت جلد فرماتے ہین اور شعر کہنے کا وہ عجیب اور مشکل طریقہ ہے جسکی نظیر دوسری جگہ نہین ملسکتی" زود فہم اور سہل ممتنع دو باتون کی تردید بخوبی ہم کرچکے ہین اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ داغ کا بہت سا کلام ایسا ہوتا ہے جسکو وہ خود بھی نہ سمجھتے ہونگے سو اسیلئے کہ وہ ترکیب لفظی کے سوا معنی کا بہت کم خیال رکھتے ہین بعد اسکے وہ اکثر سیدھی سادھی لفظون کو ایسا پیچیدہ کردیتے ہین جسکو ارباب نشاط اور گوّیے وغیرہ کیا سمجھتے ہونگے بڑے بڑے لائق لوگ بھی نہین سمجھتے ۔ سہل ممتنع اگر اسیکا نام ہے کہ آسان الفاظ مین کلام ہو اور کچھ معنی نہ رکھتا ہو تو بیشک محالات سے یہ بات ہے کہ دوسرا شخص اوسکے مثل کہہ سکے اور اگر اصلی و حقیقی معنے سہل ممتنع کے لیے جاتے ہین تو اسوقت تک اردو کا کوئی شاعر یہ دعویٰ نہین کرسکتا۔ میر تقی میر جو شاعرون کے رب النوع تسلیم کیے گئے ہین اونکے سارے دیوان مین بہتر نشتر انتخاب کیے گئے ہین ایسا ہی کل شعرا کا حال ہے۔ یہ دعویٰ محض اوستاد کی ستائش کے واسطے ہے اسواسطے ہم زیادہ اسپر زور بھی نہین دیتے ۔ صرف عجیب۔ اور مشکل دو باتون پر نظر ڈالتے ہین کہ داغ کے کلام مین عجیب بات کیا ہے اور مشکل بات کیا ہے۔

"یعنی آپ عام شعرا کی طرح علیحدہ کسی گوشہ مین بیٹھکر کبھی شعر نہین کہتے بلکہ یہ کہنا ذرا بھی مبالغہ نہین ہے کہ آپ سے تنہائی مین شعر ہی نہین ہوسکتا۔ جب کہا تو مجمع مین جب فکر کی تو سب کے سامنے"

عجیب اور مشکل دونون باتین معلوم ہوگئین یعنے داغ بھری محفل مین فکر کرتے ہین اور لوگون کیطرح تنہائی مین آپ شعر نہین فرماتے ۔ یہ بڑی مداحی کی گئی ہے اس بات کی خبر نہین رہی کہ یہ مداحی نہین ہے بلکہ انتہا درجہ کی توہین ہے ۔ کتنے عیب کی بات ہے کہ تنہائی مین شعر ہی نہین کہہ سکتے ہین حالانکہ باکمال شاعر کے واسطے یہ لازم ہے کہ وہ حاضر و غائب خلوت و جلوت ہر موقع و محل پر شعر کہتا ہو گو یا داغ کے واسطے یہہ ضرورت ہے کہ جبتک لوگ نہ بیٹھے ہون تو وہ شعر ہی نہین کہہ سکتے ہین اگر حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ طلب فرماکر ایک غزل کی فرمائش کردین اور یہ بھی فرمادین کہ ابھی غزل کہکر جانا اور وہان بیٹھکر غزل کہو تو بقول مؤلف کے (کہ آپ سے تنہائی مین شعر ہی نہین ہوسکتا) داغ صاحب بغلین جھانکنے لگین گے اور فرمائین گے کہ حضور عالی بندہ عاجز ہے جبتک ڈھول رطبا نہو باجا نہ بجتا ہو آدمی نہ چیخ رہے ہون مین فکر نہین کرسکتا۔

کیا خوب ستائش ہے ۔ تعریف کے پردے مین کیا کیا حملے کیے جارہے ہین۔ اسکے بعد دعویکے ثبوت مین ارشاد ہوتا ہے۔

"ہم سب خادم اور نیز دوسرے احباب پاس بیٹھے رہتے ہین اور آپسمین مختلف قسم کی باتین کرتے رہتے ہین جنکو خود آپ بھی سنتے رہتے ہین اور فکر سخن بھی ہوتی رہتی ہے جو شعر آپ فرماتے ہین ایک دوسرا آدمی لکھتا جاتا ہے"

اوستاد کا کمال یہ دکھلایا جاتا ہو کہ وہ باتین بھی کرتے جاتے ہین ۔ اور شعر بھی کہتے جاتے ہین۔ پچنیے جاتے ہین اور شہنائی بجائے جاتے ہین ۔ بے پروائی اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ دوسرا آدمی کہتا جاتا ہے گویا وہ شعر ڈھالنے کا سانچہ ہین۔ اور کیون نہون اردو اونکی مادری زبان ہے اونھون نے قلعۂ معلیٰ مین پرورش پائی ماں باپ دونون اہل زبان یہ بات اور لوگون کو کہان نصیب اور ایسی نظیر دوسری جگہ کہان ملسکتی ہے۔ ایسی نامور مان۔ باپ کسی اور شاعر کو نہ ملے نہ وہ نظیر پیش ہوسکتا ہے خیر یہ تو جملۂ معترضہ تھا بیان مرقومہ بالا کی تردید کے واسطے و نیز دروغ گو را حافظہ نباشد کی مثال ثابت کرنے کی غرض سے ہم ناظرین کو تھوڑی تکلیف دیتے ہین کہ براہ کرم وہ اسی سوانح عمری کا صفحہ ۳۰۷ سطر ۱۵ کو ملاحظہ فرمائین جہان یہ ارشاد ہوا ہے ۔

صفحہ ۳۰۷ - سطر ۱۵

"ایک مرتبہ کا ذکر مرزا صاحب فرماتے تھے کہ مین ایک صاحب مشاعرہ کی فرمائش سے انھین کے سامنے غزل کہہ رہا تھا اور ایسا مصروف و منہمک تھا کہ کسی آنے جانے والے پاؤن کی آہٹ یا باتون کی آواز قطعاً نہین سنائی دیتی تھی دو صاحب بزرگ صورت ریش سفید وغیرہ وغیرہ آئے اور کھڑے ہوگئے دو ایک آدمی اور صاحب مشاعرہ عبدالرزاق صاحب جو مرکز ہم صحبت تھے میری انتشار طبیعت کی وجہ سے کوئی بات بھی اونسے نہ کرسکے"

اب کوئی ذی ہوش عقل تسلیم کرسکتا ہے کہ وہ عجیب اور مشکل بات جو دکھلائی جاتی تھی پہیلی تھی یا جھوٹ کہان تو اوستاد کی یہ تو غل اور ایسا بہرہ کھلا ہوا کہ باتین بھی کرتے جاتے ہین قہقہے بھی لگا رہے ہین دوسرا آدمی شعر لکھتا جاتا ہے کہان یہ انہماک یہ مصروفیت کہ دو پہلے آدمی آسے اور آپ کی زیارت کو آسے آپ ایسے غرق اور فنا فی الشعر تھے کہ پاؤن کی آہٹ تک نہ معلوم ہوئی بلکہ آپکے انتشار طبیعت کی وجہ سے میر مشاعرہ سے بھی اونکی آؤ بھگت نہین فرمائی معلوم ہوا کہ داغ صاحب کو خلوت در انجمن کا بہت خیال ہے اور ہونا بھی چاہیئے ۔ اس بیان سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تنہائی اور تخلیہ کی ضرورت داغ کو ہوتی ہے بلکہ اور شعرا تو ایسا نہین بھی کرتے ہین وہ تنہائی کو بھی پسند کرتے ہین اور ضرورت کے وقت بزم مشاعرہ مین بھی شعر کہتے ہین اور آنے جانے والون سے اخلاق و تہذیب کا برتاؤ بھی کرتے جاتے ہین۔

اس موقع پر ہم شعرا گذشتہ کا کیا ذکر کرین ایک زندہ شاعر کا ذکر کرتے ہین ۔

جنکو جناب غالب مرحوم سے تلمذ ہے اور فی الحال بھوپال مین قیام ہے حکیم محمد معشوق علی صاحب جوہر۔ مشہور ہین اس بلا کا ذہن اور طبیعت اونھون نے پائی ہے کہ خلوت جلوت کسی جگہ پر اونسے غزل قصیدہ مثنوی مرثیہ سلام جو جی چاہے کہلوا لیجیے اور مہمل نہین اعلیٰ قسم کا کلام اور نجابات کے ساتھ لطف یہ ہے کہ آپ شعر پورا لکھ بھی نہ چکین گے کہ اونکی زبان پر دوسرا شعر موجود ہے اور شعر بھی ترتیب وار کہتے ہین ۔ دس شاگرد اونکے پاس بیٹھتے ہین دس کی مختلف فرمائشین ہین وہ دسون کو الگ الگ شعر کہلوا رہے ہین ایک ایک مشاعرہ مین دو دو سو غزلین اونکو کہنا پڑتی ہین ۔ خدا کی بے نیازی مین کمی نہین ہے آپ نے کونسی مشکل اور عجیب بات ثابت کرنا چاہی ہے ۔ افسوس جو دعویٰ آپ نے کیا وہ اسیطرح غلط ثابت ہوا ایک بات بھی سچی آپ نے نہین لکھی ۔

غرضکہ اس بیان مین جو کچھ شاگرد نے تحریر کیا ہے وہ سب متضاد باتین ۔ ہم بھی چاہتے ہین کہ اس بیان کے حرف بحرف پر ریویو کرین اس لیے آگے بڑھتے ہین

"رامپور کے اکثر مشاعرون مین یہ کیفیت تھی کہ سرکاری مشاعرون کا کل اہتمام آپ کے سپرد ہوتا تھا۔"

یہ بات بالکل خلاف واقع ہے جن لوگون نے رامپور کے مشاعرے دیکھے ہین وہ بیان کرین گے کہ فرش اور روشنی کا انتظام مرزا داغ کے سپرد ہوتا تھا اور مشاعرہ کی اغراض و ضروریات سے جو میر مشاعرہ کے متعلق ہین اونکو کوئی سروکار نہ تھا نہ وہ دخیل تھے تسلیم۔ منیر۔ جلال ۔ تلق ۔ بیان صاحب کیطرح داغ بھی ایک غزل پڑھنے کے مستحق تھے ایسی باتون کا جھوٹ بیان کرنا جو ابھی ثابت ہوسکتی ہین یا جنکی تردید ہوسکتی ہے

کچھ ضروری نہ تھا داغ وار وغہ اصطبل اور فراش خانہ تھے یا نواب خلد آشیان کے اوستاد تھے۔ اہتمام کی اچھی کہی۔ رامپور کے سرکاری مشاعرہ میں اہتمام و انتظام کی ایسی سخت ضرورت ہی کیا تھی۔ مصاحب منزل میں رات دن یہی چرچے رہتے تھے۔ وہاں کسی سامان کے اکٹھا کرنے یا کہین سے مانگ کر لانیکی ضرورت نہ تھی اہتمام تھا تو بس یہی کہ شاعر وقت پر آجائیں اور غزلیں پڑھیں۔ یہ مشاغل اس ضرورت سے تھی۔

‘‘اس اتنی مصروفیت میں آپ کو اپنی غزل کہنے کی ذرا بھی فرصت نہ ملتی تھی۔ مشاعرہ شروع ہوجاتا اسوقت آپ مجلس مشاعرہ کے قریب ہی دوسرے کمرے میں فکر کرتے ایک صاحب قلمدان و کاغذ لیے بیٹھے رہتے اور آپ ٹہلتے ٹہلتے پوری غزل کہہ لیتے اور اسیوقت مشاعرہ میں پڑھ دیتے تھے۔’’

اول تو کوئی انتظام بجز فرش و روشنی کے داغ کے سپرد ہوتا تھا۔ دوسرے یہ بات بالکل غلط لغو ہے کہ نواب خلد آشیان نے مشاعرہ کے وقت داغ کو یہ اجازت دی ہوتی کہ وہ الگ بیٹھکر فکر سخن کرتے اور نواب خلد آشیان گوارا فرماتے۔ احسن کو سوانح عمری کے ترتیب کے وقت نواب خلد آشیان کے مزاج اور خیالات کا لحاظ رکھنا چاہیے تھا وہاں یہ کسکی مجال و طاقت تھی کہ غزل کی فکر بزم مشاعرہ میں کرتا کہاں گوارا کی جاتی۔

اور یہ کیونکر ممکن تھا کہ دوسرے کمرے میں تنہا داغ سے فکر سخن ہو سکتی اسواسطے کہ شاگرد رشید صاحب نے تو اس بات پر زور دیا ہے اور حلف اٹھایا ہے کہ تنہائی میں داغ سے غزل ہو ہی نہیں سکتی۔ اور اگر ایسا داغ کرتے بھی تھے تو عجیب اور مشکل بات کیا ہے احسن کو اگر آزمایش و امتحان منظور ہے تو ہمارے پاس چلے آئیں ہم انکو ایسے نامہر و عاجل ہوئے بتائینگے جو قصیدے غزلیں آناً فاناً کہہ ڈالتے ہیں اور یہاں بھی نہیں ہوتے یہ کام تو بچے کیا کرتے ہیں غزل گوئی بھی کوئی چیز ہے ارذل ترین اصناف سخن پر اسقدر گھمنڈ و غرور و نخوت لازم نہیں ہے۔ ہمکو مشاعرہ کے اہتمام اور اس مغالطے پر کہ الگ کمرے میں اس بے تکلفی کے ساتھ داغ صاحب شعر کہا کرتے تھے ایک واقعہ یاد آگیا ہے گو ہم نہیں چاہتے کہ ان واقعات کو بیان کریں جنکی وجہ سے داغ صاحب کو خفت اٹھانی پڑے اور انکی وقعت میں فرق آئے تاہم ہمکو لازم ہے کہ ایسے موقع پر حق بات کو چھپائیں بھی نہیں۔ رامپور کے مشاعرہ پر یہ ذکر یاد آگیا ہے۔

نواب خلد آشیان نے ایک مرتبہ رات کے وقت حکم دیکر صبح کو تمام مصاحب مصاحب منزل میں آبیٹھیں اور اسطرح یہ غزل کہتے لائیں۔ شعرا نے سر تسلیم خم کیا اور اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے۔

جناب امیر مینائی علیہ الرحمۃ والغفران نے نواب صاحب مرحوم کی غزل بنائی اور اپنی غزل کہی اور سو رہے اور باکمال شاعروں نے ساری رات عرق ریزیاں کیں خوب خوب محنتیں فرمائیں کہ دوسرا ہم پر فوق نہ لیجائے جب سویرا ہونے لگا تو سو گئے۔

جناب منشی صاحب مرحوم تو ٹھیک وقت پر پہونچے اور سب صاحب آرامگاہ میں رہے سات بجے کے قریب اب آنکھ کھلی تو آنکھیں ملتے پریشان صورت بنائے گھبرائے ہوئے سب صاحب تشریف لائے۔ یہاں نواب خلد آشیان نے اپنی اور امیر کی غزلیں دیکھکر یہ حکم دیدیا تھا کہ اسیوقت سے کہدیا در بار برخواست جناب نواب افتاب الدولہ بہادر تلق نے حبیب جو دار سے یہ کہکر سنا تو پالکی منگوا کر لکھنو تشریف لے گئے اور پھر ہزار عذر پر بھی نہیں آئے۔ میاں منیر کی بھی خفا ہو گئے ہیں۔ داغ صاحب اصطبل و میر فرش صاحب کی خطا بڑی مشکل سے بیگم صاحبہ کی سفارش سے معاف ہوئی۔ نواب صاحب علیہ الرحمہ مرحوم کی محفلت کا یہ حال تھا سوا مولوی صاحب خیر آبادی جنت آرامگاہ کے کوئی صاحب نواب خلد آشیان کے سامنے بات نہیں کر سکتے تھے۔ ہاں مولانا صاحب مرحوم تو استاد حاضر جوابی کی وجہ سے مجاز تھے اور نواب صاحب مرحوم خود ہی فرمایا کرتے تھے کہ مولوی صاحب کی وجہ سے مجھے بہت کچھ غصہ کو ضبط کرنا پڑتا ہے۔ منشی امیر احمد صاحب مرحوم کی وہ طبیعت و مزاج خدا نے بنایا تھا کہ کبھی نواب صاحب کو غصہ و فکر کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ یہ علم و متانت و تہذیب اب دیکھنے میں بھی نہیں آتے ہیں۔ جناب منشی امیر اللہ صاحب تسلیم سلمہ اللہ تعالے ایک منکسر مزاج متواضع شخص ہیں انپر کبھی نواب صاحب کو بگڑنے کا موقع ہی نہیں آیا ہاں کوئی صاحب بتادیں جنپر غصہ کا جن نہ چڑھا ہو اور جنہوں نے جھڑکیاں گھر کیاں نہ کھائی ہوں اور اسکے سامنے یہ جرأت کسکی تھی کہ اگر ٹہل ٹہل کر غزل کہتے اور وہ اس بات کی بینے پر صبر کر جاتے۔ ‘‘ہذا بہتان عظیم’’۔

‘‘زود گوئی کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ فریاد داغ جیسی بے مثل مثنوی صرف زود دن کی معمولی فکر کا نتیجہ ہے’’ چونکہ آپ کا انداز بیان مورخانہ نہیں ہے اور آپ نے اوستاد کے سامنے رکھکر یہ واقعات جمع فرمائے ہیں اور خود ہی تک ان سے بزرگوں کا فاتحہ بھی دیا ہے آپ اونکے شاگرد بھی ہیں ان سب باتوں پر طرہ یہ ہے کہ آپکا زیادہ حصہ بیان واقعات فہرست اور حالات خلاف واقعہ سے بھرا پڑا ہے اسواسطے آپ کے ثقہ ہونے میں شک ہے بلکہ یقین ہے کہ آپ شاعرانہ مداحی کرتے ہیں اسواسطے ہمکو اس بات کے تسلیم کرنے میں شک ہے کہ فریاد داغ دو دن میں کہی گئی ہوگی اور اگر کہی بھی ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اسواسطے کہ فریاد داغ سے اچھی اچھی مثنویاں لوگوں نے قلم اٹھاکر لکھ ڈالی ہیں فریاد داغ میں تو کوئی بات بے مثل ہونے کی نہیں ہے خدا جانے آپ نے کونسی بات بے نظیر اور بے مثل ہونے کے اسمیں دیکھی ہے۔ ایسے کذب سے احتراز لازم تھا۔

‘‘اکثر ایسے جلسے بھی ہوتے ہیں کہ بعض بے تکلف احباب کے اصرار سے بطور تفریح زود گوئی کا امتحان لیا گیا ہے اور اپنے ۱۰۔۵ منٹ اور آدھ آدھ گھنٹہ میں بڑی بڑی سیر غزلیں کہڈالی ہیں۔’’

خیر سے آپ کے اوستاد امتحان بہت دیتے رہتے ہیں اور امتحان لینے والے سب شاگرد ہی ہوتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ممتحن اوستاد ان ہوا کیا کریں جا بجا آپ نے اوستاد کا امتحان لیا ہے۔ ہم نہیں جانتے ایک مسلم الثبوت جہان اوستاد فصیح الملک کا جو ہندوستان کی وقعت اس بیان سے کیا بڑھ گئی اگر کوئی اوستاد ۱۵ منٹ میں ایک شعر کی غزل کہ ڈالے تو تعجب کس بات کا ہے اور یہ کون نئی بات ہے ہندوستان میں صدہا ایسے لوگ پڑے ہیں جنکو دنیا نہیں جانتی ہے اور وہ ادھ گھنٹے میں دو دو چار چار غزلیں لکھ لیتے ہیں۔

بارہا میں ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ مہتمم صاحب پیام یار نے ہمکو نسبت یہ لکھا۔

شوخیاں ان سے ہو۔ ہیں اس بین کے لیے

یہ غزل خود بھی کہو اور اگر ممکن ہو تو حیا و ضیا سے کہوا کر بھیجدو۔ چونکہ یہ طرح داغ کی غزل پر تھی اور داغ کو بھی آگرہ چھڑی مارلو کی ایک کسبی بیگن کے فرمائش پر غزل کہنا پڑی تھی۔ اسواسطے اسطرح کا بڑا زور شور تھا۔ ہم نے جہاں اپنے اور احباب سے غزلیں لکھوائیں وہاں یہ بھی تعمیل کرنا پڑی کہ بی ضیا سے بھی کہا انھوں نے کہا کہ آپ جانتے ہیں میری طبیعت کیسی بگڑی ہوئی ہے درد سر اور حرارت نے پریشان کر رکھا ہے۔ مگر آپ کے حکم کی تعمیل کرونگی۔ ہم نے کہا کہ اسیوقت لکھدیجیے پھر بار بار آپ کو تکلیف دینے کون آئیگا انھوں نے کوئی دس منٹ میں ۱۲ شعر لکھکر دیدیے۔

داغ کا اور ضیا کا مقطع یاد رہ گیا ہے ناظرین ملاحظہ

ایک مریض ۔ بھئی کیا علاج کیا جو صحت ہوئی ۔

دوسرا مریض ۔ بس سب سے پرہیز ۔

فرمائیے کون سا مقطع اچھا ہے۔

آجکل مین داغ ہوئے کامیاب
کیون نہ مرے جائے ہو دو دن کے لیے

اسے جتنا سب مین در روزہ آشنا۔
جان دو دل دے کون دو دن کے لیے

خیر غزل گوئی تو کوئی بڑی بات نہ تھی ہمنے یہ
یہ گمان تھا کہ قصیدے مثنوی مرثیہ سلام قطعہ رباعی۔
اصناف سخن پر ایسی قادر ہین کہ فی البدیہہ لکھتی تھین
چو مثنوی انھون نے جشن تاج محل (سرکار بھوپال)
کے موقع پر لکھی تھی اگر وہ چھپ جائی تو ناظرین ملاحظہ
فرمالیتے کہ اس طبیعت کی بھی عورتین ہندوستان مین
موجود ہین۔

جب مولوی لوگون کے مقابلہ پر داغ صاحب کی یہ مداحی
دیکھی جاتی ہے تو ہمکو بہت ہنسی آتی ہے۔ معلوم نہین
احسن کی معلومات کا کیا حال ہے یہ کونسی فخر و مباہات
کی بات تھی کہ ۱۵ منٹ مین داغ یہ غزل کہہ لیتے
ہین دنیا مین اکثر ایسا کرتے ہین۔

" اکثر شعرا کی کیفیت یہ دیکھی اور سنی گئی ہے
کہ وہ پہلے مصرع آخر کہہ لیتے ہین اور پھر دوسری تاثیر
اوسکے پہلے مصرع لگاتے ہین اور آپکی کیفیت یہ ہے
کہ جب زبان سے شعر نکلتا ہے تو پورا۔ "

شاگرد صاحب نے اپنے نزدیک استاد کی بڑی
فضیلت بیان کی ہے اور بیچارے شعرا پر تعریض کا
دروازہ کھولا ہے۔ لازم تو یہ تھا کہ اگر استاد کی مداحی
منظور تھی تو خوب پیٹ بھر کے کی ہوتی کوئی بات
اعتراض کی نہ تھی او شعرا پر کیون طعن کیا جاتا ہے
اگر یہ طعن ہوتا تو آج داغ کی غلطی کیون کھلتی دہلی
مرحوم شعرا کی روح کا یہ صبر پڑا ہے خصوص ذوق
مرحوم شاہ نصیر مرحوم۔ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ
حضرت خواجہ میر درد میر مرحوم یہ بات محالات سے
نہین ہے کہ اور شعرا ایسا نہین کرتے ہین۔ شاعری
ملکہ ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شعر خود بخود نکلتے آتے
ہین کوئی ضرورت فکر و کاہش کی نہین ہوتی اور کبھی
ایسا بھی ہوتا ہے کہ فکر و کاہش کرنا پڑتی ہے یہ بات
ہر شاعر کے ساتھ ہے داغ کی تخصیص کیا ہے اور یہ بات
ہمیشہ داغ بھی نہین کر سکتے کہ شعر ہی اوکی زبان سے
نکلے — مولف اسکو نباہ بھی نہ سکے خود ہی آگے چلکر
یون فرماتے ہین۔

" بلکہ بارہا خود ہم نے ایسا دیکھا ہے کہ مصرع اول
پیچھے کہا اور دوسرا بعد کو فرمایا۔ "

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہمیشہ وہ شعر ڈھالنے سے
قاصر ہین کبھی پورا شعر کہتے ہین کبھی پہلا مصرع فرماتے
ہین۔ اور ایسا ہر شاعر کرتا ہے اور ہر شخص ایسا کر سکتا
ہے داغ مین کوئی سرخاب کا پر نہین لگا ہے۔

ہمکو افسوس ہے کہ جس بات پر داغ کو فخر ہے یعنے
اول مصرع وہ کہتے ہین یہ بات ہمارے نزدیک کوئی
یقینی نہین ہے ہم نے آجتک جسقدر غزلین اور
قصیدے ساقی نامے تحریر کیے ہین پہلی ہی مصرع
کہے ہین اور ہمارے احباب ہمیشہ ہماری اس جرات
پر ہنستے رہتے ہین جب ایک غیر مشہور شخص بھی
ایسا کر سکتا ہے تو داغ کی خصوصیت ہی کیا ہے
جبی صاحب کو شبہہ ہو ہم سے ملکر اپنا شک رفع فرمالین
جسطرح ہم دوسرے کی تعلی کو پسند نہین کرتے اسیطرح
خود بھی تعلی کو نازیبا جانتے ہین مگر کیا کیا جاوے۔ ؎

مقطع مین آپڑی ہے سخن گسترانہ بات

زود گوئی اکثر اساتذہ کی مشہور ہے لیکن اکثر دیکھا
گیا ہے کہ زودگوئی کے سبب سے اونکے کلام مین کوئی
عمدگی نہین پیدا ہوتی۔ "

شاعرون پر تو آپنے اوکیسان آنے کی قسم کھالی ہے
خدا جانے ان شاعرون نے آپکا کیا بگاڑا ہے۔

اسیر۔ منیر۔ دو شاعر بڑے زودگو اور مشہور ہین
اور غالباً یہ تعریض انھین پر ہوگی۔ واقعی ان دونو
کے کلام مین کوئی عمدگی نہین پیدا ہوئی ہے۔ بیچھے سے
منہ شرم تو نہین آتی جنکی جوتیون کے صدقے مین آج
اوستاد اوستاد ہو گئے ہین اونپر تبرا کہا جاتا ہے
خدا جانے احسن کا کیا مذہب ہو وہ کسی مذہب کے
بھی پابند ہین یا نہین۔ اونکے چچا باپ تو بڑے
لائق اور قائل الانصاف پسند لوگ ہین۔ احسن صاحب
کو دکن کی آب و ہوا نے کسی کام کا نہین رکھا اگر میان
احسن اون شعرا کا نام بتادین تو ہم ثابت کردینگے
کہ اون لوگون کے کلام مین داغ۔ ذوق۔ نصیر سے
زیادہ عمدگی اور خوبی ہے بیشک اون زودگو شعرا کا
نام وہ نہ لین۔ ملک کے سامنے ایسی بات کا پیش کرنا
بھی لازم نہ تھا ہمکو تسلیم ہے کہ داغ زودگو ہین اور اونکے
کلام مین عمدگی اور خوبی بھی پیدا ہوتی ہے اور غزل اچھی
کہتے ہین آدمی معاملہ فہم ہین چونکہ اونکا تجربہ شاہدان بازاری
کی صحبت مین بہت بڑھ گیا ہے اسواسطے معاملہ
بندی مین وہ مشاق ہین۔ مگر یہ کوئی بات ایسی
نہین ہے کہ دوسرے شاعر ہین ہی نہین یا داغ خاتم الشعرا
کے لقب سے یاد کیے جاوین۔ حضرت تسلیم لکھنوی۔
طاہر فرخ آبادی۔ جوہر شاہجہانپوری۔ کو ہم داغ
سے کہین اچھا پرگو زودگو جانتے ہین اور اونکے کلام
مین جو بات پیدا ہوتی ہے داغ کو نصیب بھی نہین ہوئی
داغ سواے چوچلے اور شوخی کے خیالات نازک پیدا تو
بھی نہین ہین۔ (باقی)

راقم۔ (شوکت جنگ)

سلسلۂ رباعیات ہمدرد قوم خواجہ خالی

باخاے نقطہ دار

ایک مرغے نے یہ مرغی سے کہا
تو کڑک ہوتی ہے کیون او بے تمیز
بولی وہ یہ گرمی کی یہہ تعطیل ہے
چار دن مین ورنہ تو ہو جاے ہیز

میان اکتوبر اور بی فروری کا جھگڑا

اکتوبر - بی فروری تجھسے مین رتبہ مین کہین زیادہ ہون
کیونکہ میرے دنون کی تعداد تجھسے بڑھی ہوئی ہے۔

بی فروری - بالکل غلط بلکہ اغلط۔ مین سب کی پیاری
ہون۔

اکتوبر - بھلا فرماؤ تو کیونکر اور کس وجہ سے۔

بی فروری - سنو ہمارے عہد سلطنت مین ملازم خواہ
اعلی ہو یا ادنی ایکہزار روپیہ ماہوار کا ہو یا ایک روپیہ کا
سب خوش سب نہال کیونکہ مینے صرف ۲۸ - روز
عہدہ دارون سے کام لیا اور اونکی تنخواہ کے چہرہ وار
کھن کھن گنوا دیے۔ میان بھی خوش بیوی بھی خوش۔
اور تمہارے عہد مین یہ ہے کہ ہر ملازم جان سے عاجز
آجاتا ہے جب کہین غریب ۳۱ - روز کے بعد روپیہ کی
صورت دیکھتا ہے۔

اکتوبر - یہ صحیح مگر ہماری بڑی بڑی سرکار مین عزت ہے
تمام نواب اور آقا ہمکو جان سے عزیز رکھتے ہین اور
خیرخواہ جانتے ہین۔ ۳۱ - روز خوب ملازمون سے ڈانٹ
کے کام لیتے ہین تب کہین کوڑیان گنواتے ہین۔

بی فروری - ایسی خیرخواہی بڑے چوچلے مین - اپنا تو
ٹکے کا بھی فائدہ نہوا اور غریبون کا گلا کٹا سیکڑون کا نقصان ہوا
اور تم کیا ہمارے عہد مین جب کبھی سرکاری بندوبست ہوتا ہے
تو اسیطرح اکثر لوگ بہ نظر خیرخواہی اور بخیال خوش کردن
حاکم کہین کسی مفلس بیکس بندھوا یا کہین کسی غریب کاشتکار
پر لگان بڑھوا لیا تم جانو مرغی کو تکلے کا گھاؤ ہی بہت وہ
بیچارے تو مارے گئے اور ان کمبختون کو کچھ حاصل نہ وصول ناحق
غریبون کا ضرر اپنے سر لیتے ہین ایسے خیرخواہونکی دین دنیا دونو خراب ہیگی

زباندانی

مالک (خانساماں سے) بیل کا لاؤ مر ۔ اس ہوا کا ۔
خانساماں ۔ بہت بہتر ۔

بنوالو چکی سل بٹا

آجکل دربار دہلی نے بعض تجارت پیشہ لوگون کو کولھو کا بیل بنا دیا ہے ۔ ہر شخص نکے سیدھے کرنے کی فکر مین گھنچکر ہے ۔ یون تو قطب صاحب کی لاٹ کی دما سے دہلی جیسے غدار شہر مین کسی چیز اور خصوصًا پیشہ ورون کلیے کچھ گھاٹا نہین ۔ مگر پھر بھی جسقدر پیشہ ور اور تجار گھس پل دہلی مین ٹانگ جا اڑا ئین گے لوگون کی تھیلیان کھنکھناتے لوٹین گے ۔ لیکن دہلی کا ٹکٹ لینے سے پیشتر ہر ایک پہلو پر ضرور تاک جھانک کرلینی چاہیے کہ وہان کس شے کی ضرورت خوف قیامت کیطرح دامنگیر ہوگی ۔ اسپر ایک صاحب فرماتے ہین کہ وہان چرٹ سیگرٹ دیا سلائیون کی زیادہ ضرورت ہوگی ۔ ... اسی کی پکار ہوگی کیونکہ بغیر اس کے ... آجائیگا ... صورت ... تو یہ معلوم ہوگا گویا ... ہوئی ہے ۔

دوسرے صاحب جواب دیتے ہین نہین نہین اسمین زیادہ نفع کی صورت نہین معلوم ہوتی ۔ بلکہ ہر ایک ... امریکہ اور لندن روم اور جرمنی ... سیگرٹ وغیرہ ... مین دیا سے بھرے گا اور اسوقت یہی فکر پڑیگی کہ ہمارا سیگرٹ سب سے بڑھیا ہے اس حیث بحث مین اکثر نئی وضع والی غذائی تصدیق کے لیے ڈاکخانہ یورپ کے لیبل اور مہرین بھی چرٹ مین لگائے پھرین گے کہ ابھی تازہ تازہ پارسل سے نکالی ہین غرض جن لوگون سے فائدہ متصور تھا اونسے یون سستے چھوٹے اب رہا ایرا غیرا نتھو خیرا اونکے واسطے چرٹ سیگرٹ کی کچھ کمی نہین ۔ جنٹلمینون کو وہان کے سیگرٹ وغیرہ لینے مین عار ہوگا ۔ لہذا اس تجارت کیطرف سے کروٹ بدل لینی چاہیے ۔ البتہ وہان حجامون کی زیادہ ضرورت پڑیگی منڈے کی فکر مین سب ہتر بتر پھرین گے ۔

تیسرے صاحب بولے نہین صاحب تو بہ کیجیے ۔ اس کام کیطرف تو بالکل ہی توجہ نہ کیجیے ورنہ اولٹے ہی منڈ جائیگا کیونکہ بڑے بڑے ... تو ضرور ہی حجام ہونگے ۔ متوسط لوگ خود استرا ... آجکل فیشن یہی ہے صبح اوٹھکر آنکھ بعد تو منھ دھونے سے پہلے گھوٹنا لین گے پھر بھی حجامون کی مانگ بکار ضرور پڑیگی لیکن میونسپلٹی ایسے موقع پر کب چوکنے والی ہے ۔ ایسے وقت مین نئی کارگزاری دکھائے بغیر تو روٹی ہضم نہین ہوتی ۔ یہ موقع بھی قسمت سے ... آیا ہے ۔ بلی کے بھاگون چھینکا ٹوٹا ۔ بلدی کے بھاگون تماشائی ٹیکس پڑے مین جب حضور ویسرائے صاحب بہادر کے جلوس نظارے کے لیے ٹیکس لگا دیا تو بھلا نائیون کو مونڈنے سے کب چھوڑیگی ۔ انکی تو ضرور انکے استرے سے حجامت کریگی ۔ غرضکہ انکی بھی فکر اور اصلاح سے ہاتھ اوٹھا نا چاہیے ۔ بلکہ دھوبیون کی وہان سب سے زیادہ ضرورت پڑیگی ۔ وہان تو میدان حشر کا سین ... ہی حضنت شہر کے دھوبیون سے خدا بچائے ۔ جو ہمارے ایک ہی کپڑے دونکا جوڑا اکر جشن کی دھن مین چل کھڑے ہوئے تو کہین دھوبی نہ انکو بیطرح کلیا لین ۔ ایسا قصہ نہ پیش آئے ۔ جیسے ایک چھیلا دریا کے کنارے دھوبی کے پاس پہونچے کہ میان دھوبی کپڑے کھڑے گھاٹ ابھی دھو دو ۔ دھوبی نے کہا بہت اچھا ۔ کپڑے اوتارو ابھی کھڑے گھاٹ دھو دونگا ۔ بانکے صاحب اس جواب پر بہت جھنجھلائے کہ ابے مرغی کے بچے بلی کے انڈے ۔ گدھے کے صاحبزادے بیشعور کے فرزند ۔ تیری اماں کی روٹیان کھاجاؤن ۔ تیری بہن کا پاجامہ پہن لون ۔ غرض نہایت تکلف سے تمام آمد نامہ گردا گئے اللہ دو چار گھنٹین بھی جیبت گاہ پر رسید کین اور کہا کہ ہمارے بدن ہی پر پہنے پہنے دھو دے ۔ دھوبی بولا حضور سلامت ذرا آپ بہت اچھا دریا کے کنارے تیر کے پاس کھڑے ہوجائے ۔ اینٹھے خان کھڑے ہوگئے دھوبی نے مزدوری مانگ کر اپنی انٹی مین رکھلی بعد کو صابن مل دیا اور پھر ہاتھ پکڑ کر ایک کھیت مین لیگیا اور کہا یہان اولٹے ہوکر دھوپ مین لیٹ جائیے خود بخود کندی ہوجائیگی ۔ یہ بانکے صاحب اطمینان سے دھوبی کے سمجھانے پر کھیت مین لیٹ گئے دھوبی واپس گیا تھوڑی دیر مین کھیت کا مالک آگیا ۔ اوسنے دور سے دیکھا خیال کیا یہ وہی چور گھات مین لیٹا ہے جو روز میرے کھیت کو ستیاناس کرجاتا ہے اوس نے ایک بالنس لے کر کوڈیک بانکے صاحب کی خوب ہی جی کھولکر کندی کی ۔ آپ لاکھ واویلا کرتے ہین مگر وہ کچھ نہین سنتا ۔ غرض پٹ پٹا کر جب الگنی پر ٹنگانے کے قابل ہوگئے تو کھسکتے کھسکتے دھوبی کے پاس آئے ۔ ابے مردود یہ کیا حرکت تھی ۔ اوس نے دست بستہ عرض کی کہ حضور کپڑے مین نے دھو دیے آپکی کندی وہان ہوگئی کہیے تو اب استری بھی کردون ۔

ارے میان نہ تو ڈبل روٹی بیچو نہ بسکٹ ۔ نہ سا ڈخانہ بیچو اور نہ میوہ زیادہ فائدہ کی صورت تو اودھر ہی مین کھٹکتی معلوم ہوتی ہے ہماری رائے مین سب سے زیادہ نفع کی صلاح یہ ہے کہ وہان کھانا پکانا تو ہر جگہ ضرور ہی ہوگا ۔ مصالحے بھی خوب پیسین گے ۔ سل بٹے بھی ضرور رکھین گے ۔ اس لیے ایک ہتوڑی کندھے پر رکھکر تو ... اور گلی گلی آواز لگانی چاہیے کہ بنوالو چکی سل بٹا ۔ ... سے سیر بھی ہوجائیگی اور ٹکے بھی ہاتھ لگینگے کسی نہ کسی کی چکی اور سل بھی ضرور کھیسکی جیب چپاتے اوسکو ...

... ین نام سے جانا
... رہتا ہے لاثانی مرہم
... ہوا یکدفعہ کا استعمال
... کافی ہے ۔ آزماکے دیکھو
ہر جگہ بکتا ہے ۔

نئی کتابین

احمق الذین ظرافت کا دلچسپ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نوعمر کے سوانح چست اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدر آباد کا سفر ۔ وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا ۔ سیفا بری کے خبط مین مبتلا ہوکر چھن آنا پھر یہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا ۔ ہال آئی لس کے عشق مین پھنسنا ۔ نکلے بھاگنا ۔ بس کا ہمراہ آنا ۔ لکھنؤ کے طرح طرح کے تمدن آوارہ لڑکون مین پھنسنا پھر بے نذری کی وجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب رنگ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔ یہ ناول پہلے بھی شائع ہوا تھا ۔ اب شائقین کے اصرار سے کرر چھپا ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۔

کایا پلٹ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ ۔ اس مین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہو جاتا ہے وہان اوس عالم مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین ۔ قیمت ۸ر علاوہ محصول ڈاک ۔

میٹھی چھری ۔ مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ اسمین نہایت چست اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ لالاک کیونکر کن چکنی چپڑی چالون سے دولت دنیا چھین کے قابض ہوے ہین ۔ بعض بعض جھے اس ناول کے غور کے لائق ہین قیمت ۱۲ر علاوہ محصول ۔

حیات شیخ چلی ۔ ظرافت کا دوسرا لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام ۔ اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری ۔ اونکے منصوبون کی نوعیت اور شیخ کی علمیت عجب سنجیدگی و تحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۔

میر زا امتنا ۔ ظرافت کا تیسرا ناول مصنفہ جناب مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش مشہور اور معروف ناول نگار اودھ پنچ و مشہور مصنف ناول و مثنویات اسمین نہایت چست اور چبھتے ہوے فقرات پیاری اور شستہ زبان مین بیان ہوے ہین عبارت کی خوبی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۔

جلے تن ۔ دا سوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش جس رنگ اور طرز دا سوخت آجکل لکھے جاتے ہین کا خاکہ ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے اسکی شاعری فصیح گوئی دیکھنے اور تعلیم کرنے کے لائق ہے قیمت ۲ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۔

جنتریہائے ظرافت ۱۹۰۳ء کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۲ر جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۸ر قیمت لیجائیگی ۔

برہان الفراست ۔ اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے مستند رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین قیمت ۴ر

مضامین اڈیسن ۔ مولوی مرتضی علی شہر نے اسپکٹیٹر کے مضامین اخلاقی انتخاب کرکے با محاورہ اردو مین ترجمہ کیے ہین قیمت ۱۲ر

المشتہر ۔ منیجر اودھ پنچ

اشتہار کتاب دولت باغبانی

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۱۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوے ہین واسطے شائقین باغ اور امرا کے جلسکے مضامین شائع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم فصلی لنگڑا کشمل بیجی امرود کا باغ لگانے مین بدرجہ نفع دکھلایا ہے چار بیگہہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد پندرہ سے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور افتادہ زمین قابل تھالے تیار کرکے مثل خود رو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو ترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جنمین پیڑ لگانے اور پیوند باندھنے کے طریق جیسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ انار انگور بے دانہ ہوگا جلد طریق قلم باندھنے کے مع نقشہ ہر گل مشہور میوہ خوشنما بیتی کروٹن وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان بیان گلاب گلاب گودی کا بہت بڑا خالص پیدا کرنا فہرست واسطے چیدہ اقسام گلاب گل داودی فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام انگریزی اردو بیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع اوسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین وطریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی ۔ کرم کلا شلجم وغیرہ کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہو علاج دفعیہ دیمک کیڑہ وغیرہ کا یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ ۲۶ + ۱۰ انچہ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت ورروانون کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ او سپہ خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین ۔ اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھاے ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائیں اور اپنا مقصد دلی پورا کرین بارش آگئی جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین جلد تیار ہوگا ۔

دیگر فذیر جنتری بر آمد شتواہ ۸ر سے دو ہزار روپیہ جسمین جنتری انگلش سو برس کی فرد اور ایک جنتری دوامی دو سو برس کی شامل ہے یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فوج بخشیان نواب وغیرہ کے کام بنانے مین اور بانٹنے مین نہایت کام کی ہے رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے قیمت ۴ر نام عہدہ ڈاکخانہ صاف ارقام کرنا چاہیئے ۔

المشتہر منشی محمد شاد علی اور منشی وزیر علی از الہ آباد (محلہ بخشی بازار)

" پیاری سہیلی "

مخدرات عصمت و طہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ کی مین شفیق استاد ہین ۔ ہمہ جہت تیار ہدیہ ہوتی ہے ۔

المشتہر ۔ اسلام حسین لکھنؤ ۔ جھوائی ٹولہ ۔

تازہ سندات | مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | تازہ سندات

معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوروپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔

ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپے ۲؎ - میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے ۳؎ - خالص میرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے ۲۰؎ - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ ۴؎ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

(۱) جناب پروفیسر صاحب - سلام نیاز - میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجاے کم ہی میں نے آنکھون کی بیماری کیلئے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی - ایک مریض پر تو اس نے جادو کا اثر کیا - اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہو گئی تھین صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردہ مین موجود پردہ کا رہنا اور انٹرس کورٹ مین بہت نقصان تھا - اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا - مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین -

راقم - ڈاکٹر شیخ امدبخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری ضلع ساگر

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم - مین نے آپکے میرہ کے سرمہ کو تقریباً ۳۰ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیابند - دھند - پھولا - ناخنہ - آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے - ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور سریع الاثر پایا

میری راے مین آپکا سرمہ بے مثل ہی یہ کوشش کی ہی بذریعہ ڈاکخانجات اور سرکاری سٹورون کے ضرور اس کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو دعائے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ میرکا سرمہ سفید اعلی قسم وی - پی - پوسٹ ارسال فرمائیے

راقم - چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب بندہ نواز تسلیم - مزاج شریف - آپکے بیان سے بذریعہ ویلیو ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا صاحب کا مفید ثابت ہوا - بلکہ صحت کلی ہو گئی - آپکا تیار کیا ہوا سرمہ ککرے پانی بہنے - چشم - دھند خارش چشم - پڑوال کے کنجکٹو ائٹس ٹریکوم - شروع کیٹرکٹ (ابتدائی موتیابند) مین بھی مفید ہے بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا - واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجیے -

راقم - ڈاکٹر ریاض الدین مقام لکرانگ ضلع بھینیا - سرحد ملک چین

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے - تو اسکو مبلغ پانچہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۱۰ء مین جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

نمبر ۱

"شاگردوں کی اصلاح"

"عموماً اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص شعر پڑھتا جاتا ہے اور آپ درست فرماتے جاتے ہیں۔ بعض اساتذہ کا یہ طریقہ سنا گیا ہے کہ بجز چند خاص شاگردوں کی باقی عام تلامذہ کا کلام کسی نہ کسی سربرآوردہ شاگرد سے متعلق ہوتا ہے اور وہی اپنی رائے سے درست کرتا ہے وغیرہ وغیرہ باینہمہ بخلاف اور لوگوں کے مرزا صاحب بنفس نفیس ہر کہ و مہ شاگرد کا کلام درست فرماتے ہیں۔"

ہم اس متن کی وضعداری کے قائل ہیں استاد کی تعریف و ستائش کے ساتھ اور لوگوں پر لعن و طعن ضرور ہونی چاہئے ورنہ وضع میں فرق آجائیگا۔ مطلب سارا اس طومار کا یہ ہے کہ اور شعرا کسی سربرآوردہ شاگرد کو اجازت اصلاح کی دیدیتے ہیں مرزا صاحب باوجود ضیق فرصت کے خود ہی ادنی و اعلےٰ کا کلام ملاحظہ فرما کر درست کرتے ہیں استاد کی تو بیشک تعریف اس متن سے نکلتی ہے مگر ساتھ ہی شاگردوں کی لیاقت کا انکشاف بھی ہوا جاتا ہے معلوم ہوا کوئی شاگرد اتنی بھی لیاقت نہیں رکھتا جو معمولی تلامذہ کا کلام بھی دیکھ سکے اور داغ کو کسی شاگرد کی لیاقت اور سخن فہمی کا اعتبار نہیں سب بیچارے خود ہی ساری زحمت گوارا کرتے ہیں۔ اس بیان سے اور شعرا و اساتذہ پر کوئی حرف نہیں آتا اسواسطے کہ استاد وقت مبتدی اور معمولی شاگردوں کے ساتھ وقت نہیں صرف کیا کرتا ہے جن شاگردوں پر بھروسہ ہوتا ہے وہ مبتدی تلامذہ کے کلام کو دیکھ لیا کرتے ہیں اور استاد کے سامنے اپنی اصلاح پیش کردیتے ہیں اگر اصلاح مناسب ہے تو استاد صاد کردیتا ہے ورنہ اپنے خیال کے موافق شعر درست کرتا ہے۔ اسمیں منتہی شاگرد کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور مبتدی کو بھی لیکن یہ طریقہ اُن نامور اساتذہ کا ہے جو فن شعر و سخن سے واقف ہیں اور جو علم ادب کے محقق اور اہل زبان مانے جاتے ہیں۔ اُن لوگوں کے یہ اصول نہیں ہیں جو کسی زبان کے پابند نہیں ہیں اور علمی لیاقت سے بے بہرہ ہیں۔ ہر علم کا ہر ایک ہنر کا ایک نہ ایک اصول ہے مگر داغ کے یہاں جتنی باتیں ہیں سب بے اصول۔ دراصل اصل ہی بگڑی ہوئی ہے اسی وجہ سے ٹھوکریں کھاتے ہیں ورا ختم اضافات کا ... چلے جاتے ہیں۔ ہر کہ و مہ کا کلام بنانا اصلاح دینا اُستاد کا کام نہیں استاد کا کام ہو کہ اُن لوگوں کے کلام کو بنائے جو اعلےٰ درجہ کے سخن سنج ہیں اور جنکے کلام میں صرف نکات اور باریکیوں اور نزاکتوں اور ترکیب اور خیال کی ضرورتیں باقی رہتی ہیں یہ نہیں کہ کندۂ ناتراش لونڈے غزل کہکر لائے جسکی کوئی کل درست نہیں ہو اب استاد صاحب کو غزل خود ہی کہکر دینا چاہیے یا دماغ سوزی کریں اس لیئے شاگرد رشید اُن ناتجربہ کاروں کیواسطے استاد شفیق بنجاتے ہیں اور وہ قواعد و اصول اونکو پڑھاتے ہیں۔ غالباً اساتذہ پر جو در پردہ طعن و تشنیع کی تھی وہ اُلٹی اب جہلان استاد کے سر پڑ گئی ہوگی۔

"اصلاح بھی اپنے کلام کے کہنے کی طرح سبکے سامنے ہوتی ہے (یہ فقرہ کتنا محاورہ و زبان کے لحاظ سے درست ہے) جو شاگرد حاضر خدمت ہوتے ہیں وہ کسی کسی موقع پر اپنی رائے بھی ظاہر کرتے ہیں اور اسکے لیے عام اجازت ہے اگر کسی کی رائے آپکو پسند آگئی تو آپ کے ارشاد کے موافق لکھدی جاتی ہے۔"

یہ نئی بات معلوم ہوئی داغ کے سوا دُنیا میں اور کوئی ایسا نہیں کرتا ہے ایک داغ ہی سبکے سامنے اصلاح دیتے ہیں اور شاگردان کو اجازت رائے زنی کی ہے۔ دوسرے اساتذہ ایسا نہیں کرتے ہیں۔ ... دنیا جہان میں یہی قاعدہ ہے ہر فن کا استاد یہی اصول برتتا ہے داغ کی کیا تخصیص ہے۔ اور اس بیان سے آپ کے پہلے بیان کی تردید ہوگئی جہان پر یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ ہر کہ و مہ کا کلام استاد ہی دیکھتے ہیں کوئی شاگرد نہیں دیکھتا اب معلوم ہوا کہ استاد کے سوا شاگرد دوسرائی بھی رائے ... کلام پر اصلاح ہوتی ہے۔ اس کتاب میں صنعت تضاد اجتماع ضدین ... کے مسائل خوب حل کیے گئے ہیں۔ دو سطر کے بعد پہلا بیان مردود ہوجاتا ہے کیا اچھی انشا پردازی ہے۔

"اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شاگرد نے کچھ کہا دوسرے نے کچھ کہا ایسی حالت میں اچھی طرح بحث کیجاتی ہے اور ما بہ النزاع لفظ کے ہر پہلو پر پورا غور کیا جاتا ہے۔ آخر میں آپ کی رائے پر اوسکا فیصلہ تصفیہ ہوجاتا ہے۔"

خوشنما خوب خوب داؤں پیچ ہوتے ہیں اور مجھے کشتی کا تماشا دکھاتے ہیں۔ یا تو یہ دعویٰ تھا کہ ہر کہ و مہ کا کلام استاد ہی ملاحظہ فرماتے ہیں یا مابہ النزاع لفظ پر اسقدر ہجوم ہوتا ہے اور بلبلوں میں جو تم جانچ کی ٹھہر جاتی ہے کیوں نہو آخر گلدم ہند کے بیٹھے ہیں درمیان اس تصنع اور صناعت سے کیا فائدہ ہے۔ دکن میں کون سے شاگرد اسقدر لیاقت کے موجود ہیں جو بحث کرینگے اور استاد میں اسقدر تنقیح و تنقید کی لیاقت کہاں سے آئی کہ وہ حکم بنکر فیصلہ صادر فرمائینگے۔ پہلے استاد اپنی جول تو ٹھیک کرلیں کوئی شعر عیب سے خالی نہیں ہوتا۔

اور یہ جو ارشاد ہوتا ہے کہ "ایک شاگرد کی بدولت بہتوں کو فائدہ ہوجاتا ہے" معلوم نہیں آپ کو کیا فائدہ حاصل ہوا۔ اس کتاب میں جو نثر آپکی ہے وہ تو سراسر غلطیوں سے بھری پڑی ہے۔ جسپر ہم نے مہمل سمجھکر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

خیر نثر سے یہ تو کہکر آپ فرصت پاجائینگے کہ ہم داغ کے شاگرد نثاری میں نہیں ہیں اور نہ ہمارا استاد انشا پرداز ہے نہ وہ دو چار سطریں بھی نثر کی لکھ سکتا ہے معمولی خط غلطیوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ ہم تو نظم میں شاگرد ہیں اور ہماری نظم بے عیب ہوتی ہے اسواسطے ہمکو لازم ہے کہ ہم یہ بات ثابت کردیں کہ آپنے باوجود اسقدر تقرب و اختصاص اور بزرگان داغ کی فاتحہ خوانی کے بھی کوئی فائدہ نہیں اوٹھایا۔ فائدہ کیونکر اوٹھاتے آپ میں جوہر قابلیت خود موجود ہے مگر صرف قابل مادہ کچھ نہیں کرسکتا جبتک کہ فاعل میں یہ قوت نہو کہ وہ اپنا اثر منتقل کرسکے۔ صرف صلاحیت ہی سے اگر چلتا تو نظام عالم میں قابل و فاعل الگ الگ اپنی ہی قوتوں سے سارے کام کرلیتے۔ چونکہ داغ میں قابلیت نہیں ہے اسواسطے آپ کورے کے کورے رہے۔

اس کے ثبوت میں صرف ایک اعتراض ہم آپکے شعر پر کرتے ہیں۔ واللہ ہمارا مقصود یہ ہرگز نہ تھا کہ ہم آپکا دل دکھائیں نہ اسوقت تک یہ ارادہ ہے مگر آپکے جولانی طبع نے ہمکو مجبور کیا و نیز اس خیال سے کہ آپکے بزرگوں سے ہم سے اتحاد و رسم محبت ہے شاید آپ آئندہ کو متنبہ ہوجائیں اور کبھی ایسی جرأت نہ کریں جسکی وجہ سے اُن پاک روحوں کو صدمہ پہونچے جنھوں نے اردو زبان پر بڑے بڑے احسان کیئے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جشن تاجپوشی کے موقع پر آپنے ایک نظم مارہرہ میں پڑھی تھی اور جسکو آپنے اودھ اخبار۔ ریاض الاخبار میں شائع کرایا تھا چونکہ خرصہ کے بعد وہی ایک نظم ہم نے آپکی دیکھی ہے اور وہ ... ہے اس لیے اُسکا عیب ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں۔

نظم سید علی احسن۔ مندرجہ ریاض الاخبار

۱۴ - اگست ۱۹۰۲ء

شکر خدا کا ہے کہ موافق زمانہ ہے
دار السرور ہند مین عیش خانہ ہے
ہر شخص کی زبان پر خوشی کا ترانہ ہے
کیا خوب دھوم دھام سے جشن شہانہ ہے

افسوس یہ ہے کہ انسان کو اپنی غلطی اور عیب پر کما حقہ آگاہی نہیں ہوتی ... ۱۹۰۲ء ... پر کبھی حملہ کرتے ... صاحب نے عیش خانہ کو جو ترکیب دی ہے وہ غلط ہے (عیش خانہ) (یا عشرت خانہ) اگر دہلی کی زبان تو ... بتائی ہو ... یا لکھنؤ کی زبان ... جو قائل نہین ہین ... عشق سے لیتے ہین کی سند ماننا چاہیے عیش ... عیش یاد دہانہ کو کسی شعر مین دیکھکر عیش خانہ لکھ دیا اس بات کی کافی دلیل ہے ... آپ نے ... کی ... کیا اپنی قابلیت کو بھی کھڑا مین چھوڑ آئے چوتھا مصرع اردو کی زبان سے باہر ہے ذرا نثر مین اس مصرع کو بیان فرمایئے اسوقت اسکی حیثیت کذائی اور ترکیب لفظی آپ کو سر بگریبان کر دیگی۔

عیش شہانہ کیا خوب دھوم دھام سے ہے
اگیا ... کہاں ہے ... اردو مین بولنے ... نہین۔ کس دھوم دھام سے شاہانہ عیش ہو رہا ہے۔ کر رہے ہین۔ منا رہے ہین۔ یہ کہین۔ کہ کیا خوب دھوم دھام سے جشن شہانہ ہے۔ ذرا غور سے سوچنا بہت بھولا نہ کرنا۔

یہ دن وہ ہے کہ جسکا دلون پر ہوا اثر
یہ دن وہ دن ہے جسکی زمانہ کو ہے خبر
یہ دن وہ ہے کہ جسکی خوشی ہے ہر ایک گھر
یہ دن وہی کہ آج شہنشاہ بحر و بر

۳ - مصرع مین (ہر ایک گھر خوشی ہے) غلط ہے۔ (ہر ایک گھر مین خوشی ہے) اردو کی زبان ہے۔ ایک بڑا عیب یہ ہے کہ دوسرے مین (یہ دن وہ دن) لایا گیا ہے۔ چارون مصرعون مین یہی رعایت لازم تھی۔ جب فصاحت کا درجہ قائم رہتا کیونکہ محاورہ صحیح یہی ہے۔ مگر تینون مصرعون مین ایسا نباہ نہو سکا اگر کسی واقفکار استاد کے شاگرد ہوتے تو یہ بات ... کیا معلوم ہوتی۔

دو لکھ سے بڑھ گئے شہ زردون جناب کا
چھپتا نہین ہے نور جہان افتاب کا

بات تو یون کہی جاتی ہے کہ اتنا بڑا ملک ہے کہ جہان آفتاب غروب نہین ہوتا۔ سورج نہین چھپتا مگر آپ نے نور آفتاب کی نئی ترکیب نکالی ہے۔ فصیح الملک کی شاگردی کا یہ فیض ہے کہ زبان مین آپ بھی اصلاح فرمانے لگے ہین نور جہان آفتاب کا۔ دہلی کی رعایت سے بہت مناسب ہے نور جہان کو مناسبت بھی ہے۔ سبحان اللہ۔
چند شعرون مین یہ غلطیاں تھین جو ہم نے دکھادین اور یہ صرف اس غرض سے کہ آپنے جو کچھ فائدہ دہان جا کر حاصل کیا ہے وہ ناظرین کو معلوم ہو جائے۔ اور شاگردون کا کیا ذکر ہے آپ کو جو تقرب حاصل رہا ہے وہ ... کو نصیب بھی نہوگا۔ انتہا سے بے تکلفی یہ تھی کہ دوست دکے ... لوگون کا ناک ہر موقع و محل پر آپ ہی رہتے تھے اور ہر قسم کے معاملات مین آپ راز دار ... تھے جب آپکی نشاپردازی کا یہ عالم ہے اور حضرت ضیا صاحب کی غزل گوئی اور نظم کا یہ عالم ہے جو دو تین مین بیان ہو چکا ہے تو پھر کیونکر استاد ... ہم ... ہین۔

"جب سے در ... خدمت بابرکت مین حاضر ہوا ہے اسوقت سے اکثر اس قسم کی خدمتون کا شرف ... ہوتا ہے میرا ... کلام برابر ... اصلاح دیتا ہے۔"

... بات تو معلوم ہو گئی کہ دوست جہان استاد ... آپ ... کا ... یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ یعنی داغ کی ... کی مرضی سے ... کی بہاں ... کا ... آپ نے ... جنکا کوئی ثبوت نہین ہے۔ سیدلی شاگردون پر آپکا احسان بہت کچھ ہوگا۔ جیسے منشی ذوالفقار علی صاحب نے لیا ہوا ... انھون ریاض الاخبار مین ... ممدوح مین شائع کرایا تھا اکثر غزلین زیادہ آپ نے بنوائی ہونگی۔ مگر افسوس ہے کہ اسقدر صحبت پر بھی آپ اپنی زبان اور خیالات کو درست نہ فرما سکے۔

اسکے بعد مؤلف نے بیان کیا ہے کہ اس زمانہ مین مزاج ہمایون جناب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی حاجی داغ صاحب کا بوجہ امراض (قابل بیان نہین ہین) کے درست نہین رہتا ہے اسواسطے اصلاح کا اندازہ نہین ہو سکتا البتہ زمانہ ماضی مین جب جناب ممدوح کی صحت پر زور نہین گرا تھا بیش بیش اور پچیس پچیس غزلین اصلاح ہو کر روانہ ہو جاتی تھین اب بھی گو سرکاری کامون کی وجہ سے فرصت نہین رہتی تاہم ہفتے مین ... غزلین اصلاح ہو جاتی ہین۔ کہان پچیس یومیہ اصلاح ہوتی تھی کہان ساڑھے تین غزلون پر اصلاح رہگئی۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اصلاح کیا ہوتی ہوگی ٹھوکتے ہونگے۔ ... کامون مین انہماک بھی خوب کہی۔ خدا جانے کیا کام آپ کے سپرد ہین۔ کوئی کام ایسا نہین بتایا گیا۔ مگر اصلاح کو کہا جائے تو حضور نظام روز غزل بھی نہین کہتے ہین انکو صرف شاعری ہی کا کوئی کام نہین رہگیا ہے اور بھی کام سلطنت کے ہین ماسوا اسکے حضور کی غزلون پر داغ اصلاح ہی کیا دے سکتے ہین وہ غزلین خود ہی مرصع اور مہذب ہوتی ہیں داغ سے اچھا تو حضور ہی کا کلام ہوتا ہے مطابقہ باہر کے لوگ واقف نہونگے اس لیے ہم بتائے دیتے ہین کہ حضور کے دربار مین داغ کی رسائی مہینون نہین ہوتی اور کوئی کام سرکاری انکو تفویض نہین ہے۔
چونکہ اب حضور نظام کے غزل کی اصلاح پر بحث آگئی ہے۔ اسواسطے ہم ایک جداگانہ نمبر مین اسپر ریویو کرینگے۔ اس بحث کو صرف اس بیان پر ختم کیے دیتے ہین کہ داغ کی نسبت جو کچھ شاگرد صاحب نے تحریر فرمایا ہے وہ لفاظی اور ستائش ہے۔ داغ کو اصلاح دینا تھین آتا نہ وہ کلام مین کوئی بات پیدا کر سکتے ہین۔ ایک شاگرد بھی ابتک اس قابل نہین ہوا کہ چار سطرین اردو لٹریچر کی دو سرون کو پڑھنے کے واسطے لکھ سکے۔
البتہ کا بیان ... کی بابت لگانا بہت آتا ہے اور یہی باہر کتاب مین بھی موجود ہے۔

راقم - شوکت جنگ (باقی)
بسنا ہند

حلت زاغ کا شکریہ

ہر کس از دست گر بہ نالہ کند
بندہ از جور زاغ در فریاد

حضرت ان کوؤن نے ناک میں دم کر رکھا تھا کھانے پینے کی چیز کا بچانا تو ان ظالمون کے ہاتھون دشوار ہی تھا اور سپر طرہ یہ کہ جہان کسی سفید پوش کو راہ چلتے درخت یا چھجے کے نیچے بیٹھے دیکھا اور نشانہ تاک کے بیٹ کر دی اب فرمایئے اسوقت کسقدر طبیعت پیچ ہوتی تھی پانی کی تلاش کہین آنا جانا ہوا اور تھا ہرج لباس کا اوتارنا دھونا غرض جی چاہتا تھا کہ ان سیاہ بختون کو کچا ہی چبا جایئے لیکن نا واقفیت مسئلہ حلت سے مجبور تھے اب مولوی صاحب گنگوہی کے فتوی سے دل مین ٹھنڈک پڑی یہ فرقہ کشتنی گردن زدنی تو پہلے ہی تھا اب مولوی صاحب کی عنایت سے خوردنی بھی ہو گیا تھوڑے ہی عرصہ مین دیکھیگا کوے عنقا ہو جائینگے مہترون کو بگڑی مین لگا لیو اسطے پر بھی میسر نہ آئیگا لیکن جناب فتوی جو آپکے اخبار مطبوعہ ۲۴ - اکتوبر مین چھپا ہے کچھ عجب اینچ پینچ کا ہے چار قسم کے کوے لکھے ہین سمجھ مین نہین آتا کس پر چھری تیز کرین اور کسکو مولوی صاحب کے صدقے مین چھوڑ دین اب تفصیل

ڈھینڈورا

ملک شہنشاہ کا حکم لارڈ صاحب بہادر کا - زور بڑے صاحب کا سب اپنا اپنا بوریا بندھنا سنبھالیں - دلی بہت دور ہے - ناک کی سیدھ پر فوراً چل کھڑے ہوں - زن - زمین - زر کے دھندے چند روز ہیں - چلو یارو - نہ پچھتاؤ گے - کیا خوب - بمصداق النقد ہی اس ہاتھ دے اور اس ہاتھ لے

جیسے لوگون کی کھانسی کی
دوا کھانسی کھانسی [illegible]
کروپ۔ دہبیکے کی
کی کھانسی اور انفلوانزا
[illegible] مہذب
دنیا مین [illegible]
مین قائم کرنیکی
وجہ سے بہت [illegible]
[illegible]
کھانسیون کو فائدہ
[illegible] اثر سے
سخت سے سخت [illegible]
اچھا ہوگیا ہے۔ کروپ
نہایت خطرناک [illegible]
جاتا ہے۔ بچونکی
جانین بچی ہین۔
دہسکے کی کھانسی
مین اسکا اچھی
طرح استعمال تمام
خطرناک باتون کو
[illegible]
بچون تک کو کوئی
اندیشہ ہو۔ ہمیشہ
فائدہ بعجلت پہونچاتی
ہے۔ ہر طرح کی [illegible]

اک تقی کے منہ سے سُنا ہے خدا گواہ

آغا تقی کے باغ مین کوا حلال ہے
کمبخت گوشت کے لیے کیا سختیان ہین
آنکھون سے روتے روتے ہوئے نزار ہین
دیکھو دعا تیون ہو لی وے اب یکین
آغا تقی کے باغ ہی پر ختم کچھ نہیں
کنگوہی مین بھی سنتے ہین کوا حلال ہے

راقم۔ نیازمند زاغ۔ بقلم نیرنگ۔

ردّ اعتراض شوکت جنگ از گھنچکر لال مصنف کاتبۃ اللغات

جناب من دام اخبارہٗ۔
بندگی بلا توسط مقبول شود زیراکہ حضرت نیرنگ صاحب از چند ایام برام (بیمار) ہستند۔ شاید کہ جناب خیال کنند کہ این بندگی بلا غرض نیست زیرا کہ سلام روستا بے غرض نیست۔ ہان۔ ہان جناب بیشک غرض دارم و غرض این است کہ از چند مدت دراودھ پنچ اعتراضات بر کلام فصاحت التزام داغ از محبت غائب ہلذا (غائبانہ) حضرت شوکت جنگ در ریویو نگار می بینم بسیار خواستم کہ بعد داغ پرخیزم و جواب اعتراضات بنویسم ولیکن ہر اعتراض آنقدر وزنی و بلاغت مآب بود کہ یک سرخ (یک رتی) ازان برداشتہ نبرداشت (او تھائے نہ او تھا) از دیگر احبابان این عالم مثل لالہ لوندھو رام و مادھو رام و بھی نرائن وغیرہ وغیرہ مدد طلبیدم لیکن چونکہ از بندہ یک موکندہ نشد از دیگران چہ شدی چنانچہ ہر یک ازان دوستان عاجز آمدند و گفتند کہ شمارا چہ افتادہ کہ درمیان دو فریق خوامخواہ بجہید (کود پڑو) غیر از فہانیدن این صاحب صم بکم شدم ولیکن ہر لحظہ در انگور (تاک) بودم کہ کے موقعہ جواب دادن امیزد آخر بو بندہ یا بندہ در اودھ پنچ مطبوعہ ۱۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ع

برین شعر اعتراض دیدم۔

ضعف سے دونون مل گئے پہلو
مین بستر سے چھل گئے پہلو

عبارت اعتراض اینست۔ ضعف سے ناتوانی لاغری بڑھ جاتی ہے قوت گھٹ جاتی ہے مگر دونون پہلو ملنا کوئی محاورہ ہوگا۔ جو دہلی مین ملا ہوگا۔ بشنوید جناب۔
بندہ اولاً درین عالم بنا بر تحقیقات ندرتہ نواب شوکت محل تلاش کردم شنیدم کہ بجا نہ کے از فلمان بہ نیچ تشریف بردہ اند۔ آنجا رفتم آنجا ہم نیافتم آخر معلوم شد کہ بنا بر ملاقات ازمن چالیس والی رفتہ اند بمشکل تمام از خانہ ازامن برآمدہ و تحقیقات نمودم قطعاً انکار کرد و گفت کہ ہرگز این محاورہ دردہلی نہ داد اما او خود استحقاق بیجا وکردن دارد بہرحال گفت درست گفت۔ خیر این اعتراض درشہ رفع شد اکنون یک جواب الزامی باید شنید آن اینکہ از ضعف ناتوانی ولاغری زیادہ میشود یا از لاغری وناتوانی ضعف زیادہ میشود۔ واین ہم باید گفت کہ انہین ہردو علیہ یعنی ضعف ولاغری کدام پسر است وکدام مادر است یعنی ضعف پیدا کنندۂ لاغری است یا لاغری از ضعف پیدا شود نیز و شیدہ ضعف پسر است ولاغری مادر زیرا کہ بیمار ہر قدر کہ لاغر شود ضعف زیادہ میشود پس باین اعتراض ہم رفع شد۔ اکنون باقی ماند اعتراض پہلو آمیختن جوابش اینکہ جناب گاہے خران ضعیف را دیدہ اند یا نگر ندیدہ اند بکان گاذران تشریف ببرند وببینند کہ ہر خر ضعیف ولاغر را باہم پہلو آمیختہ میشوند پس شاعر ہرگاہ کہ شعر مذکورہ بالا تصنیف کردہ صورت خران ضعیف درخیال داشت اینست جواب اعتراضات۔
بعد ازینقدر خانہ فرسائی وخراشیدن قوت سامعہ بخدمت شوکت جنگ صاحب التماس میکنم کہ ایں کیند وعنان اشہب خامہ تیز رو بہردو دست بسوے عقب بکشید نواب شوکت محل از روال خامۂ جناب بسیار ناخوش ہستند ومیفرمایند کہ ہر کہ باشد لیکن داغ زائیدۂ من است شرم دارم کہ بعد از من مطعون خلائق شود۔ احسن مارہروی این گنگا روانی کردہ ست۔ (گنگا بہائی ہے) برخوردار داغ را باید کہ تمام تر نسخہائے سوانح عمری از ہرجا بگیرد وبسوزد واز شعرائے لکھنؤ معذرت از جانب پسر خود بخواہد۔ فقط

بر رسولان بلاغ باشد وبس

راقم۔ گھنچکر لال۔ از عالم برزخ۔

پھر پھر کے دائرہ ہی مین رکھتا ہون مین قدم
آئی کہان سے گردش پرکار پانو مین

وحشت۔ اصل مین پوچھیو تو مجھ مین تم مین کچھ فرق نہین۔
شائستگی۔ تیری ہماری کیا برابری کہان تو کہان ہم
چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک۔
وحشت۔ کیون آخر آپ مین کیا سُرخاب کا پر لگا ہے۔ جیسی مین مزدوری کرلی ہون ویسی آپ بھی کرتی ہین۔
شائستگی۔ ہماری تیری محنت یکسان نہین۔
وحشت۔ محنت تو محنت اسمین یکسان اور غیر یکسان کیا چیز ہے آخر نتیجہ تو ایک ہی ہے۔
شائستگی۔ تو کرو بان کا تتو نوین کی پیدا وار سیلی ہو بس ایسے کامون مین وقت بسر کرتی ہے۔ اور ہمارے یہ کام نہین۔
وحشت۔ یعنے آپ کسواسطے محنت کرتی ہین اور مین کسواسطے محنت کرتی ہون یہ تو بتایئے۔
شائستگی۔ بتانا یہ ہے کہ ہماری محنت اسواسطے ہوتی ہے کو محنت کرنا ہمکو نہ پڑے۔
وحشت۔ یعنے ہماری طرح آپ بھی ہو جائین پھر جہتر ہو شروع آنکا یسی محنت نہ کیجیے۔
شائستگی۔ یہی تو فرق ہے تجکو اُن شوقون کا سلیقہ ہی نہین۔
وحشت۔ یہ سلیقہ تمہین کو مبارک رہے جو اخواہ وقت بیہی ساٹھ کرتا۔ کونسی عقلمندی ہے۔
شائستگی۔ تو کیا جانے۔
وحشت۔ یعنے آپکا مطلب یہ ہو کہ فضول عمر ہ یہ ضائع ہو اسیکا نام شائستگی ہے۔
شائستگی۔ عجب کورہ مغز گنوار تجکو خدا نے بنایا ہے تیری بات سمجھ ہی مین نہین آتی۔
وحشت۔ اپنے منہ میان مٹھو بننے کی دوسری بات ہے مین سیدھی سادھی آدمی ٹھہری۔ ایچ پیچ کی باتین تم جانو اور اوسی مین پھنسی رہو مین تو یہ سمجھتی ہون مگر مین شائستہ بنکے تمہاری تقلید کرون تو فضول ہی کا طائل ہے۔ کیا معنے کہ تمہاری طرح سب کچھ کیا سرسے زمین کھود ڈالی تو نتیجہ کیا نکالا یہی تا ہمکو کچھ بھی نہ کرنا پڑے۔ یعنی محنت مزدوری نہ کرین حالانکہ مین شروع ہی سے اُن باتون کا سودا نہین رکھتی جنہین محنت کرنے کی ضرورت ہو جو کچھ نیچر کی فیاضی سے آسانی کے ساتھ ملا کھا لی لیا۔ پہلے بیٹھے بٹھائے دلمین ہوس پیدا کرنا پھر اونکے لیے ساری دنیا سر پہ اُٹھانا پھر بیکار رہن کے پڑا رہنا یہ تحصیل حاصل نہین تو کیا ہے۔
شائستگی۔ ہان بات تو ٹھیک ہے مگر کیا کرین اب ہم بھی اسپر غور کرین گے۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمیشنر ڈپٹی کمیشنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معززانگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔
ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔
المشتہر
پروفیسر میاں اہلو والیہ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص ہمارے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے۔ تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

نمبر ۱۱

"حضور نظام کے کلام کی اصلاح"

یہ ہیڈنگ ملاحظہ فرمانے کے بعد ناظرین کے دلون مین بیچینی اور طبیعت مین گدگدی پیدا ہوئی ہوگی کہ اب داغ کی مفید اور قیمتی اصلاحین دیکھنے مین آئینگے جو اونھون نے شاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے کلام بلاغت نظام پر دی ہین ۔ یہ تمنا عمدہ ہے اور ایسی امنگ ضرور ہونی چاہیے ۔ مگر ناظرین یہ خیال محال اور عقیدہ باطل دل سے دور کر دین ۔ حسرت ہی سرتی ہے آگے خیریت است ۔ اِس عنوان کا بھی وہی حال ہے جو "مرزا صاحب کے کلام کا اور شعرا کے کلام سے مقابلہ" کا تھا ۔ اس کتاب مین چونکہ خلاف واقع حالات کی تحریر کا التزام کیا گیا ہے اسواسطے صرف عنوان لکھکر ناظرین کی توجہ مبذول کر دی جاتی ہے بیوگرفی کے اصول موضوعہ جیسا میان احسن سلمہ نے ایجاد کیا ہے آجتک دیکھنے سُننے مین نہیں آیا ۔ شاید ہمارے ریویو کے دیکھنے والون کو شک ہو اور یہ تصور کرتے ہون کہ ہم مؤلف کے کلام مین ترمیم و تحریف کرتے ہین اس لیے اپنے دعوے کے ثبوت مین پوری عبارت مؤلف کی درج کرکے مختصر ریمارک کیے دیتے ہین اور ناظرین سے یہہ استدعا کرتے ہین کہ انصاف فرماکر اس امر کا فیصلہ فرمائین کہ عنوان کے تحت مین یہ عبارت کہانتک معنی دیتی ہے اور کس درجہ مؤلف دھوکا دینے مین کامل ہین ۔

"بندگان عالی کا کلام سربمہر لفافے مین چوبدار سرکار کی معرفت آتا ہے اور اوسکے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے ۔ جسوقت وصول ہوا اُسیوقت سب کام چھوڑ کر ہمہ تن اُسیطرف مصروف ہوجاتے ہین اور بعد اصلاح دوسرے سربمہر لفافے مین بند کرکے اسیطرح چوبدار کے ہاتھ واپس بھیجدیا جاتا ہے ۔ اعلیحضرت کے کلام کی اصلاح مین کوئی دوسرا شخص شریک نہیں ہوتا خود پڑھتے ہین اور خود ہی لکھتے ہین ۔ ناظرین ضرور مشتاق ہونگے کہ جو اصلاح اعلیحضرت کے کلام پر ہوتی ہو اُسمین سے دو ایک نمونۃً یہان ذکر کیا جائے مگر ہم خود مشتاق ہین اگر کوئی ذریعہ ہوتا تو ضرور ایسا کرتے"

یقین ہی ناظرین کو حیرت و تعجب ہوگا کہ سُرخی کی تحت مین یہ کیا گلفشانی کی گئی ہے ۔ ہیڈنگ تو اس بات کو چاہتا ہی کہ کلام ممدوح کی اصلاحین پیش کی جاتین محاسن شاعری دکھائے جاتے عمدہ عمدہ تغیر و تبدل لکھے جاتے وہ سب منصوبے خاک مین مل گئے تعجب کی کوئی بات نہیں ہی ۔ ناظرین کو متوجہ کرنا تھا وہ متوجہ ہوگئے اب جو واقفکار اور ہوشیار ہین وہ سمجھ بھی گئے ہونگے کہ اصلی بات کیا دکھانا تھی ۔ ہم اس طلسم کو توڑتے ہین اور مؤلف کے دلی منشا کو ظاہر کیے دیتے ہین ۔ دراصل بات یہ تھی کہ داغ کا رازدار ہونا ثابت ہو اور اسکے ساتھ ہی یہ بات بھی پبلک کے سامنے پیش ہوجاے کہ غزل کا اس طرح پر اہتمام کے ساتھ آنا جانا کیا معنی رکھتا ہو یعنی کوئی تیسرا آدمی نہ دیکھے اگر وہ واقف ہوگا تو نظام عالی مقام کی غزل گوئی کا حال کھل جائے گا اس لیے کہ جو کچھ نظام فرماتے ہین وہ داغ کا کلام ہوتا ہے اور یہ تقلید بھی آزاد کی ہے اُنھون نے بھی جا بجا ظفر کے کلام کی نسبت لکھا ہی جا بجا ظفر کا کہو جا بجا ذوق کا سمجھو ۔ چونکہ ظفر اور ذوق دونون پیوند زمین ہو چکے تھے اونھون نے بلاتقیہ کہدیا ۔ دکن مین ابھی ادب مانع تھا اسواسطے مؤلف نے دربردہ حملہ کیا اور نظام عالی مقام کی ایک قسم کی تحقین و توہین کی وجہ کیا ہے کہ دوسرا شخص اونکے کلام کی اصلاح کو نہیں دیکھ سکتا ۔ کیا نظام نے ممانعت کر دی ہے ۔ غلط ۔ جھوٹ ۔ کیا چوبدار سرکاری راہ مین خود پھاڑ دیدیتا یا کوئی لٹیرے لوٹ لیتے جنکو غائب کر لیتا جو ایسی اہمیت دکھائی جاتی ہے ۔ خوف اور اندیشہ ان دونون باتون کا کوئی موقع نہیں ہے ۔ نظام خود داغ کو اپنا اوستاد کہتے ہین اور فہرست مین اُنکا نام اول نمبر پر لکھا گیا ہے پھر اصلاح کے چھپانے کا کیا منشا ہے ناظرین سے مین گزارش کرتا ہون کہ نہ نظام عالی مقام ایسا اہتمام فرماتے ہین نہ اونکا کلام ایسا ناقص ہوتا ہے جو چھپایا جائے یا سمجھا جائے کہ داغ خود ہی پوری غزل کہدیتے ہین شاگرد رشید نے زبردستی یہ بات ثابت کرنا چاہی ہے اور اوستاد کی مداحی کا یہ بھی ڈھنگ ہے ۔ بات یہ ہی کہ حضور کا کلام ہر حیثیت سے اچھا ہوتا ہے ۔ داغ کی شاگردی سے پہلے وہ خوب کہتے تھے ۔ حضور کی طبیعت مین شوخی اور کلام مین دلکشی بہت ہوتی ہے چونکہ حضور تعلیم یافتہ اور مہذب بادشاہ ہین زبان کو خوب صاف فرمالیا ہے اور ہمیشہ اساتذہ دہلی لکھنؤ کا کلام ملاحظہ فرماتے رہتے ہین دو سال پہلے کا حال تو ہم کہہ سکتے ہین کہ خدا سخن جناب میر تقی کا دیوان ہر وقت پیش نظر رہتا تھا ۔

داغ کے شاگرد رشید نے جو گول گول عبارت لکھی ہے اوسکا مطلب تو یہی تھا کہ لوگ یہ تصور کرینگے کہ اسقدر اہتمام اور اخفا کی وجہ یہی ہے کہ حضور نظام دراصل کچھ کہتے ہی نہیں ہین مرزا صاحب کا کلام ہوتا ہے مگر تہہ کی بات یہ ہے کہ داغ کی اصلاح واجبی واجبی ہوتی ہے حضور کا کلام محتاج اصلاح نہیں ہو اگر دو چار شعر اصلاحی تحریر کر دیے جاتے تو داغ صاحب کی قلعی کھل جاتی اور کوئی وجہ چھپانے کی نہیں ہے جب شاگردی فعل ظاہر ہے تو اصلاح کا اخفا چہ معنی دارد اِس یہی وجہ معقول ہی کہ اصلاح کی ہوئی الفاظ کو اُلٹ پلٹ کر اصل خوبی کو مٹایا ہوگا اگر سوانح عمری مین درج کیے جاتے تو ہر ایک اعتراض کرتا اور حضور نظام بات تاڑ کر کبیدہ خاطر ہوتے غالبًا ناظرین سخن سنج و سخن فہم کے ذہن و خیال مین ہمارا یہ مختصر ریمارک آگیا ہوگا اور مؤلف سوانح کی خفیف الحرکاتی پر سبکو افسوس ہوا ہوگا ۔ کہ شاہ دکن ظل اللہ فی الارض کی نکوزاری کا حق اوستاد و شاگرد نے پورا پورا ادا کر دیا ہے ۔ دو چار شعر بھی اصلاح نہ تحریر کیے جسکو دیکھکر ناظرین شاہ دکن کی طباعی و ذہانت پر فخر و مباہات کرتے کہ ہمارا ملک ابھی ایسے بادشاہون سے خالی نہیں ہوا ہی جو ملکی زبان کا علم ادب جانتے ہین ۔ ؎

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی اصلاح کلام کی حقیقت لکھنے کے بعد ایک تمہید اُٹھائی گئی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے ۔

"جسطرح اوستاد بننا کوئی آسان اور اپنا اختیاری امر نہیں ہے اسیطرح کسی دوسرے کے کلام کو درست کرنا معمولی بات نہیں ہو اور نہ یہ ہر شخص سے ہوسکتا ہو"

ہمکو بھی اس سے اتفاق ہی وہ رائے شاگرد رشید کی بہت درست ہے ۔ آدمی ہین عقلمند بات کہتے ہین اصول کی مگر بہک بھی بہت جلد جاتے ہین ۔ دیکھیے کتنا اچھا اصول بیان کیا کہ مخالف نے بھی تسلیم کر لیا اور کیون نہ تسلیم کیا جاے جب کوئی شخص جو اس درست کرکے بات کہیگا مانی جائیگی اب آگے اصلاح کی قسمین بیان ہوتی ہین ۔

"خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اصلاح چند قسم کی دیجاتی ہے ۔ منجملہ اونکے ایک تو یہ کہ قائل کے اصلی کلام کو کاٹکر اوسکی جگہہ دوسرا شعر خواہ اُسی مضمون کا یا دیگر مطلب کا اپنے الفاظ مین موزون کر دیا جاے ۔ اور ایک یہ کہ قائل کے تمام الفاظ و مطالب اپنی جگہہ رہین اور صرف نقاط و حروف و الفاظ کے تغیر و تبدیل یا کمی و بیشی ہوجانے سے پست مضمون اعلیٰ اور مہمل شعر معنی دار ہوجاے"

اس تقسیم مین گو کُلی یا تین لائق اصلاح کی ہین مگر ہمکو اسوقت کسی دوسرے شاعر کی اصلاح کا مقابلہ کرنا منظور نہیں ہی

نوٹ ۔ نمونۃً زبان دانی اور علم صرف و نحو کی مہارت پر دلالت کرتا ہے

جان نثار ہندی

ریشم کی چلمن روز جھروکون میں لٹکنے ۔ بجلیون کی لہان آنا جانا اگر ہو
جھمک کے پیٹنے کو منگتے ہین ابر کا اس جھمک کا بگڑ جانا اگر ہو
گھرسے ہٹتے رنگ ملا لیگی الٹے مرجھان انکا دکھانا پڑا ہو
الٹے جانے کے سنگ جو کار یہ غیرون سے دکانکا پڑا ہو
پہر ایک کال سے اٹھی مین لکھنا پکڑ جاؤگے پوچھا نا پڑا ہو
کیونکہ جانتے ہین شرم کا ہے تمھاری بترا اثر کا یہ بچانا پڑا ہو
محلوت کے گتے نکڑون کو تاہین وکھوٹے ہو سکیون بچانا پڑا ہو
سہم الم ۔ آجکل کا شاعر ۔

دیدہ شنید

بہرا ۔ ہم نے بھی دربار کے واسطے نکلس صاحب سے جھونچی گڑگائی ہے ۔

اندھا ۔ ہم نے بھی ہال صاحب سے آنکھین قدح کرائی ہین ۔

ہندوستانی مدار المہامی سے استعفا

ایک زمانہ تھا کہ لیاقت اور قابلیت دکھانے کے شوق عزت اور جاہ حاصل کرنے کی طمع ۔ دنیا مین انتظام سادو طرح طرح کی نیک نامی ۔ وقار سکی جاٹ مین ۔ اکثر اونچا عزمون کی آرزو یہ ہوا کرتی تھی کہ وزیر پرایم منسٹر کا عہدہ آجکل نصیب ہونا محالات عقلی سے ہے ۔ اگر ہندوستانی ریاست مین شامل ہو جائے اور قسمت بھی پیچھے سے تھیلی شال کرتی چلی جائے ۔ سفارشین بھی قوی ہون ۔ چالین بھی اٹل پڑتی جائین ۔ تو کسیطرح کسی ترکیب سے گھس پل کے کسی ریاست کی مدار المہامی ۔ نیابت دیوانی کے عہدے تک پہونچ جانا چاہیے ۔ مگر آجکل کے حالات دیکھ کے بندے نے

اس خبط کو دل و دماغ سے دودھ کی مکھی کی طرح نکال باہر کیا ۔ کیا حکم ہمالیہ پہاڑ کو مٹھی مین اوٹھا لینا بے ستون کاٹ کے جوئے شیر بہا دینا آفتاب کو سوا نیزے تک گھسیٹ لانا آسان مگر اس خدمت کا انجام دینا لوہے کے چنے چبانا اور پھر بھی بھوکے رہنا ہے ۔ کیا ستے ریاست کے جھگڑے بکھیڑے ۔ انتظام ملک داری کی جھنجھٹ ۔ رعایا کی رفاہ ۔ فلاح ۔ خوشنودی قحطون خشک سالیون سے رعایا کو بچانا اور خزانہ ریاست بھرنا ۔ رئیس والی ملک صاحب دام اقبالہ کی مرضی کے موافق کام کرنا ۔ اونکی فرزانہ اور احمقانہ شوقون کی تعمیل اور تکمیل ۔ گورنمنٹ انگریزی کے نازک اور منیڈلے تعلقات کو خوش اسلوبی سے نباہنا ۔ رزیڈنٹ پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر کی آنکھین دیکھنا ۔ دھوتین کھلانا ۔ تحائف پہنچانا تو اپنی طرف رہا ۔ مگر جو حضرت فی الحال ریاستون کو لاحق مین انکا نکالنا ٹیڑھی کھیر ہے ۔ مثلاً دہلی کے دربار کے واسطے حسب قاعدہ ہودے طیار کرانا اور ان کے واسطے مصارف فراہم کرنا ایسا کام ہو جو طاقت بشری سے باہر ہے یعنی لارڈ صاحب کا حکم ہے کہ دیسی والیان ملک دربار دہلی کے واسطے ہاتھی دین اور ان پر پرانی وضع کے ہودے ہون ۔ اب آپ خیال کیجیے سواریون کی تہذیب اور ترقی مین زمین آسمان کا فرق ہوتے ہوتے میان ہاتھی صاحب آجکل کے امیرون رئیسون کے ہان رکھنے کے لائق کہان رہے ہین ۔ مکلف گاڑیون ۔ فٹن چیرٹ ۔ سیلون ۔ موٹر کار ۔ بائیسکل وغیرہ وغیرہ کے آگے انکو کب کوئی پوچھتا ہے ۔ بڑی بڑائی اگر کسی کے ہان اپنی سخت جانی سے پشتہا پشت سے جیتے چلے آتے ہین تو خیمے لادنے کے کام آتے ہین اگلی سی شان و شوکت کے اظہار یا سواری کے جلوس مین کام آنا معلوم ۔ ع

گیا ہاتھی نکل اور رہگئی دم

رہ گیا ہے دانہ چارہ پر وخت ۔ سجاوٹ فضول ہو ہاتھی تھان پر کھڑے سر پر خاک ڈالتے مارے فاقون کے مہاراجہ نربت سنگھ کے ہاتھی کی نسل پر صرف دھومین کی گرہ رہگئے ہین ۔

اب فرمائیے جامہ تدارم دامن از کجا آرم ۔ ان ہاتھیون کے واسطے ہودے کہان سے آئین اور وہ بھی پرانی وضع کے ۔ اگر بہزار خرابی ہاتھی ڈھونڈے ڈھانڈے ملے بھی تو ہودے صاحب کا پتہ نہین کچھ تو زمانے کی دستکاری کچھ وضع اور مذاق کے تصرف سے اگلے زمانے کا ہودہ عنقا رلپود ہوئے کہ یہ کریہ کاریگر بھی آنکھ مین لگانے کو میسر نہین پھر اتنے عرصہ قلیل مین تیار ہونا ہوا اپنا نا ہتیلی پر سرسون جمانا ۔ باسی کڑھی مین اوبال آنا ہے ۔ ریاست کے اور کام کرنیکی مہلت ہی کہان ۔ دربار کیواسطے انگریزی سوداگرون کو گاڑیون کی فرمائش دینا ۔ اونکو مہیا کرنا ۔ گھوڑے ساری دنیا سے چھانٹ کے جمع کرنا ۔ رات دن کا خبط ہوگیا ہے ۔ بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ اگر بفرض محال رو پیٹ کے کسی طرح یہ سب سامان لیس بھی ہوگیا تو خرچ کی دھونس ریاست کہان سے اوٹھائیگی ۔ اسمین شک نہین کہ بقول لارڈ صاحب یہ دربار تجارت کیواسطے بہت کچھ نفع کی بات ہے خصوصاً انگریزی تجارت کو لیکن ریاستین جو ہنگ کھاتی چلی جاتی ہین اون کی موجین برسون لطف دکھائینگی ۔ لیس مین تپتا باز آیا ۔ ایسی مدار المہامی سے ۔ مزے سے گھر مین بیٹھونگا جورو بچون کی فکر دال دلیے کی تدبیر کسی نہ کسی طرح ہو جائیگی ۔

اور لوگ بڑی بڑی نذرین دینگے ۔ سیکڑون کلب مدرسے اس مبارک تقریب مین اظہار خیر خواہی کے واسطے قائم کرین گے ۔ مجھ بیچارے کے پاس بجز مدار المہامی کی ہوس کے کبھی کچھ نہین رہا ۔ اوسی کو اپنے بادشاہ وقت پر تصدق کرتا ہون جسطرح جبرات کو کالا کو اصدقے کر کے چھوڑ دیا جاتا ہے اوسی طرح مین بھی اپنی اس ہوس کو اس مبارک تقریب پر چھوڑتا ہون ۔

تو لئے شہباز نکہہ کو جو ادھر چھوڑ دیا ۔
ہم نے بھی طائر جان باندھ کے پر چھوڑ دیا ۔

ملا تم ۔ ہندوستانی ریاست کا مدار المہام ۔

لوگ کہتے ہین کہ صندل درد سر کی ہو دوا
اسکا گھسنا اور لگانا درد سر یہ بھی تو ہے

شعر گفتن چہ ضرور

اخبارات کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے انسپکٹر آتشبازے آتشگیر نے ایک ضابطہ مٹی کے تیل کے لیمپون کے جلانے کا بڑی دلسوزی اور روشندلی سے حضور وزیر ہند کی فرمائش سے طیار کیا ہے چونکہ ہندوستانی ظلمت جہل مین گرفتار ہین اسواسطے اونکے دماغون کو روشن کرنے کے واسطے بہت مناسب ہے ۔ سبحان اللہ کیا کیا موشگافیان کی ہین ۔

کروپ کا مقدمہ دیوانے کی آواز بڑھ جاتا ہے ۔ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ عاملانہ ترتیب پر مجمع مبرین کی کہانسی ... جب ... ہو بھی ... تو عارضہ نہین ہوتا ہمیشہ تیر بہدف اور شافی عاجل ہو ہر جگہ بکتی ہے ۔

کھانسی کی دہشت جب نیند مین خلل پڑے تو ضرورت اسکی نہین ہے کہ کوئی بتائے کہ مجمع مبرین کی ... مفید اور شافی عاجل ہے ۔ ہر جگہ بکتی ہے ۔

بتی کی صفائی۔ گلے کی درستی۔ بتی کا نکالنا لیمپون کا اوٹھانا بٹھانا!
بتی کا اوپر نیچے گھمانا۔ کس کس خوبی سے تعلیم فرمایا ہے۔
واقعی بیچارے ہندوستانی ایسے ہی عقل کے اندھے ہین
اور یورپ کے لمپ ایسی ہی حکمت سے بنائے جاتے
ہین کہ اونکے واسطے بیشک اسطرح کی بال کی کھال بلکہ
کھال کے بال نکالے جاوین ہندوستان کو یورپ کی
روشنی کے برکات نصیب نہین ہو سکتے مگر آپ جانیئے
انوار و ظلمات ہند کے انسپکٹر جنرل مسٹر پروفیسر
ڈاکٹر اوڈم یخ تو ایک ہی منور اور روشن فہم و فراست
کے آدمی ہین ان ضوابط اور قواعد مین دیکھتے ہین
کہ سب سے بڑی بات لمپ کی بتی جلانے کی ترکیب تو
انسپکٹر صاحب بھول ہی گئے خیر اس ذرہ کی کسر کو آپ
یون پورا کرتے ہین۔

(۱) لمپ اسطرح جلانا چاہیے کہ جلانے والا پہلے لمپ
کو ایک ہاتھ سے اٹھاکے اور زور سے اوسکی ہانڈی اور
چمنی ایک ہاتھ سے پکڑ کے بہت آہستگی کے ساتھ ایسی
جگہ رکھے جہان ہاتھ پہونچ سکتا ہو بعد اسکے لمپ جلانے
کی یہ نیت کرے۔

ہو نیت کرتا ہون مین لمپ جلانے کی موافق ہدایات
انسپکٹر صاحب کے۔ واسطے دفع ہونے تاریکی کے اور
حاصل ہونے روشنی کے۔ آنکھ بند اور سانس روک کے
منہ میرا طرف مٹی کے تیل سے بھرے ہوئے لمپ کے!!

(۲) اوسکے بعد ہانڈی جو عموماً شیشے کی ہوتی ہے آہستگی
سے اوپر کو اٹھائے جب اتنی اٹھ جائے کہ چمنی جو گلوب
(یعنی ہانڈی) کے اوپر سر نکالے ہوئے گرگٹ کیطرح منہ اوٹھائے
رہتی ہے اوپر ہو جائے یعنی جب اوس منزل کو طے کر چکے تو
ہانڈی مذکور کو کسی جگہ بحفاظت رکھے اور پھر چمنی کے
اوتارنے مین مصروف ہو۔

(۳) اسمین دو شکلین ہوتی ہین یعنی بعضے لمپون مین تو گلے مین
پیچ لگا ہوتا ہے اور اوسکے ذریعہ سے چمنی اٹکی رہتی ہے
جیسے ہندوستانی گھر کے لوگ بال بچے زنجیر باندھے رہتے
ہین اور نکاح یا بھونری کا پیچ ٹس سے مس نہین کرنے
دیتا۔ پس اوس پیچ کو الٹا گھما کے اور گرفت کو ڈھیلا کر
چمنی کو طلاق دلوانا اور نزاکت اور آہستگی کے ساتھ ایک
جگہ حفاظت کے ساتھ سلا دینا چاہیے۔

(۴) مگر اتنا لحاظ رہے کہ چمنی کھڑی نہ رکھی جائے نہین تو
ہوا یا ہاتھ لگنے سے ٹوٹ جانیکا اندیشہ ہے اگر خدا نخواستہ
ایسا سانحہ ہوا تو شیخ چلی کا بنا بنایا گھر بگڑ جائیگا یعنے لمپ
نہ جل سکیگا اور اندھیری کمل ڈالے رہیگی۔

(۵) اور دوسری صورت گلے اور چمنی کے اٹکنے کی یہ ہے کہ
گلے کے کنارے یورپین حکمت عملی کی طرح ایسے لچکدار
بنائے جاتے ہین کہ ہلکا سا زور یا دباؤ ڈالنے سے کھل جاتے
اور چمنی کے کنارون کو ہڑپ کر لیتے ہین اور پھر تنگ
ہو جاتے ہین جسطرح امین آباد چوک مین رنڈیون
ٹکائیون سے نازک عزت آبرو والے اٹک جاتے ہین۔

(۶) اسکے بعد جب گلوب اور چمنی اور گلے مین طلاق یعنی
گلو خلاصی ہو جائے تو اطمینان سے دیاسلائی کی ڈبیا
اوٹھا لائے اور اوسمین سے ایک دیاسلائی نکال کے
ڈبیا کے اوس پہلو کو ڈھونڈھے جسمین مصالح لگا ہوا
کرتا ہے۔

(۷) اسمین بھی بڑی حکمت اور دانشکاری درکار ہے
یعنے مسماۃ دیاسلائی آجکل کے زمانے مین دو طرح کی
ہوتی ہین۔ ایک تو موم کی دوسرے لکڑی کی۔ موم کی
جو نکرنی بالجملہ گران قیمت ہوتی ہین لمپ کے کام مین لوگ
کم لاتے ہین۔ اور ہندوستانی غریب اس گران بہا
شے کو نہین لے سکتے لہذا ہر پھر کے وہی دیاسلائیان
انکو میسر ہین جو گلیون مین لونڈے "ڈبیا دیاسلائی
وقت پہ یاد آئی" "تیا ڈبیا دیاسلائی فریاد رس آئی"
کہتے ڈبل کی دو بیچتے پھرتے ہین ایسی دیاسلائیان بہت
بے تکلف ہوتی ہین وہ کسی مصالح کی محتاج نہین اگر
چوہے صاحب بھی اپنی خلقی شرارت سے بل تک گھسیٹ
لے جائین تو اوتنی سے رگڑنے سے سارا بل خاکسیاہ
کر دین جتنا تذخریف مین بھرا ہو چنیا بجائے۔ یا گھر کی
لکرون سے زچ ہوکے شوہر برخوردار اندھیرے
اوجائے پلنگ یا زمین پر گھس دین تو سارا گھر مع
چھپر و سائبان۔ گھر گرستی۔ بلکہ فساد کی جڑ تمکنت فشانی النور
کا نور ہو جائے۔ الغرض اس دیاسلائی کو کمال صفائی
اور سبکدستی سے روشن کرے۔

(۸) مگر کمال ہوشیاری سے ناک سے ہٹائے رہے
بڑے بڑے ڈاکٹر بھی ہدایت کرتے ہین۔ کیونکہ
گندھک کا دھوان تحس کے پیارے سے زیادہ سخت
ہوتا ہے اور ناک مین گھسکر ایسا خلفشار بلوہ بغاوت
مچا دیتا ہے کہ ناکون چنے چبوانیکا مزہ آجاتا ہے۔ اگر
پورے طور سے دماغ کی حفاظت نہ کیجائے گی تو
فانوس دماغ ٹوٹ پھوٹ کے چراغ گل پگڑی غائب
کا مضمون صادق آئیگا۔

(۹) جب دیاسلائی بھک سے جل اوٹھے تو لمپ کی
بتی قریب لے جائے۔ تیل آپ سے آپ اسکو لپک کے
پکڑ لیگا اور لمپ روشن ہو جائیگا۔

(۱۰) اس کے بعد انسپکٹر صاحب کے ضابطے برتے جائین
مکرر دماغ پریشان کرنے کی ضرورت نہین۔
ورنکہ جان مصائب لمپ بازان آسان نیست و

مگر اس بیچارے کا دماغ شوریدگی کرکے مکرر سے یقین
وہ نہ ہے بالتی سنے الفصل
اگر کسی کو لمپ رکھنے اور جلانیکا سلیقہ نہین تو وہ اسکو
چھوڑ آئے سے کام ہی کیون لے۔ پہلے اس علم کو سیکھے
اور سب لیشن ماسٹرون کی طرح روشنی کا امتحان دے
تب جاکے مٹی کے لمپ۔ لالٹین۔ کپی جلائے۔ قسمت سے
اندھا ہو گیا تو بے پڑھے حافظ بن گیا۔ اور جو سخت
سے مٹی کی زیارت۔ نصیب رہی تو اوسکے تیل
بھی کھل بازیان کرتا رہے۔

اگر در خانہ کس ہست یک حرف بس است

سر دست تو انسپکٹر صاحب کے قواعد مین جو کمی تھی یعنی پہلے
ہی غلط تھی وہ رفع کر دی گئی مگر ابھی خاتمہ نہین ہوا۔
بڑی بات تو ابھی لمپ روشن کرنیکے اوقات کی بتا
کیونکہ دیکھا جاتا ہے بہت سے لوگ شیخ سعدی کی نصیحت

ابلہے کو روز روشن شمع کافوری نہد
زود بینی کش نباشد ہیچ روغن در چراغ

ستانے سمجھانے کے لائق ہین۔ انشاء اللہ آئندہ بتایا جائیگا

پشمینہ

۱۳-۱۲ (۵ ہفتہ)

ہماری دوکان سے مفصل ذیل اشیا نہایت عمدہ
اور کفایت سے روانہ کی جاتی ہین۔

۱۔ چادر جوڑا کشمیری کامدار سفید خاکی فیروزی بسنتی وغیرہ
للعہ سے ہے تک۔
۲۔ دھوسہ کشمیری ہے۔ ہے۔ لعہ۔ ہے فی دھوسہ
اور لاہوری دھوسہ ہے سے ہے تک۔
۳۔ پشمینہ چادر چھ گز ہے سے ہے تک۔
۴۔ طوس خاکی برای خورد رنگ ہے۔ سے ہے تک
۵۔ مالیدہ تھان برائے سوٹ خاکی بدامی خورد رنگا
چارخانہ وغیرہ عہ اور عہ فی گز نہایت گرم اور نرم ہے۔
۶۔ جوڑہ مالیدہ کامدار ہے سے ہے تک۔
۷۔ کوٹ مالیدہ کا کامدار خاکی بدامی ہے ہے۔
۸۔ الوان کشمیری للعہ عہ فی گز۔
۹۔ خورد رنگ چارخانہ پٹو کشمیری برائے سوٹ
ہے تک۔

حکم کی تعمیل مین کوئی کوتاہی نہین کیجاوے گی۔
تا آں روپیہ آنے پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل ارسال کیا
المشتہر

امیر چند کو تو مل اینڈ سنس سوداگر پشمینہ
سوہا بازار

(C)

چھیپڑون کی کھانسی کی دوا
خاصکر کھانسی نزلہ کرپ
دمہ کی کھانسی اور
انفلوانزا کو مفید ہے۔
ترقی کرتی ہوئی کھانسیون
کو فائدہ دیا ہے۔ اسکی لذت
سے سخت کام اچھا

خاصکر بالین اسکو سوجہ
سے پسند کرتی ہین کہ کوئی
مضر جز و شامل نہین ہے
اور نہ بچون تک کو کوئی
اندیشہ ہے۔ ہمیشہ فائدہ
بعجلت پہنچاتی ہے۔
ہر جگہ بکتی ہے۔

نئی کتابین

احمق الذین ظرافت کا پہلا ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوشگوار عاشق ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نوجوان کے مواخ حیات اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدرآباد کا سفر - وہان تلاش معاش اور نوکری نگریزی وضع کا اختیار کرنا - سیفا سری کے خبط مین مبتلا ہوکر وطن آنا پھر وہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا - وہان ایک لس کے عشق مین پھنسنا - نکالے جانا - مس کا ہمراہ آنا - لکھنؤ کے طرح طرح کے مہذب آوارہ لوگون مین پھنسنا - پھر بے ندری کی وجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب رنگ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - یہ ناول پہلے بھی شائع ہوا تھا - اب شائقین نے اصرار سے مکرر چھپا ہے قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

کایا پلٹ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ - اس مین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہے وہان آمد مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین - قیمت ۹ر علاوہ محصول ڈاک -

میٹھی چھری مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ اسمین نہایت چست اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے چالاک کیونکر بھولون کو چالون سے دولت دنیا جمین کے قابض ہوتے ہین - بعض بعض حصے اس ناول کے غور کے لائق ہین قیمت ۱۲ر علاوہ محصول -

حیات شیخ چلی - ظرافت کا دوسرا لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام - اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری - انکے منصوبون کی نوعیت اور شیخ کی حلیت عجب سنجیدگی و تحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۹ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

میر زا مستانہ - ظرافت کا تیسرا ناول مصنفہ جناب مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش مشہور اور معروف نامہ نگار اودھ پنچ و مشہور مصنف ناول و مثنویات اسمین نہایت عجیب اور ہنسانے والے نہایت پیاری اور شستہ زبان مین بیان ہوئے ہین عبارت کی خوبی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے قیمت ۱۰ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

جلے تن - دا سوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش جس رنگ اور طرز دا سوخت آجکل لکھے جاتے ہین انکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اڑایا گیا ہے اسکی شاعری قوت گوئی دیکھنے اور تقلید کرنے کے لائق ہے قیمت ۲ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

جنتریہائے ظرافت ؁ کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۱ر جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۸ر قیمت لیا جائیگا

برہان الفراست - اسمین وضاحت سے اصول قیافہ کے مستند رسالے سے اُردو مین ترجمہ کیے گئے ہین قیمت ۴ر

مضامین ادیسن - مولوی ارتضٰی علی شوہر نے ایڈیسن کے مضامین اخلاقی انتخاب کرکے بامحاورہ اُردو مین ترجمہ کیے ہین قیمت ۱۲ر

المشتہر - منیجر اودھ پنچ

اشتہار کتاب دولت باغبانی

۲۷۰ س

یہ تحفہ کتاب جسمین عملی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک جید مالی سے جو زمانۂ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر قلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین واسطے شائقین باغ اور امراء کے جا بجا تفصیلاً ہین شائع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونۂ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم تفصیل لنگڑا وغیرہ کسطرح امرود کا باغ لگانے مین بدرجہا نفع دکھلایا ہے چار بیگہہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد پانچ برس کے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور دوسرا افتادہ زمین کی قطعات تیار کرانے کی مثل خود رو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پیڑ کو بترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جسمین پیڑ لگانے اور پیوند باندھنے کے طریق جیسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا جو طریقے قلم باندھنے کے مع نقشہ جات گل شہتوت میوہ خوشنا تیار کرنا مع عمل وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھولدار درختان بیان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا نمائشی پھول پیدا کرنا فہرست اسے جیدہ اقسام گلاب گل داؤدی کا مع فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بخط انگریزی اردو بیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین اور دو طریقہ کاشت سبزی ترکاری کا آلو گوبھی - کرم کلا - شلجم وغیرہ کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین اور خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے علاج دفعیہ دیمک کیڑے وغیرہ کا یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ ۶ + ۱۰ انچہ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت قدردانون کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ داروغہ سپر خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین -

اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا -

دیگر فدیر جنتری برائے انتخاب ۱۰ مرتے دو ہزار روپیہ جسمین جنتری انگریزی سے جو آورد فرد وری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دو سو برس کی شامل ہو یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فرح بخشیان نوابان وغیرہ کے حتجاہ کا بل بناتے ہین اور بلیتے ہین نہایت کام کی ہے اور تیار رقم کے سنہ سون مین لکھی گئی ہے قیمت ۲ر نام معہ ڈاکخانہ صاف ارقام کرنا چاہیئے -

المشتہر منشی محمد ارشاد علی او منشی وزیر علی الہ آباد محلہ بخشی بازار

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت و طہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ مین تحقیق استاد ہین ... تیار ...

... موتی ہے -

المشتہر - اسلام حسین ...

تازہ سندات
بہادر گورنمنٹ پنجاب
معززانگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور
ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق
فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے -
ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی
موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوائیوں کے آنکھون کے مریضون پر
اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک
کی حاجت نہین رہتی ہی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی - قیمت اسلیے کم رکھی ہی
کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی
مبلغ دو روپے - میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص ممیرہ
فی ماشہ مبلغ بیس روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار -
درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے
اشتہارون سے بچنا چاہیے -
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسی کو
مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

بقیہ نمبر

ذوالفقار علی گوہر کا شعر

بزم عدو میں تم نے کیا جو ہوا اور کیا ہوا
کہتا ہے صاحب آپکا سہرا بہا ہوا

(اس شعر میں (بزم) کی جگہ پر مرگ بنا یا گیا جس نے اُس فعل کو ثابت کر دکھایا جسکی وجہ سے سہرے کے بہنے نہ بہنے میں اشتباہ تھا)

جو لوگ معاملہ فہم ہیں وہ تو اس اصلاح کو بہت ہی رکیک بلکہ بیہودہ اصلاح کہینگے اسواسطے (کیا ہوا اور کیا تھا) جیسا فعل سکھوا سکتا ہے وہ مرگ سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ اقتضا تو یہ ہے کہ بزم عدو میں آپ گئے وہان جو کچھ آپ پر گذری ہے وہ آپکا بہا ہوا سہرا کہہ رہا ہے کہ خوب گلے سے آنسو بہائے خوب بیٹھے خوب کھٹکے لگے۔ کبھی مطلب کی بات اور وہ اون نکات پر بسور بسور کر رونے سہرا بہا دکھا رہا تھا۔ مرگ عدو میں سہرے کا بہنا تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ مگر (کیا ہوا اور کیا ہوا) مرگ اور موت کی استدعا نہیں کرتے ہیں یہ باتین ذرا جانچ پڑتال کے قابل ہین۔ داغ صاحب تو بڑے جوہری ہین تعجب ہے کہ اونھون نے اپنی معاملہ فہمی کو کیون دخل نہیں دیا۔ اچھا خاصہ شعر گوہر کا بگاڑ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ریاض الاخبار میں میان گوہر نے داغی مطلع کو نئے فلسفہ سے ثابت کرنا چاہا ہے۔ اور لکھا کرتے ہین کمال ہین جب ایسے ایسے شاگرد موجود ہین تو اوستاد کو کیا چاہیے جو چاہین غلط سلط لکھکر بکدین نیا سائنس ہے نیا فلسفہ ہے۔ نئی تعلیم یافتہ لوگ ہین۔ حق شاگردی ادا کرینگے اگر ملک نہ مانے گا تو کیا پروا ہے۔ تحصیل کا عذر دینے کو مستعد ہے۔

چوتھا شعر نواب یار جنگ بہادر کا

کیا جانیں آب تیغ کی لذت جناب خضر
نازان ہین وہ تو اپنے ہی آب حیات پر

اصلاح

مرتے ہین وہ تو چشمۂ آب حیات پر

یہ اصلاح اچھی ہے مگر شاگرد رشید نے دوسری قسم کی اصلاح پر جو اوستاد صاحب کا عبور ثابت کیا ہے۔ اس قسم سے باہر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاگرد حقیقتاً اصول کچھ قائم کرتے ہین اور مسائل اصول کے خلاف بیان فرماتے ہین۔

ان چار اصلاحون کے بعد اوستاد کی ترقی عمر و دولت کی دعا مانگتی ہو جس سے ہمکو بھی اتفاق ہے خدا کرے وہ ہزارون سال کی عمر پائین اور اللہ تعالیٰ اُنکی طبیعت مین انصاف کا مادہ بھر دے کہ وہ ہٹ دھرمی نہ کیا کرین اِن اپنی گئی اصلاحون پر اسقدر ناز و فخر کیا گیا ہے جسکی انتہا نہین۔

اصلاح کا طریق اساتذہ نے جو قائم کیا ہے وہ تلامذہ کی قابلیت اور لیاقت کے اعتبار پر ہے۔

اگر شاگرد کوئی دیہاتی بیٹھا ہے تو اول اوسکی زبان ہی کی درستی مین اوستاد کو وقت صرف کرنا ہوگا۔ یہ ممکن نہین ہے کہ دیہاتی صاحب اپنی قدیم زبان کو بھول جائین۔ دیکھو اُن لوگون کو جو شمس العلما ہوئے ہین اور سندین حاصل کر لی ہین۔ مگر اب تک وہ دیہاتی گنوار پن نہین گیا۔ خواجہ الطاف حسین صاحب حالی کی زبان اور کلام کو دیکھیے تاثیر مین ڈوبا ہوا کلام ہوتا ہے مگر اپنی قدامت کی چال کو نہین چھوڑتے۔

اگر شاگرد زبان دان ہے اور علمی استعداد کم ہے تو اوستاد کو شعر مین اعلیٰ مضامین کی کھپت سے احتراز ہوگا اور وہ صرف زبان تک اوسکی شاعری کو محدود کر دیگا جو چلبلے غمزے۔ ناز و نیاز۔ وصل و ہجر کے مضامین کے سوا ایسا شاگرد کبھی مضامین آفرینی اور نازک خیالی کیطرف نہین جائیگا۔ اوستاد معمولی طور پر اصلاح دیگا کہ غلطی اور عیب سے شعر پاک ہو۔

اور اگر شاگرد ذی علم ہے زبان کے نکات سے واقف ہے علمی مسائل پر عبور ہے اور شاعری کا ملکہ بھی رکھتا ہے تو اوسکے کلام کی اصلاح مین اوستاد کو بھی لطف آتا ہے اور وہ اوستاد سے اصلاح کی وجہ حروف و نقاط کے تبدل و تغیر اور مضمون کے انقلاب کے اسباب دریافت کرتا ہے اوستاد بھی دل لگا کر اوسکو سمجھاتا ہے ایسے شاگرد سے یہ ممکن نہین ہے کہ وہ

نہین اُٹھتین نہین لیتین نہین کھلتین آنکھین

لکھیگا۔ ایسا شاگرد مثل ریاض کے شعر کہیگا اور اوستاد اصلاح مین مثل جناب امیر رح کے فن کا کمال دکھائیگا۔

شاگرد صاحب نے دوسری قسم اصلاح کی بتائی ہے اور اُسپر یہ زور دیا ہے کہ مرزا داغ ہمیشہ اسی قسم کی اصلاح دیا کرتے ہین اسواسطے کہ وہ مشکل اور محال اور غیر ممکن باتون کو ہمیشہ دائرہ امکان مین لایا کرتے ہین۔ مگر ان چار اصلاحون مین جو بڑی تلاش اور جستجو سے پیش کی گئی ہین۔ نواب یار جنگ بہادر کے شعر کی اصلاح ان اصول موضوعہ سے خارج ہے لہذا اوستادی ساقط۔

مردون موقوف مقبرہ مسمار سازند

اسوقت ہمارے سامنے داغ کی وہ اصلاحین نہین ہین جو اُنھون نے اپنی شاگردون کے کلام پر دی ہین۔ نہ ہمکو یہ معلوم تھا کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ ہمکو نواب مرزا خان صاحب کے خلاف قلم کو جنبش دینا ہوگی ورنہ ہم اُن اصلاحون کی حفاظت کرتے ہین تاہم ہمنے کوشش کی ہے اور وہ اصلاحین منگوائی ہین جنکو دیکھکر ناظرین اندازہ فرمائینگے کہ شاگرد رشید کو کسقدر ملکہ ستائش و مدح کا ہے۔ بہت زمانہ ہوا کہ داغ کے ایک شاگرد صاحب نے اپنی غزل جناب امیر رح اور مرزا داغ کے پاس اصلاح کو بھیجی تھی اور دونون صاحبون کی اصلاحین (فتنہ) گورکھپور مین شایع بھی کر دی گئی تھین جسپر ریاض نے نوٹ دیا تھا کہ آیندہ ایسا نہ کرنا چاہیے وجہ یہ تھی کہ جناب امیر کی اصلاحین کچھ ایسی پیاری اور نازک تھین کہ سبکو حیرت ہو گئی تھی مرزا داغ نے یہ کیا کیا ہے اُنکو اصلاح بھی دینا نہین آتی۔ فتنہ کا وہ پرچہ ہمارے پاس نہین ہے اگر ناظرین اودھ پنچ کے پاس ہو تو مہربانی فرماکر دونون اصلاحون کو دفتر اودھ پنچ مین بھیجدین۔ ریاض سے تو اُمید نہین ہے کہ وہ ایسا کرینگے اس لیے کہ اُنھون نے تو بیجا طرفداری پر کمر باندھ لی ہے۔ حالانکہ دل مین وہ بھی سمجھتے ہین کہ یہ طرفداری کچھ ٹھیک نہین ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اصلاح ہو خواہ شعر گوئی ہو یہ سب باتین علمی لیاقت کے متعلق ہین بغیر علم کے کمال کسی فن مین حاصل نہین ہو سکتا اس لیے کہ دنیا مین اصول پر ہر چیز کا دارمدار ہے اگر اصل ہی ناقص ہے تو پھل پھول سب خراب اور بیکار ہونگے۔

اور یہ بات مسلم ہے کہ جناب بلبل ہندوستان جہان اوستاد فصیح الملک ناظم یار جنگ حضرت داغ چشم و چراغ دہلی شریف علمی لیاقت نہین رکھتے۔ شاگرد رشید اونکو مصدر الفیوض سمجھتے ہین سمجھا کرین۔

راقم۔ (شوکت جنگ)
واسطہ ہند

طویلے مین لتیا ہج

خدا جانے کس مرد خدا نے نواب محسن الملک کی سوانح عمری اور چند تعریفانہ الفاظ پاینیر مین چھاپ دیے اونکے حریفان مادہ بہیا جھلا گئے اور دو مہینے پردہ مین ایک مضمون لکھ مارا کہ محسن الملک خوشامدی ہین اور گورنمنٹ کی جھوٹی خوشامد کیا کرتے ہین۔ بادشاہ کی اطاعت اور گورنمنٹ کی خوشامد کوئی ایسی بات نہین۔ خداوند کریم خود ہر روز نماز مین اپنی تعریف

دو ملا مین مرغی حرام

کراتا ہے اور اپنی خوشامد چاہتا ہے پھر ظل اللہ جو بادشاہ وقت ہو اوسکی خوشامد مین کیا ہرج ہے۔

مگر واللہ بڑے موقع سے مضمون لکھا کہ اگر دربار دہلی کے موقع پر نواب صاحب کو کوئی خطاب وغیرہ ملنے والا ہو تو اوسمین کچھ کسر نہ رہ جائے۔ مانتا ہون۔

راقم نکتہ شناس۔

جسکا کام اوسی کو چھاجے
اور کرے تو ٹھینگا باجے

کیون جناب ان مولوی صاحبون کو کیا سوجھی تھی کہ بوریا بندھنا لے آلہ آباد پہونچے اور حضور سر جیمس لاٹوش کی خدمت مین ندوۃ العلما کی طرف سے اڈریس پیش کیا۔ اڈریس کیا تھا معذرت نامہ تھا۔ ایجی نامہ تھا۔ دعا ہے تو یہ تھی کہ حضور ہم لوگ سرکار کے خیرخواہ ہین۔ پولیٹکل معاملات سے ہم سے کچھ سروکار نہین۔ سید احمد خان بھی ہمارے مداح تھے محسن الملک بھی ہمارے ثنا خوان ہین۔ مسٹر محمود بھی اپنی ترنگ مین ہماری تعریف کیا کرتے ہین۔

کیون جناب اس سب خوستائی کی کیا ضرورت تھی کیا کسی کو خدا نخواستہ شبہہ ہے؟ ہرگز نہین ہرگز نہین۔ تمام رعایائے قیصری اپنے بادشاہ کی جان نثار ہے۔ اور ہونا ہی چاہیے۔ پھر اسمین تعریف کس بات کی؟

خیر اور تو سب کچھ ہوا ہمارے لاٹ صاحب بھی آدمی بڑے سخن شناس ہین کیا ہی مزے دار جواب دیا ہے اختلافات مذہبی کے بارہ مین یہ فرمایا کہ جب عیسائیون مین رفع نہ ہوا تو مولوی صاحبان مسلمانون مین کیا کامیابی حاصل کر سکتے ہین۔ جبتک دنیا قائم ہے یہ مذہبی اختلافات ہر فرقہ اور گروہ مین چلے جائینگے۔ دار العلوم کے بابت بھی نہایت دوستانہ اور مشفقانہ صلاح دی جب علیگڑہ کالج موجود ہے تو اوسی مین مدد کیون نہین دیتے۔ اپنی ڈیڑہ اینٹ کی جداگانہ مسجد بنانے سے کیا فائدہ بہرحال جس غرض سے مولوی صاحبان نے یہ زحمت سفر اوٹھائی تھی کہ دو چار کلمے ایسے ہاتھ لگ جائینگے جو آئندہ چندہ جمع کرنے مین مفید ہون حاصل نہوئی۔ اسکا تو ضرور افسوس ہے لیکن اگر ایمان سے پوچھیے تو لاٹ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے سب ٹھیک۔ سید احمد خان کی بات اون کے ساتھ گئی ہر شخص بھلا وہ رنگ کیسے پیدا کر سکتا ہے۔ بقول شخصے

اگرچہ شیخ داڑہی بڑھائے سن کی سی
مگر وہ بات کہان مولوی مدن کی سی

راقم۔ دور اندیش۔

یار سے چھیڑ چلی جائے اسد

زمانہ کی رفتار۔ گردش دہور کی الٹ پلٹ سے۔ دو زمیندار یعنی زمین کے لالچی یا قدردان۔ ایک دوسرے کے قریب قریب آکے آ بسے۔ آپ جانیے دونون چپہ چپہ بھر زمین کو دانت سے پکڑتا۔ بالشت بالشت پر قبضہ آراضی کے واسطے جھگڑنا تو وضع۔ پالیسی۔ حکمت عملی ٹھہری۔ چند روز بے شغل رہتے رہتے اکتائے۔ یا کچھ مصلحت سوچے۔ یا زمانے نے اچھا کھلی بازی سوجھی۔ مکان اتفاق سے ایک دوسرے کے پاس ہی تھے۔ ایک صاحب نے فصیل کی دیوار پر توجہ مبذول کی۔ آج کیا ہے اپنی طرف لیس پوت دستکاری کے واسطے کاٹ چھانٹ ہوتی ہے۔ دن رات کھٹ کھٹ کی صدائے الارم گھڑی مات ہے۔ کل کیا ہے۔ لڑکے بالے گیند بازی کر رہے ہین۔

دوسرے۔ زمیندار صاحب غیور اور صلح پسند معلوم ہوتے ہین۔ ادھو کا لینا مادھو کا دینا۔ حتی الوسع جھگڑے سے دور بھاگنے والے۔ مزے سے گھر مین بیٹھکر آرام چین کا لطف اوٹھانے والے۔ اونکی عافیت مین خلل تھا۔ جب دیکھیے کوئی نہ کوئی خرخشہ جھانک رہا ہے۔ آخر کو ایک دن لشکا کہنا ہی پڑا کیون صاحب یہ جو دیوار پر دست درازیان ہوتی ہین سونا دو بھر ہو گیا۔ ہم شکایت نہین کرتے۔

محتسب برا دہون نجاذ جو کار
مگر اتنا تو کہ سکتے ہین کہ جو کچھ کیجیے اپنے گھر ہی تک رکھیے

بعض باتون سے نیا دہ مند کو تکلیف ہو پہنچتی ہے۔

دوسرا ہمسایہ۔ واللہ مجکو تکلیف دینا گوارا نہین آپ سمجھیے ہم آپ پڑوسی ٹھہرے۔ ہان صرف بات یہ ہے مین دیوار کو اپنی طرف سے ذری مضبوط اور مستحکم بناتا ہون اگر اس کے سبب سے آپکو تکلیف ہے تو مجبوری ہے۔

چند روز کے بعد دیکھتے کیا ہین دیوار کی منڈیر پر کچھ مزدور چڑھ آئے ہین۔

ارے کون ہے کون ہے۔ بے پروا بیکار سے دیوار پر کیسے آگئے۔ دیکھیے حضرت یہ بات اچھی نہین۔ ان باتون سے خون خرابہ ہو جاتا ہے!!

دوسرا ہمسایہ۔ اسمین خفگی کی کیا بات۔ آخر دیوار کی مضبوطی کی آپ نہین فکر کرتے تو ہمین کرتے ہین۔

پہلا ہمسایہ۔ واہ حضرت اچھی فکر نکالی۔ اسپر آپکو حق ہی کیا ہے۔ دراصل اس فصیل کو تو قائم رکھنا ہمکو بھی منظور ہے۔ مگر آپکے قبضہ اور تصرف کو ہم نہین مان سکتے۔ آتا رہے مزدورون کو نہین ڈھیلون سے خبر لیجائے گی۔

دوسرا ہمسایہ۔ آپ خفا کیون ہوتے ہین اسمین بگڑنے کی کون بات۔ اچھے صاحب نہین خوشی ہے نہ سہی۔ مزدور اوترے جاتے ہین۔

چند روز خاموشی رہی۔ پھر شرارت سوجھی۔ اپنی طرف سے دیوار پر چھپر رکھوا لیا۔ ادھر سے مخالفت کی گئی حضرت یہ دیوار حد فاصل ہے۔ آپکی ملکیت نہین اب آپ تصرف مالکانہ کرنا چاہتے ہین۔ یہ نہین ہو سکتا۔

دوسرا ہمسایہ۔ حضرت سنیے۔ اس آئے دن کے جھگڑے کو ختم کیجیے۔ آپکے ہمارے آپکے تصفیہ ہو جائے۔

پہلا ہمسایہ۔ تصفیہ کیا معنے بس اسکا تصفیہ یہی ہے آپ چپ رہیے اور دیوار کو حد فاصل سمجھیے ہما تک آپ کے مکان کی حد ہے ہو چاہے کیجیے۔

دوسرا ہمسایہ۔ کیا خوب یہ تصفیہ آپ اپنے ہی گھر تک

کروپ کا مقدمہ ... کے
کی آواز پڑ جاتا ہے اور اس
سے معلوم ہوتا ہے کہ
عارضہ قریب ہے
تیر بہدف اور شافی
حاصل ہے۔ ہر جگہ بکتی
ہے۔

اعصاب ... مفاصل
کی وجہ سے عموماً درد
شانہ ہوتا ہے
استعمال کافی ہے آزما
کے دیکھو ہر جگہ بکتا ہے

زنانہ تعلیم

رکھیے اگر پہلا قبضہ اسی طریقہ سے مانا جائے تو آپ کو بھی لازم ہے دیوار کے اوس پار سے آپکا بھی قبضہ رہے۔ دیوار کسی کی نہو کوئی بھی تصرف نہ کرے۔

پہلا ہمسایہ۔ ارے صاحب آپ تو خواہ مخواہ جھگڑتے ہین۔ آخر کم سے کم اتنا تو ہمکو حق ہے کہ اوس حد فاصل کی اسقدر نگرانی کرین کہ کوئی شخص اودسیر دست درازی نہ کر سکے۔

دوسرا ہمسایہ۔ جناب یہی اس نیاز مند کیطرف سے بھی قبول ہو۔

پہلا ہمسایہ۔ یہ کیونکر صاحب ہو سکتا ہے اس دیوار سے ملحق ہمارے کئی کمرے بنے ہوے ہین۔ اور آپ کی طرف صرف کھلا میدان ہے۔

دوسرا ہمسایہ۔ آپ کی ضرورت اور مصلحت کی باتین ہین دوسرے کو اونسے واسطہ نہین۔ اس سے کیا سیدھی سی بات یہ ہے ہمارے آپکے تصفیہ ہو جاے۔

دوسرا ہمسایہ۔ واہ وا اس سے بہتر کیا ہمکو بھی شر بڑھانا منظور نہین۔

پہلا ہمسایہ۔ اور یہان بڑھانا کیا معنے گھٹانا منظور ہے۔ جو تجویز کیجیے طے کیا جائے۔

دوسرا ہمسایہ۔ سیدھی سی بات تو یہ ہے کہ اس حد فاصل کو بحال خود چھوڑ دیجیے۔ اپنی اپنی طرف ایک ایک دیوار اٹھالین پھر چاہے اوسپر چھپر ڈالین۔ چاہیے عمارت بنوالین۔ ایک دوسرے کو کوئی واسطہ نہو۔

(چند روز کے بعد زمیندار صاحب سے اونکے دوستون نے پوچھا)۔ حضرت اس جھگڑے کا کیا فیصلہ ہوا۔ آپنے سارا قصہ کہہ سنایا اور خوشخبری دی کہ الحمد للہ ایسا فیصلہ ہوا ہے۔ ہمیشہ کے واسطے اطمینان ہو گیا۔

تھوڑے ہی دن گزرے ہونگے انکے حریف زمیندار کو پھر شیطنت کی سوجھی یعنی اپنے گھر مین بیٹھ کے انکے ہان ڈھیلے پھینکنا شروع کیے۔

"وہ کون ہے۔ گھر مین ڈھیلے پھینکتا۔ اور جو لگجاے کسی کے سر مین" (گھر والون سے) دیکھتے رہنا کسطرف سے ڈھیلے آتے ہین۔ یہ لیجیے۔ گر سے ایک ڈھیلا اور آموجود ہوا۔ ارے بڑے بڑے اب تو چار آنے لگے۔ ایک صحن مین گرا۔ اور دوسرا چھت پر آیا۔ وہ دیکھو اوس گھر سے آتے ہین۔ پڑوس سے۔ آپ جا کٹ پتلون سے باہر ہو کے پہونچے پڑوسی کے دروازے پر تیکھون بھائی صاحب اس کے کیا معنے واللہ بگڑ جائیگی آج تک ایسا کبھی نہین ہوا۔ اب یہ ڈھیلے بازی شروع ہوئی۔ اور جو ادھر سے بھی کلہ بکلہ جواب دیا جائے تو کیسی ہو۔

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

دوسرا ہمسایہ۔ اجی آپکا وہم ہی وہم ہے۔ کسی لونڈے لڑکے نے سڑک پر سے پھینک دیا ہوگا۔ یا کسی کا کبوتر آیا ہوگا۔ اس جانب سے آپ اطمینان رکھیے۔

پہلا ہمسایہ۔ جناب اور کوئی پھینکنے کیون لگا۔ نہ کوئی کبوتر نہ مرغی۔ کالی چڑیا تک نہین۔ لوگون نے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ آپ ہی کیطرف سے ڈھیلے آتے ہین۔

دوسرا ہمسایہ۔ حضرت وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہین۔ گستاخی معاف آپ کو ہو گیا ہے خبط مزے سے آرام سے گھر مین سوئیے۔ اور ان باتون پر لعنت بھیجیے۔ آپنے تو میری عافیت تنگ کر دی۔ جب سے نئے شکایت ڈھیلے آتے ہین تو وہ بھی ہمین نے پھینکے۔ حالانکہ ممکن ہے کوئی ڈھیلے باز آسیب ہو۔

پہلا ہمسایہ۔ آسیب و آسیب کا حیلہ تو کیجیے اپنے گھر مین لیکن اتنا کہے دیتا ہون۔ آئندہ پھر کبھی ایسی حرکت ہوئی تو برے سے آپکے بگڑ جائیگی۔

زمیندار صاحب چند روز سے امن ہو گیا ہے گھر مین آپکی جو ایسی پر پوچھا گیا کیا تصفیہ ہو گیا گفتگو ہوئی آپ نے سمجھا دیا۔ مجال ہے اب ڈھیلے آئین۔ آئندہ کا وعدہ کرتے ہین اب ایسا نہ ہوگا۔

چند روز کے بعد پڑوسی صاحب نے اپنی طرف کی دیوار کھود کھود کے برا حال کر دی۔ اور جو حد فاصل کسی زمانے مین تھی اوسمین بھی جا بجا سوراخ کر کے زمانہ بھر کے حشرات الارض۔ سانپ بچھو۔ چوہے۔ گھونس۔ کیڑے مکوڑے بکرو بچھڑے کے بلون مین بند کر دیے۔ آپنے سنا۔ آدمی تھے سمجھ دار دوسرے جب کسی بات کا خطرہ ہو جاتا ہے تو بال کی کھال نکالنے ہندی چندی کرنے کی عقل بھی تیز ہو جاتی ہے۔ سمجھے اگر ان حشرات الارض نے ادھر کا رخ کیا تو ہماری دیوار کی بھی خیریت نظر نہین آتی۔ آپ نے پھر ملاقات کی۔ اور دروازۂ شکایت کھولا۔

دوسرا ہمسایہ۔ حضرت آپ سے ایک بات کہنا ہے۔ آپ جانیے ہمارے آپکے تصفیہ ہو گیا ہے اوس سے ہم ایک قدم ہٹ نہین سکتے اور دو پڑوسیون مین شکوہ شکایت کو راہ پانا بھی نہ چاہیے۔ اسواسطے ایک اجازت آپ سے مانگتا ہون۔

پہلا ہمسایہ۔ فرمایے اگر ممکن ہوگا پہلو تہی نہ کیجائیگی۔

دوسرا ہمسایہ۔ کچھ کوئی بڑی بات نہین صرف کہنا یہ ہے کہ چند حشرات الارض اوس دیوار مین گھر بنا کے رہے ہین مین خیال کرتا ہون اگر نکالے گئے تو گھر بھر مین پھیلین گے اور نقصان پہونچائینگے۔ بس انکو رہنے دیجیے کچھ خدا نخواستہ دیوار کو نقصان نہ پہونچیگا۔

پہلا ہمسایہ۔ اسکا جواب تو اسوقت مین دے نہین سکتا۔ آپ ایک کام کیجیے یعنی جسقدر کہ حشرات الارض [illegible] ایک فہرست بتفصیل شمار لکھا دیجیے اور یہ بھی تصریح کیجیے کہ آیا وہ جان بچانے کیواسطے چھپنے والے ہین یا دیوار کھودنے والے اونکے دانت اور پنجے کیسے ہین اور فی گھنٹہ یا فی یوم کس شرح سے کھود سکتے ہین۔ یہ سب مجھے لکھ کے دیدیجیے تو مین جواب گزارش کرون۔

یہ کہکے آپ گھر چلے آئے اب جو لوگ پوچھتے ہین کیون صاحب کیا بات چیت ہوئی آپ کچھ نہین فرماتے مگر دل مین تشویش ضرور ہے کہ اگر خدا نخواستہ گھونس کھودتے کھودتے ہماری دیوار تک پہونچ گئی تو کوئی سامنے [illegible] آیا تو بڑے اندیشے کی بات ہوگی۔

اس تشویش کو دیکھ کے بقول [illegible]

[illegible] ہوا

آپ سے سوالات ہونے لگے کیون کیا بات ہوئی۔ کیا اوس جانب سے استدعا کی گئی اور آپنے کیا جواب دیا وہ بات ماننے کے لائق ہے یا نہین؟

آجی کچھ بھی نہین دراصل جواب تو ایسا دیا گیا ہے کہ پھر دوبارہ سمجھ بوجھ کے سوال کرین مگر مفصل حال ابھی نہین بتا سکتا تم رہے صاحب سنتے بھی جاتے ہین اور پھر بھی تفصیل سے انکار ہے اگر بالفرض محال وہان سے کچھ صداے برخواست تو پھر کچھ بتانا ہی پڑیگا۔

اچھا بتا دینگے پہلے لارڈ جارج ہملٹن سے پوچھ لین۔ کہ آپکو روس نے افغانستان کے بارے مین کیا جواب دیا۔

حسود را چہ کنم کوز خود برنج درست

کسی نے لہو پانی ایک کر کے سر کا پسینہ ایڑی تک لا کر۔ بڑی کوہ کندن وکاہ بر آوردن سے کسی پہاڑی سنگلاخ سے جواہرات کا ایک ذرہ پایا آپ کے منہ مین پانی بھر آیا۔ ہاے ہم کیون ایسے خوش قسمت نہوے۔ کسی کی کھوپڑی نے بچہ دیا آپ اداس ہو گئے ہاے ہم نے یہ بچھڑا کیون نہ جنا۔ کوئی بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے بلبل خوش آہنگ پکڑ لایا آپ مارے

جیسے لین کے بین بام مین فلالین کا ٹکڑا تر کر کے اوس موضع کے گرد باندھ دیا [illegible] مرہم ہے۔ ایکدفعہ کا استعمال کافی ہے آزما کے دیکھو۔ ہر جگہ بکتا ہے۔

حسد کے قولا بند یان کھانے لگے۔ ہائے۔ ہمارے ہندو ئین
کیون ایسا پہند خوشنوا نہ کرتا۔ ہوا۔
کسی کی مرغی نے انڈے دیئے۔ ہائے ہماری مرغی کیون
کڑک ہے۔ اب وہ تنفن مین مزے سے خوب بیل
اوڑا ئیگا۔
کسی کی بکری نے دودھ زیادہ دیا۔ حاسد صاحب کا ہو
خشک ہو۔ ہائے ہماری بکری کھانے کو تو دنیا بھر کھا جاے
مگر دودھ کے وقت مینگنیان۔
الغرض آپ حسد کرتے کرتے خودی سے باہر ہین
گھر بھر مین بوکھلائے دست و پا پھرتے ہین۔ نوبت
بجان کنی آگئی۔ بس نہین چلتا ورنہ مین کسیکو چین سے
بیٹھنے نہ دون۔ بس یہی دنیا مین اکثرون کا حال ہے۔
سنتے ہین آجکل روس کی دار السلطنت مین جوش
پھیلا ہوا ہے کہ جسطرح ہو روسیون کے لیے افغانستان
مین فائدے حاصل کرنیکا موقع حاصل کیا جائے کیون
صاحب آجکل کی تخصیص کیا ہے تخصیص کی وجہ یہ ہے
کہ ہمارا رقیب برطانیہ جنوبی افریقہ مین لڑ بھڑ کر فائدون
سے مالا مال ہوگیا ہے اب اوسکو اچھی مہلت ملگئی
کہ روسیون کی دراز دستی جو افغانستان مین ہوسکتی
تھی روکے ۔ معقول۔ اگر برطانیہ اعظم کو
جنوبی افریقہ کے جھگڑے سے خاطر خواہ فائدہ ملا ہے تو روس
کے باوا کا کیا ہے ارے میان اپنی اپنی قسمت۔ تم
جاؤ اپنی قسمت کو جھینکو۔

راقم ۔ یتما شائی۔

"کوے کی بوٹی حلق مین اٹک گئی"

ہم۔ مسٹر پنچ۔ گڈ مارننگ۔ ہاؤ ڈو یو ڈو۔
مسٹر پنچ۔ اجی کیا مزاج پوچھتے ہو۔ جیل کوون کی
کائین کائین نے ناک مین دم کر رکھا ہے مولوی لوگ اس
مسئلہ زاغ کے اونٹ کو کسی کروٹ بیٹھنے نہین دیتے۔
جب ہی اونٹ بیچارا کسی کروٹ بیٹھنے کو ہوتا ہے۔
جھٹ دوسری طرف سے کوئی ایڑ یا آڑ لگا دیتا ہے۔
جان عذاب مین ہے۔ ایک صاحب نے اسکی حلت پر
اعتراض کیا۔
ہم۔ باورچی سے اچھی طرح پکانا نہ گیا ہوگا۔ شوربا
خراب ہوگیا ہوگا۔
مسٹر پنچ۔ ارے یار سنو تو۔ ایک صاحب نے اسکی
حلت پر اعتراض کیا اوسکے جواب مین حافظ ذہین کیتھوری
نے جو اسکے رنگ ڈھنگ سے خوب واقف ہین حتی کہ حضرت
خود کھائے ہوئے بھی بیٹھے ہین کوّے کا شجرہ دکھا کر ایک بے
ادرنگی اوڑھا دی تھی کہ یہی ہے جسکے شوربہ مزے دار بنکر
بکرہ و اور کھالو۔ اطمینان ہوگیا تھا دلمین خوش تھے کہ
اب خوب فراغ نوری کرینگے مدت کا دلمین بھرا ہوا بغض
نکالین گے۔ بڑی بوٹی تو کیا پر و بال تک ہضم کر جاوینگے۔
بعضون کا خیال تھا کہ کالے کوّے کا خون پی کے تو قیامت
تک ہندوستان جنت نشان کی سیر کرین گے بال بچون
مین رہ کے مزے اوڑاوینگے مگر ہمارا الو کالے کوے پر دانت
دیتا کیونکہ ہم تو طاعون خان کی مہمان نوازیون سے تنگ
آگئے البتہ اگر سرکار دہلی دربار مین بلانیکا وعدہ کرے تو
جنوری تک زندہ رہنے کے واسطے ایک ذرا سی بوٹی
کھا لین گے۔ اب پھر کسی حضرت نے اس مسئلہ مین
نمک مرچ لگا دیا۔ نہ ہماری چھری تیز کی کرائی رکھی
رہ گئی۔ زبانت ہی جیسے رہ گئے۔ یار کچھ ڈھنگ کردو
تو تمھین مفت مین دہلی دربار کی سیر کرا دون۔ مجھے تو
خواب مین بھی ان کوّون نے دق کر رکھا ہے۔ تو رات ہی
کا قصہ سُن لو۔
جو بات نہ معلوم ہوئی تو مینے بستر کی طرف چلنے کا
قصد کیا۔ نیند کا غلبہ اسقدر تھا کہ پلنگ تک ابھی
پہونچنے نہ پایا تھا کہ راستہ ہی مین سوگیا دلمین سوچا
راستہ مین تو ہم سوگئے مگر تکلیف بہت ہوئی۔ پلنگ
بھی قریب ہو گیا۔ اوٹھو۔ وہ آگیا ہے بڑھے چلو۔ نیند
مین تو تھا ہی پلنگ کا راستہ تو بھول گیا نیند کی جھنائے
(نیا لفظ ہے) مین بیٹا سہارنپور کی سڑک پر گیا راستہ
مین جو تھکن معلوم ہوئی تو ایک قصبہ مین ٹان پلان
ڈال دیا۔ بستی تھی مسلمانون کی پیٹ مین انتڑیون نے
بھی قل ہو اللہ کا ورد کر رکھا تھا۔ کیا دیکھتا ہون کہ ایک
بزرگ نورانی صورت ایک خوان مین کھانا چنوا کر میرے
پاس لائے۔ بھوکا تو تھا ہی آو دیکھا نہ تاؤ جھٹ ایک
بھنے گوشت کی رکابی پر دست دراز کیا۔
اور ایک گوشت سے بھری بوٹی کو اوٹھا کر کھانے لگا۔
گوشت نرم اور مزہ دار تھا ہڈی سے گوشت چھٹا کر
بھنبھوڑ کر (نیا لفظ ہے) لگانے کو تھا ہی کہ پٹ سے میری آنکھ
کھل گئی۔ اب وہ ہڈی ہے کہ نہ تو نیچے ہی کو تشریف
لیجاتی ہے نہ باہر ہی قدم رنجہ فرماتی ہے۔ بہتیرا ڈاکٹرون
کی خوشامد کرتا ہون بہتیرا ان مولویون کی خاطر مدارات
کرتا ہون مگر کوئی ہاتھے (نیا لفظ ہے) پر نہین چڑھتا
اب تم سڑے بیٹے (پورانے) دوست آئے ہو۔
خدا کیواسطے اس خواب کی تعبیر بیان کرکے کچھ علاج کرو
مگر یار گوشت مزہ رہتا بوٹین نوہ رات کرتا تھا کوئی اچھی
سی تعبیر دیجیو۔ مگر بات جب ہے کہ ہو حلت مین۔
نمود بدولت۔ ارے یار یہ تو تم نے بڑی سنائی خیر
تعبیر نامہ دیکھتا ہون ۔ ۔ ۔ دیتا ہون۔
(تعبیر نامہ دیکھکر) اسمین تو گوشت کا کھانا ۔ ۔ ۔
لکھا ہے مگر یہ ہے اوسکے قریب قریب۔ تعبیر یہ ہے۔
گوشت کے کھاتے وقت کسی کی نظر لگی ہے۔
ارے میاں پنچ بہادر تو نرا شیک ہنیڈ تو کرو۔ سمجھے
نظر وظر تو کیا لگی ہے یہ اوسی کوے کی کائین کائین ہو
بجے۔ جو اسپر بھی نہ سمجھے تو تمہین خدا سمجھے۔ لو سنو بعض
مولوی تو کہتے ہین کہ اس کوے کو چبا جاؤ اور بعض کہتے
ہین کہ ارے مردار ہے مردار ہرگز مت کھانا۔ غرض
ایسے پیچھے پڑے ہین کہ منہ مین سے نکالے لیتے ہین۔
لڑائی ہو رہی تھی کسی سے اور گولی آگئی تمھارے لیے
اب اسکا علاج یہی ہے کہ مین ایک فتوی حلت زاغ
کا ٹھہرا کر لاؤن اور وہ کوے کے شوربے مین
گھول کر تمہین پلاؤن تو یہ بوٹی تمھارے حلق سے نیچے
اوترے گی۔

فتوی

سوال۔ کیا فرماتے ہین مویشیان سہرا گیا گیا چون چون
کرتے ہین چرند پرند جنگل بیچ اس مسئلہ کے کہ کوّے کا ذبیحہ
کرنا حلال ہے یا حرام۔
جواب۔ ہم مویشیان ارضی اور جملہ چرند پرند سماوی
باتفاق فتوی دیتے ہین کہ اس کمبخت کا کھانا ضرور حلال ہے
حلال ہے حلال ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انفینٹی تک۔
بدنیو جو کہ جہان ہمارے بدن مین ذرا سا زخم دیکھا اور
اوسکو کھود کے کنوان کر دیا جہان چیل گدھ کو مردار کھاتے
دیکھا اور جھٹ اپنا ڈھوبرا بھی لے موجود ہوا۔ جہان
چڑیا بیچاری کو دیکھا اور لوک تبھے درست کر کے اوسکو
نیچو پڑا۔

گوہ کلکوّا ۔ ازمچلوا۔
گائے بیل بھینس ۔ انا اللہ ۔ ۔ ۔ ہونہ
چیل گدھ گنجشک ۔ بربا لائے ہوا۔

مسٹر پنچ کے مزید اطمینان کے واسطے ہم اسکو ذبح بھی
کیے دیتے ہین لاؤ نا چھری بلکہ فوجی قرولی۔
"اللہ بہت بڑا ہے۔ محمد اوسکا رسول ہے۔ ذبح کرتا ہون
مین اس کالے کوے کو تاکہ کھاؤن مین گوشت اوسکا مع بال و
پر اور وہ بھی اس لیے کہ ملاقات کرون مین مسٹر عزرائیل سے"
چین چین چین۔ چُپ تیرا گوشت کھاؤن۔ تو نے مجھے
ناک مین دم کر رکھا تھا۔ دن بھر کائین کائین کے سوا اور
کچھ کام ہی نہ تھا۔ اچھا مسٹر پنچ گڈ بائی۔ اب ہم لاک
کو جانا مانگتا ہے۔

راقم ۔ ایم۔ اے۔ تمیز

تازہ سندات
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزون -میڈیکل کالج کے پروفیسرون -ناموروڈاکٹرون -والیان ریاست اور
ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق
فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے-
ضعف بصارت-تاریکی چشم-دھند-جالا-پڑوال-غبار-پھولا-سیل-سرخی-ابتدائی
موتیابند-پانی جانا-خارش وغیرہ-معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر
اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک
کی حاجت نہین رہتی ہی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی-قیمت اسلیے کم رکھی ہی
کہ خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین-قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی
مبلغ دو ؏ روپے-میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین ؏ روپے-خالص میرہ
فی ماشہ مبلغ بیس ؏ روپے-مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ-خرچ ڈاک بذمہ خریدار-
درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین-نقلی وجعلی میرے کے سرمہ کے
اشتہارون سے بچنا چاہیے-
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ-ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین کسی ایک کو بھی فرضی ثابت کردے-تو اسکو
مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا-جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

نمبر ۲

"مرزا صاحب کی زندگی میں انتقال کی افواہیں"

اس سرخی کو پڑھکر ناظرین نے قہقہہ لگایا ہوگا اور مؤلف کی انشا پردازی اور قابلیت کی داد دی ہوگی کہ کہانتک وہ فنی ہیوگرافی کے ماہر ہیں جو شخص معمولی طور پر ترتیب مضامین نہ کرسکتا ہو اور پلاٹ کی شایستگی پر حلقے مین کامیاب نہ ہوسکتا ہو۔ وہ شخص ایسی جوکم اٹھانے پر کیون مستعد ہو ابھی شاگردون کے اصلاح کے طریقہ کا ذکر تھا اور ابھی مرزا صاحب کے انتقال کی سرخی قائم کردی اور اوسکے بعد شاگردون کی تعداد اور شاگرد کرنے کا طریقہ لکھا گیا ہم نہین جانتے کہ یہہ سوانح عمری کن اصول پر تحریر کیے گئے ہین۔ اگر حاشیہ سے جلی قلم سے لکھی ہوئی سرخیان یا عنوان چھیل ڈالی جائین۔ تو یہ نثر کی کتاب مجذوب کی بڑ ہو جائیگی۔

ترتیب مضامین اور عنوان کے قائم کرنے کا یہ اصول ہے کہ اگر ہیڈنگ یا سرخی نہ قائم ہو جب بھی رسم الخط اور نفس مضمون سے ہر ایک پارٹ کو جدا جدا ناظرین کے سامنے پیش کردے۔ جو لوگ محاکمہ کی طاقت یا قوت فیصلہ رکھتے ہین وہ اس دلیل پر غالباً بیچین نہ ہونگے اس لیے کہ تمام کتاب مین مؤلف نے اصول ایسے قائم نہین کیے ہین جیسے اس فن کے جاننے والے یورپ اور عرب اور ہندوستان کے مشہور انشاپردازون نے تسلیم کئے ہین

اس زمانہ مین ہمارا ملک یورپ کی تقلید کر رہا ہے اور مغربی شایستگی کے اصول پر زمانہ ہمارے انشاپردازون کو ایک سیدھا راستہ بتا چکا ہے۔ اگر مؤلف نے سر سید یا آزاد یا حالی وغیرہ کی تصانیف کو دیکھا ہوتا تو وہ ہرگز یہ بربونگ نہ مچاتے دراصل مؤلف مین ادراک اور حس کی قوت نہین ہے۔ انھون نے اپنی دانست مین یہ کتاب لکھکر بازی جیت لی ہے اور عام شعرا کو گالیان دیکر استاد کے سر سہرا باندھا ہے۔

فاضل مؤلف سے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہین کہ مرزا صاحب کے کلام اور اونکی شعرگوئی شاگردون کی اصلاح کے بعد (مرزا صاحب کے انتقال کی افواہین) کی سرخی قائم کرکے پھر شاگردون کی تعداد اور شاگرد کرنے کا طریقہ۔ کہانتک شایستگی اور لیاقت کی داد چاہتا ہے۔ ممکن تھا۔ بلکہ یہ ایک اصول ہوجاتا اگر شاگردون کی اصلاح اور تعداد اور شاگردی کا طریقہ لکھنے کے بعد یہ مضمون کتاب کے آخر مین درج کیا جاتا تاکہ سب سے کہ آخرکار مرزا صاحب کو ایک دن مرنا ہے اور چونکہ بفضل ابھی بہت کچھ ہم لوگون کو اونکے جینے کی امید ہے اس لیے بیچ مین ایسے مضمون کا خلط ملط کردینا جس سے دماغ پراگندہ ہو اور خیالات مین تزلزل آئے بالکل خلاف اصول ہے۔ قاعدہ یہی ہے کہ تمام حالات اور واقعات زندگی لکھکر موت کا حال لکھا جاتا ہے۔ چونکہ یہ سوانح عمری قبل از وقت لکھے گئے ہین اس لیے مؤلف نے ایسی خبر کو درمیان مین لکھکر اپنے نزدیک خوبی پیدا کرنا چاہی ہے۔ مگر ہمارے اعتراض کا جواب ممکن نہین ہے کہ یہ بے اصول ہیڈنگ قائم کیا گیا ہو۔ اب سنیئے، مؤلف صاحب کیا ارشاد فرماتے ہین۔

"پورانے لوگون سے سُنا گیا ہے کہ اگر کسی کی مرنے کی جھوٹی خبر مشہور ہوجاتی ہے تو خدا تعالیٰ اس افواہ کے برعکس اوس شخص کے انفاس مین برکت دیتا ہے بہرحال اس خیال کے کوئی اصلیت ہو یا نہو مگر ہمین اپنے دل کی ڈھارس کے لیے خدا کی درگاہ سے ایسی ہی امید رکھنا چاہیے۔"

ان فقرون کے پڑھنے سے مؤلف کے عقیدے اور اعتقاد کی سستی اور ضعف کا حال بخوبی ظاہر ہوسکتا ہے، اور اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ مؤلف کے معلومات علمیہ بہت ہی تنگ دائرے مین محدود ہین۔ خدا کی درگاہ سے امید رکھنا تو ہر فرد بشر کا اصول ہے۔ مگر پورانے لوگون کے اعتقاد کا واسطہ دیکر اور اوسکو تمسک اور دستاویز سمجھکر امید رکھنا گویا مذہب کے ساتھ استہزا کرنا ہے اس لئے کہ روز ازل سے مشیت ایزدی نے جسقدر انفاس مقرر کردیے ہین اوس سے کم و بیش ہونا اور قبل از وقت یا بعد از وقت موت کا واقع ہونا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ؕ

مفسرین نے اپنے مقام پر اس آیہ شریفہ کی تفسیر مین تحریر کردیا ہے کہ جسقدر عمر تفویض کی گئی ہے اوس سے ایک سانس بھی گھٹ بڑھ نہین سکتی۔ ہم نہین کہہ سکتے کہ جھوٹی خبرون مین یہ قدرت اور طاقت کہان سے آئی جو وہ قانون قدرت کے اصول مین ترمیم کرسکتی ہے۔

اس کے بعد مؤلف نے رامپور اور حیدرآباد وغیرہ مختلف مقامات پر جو افواہین مرزا صاحب کی وفات کی مشتہر ہوئی تھین اونکا ذکر کیا ہے۔ جن سے کوئی عظمت اور اقتدار مرزا صاحب کا ثابت نہین ہوتا بجز اس کے کہ مرزا صاحب ہردلعزیز نہین ہین۔ ورنہ لوگ کو اونکی زندگی ابھی معلوم نہین ہوئی اور اوسکی وجہ سوا اس کے کچھ نہین ہے کہ مرزا صاحب اخلاق اور تہذیب کے دائرے سے بہت باہر نکل گئے ہین مگر یہ توقع زیادہ تر وہی لوگ رکھتے ہین جنکو اونکی ذات کے ساتھ تعلق اور توسل ہے۔ اور اونکے ذریعہ سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہین۔ وہ لوگ جو اونکی غزل سرائی کو پسند کرتے ہین اور یہ سمجھتے ہین کہ اونکی وجہ سے کبھی کبھی اخبارات مین دلچسپی پیدا ہوجاتی ہے اور دلی لکھنؤ کے پورانے قضیے تازہ ہوجاتے ہین۔ ہمیشہ یہی دعا کرتے ہین کہ مرزا صاحب صد و سی سال سلامت رہین۔ واقعی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کی غزل قصیدہ، سلام بہت کچھ ہمارا اوقات مسرت مین کاٹ دیتے ہین۔ ہمارے نزدیک خدا نخواستہ بمصداق غنیمت دم دنیا مین نہوگا۔ ہماری دلچسپی کا مشغلہ موقوف ہوجائیگا۔

مؤلف نے ایک لطیفہ جو استاد جہان کی طرف منسوب کیا ہے اُسکا ماحصل یہ ہے۔

"ایک روز حسب معمول قریب زمانہ مین راقم خدمت سامی مین حاضر تھا کہ خط رسان نے آپکے خطوط لاکر دیے۔ آپ اونکو دیکھ رہے تھے دیکھتے دیکھتے فرمایا کہ بھائی مبارک ہو آج ہماری سالگرہ ہوگئی۔ ہم سب حاضرین متعجب ہوے کہ یہ کیا جملہ آپنے فرمایا۔ جب اس معمے کو پوچھا تو آپنے فرمایا کہ زمانے مین ہزارون آدمیون کی سالگرہ ہوتی ہین۔ مگر سبکی سالگرہ ایک طرح کی ہوا کرتی ہے میری سالگرہ دنیا سے نرالی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر سال میرے مرنے کی خبر مشہور ہوتی ہے۔"

اس لطیفہ کو ملاحظہ فرماکر ناظرین نے یہ نتیجہ ضرور اخذ کیا ہوگا کہ استاد شاگرد دونون نے سچ بولنے کی قسم کھائی ہے۔ اس لیے کہ اب تک تین خبرین اونکے انتقال کی بہتر برس کی عمر مین مشہور ہوئین معلوم نہین ہر سال تاریخ کی تاریخ التزام کے ساتھ کون ایسی خبر مشہور کرتا ہے اور وہ خبرین کہان مشہور ہوئین جنکی تعبیر سالگرہ سے کیجاتی ہے۔ اصول تو یہ ہے کہ اکثر افعال اور اقوال پر حکم کل کا لگا دیا جاتا ہے اور کلیہ قائم کرلیا جاتا ہے۔ مگر یہ نہین اصول ہے کہ جزو پر کل کا اطلاق کیا جاے۔ درآنحالیکہ وہ جزو اپنے کل سے کوئی نسبت ممیزہ نہ رکھتا ہو اگر بیس پچیس سال برابر ایسا ہوتا تو بھی ہم سالگرہ تسلیم کرلیتے۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہہ اعتراض بالکل بیکار ہے اس لیے کہ کوئی علمی یا شاعری کا مسئلہ حل نہین ہوتا ہے تو ہم تسلیم کرلین گے کہ یہ بہت صحیح ہے مگر اوسکے ساتھ ہی ادب کے ساتھ ہم ناظرین سے یہ عرض کرین گے کہ ہم جس کتاب کا ریویو کر رہے ہین وہ سر سے اسی قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے لامحالہ ہمکو بھی کلوخ انداز را پاداش سنگ است کے مقولے پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ مؤلف کو ایسے واقعات اور حالات کے لکھنے ہی کی ضرورت نہ تھی اس لیے کہ ملک کا

کوئی حصہ ان حالات اور واقعات زندگانی مرزا صاحب سے تہذیب اور شایستگی نہیں سیکھ سکتا مثلاً ہم بیان کرتے ہین کہ مرزا صاحب خود کو نواب شمس الدین خان مرحوم کے خاندان مین شمار کرتے ہین - اور مولف نے ایک شجرہ بھی درج کیا ہے اس سے ملک کیا فائدہ اوٹھا سکتا ہے - بجز اس کے کہ جو لوگ اب تک مرزا صاحب کے کل بھائیون کو ایک مان باپ کا سمجھتے تھے وہ یہ سمجھے کہ مرزا صاحب کے کل بھائی مختلف الصلب ہین لامحالہ مرزا صاحب کی توہین ہوئی اور جو وقعت اونکی نوابی سلسلہ مین داخل ہونے سے پیدا ہوئی تھی - بالکل مفقود ہو گئی اور یہ بات جو مولف سے ثابت کرنا چاہی ہے کہ مرزا صاحب کا خاندان گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کا ہمیشہ خیرخواہ رہا ہے نواب شمس الدین خان سے تو قصور ایک انگلش افسر سے نامعقول ہوئی - لہذا خاندان کا ذکر اگر حالت جہل مین رہتا تو اچھا تھا - ایسی ہی شوکت محل صاحبہ کا زیر سایہ ولیعہد بہادر امن امان حاصل کرنا ہے جس سے ملک کو کوئی فائدہ نہین پہونچا سوا اس کے کہ کچھ اخلاق کے پہلوون سے سیاستی کی کتاب کا ایک ورق پڑھ لیا اور مرزا صاحب کی تحقیر ہوئی اسیطرح رامپور کا جانا اور وہان ذرایع اور وسائل کا پیدا ہونا ہے -

سفر کلکتہ سے بھی مرزا صاحب کی تہجین ہوئی اور ملک نے کوئی فائدہ نہین اوٹھایا -

چھ برس کی عمر مین مرزا صاحب کا فارسی کی درسی کتابین پڑھ لینا گو ممکن ہو مگر کسی کمسن بچے نے اس سوانح عمری کو دیکھکر چھ برس کی عمر مین فارسی کی کورس کو تمام نہین کیا -

مرزا صاحب کی شاعری کے جو عجیب اور غریب حالات لکھے گئے ہین اونکو پڑھکر کسی شاعر نے ایسی فوق العادت اور خلاف قیاس طباعی اور ذہانت پیدا کرنے کی کوشش نہین کی بس ہم مجبور ہین کہ جو کچھ کتاب مین آم گھاس ہو اوسکو اسطرح درست کرین کہ آئندہ کوئی مولف یا مصنف جھوٹی مدح سرائی پر کمر ہمت نہ باندھے اس سے ہم نے اس کتاب کی ہر سرخی پر نوٹ دیے ہین -

راقم - شوکت جنگ -

داغی سلسلہ

عرصے سے جناب داغ مدظلہ کے کلام پر جو اعتراضات اودھ پنچ مین سلسلہ وار چھپے ہین اونپر باوجود بعض حضرات کی مخالف کوششون کے علم دوست قدردان ایسے متوجہ ہین کہ اصرار کے ساتھ ان مضامین کو جداگانہ رسالہ مین شایع فرمانے کی راے دے رہے ہین چنانچہ علاوہ اُن خطوط کے جو وقتاً فوقتاً اخبار مین شایع ہو چکے ہین آج دو اور مہربانون کی تازہ تحریرین ہم درج کرتے ہین تاکہ جو حضرات اس مفید بحث کو فضول کہتے تھے اونکو معلوم ہو کہ پبلک اوسکو کسقدر مفید اور ضروری سمجھتی ہے - جنکی راے ہے کہ جلوہ داغ مین جو احسن مارہروی نے داغ کی گود مین بیٹھکے خواہ مخواہ لکھنو والون کو ابصداق تم تیئے چھوڑ دونگے ; نیاعنی کے ساتھ برا بھلا کہا ہے اوسکا جواب اس شکل سے ہو سکتا ہے کہ تب ہی ہو سکتا ہے جب جلوہ داغ کی تمام دھجیان رسالے کی صورت مین مجتمع کر دیجا ئین -

تیسرا خط

جناب بندہ - تسلیم

میرا نام بھی براہ کرم آپ فہرست خریداران مین اوس رسالہ کی بابت لکھ لیجیے کہ جسمین آپ داغ پر اعتراضات کو یکجا کرنے والے ہین -

مجھے امید ہے کہ غالباً آپکی تعداد خریداران جنکی ضرورت اس رسالہ کے چھپنے کی کھلی ہے پوری ہو گئی ہوگی کیونکہ واقعی یہ ایک نہایت ہی عمدہ رسالہ ہوگا جس سے ہر اہل علم کو اور مخصوص شاعرون کو ایک خاص حظ حاصل ہوگا اور وہ اسکی بہت قدر کرینگے جیسا کہ اونکو چاہیئے -

خاکسار - محمد رشید الدین اشرف -

چوتھا خط

کرم فرمائے بندہ - منشی محمد سجاد حسین صاحب زاد لطفہ تسلیم -

بذریعہ اودھ پنچ آپنے صلاح لی تھی کہ جلوہ داغ کی تنقید کتاب شایع کیا جائے - مین تہہ دل سے کہتا ہون کہ بالضرور و بتعجیل شایع کیا جائے اور ایک خاص اہتمام سے لکھائی - چھپائی کے علاوہ کاغذ بھی نہایت مستحکم اور عمدہ ہو تاکہ ایک مدت زمانے اور طویل عمر تک یہ لاجواب کتاب دل دماغ کو فرحت بخشنے کے علاوہ اس بات کی بھی خبر دیتی رہے کہ تاریخی دنیا مین غلط گویون کے لیے - ایسے ایسے سرکوب بھی بمقتضائے ہر فرعونے را موسیٰ خداوند عالم نے پیدا کر دیے تھے - جو از سر تا پا دعوی کے باطل کرنے مین ید طولے اور وقعت عام اور قابلیت خاص رکھتے تھے میرے ساتھ میرے چند لائق احباب بھی اس راے سے متفق ہو کر خریداری چاہتے ہین - اب آپکو اختیار ہے کہ اونکے اسماء کی فہرست مجھ سے طلب فرمایئے یا صرف میرے ہی نام پچیس جلدین لکھ دیجیے - چونکہ پنچ مین قیمت کا اندازہ نہ تھا اس سبب سے بعض ایسے لوگ بھی ہین جو کم و زیادہ کے خیال سے اپنی جگہ کچھ تامل کر رہے ہین یہ بھی مناسب سمجھتا ہون کہ ایک معقول چھاپا ہو اتکدمہ کر کے قیمت کی اشاعت کر دیجیے - اور پیشگی دینے والون سے ایک خاص رعایت کیجیے - مجھے جسوقت اس بات کی اطلاع ہو گی کہ پچیس جلدون کی تخمیناً اس قدر قیمت ہوئی - زر قیمت اوسی روز حاضر کیا جائیگا - مین کمال اشتیاق سے دوبارہ پھر سفارش کرتا ہون کہ اس کار خیر مین تعویق و تساہل نہ فرمائین - اور میرے لائق دوست شوکت جنگ (جنکو مین شوکت جنگ بہادر کہتا ہون) کی قابل قدر تالیف کو بہت جلد طبع کیجیے -

آپکا قدیمی یار شاطر اودھ پنچ کا ناظر - محمد عباس حسین ہوشش

ندنسہ اور کوہ ندا

جناب من - مجھے بدو شعور سے قصہ کہانی سیر و تماشا کا بہت شوق تھا - بلکہ بچپن مین جبتک میری دایہ کوئی کہانی گڑھکر مجھے نہ سنائی نیند نہ آئی اگر اتفاق سے دایہ بیمار ہو جاتی تو اوسکی قایم مقام ماما اصیلین جو میری خدمت مین متعین ہوتین میرے آرام و استراحت کے لیے سخت مصیبتین اوٹھاتین مجھے یاد ہے کہ اکثر دو دو تین تین مامائین ایک گوشہ مین بیٹھکر بھانڈون کی طرح نقلین تصنیف کرتین اور رات کو جب مجھے پلنگ پر لے کر سوتین تو آغاز کہانی کا اسطرح کرتین -

"ہمارا تمہارا خدا بادشاہ بات ایسی جھوٹی نہین کہانی ایسی میٹھی نہین کانون کی دیکھی نہین آنکھون کی سنی کہتے ہین ایک جگہ ایک بادشاہ تھا"

خیر یہ حالت تو کہانی قصے کی شوق کی تھی - سیر تماشے کا یہ عالم تھا کہ منہ اندھیرے دایہ کی اونگلی پکڑ کر گھسیٹتا ہوا دیوانخانہ مین لے جاتا میرے پہونچتے ہی دربان پاسبان خدمتگار داروغہ وغیرہ وغیرہ صاحبزادہ سلامت صاحبزادہ سلامت کہتے حاضر ہوتے مجھے گود مین اٹھا لیتے دایہ رخصت ہوتی پھر باری باری سے ایک ملازم سیر تماشا دکھانے کی خدمت کرتا - آپ جانیے دہلی سا شہر اوسمین سیر و تماشے کی کیا کمی تھی مگر کمبخت جدت پسند طبیعت کسی تماشے سے شگفتہ نہوتی خدمتگارون کی دم مین ناک تھا - البتہ بندرون کا تماشا بہت مرغوب تھا اور مجھے اس قوم سے ایک خاص دلچسپی تھی داروغہ نے خاص اسی کام کیواسطے اکثر بندر والے نوکر رکھ لیے تھے

مُحسن اودھ کا انتقال

فلک چہ نقش مصیبت کشید وا ویلا
ز چشم اہل اودھ خون چکید وا ویلا

اونپر تاکید تھی کہ ہر روز نیا تماشا دکھائیں۔ بندر کی ذات تو عجیب و غریب ہے ایسے ایسے کرشمے تماشے دکھائے کہ اگر انکی تفصیل بیان کرون تو آپکا اخبار شیطنت کے اثر سے اوچھلنے لگے ابھی یورپ میں کرکس کی قلا بازیان بھول جائین تو شک نہیں جس شخص کا دل بچپن سے ایسی عادتون کا مخزن ہو اور اسکا عنوان شباب بھی نرالا ہوگا۔ لیکن الحمد للہ کہ جوانی میں یہ باتین بہت کم ہو گئین اس عمر مین لفنگے قالیون کی صحبت سے جدائی ہوتی گئی۔ شیخے کوئی دیکھے پاس سے نکلتا نہ کسی کے پہلو مین دو گھڑی کے لیے لیٹے رہتا۔ یہ عجیب بات ہوئی کہ مجھے قدرتی طور پر ایسی صحبت سے نفرت ہوگئی جہان کچھ گڑ سے فرق ہوتا۔ رنڈیون کو مین نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور با وجودیکہ زمانہ نفرت نازنین آنکھو نخو عیش بسر ہو رہا تھا لیکن جوانی مین اصیل گھوڑے کے خواص پیدا ہو گئے تھے۔ اگرچہ جوانی مین اصیل گھوڑیون مین باندھتے ہر گز کان نہ ہلا تا۔ یہ سب کچھ تھا۔ مگر بچپن کا اثر اسقدر موجود تھا کہ شیخ دیہ رونق کر دیا۔ صبح سے جابجا تک قصر جات اور باغون کی سیر کرتا جانبے یا پہاڑ اور حد شہر کی طرف نکل جاتا جہان شام تک بندرون کی خوش فعلیان دیکھا کرتا۔ میری طبیعت مین خدا داد جرأت بہت تھی اور مین ہر ایک انسان خواہ جانور پر لٹو ہو جاتا تھا۔ بو تامل خیال مین زوفہ کی داستان سے مجھے انس تھا اس موقعہ پر مجھے لطف آتا تھا جبکہ ابوالحسن جو ہر ترکی رات کو درندون کے خوف سے درخت پر چڑھ گیا اور دیکھا کہ شیر۔ بھیڑیے۔ چیتے۔ تیندوے۔ ہاتھی۔ بندر۔ جو جانور اس باغ مین بھاگے جاتے ہین انکے پیچھے ایک چھوٹا سا جانور رنگ برنگ ہوا ہے۔ پروین تلاش نے بتایا کہ یہ زوفہ تھا۔ جس کی شان مین آفتاب سلطنت روشن ہوتی زوفہ کی جرأت اور بہادری سے عشق ہوگیا۔ اگر مین جانور ہوتا تو یقیناً زوفہ کی ملازمت کرتا لیکن جب سے خیال اور تصور کامل نے چند بار زوفہ کو خواب مین دکھایا اور میرا عشق تازہ کیا۔ اتفاقاً کتاب آتش کدہ محفل مین کوہ بند اکے واقعات نظر پڑے۔ عالم کی آواز آتا۔ پہلے چنگاری کان پر ایک آواز پہنچا تا دوست احباب کا رد کر کے برا کر دیتا تھا۔ پھر مفقود الخبر ہو جاتا جہان سے ور پیغ نہ کرتا۔ سامان بھی زوفہ کی بہادری سے کم نہ تھا مین کمبخت دوہرے عشق مین مبتلا ہو گیا۔

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

کامل چھبیس برس یہہ دونون خیال مجھے قلا بازیان کھلاتے رہے۔ گذشتہ دو برس سے ہندوستان کوئی مقام نہ بچا جہان بیٹھے دعائیں کی ہون۔

میری دعا کے یہ الفاظ تھے کہ خداوندا اگر زوفہ اور کوہ ندا کا دیکھنا میرے مقدر مین نہین ہے تو اوسی کے مثل کوئی ایسا سامان دکھا دے کہ میری دلی آرزو پوری ہو۔ آخر تیر دعا ہدف اجابت پر لگا ایک دن خدا کا کرنا کیا ہوتا ہے کہ مین حسب معمول صبح سویرے ہمالیہ کی چوٹی پر جا بیٹھا۔ تھوڑا عرصہ زوفہ اور کوہ ندا کے تصور مین گذرا تھا کہ دفعتہ گھڑ گھڑاہٹ کی آواز کان مین آئی آنکھیں کھولکر جا بجا طرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا البتہ پہاڑ کے نیچے سیاہ و نوش کا ایک جم غفیر بہتا نظر آیا۔ مارے خوشی کے اوچھل پڑا کہ وہ زوفہ آ گیا ہر چند کہ جان پیاری تھی مگر جرأت خداداد اور اشتیاق مجھے نے جان کیطرف سے بے پروا کر دیا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بجا ئم کی بھگدر دیکھتا رہا۔ چند منٹ مین ایک اسپیشل ٹرین کوہ ان وحشیون کے پیچھے لگا دیکھا جس کے پہیون کی گردش رفتار سے یہ آواز آتی تھی۔ انسانون حیوانون چلو چلو جلدی چلو۔ اب جو اپنی قوت سامعہ یا صوتو کو وسعت دیتا ہون اس آواز کا اثر نظر آنے لگا اور ہر ایک ذی روح سمٹ سمٹ کر ریل میں چڑھنے لگا۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ پالکی۔ اونٹ۔ گاڑی۔ بیل۔ بھیڑ۔ بکری۔ شیر۔ بکری۔ انسان آئین جمع ہو گئے۔ زیادہ سوال کون کرے زوفہ اور کوہ ندا کا سمان جیتے جی دیکھ لیا اسی مین آخر کو ٹل گئی ہنستا ہوا ہاتھ مین تھا۔

فقط۔
...

[illegible]

گھر چھوڑو کابل جاؤ

جو نشہ دانے پنچ السلام علیکم۔

ہندوستان کے سند یافتہ انگریزی دان اور فارسی دان کہان مین۔ آئین اور ہمارے ساتھ کابل چلیں۔ اس جانب سلسلہ الفقر والافلاس تو گر تا ٹوپی پیچ ترقیم مین ملازمت ملتی نہین درباریون اور انگریزون کی بھی کیون مگر جلم بھرنے تک کو کسی نے نہ پوچھا۔ تبدیل مذہب کے لیے بھی لنگوٹ باندھ کر ڈٹ گیا مگر سب گڑ نکلے کچھ نقد و نقد تو دینا فاک نہین صرف زبانی جمع خرچ ٹھہرا۔ کیلئے ہندوستان مین آخر سوکھے چنے تب تک چبا یون ناک مین دم بھی تھا۔ اب چلیے کابل چلین اور جا رہی

فصل ہی ہے تازہ مانہ میوون پر چلکر ہاتھ مارین گر بجانب کو حلوہ سے خاص شوق ہے کشمش و شمش تو کھاتا نہین مگر ایک امر قابل لحاظ بھی ہے وہ یہ کہ عمر گذری بڑھے ہوے بال بچون کو کس پر چھوڑین یا ساتھ چلنے پر کیونکر رضامند کرین طریقہ خاندان عنوان قدیم کے اعتبار سے محض خلاف ہوگا دینا کیا کیجئے۔

ہماری مردہ دل قوم جو رشک بھری نگاہ سے انگلینڈ والون کو ہندوستان مین عیش کرتے ہوے دیکھتی ہے یہ محض اوسکی بیوقوفی ہے۔ محض اوسکی نادانی ہے۔ جنھون نے اپنا گھر اپنا دیار۔ اپنے احباب اپنے عزیز و عزیزہ کو عیش و آرام کے لیے دور چھوڑا اور سات سمندر پار آکر نوکری کرنی۔ بیچارے اسقدر بھی عیش نہ کرین اتنا بھی آرام نہ اٹھائین کیا تقاضائے انصاف یہی ہے۔ اگر آپ کو اپنی مانیت کا خیال ہے اپنی راحت کے طلبگار رہین تو ...

کابل قدردانی کو تیار ہے۔ جائیے اور تعلیمی درسون کو رونق دیجیے اور یکتائے زمانہ ہو کر شہرت پائیے۔ کیا یہ ہم لوگون کا فخر نہین ہے کیا اسمین ہم لوگون کی عزت نہین ہے کہ ہم لوگ ایک اسلامی بادشاہ کے عہد سلطنت مین کرسی پر بیٹھے ہون۔ جائیے اور ضرور جائیے ہندوستان مین کیا دھرا ہے۔ قحط کے ہاتھون خلقت تباہ ہے گرانی ہمین زور زور سے پکار کر کہہ رہی ہے کہ یار کوتے کا حلال ہونا اور اسکا اعلان بڑے وقت مین کام آیا کچھ نہ سہی نیاب لگائیے اور کھائیے اتنا تو ہوگا۔ استغفر اللہ یہ بھی کچھ زندگی ہے یہ بھی کوئی کھانا ہے۔ اے میان جاؤ اور مونج غنچ اور چلغوزہ کھاؤ۔ پھر اور کیا۔ ضرور جاؤ اور ابھی جاؤ۔

کیا ہمارے ہندوستان میں اوس قابلیت کے لکھنے والے ہین جسکا اعلان ضرور ہی امیر صاحب کی طرف سے اخبارون مین ہوا ہے۔ ضرور ہین۔ پھر پانچون گھی مین اور سر کڑاہی مین سمجھ۔ فقط

بسفر رفتن مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

راقم ہیچمدان۔ نوش۔ انہ گیا۔

دست خود و دہان خود

الطف الدولہ مرکوب الفضی مرزا اودھ پنچ وعلیکم السلام المصافحہ۔

لیجیے پچاس روپیہ نذر ہین۔ ایک غریب آپکی آؤ بھگت کو موجود ہے۔ بہت دنون تک کسی قدردان کی تلاش چاندنی چوک اور سبزی منڈی استغفر اللہ گلی گلی کی خاک

ممیرے سرمہ
تازہ سندات
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے -
ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سیل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چندرونکے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی - قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو ؏ روپے - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین ؏ روپے - خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس ؏ روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار ۴ آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور (پنجاب)
(۱) جناب پروفیسر صاحب - سلام نیاز ممیرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجاے کم ہے میں نے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوا کبھی نہین دیکھی - ایک مریض پر تو اس نے جادو کا اثر کیا - اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک سرمہ دس سال سے بے نور ہوگئی تھین صرف اسی قدر طاقت بینائی اندھے کے ردیین وجود دیدہ کا رہنا اور لفظ بس کروٹ مین نہایت نقصان تھا - اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا - مہربانی کر کے ایک تولہ سرمہ سفید ممیرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین -
راقم - ڈاکٹر شیخ اسد بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری - ضلع ساگر
(۲) جناب پروفیسر وار میا سنگھ صاحب تسلیم - مین نے آپکے ممیرہ کے سرمہ کو تقریباً ۳۰ مریضون پر استعمال کیا جو موتیابند - دھند - پھولا - ناخنہ - آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے - ان مریضون پر اسکا استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور بے نظیر پایا
میری راے مین آپکا سرمہ تمام ہندوستان کی بڑی دکانات اور بڑے بڑے شہرون کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ ممیرہ کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم وی - پی پوسٹ بھیج دیجئے
راقم جود ھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان
(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب دلنواز مکرم تسلیم - عرض شریف آپکے یہان سے بذریعہ ویلیو ایبل سرمہ منگاکر استعمال کیا صد درجہ کا مفید ثابت ہوا - بلکہ بہت کلی ہوگئی - آپکا تیار کیا ہوا سرمہ ڈھلکا - پانی بہنا - سرخی چشم - دھند - خارش چشم - پڑوال - کنجکٹوائٹس - ٹریکوما - شروع کیٹرکٹ (ابتدائی موتیابند) مین بھی مفید ہے بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا - واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجیے -
راقم - ڈاکٹر ریاض الدین مقام نگرانگ ضلع چھینا - سرحد ملک چین
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے - تو اسکو مبلغ پانچہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

مجمع الغراب

شب تاریک کی پندرھوین تاریخ کو بلیک ہال میں کوؤن کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اکثان عالم کے جہاندیدہ و گرم و سرد روزگار رئیس یہ مجتمع ہوئے مسٹر بوم پریسیڈنٹ جلسہ منتخب کئے گئے۔ ایک پرانے قوانٹ کو ... جسکے پر ایک صدی کے واقعات و سوانحات وحادثات سے ... صفحات کی طرح کالے تھے کنددے اوٹھکر یون منقار تقریر کشادہ کی۔

سیہ بخت بھائیو! ہمکو بیسوین صدی کی معجزنمائیات کا مشکور ہونا چاہیئے جسکے حسرت انگیز اثر نے ہماری عزت کے قالب مین نئی روح پھونکدی شیدل بال ... جھڑکر احترامی پر وبال موسم بہار کی نظر فریب کونپلون کی طرح پھوٹنے لگے۔ وہ مبارک زمانہ آگیا کہ آئندہ نسلیر حرمتی مرغ (اشرون) سے منھ باہر نکالنے ہی تاج فردوس پر ٹھونگین مارین - وہ زمانہ جسکو واقعی ترقی خیز زمانہ کہنا چاہیئے یہی ہے جو روز ازل سے گزشتہ کل تک واقع نہیں ہوا تھا جو کچھ اعزاز نہ تھا بصیرت کی نگاہ سے اگر اوس کو آنکھ سے دیکھا جائے اجس سے ہم غیر ترقی یافتہ قومون کو دیکھتے ہین تو بیشک یہ کہا جائیگا کہ نمایان ترقی کی - ہماری دانائیان ہر طبقہ مین اس طرح پر ضرب المثل مانی گئی مین کہ "کوے سے زیادہ سیانا سودیوانہ"۔

ہندوستان کی کالی مخلوقات مین فی الاصل "سود اوتیہ" کا افتخار ہمکو ہی حاصل ہے - کالے ہندوستانی جنہین اسود القلب اکثر نظر آئینگے ترقی کے مستحق نہین ہین - برٹشی حکومت کے فیض رسانی سے ابھی ہندوستانی انسانون نے اتنا بھی اصلی فائدہ نہین اوٹھایا جتنی ا... "ہمکو امید کا کھونسلا دکھائی دے رہا ہو کہ ایکدن بام ترقی پر اعلے بلند پروازی کے ساتھ پہونچینگے۔ یہ اندھیر نہین تھا تو کیا تھا کہ ہماری عزت حقارت آمیز کن انکھیون سے عموماً دیکھی جاتی تھی - حالانکہ ایشیائی شاعر معشوقون کی مشکین و عنبرین بالون کو زاغ شب سے کنایہ کرتے آئے ہین۔

یہ صراسر ہٹ دھرمی اور ضد کی بات ہے کہ ہمکو کریہ صوت کہا جائے علم موسیقی کے فاضل اجل گندھرب اور تان سین سے پوچھیے کہ زاغ کس دلکش اور سریلی راگ کا نام ہے - راستی شعار تیر اندازون سے پوچھیے کہ زاغ کمان کسکو کہتے ہین اور کمان کو اس سے کیا عزت حاصل ہے۔

یمن قدوم کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوسکتا ہو کہ منتظران دہر کو آمد آمد کا مژدہ علی الصباح پہونچایا جاتا ہے اور قدرتی عظمت اس سے بڑھکر ہونا ناممکن ہے - کہ تمام دنیا کے شہنشاہون - امیرون - فقیرون غرضکہ اشرف المخلوقات بجائت کے حلق مین ہمارا خاص آشیانہ ہے - ہماری ذرا سی بیقاعدہ حرکت سے سیکا کھانا پینا تک حرام ہوجاتا ہے ہمارا اتفاق دنیا مین قابل نظیر مانا گیا ہے "چنانچہ کوا کمار مشہور ہے"۔

انسانی بزرگون نے کہا ہے کہ "آبرو کا صدقہ جان ہو" مگر اس مسئلہ کی سچی ادر نیابت تمہین ہماری حصہ ہے کہ "حلال" ہونے کا فتوی اپنی گردن پر لیکر آبرو کا جوہر حاصل کیا - جو لوگ اس عظمت کو دیکھ نہین سکتے ہین وہ قانون بنا کر اس علت کے گلے پر چھری پھیرنے کو آستین چڑھائے بیٹھے ہین - اگرچہ کالے انسان ہر سال دو چار شکار ہوتے ہین مگر اونکی آبرو کے مقابلے مین جان زیادہ عزیز ہے اگرچہ بوٹ کی ایک ٹھوکر بہت آسانی سے تلی پھاڑدیتی ہے مگر وہ لوگ اس بات پر فخر نہین کرتے اور اس غیر مترقبہ توقیر کو قدر کی نگاہون سے نہین دیکھتے - قدمون پر جان نثار کرنا یقینا فی الاصل اسی نور پر کہا جاتا ہے اور یہی ذریعہ اعلی وفاداری کا ہے کہ نیک شکریہ کے ساتھ اس تقریر کو ختم کرتا ہون اور سپاس نامہ بھیجنے کی تجویز پیش کرتا ہون - تحصیلاً جلسہ نے پرون کو ہلا ہلا کر تین چیرز دیے۔

بی زغنہ بڑے ٹھسک کے ساتھ اوٹھین اور ایک ٹانگ سے کھڑے ہوکر یون کہنے لگین۔

سیاہ رو و سفید بخت بھائیو! مین آپکی ممنون ہون کہ اس جلسہ مین بلا کر میری عزت افزائی کی - مین اندرون یورپ اس کامیابی کی مبارکباد دیتی ہون مین اوس حلالی حرمت کو جو آپکو ملی ہے اپنے قوم کے لیے بھی سرمایہ افتخار سمجھتی ہون کہ ہمارے اور آپکے معزز نام مین برائے نام اندرونی فرق ہے - جسکا سبب انقلاب زمانہ ہے - جسکے ردو بدل نے ایک متغائر صورت پیدا کردی - مثلاً پرانے فیشن کی ہندوستانی اور زمانہ حال کی تراش خراش کے جنٹلمین مین جتنا فرق ہے اوسی قدر ہم مین اور آپ مین ہے ہماری آپکی فطرتی عظمت کی نسبت ایک عالی دماغ شاعر نے لکھا ہے۔

اونچی ہے آشیانہ زاغ و زغن کی شاخ

لیکن یہ گردش روزگار کا باعث ہو کہ ہم جیسے بلند مکان ذلت کے دام مین ابتک مبتلا رہے اور دڑبون کی رہنے والی پست ہمت مرغیان اوس وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین کہ ایک دن گردن مروڑی بھی حلال بھی گئین - چونکہ اس آزادی کے زمانہ مین

ذات پات پوچھے نا کوے
ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے

رذیل الزولا گر بھوٹ بنکر شریفون کی ہمسری کا دعوی کرنے لگے ہین اور اکثر ہندوستانی شریف قعر پستی مین اوندھے منھ پڑے ہین - آپکو حرمت کا تاج ملنا حق بجانب ہے۔ امید ہے کہ آپ جان سے دیکر اپنے طبقہ کی ترقی کو انکا یوت کی ترقی کا محسود بنا دینگے - چونکہ آج مجکو جیل جینہ کے کھیل مین شریک ہونے کے یہ میری پیاری سہیلیون نے یاد کیا ہے مین مبارکباد کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کرتی ہون۔ (چیرز چیرز چیرز) اور سپاس نامہ بھیجنے کی تجویز کی تائید کرتی ہون۔

مسٹر بوم - پریسیڈنٹ اوٹھے اور کہا - چونکہ صبح ہونیکا وقت قریب ہے اس لیے مین زیادہ تقریر کرنے سے معذور ہون بہرحال مین آپکی اس عزت بخشی کا مشکور ہون۔ اور اس جان نثارانہ حرمت کے حاصل کرنے پر مبارکباد دیتا ہون اور امید کرتا ہون کہ

کس نیاید بزیر سایہ بوم

مین نیا یہ کا نقطہ زمانہ کے انقلاب اور ترقی کی برکتون سے پستی سے نکلکر بلندی آجائیگا - دنیا بامید قایم - جلسہ برخاست۔

راقم - عنقا بقلم راس الظرفا حضرت شرر شیوپور

ترجمہ خط مسٹر گاؤدھپ بنام مسز گاؤدھپ

مقام مویشی خانہ اپر انڈیا

مائی ڈارلنگ - اس سے پہلے والے خط مین مین نے تمکو اطلاع دی تھی کہ مین ریاست سے مع اپنے باپ بھائی یا سالے یا سسرے کے اور نیز مع اپنے کل جیلی چاپڑان کے اسٹاف کے جنگلی آزاد بکرد کر مین بجر کو دیا کرتا تھا۔ دودھ کی مکھی کیطرح نکال دیا گیا اور اب پھر بخط مستقیم اوسی کوٹھی مین آگیا ہون اور اپنے آبائی پایہ کھوکر میراثی جگہ پر جہان سے مین ٹیپو سلطان کی بدولت القط کردیا گیا تھا اوچک جانے کے لیے اپنے میان مٹھو کو الٹی سیدھی پٹیان پڑھا رہا ہون اور عنقریب امید ہے کہ اپنے بلم لیری سکسپیر کو پہاڑی ٹھوکرین کھلوا کر خود بغل در معقولات ہو جاؤنگا - اب اوسکے آگے کا حال زیب قلم کرتا ہون اور گویہ جانتا ہون کہ میرے بلیے جوڑے سو کی محبت اور کوائف بھرے خطوط تمکو اپنے ولائتی نوجوان ہمصحبتون کے سامنے اچھے نہ معلوم ہوتے ہونگے اور تمہارے عیش و نشاط مین حارج ہوتے ہونگے

مگر تاہم مجھے میری جان اُمید ہے کہ تم اپنے بوڑھے ۔ پرانے اور آیندہ کے واسطے پھر پہلے سے دولتمند ہو جانے والے شوہر کو اب وقعت اور محبت کی نگاہ سے دیکھوگی اور اب اوسکے خطوط کو چھ تن انتظار بن کر اونکا نہ سے وصول کروگی خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اب اپنی خوش ہونے والی بات سنو اوس دربار کا ۔ نعمت غیر مترقبہ یعنے دربار حضور کے انعقاد ہونے پر کچھ دن تو منھ چھپائے کوٹھی مین بیٹھا رہا مارے شرم کے کسی کو خصوصاً اون لوگ کو منھ نہین دکھاتا ۔ تھا آنکھ برابر نہین کیجاتی تھی کیونکہ مفید تدبیرین اور اونکے مقابلے مین اپنی ہی بھلائی بندگی بدولت کیسا گھر [illegible] تھا مگر پیاری تم جانتی ہو لہ مین پہلے درجہ کا چکنا گھڑا ہون دو تین ایک ماہ مین [illegible] بھائیون سے مل کر [illegible] کی خوشامد کر [illegible] اور اپنے موسوف مٹھو کو دعوتون سے رام کرکے بڑے دربار تک رسائی لی ۔ چونکہ قبل لڑکر ٹیپو جو میرے رگ و ریشہ اور رضائت سے پورے طور سے واقف تھے ۔ اپنے زندگی کی چند روزہ مدت ختم کرکے کوچ کر گئے تھے یہ کامیاب ہونا درمیان اپنے ارادون [illegible] تمہارا بوڑھا شوہر [illegible] بڑو نہ تار ہاہے ۔ کہ اُس سونے کی چڑیا کے ہاتھ مین آکر پھر سے اوڑ جانے کا صدمہ تو تا زیست [illegible] تھی ۔ دربار کی بات کہ اس جگہ پر [illegible] سے [illegible] اغون کے ایک زاغ تو مسٹ گیا پھر دیکھو جاوگے [illegible] اب جونک اور پڑی گی پھر میری برسون کی تجربہ کاری باتون مین آکر اتنا چت ہوگئے ہین تو خوب خوب اپنے شکاری تجربہ کا رنگ دکھا [illegible] کا شکار کراونگا اور خوب اسے [illegible] کا خشک پوشتر ہوگا ۔ [illegible] نہین ہون اوس سونے کی چڑیا پر میرا [illegible] لگا ہے ۔ کوئی دودھ پیتا نادان ہوا اور [illegible] دے کاٹ پہنچ لگا [illegible] ہتھیلی ہین ۔ چین چین [illegible] کیا ۔ [illegible] اسکے اور بھی ارٹنگے لگا رہا ہون ۔ پیاری خاطر جمع رکھو مین تمہارا بوڑھا تجربہ کار پرانا گھاگ کیا جو پھر وہی دن وہی رات وہی عیش و نشاط وہی اولوالعزمی وہی شان اور وہی ماہواری [illegible] حلالی تحصیل نہ کرکے چھوڑ ی اور پہلے سے دو نام چوگنا [illegible] مزید بران بطور مصالحہ ۔ لو خوش ہوجاؤ اور خدا کرے میرے بازآمدی شان جلد آکر دیکھو جب لکھو تمہارے استقبال کے لئے بندرگاہ مین موجود رہون ۔ والسلام ۔ فقط

راقم ۔ مین ہون پیاری تمہارا بوڑھا شوہر ۔ ک ۔ ۔ ۔

ہمارا ۔ ۔ ۔ بھی سارے عالم سے نرالا ہے
کسیکو مخمصے مین اور کسیکو گھر مین ڈالا ہے

چودھری جی ۔ لو صاحب نکاح واقعی اور وارث مشرعی پر تالفظ بڑی فوق لے گئے ۔ ڈبل آہین ۔ کلیجہ کی دھڑکن ۔ مایوس کردینے والی نگاہین ۔ ہونٹ کے ہائے وائے ۔ ساتھ پھرانے والے دلمین رکھ لینے والے گھر بس ڈال لینے والے کو پاکر ۔ ایک دم [illegible] نذر ہوگئین ۔ جیسے کسی بے مروت [illegible] ۔ عاشق کش سے قربانیات کی تقلیل نہ ہونے پر مہر و محبت ۔ اب کیا ہے اتنے دن تو رات شبرات ہی چوطرف سے نوکر چاکر حق نجمی صاحب سلامتی مبارکباد دے رہے ہین ۔ میرا تو الف انا ب رہے ہین ۔

[illegible] ہوگیا

نکلا [illegible] بھرپور ہوگیا

شرح شرح [illegible] بہت کچھ اینٹھی بڑی سی اینٹھی تھی اور دماغ مین ایسی کچھ ہوا بھرگئی تھی کہ نہ تو کچھ کا تا چھوسی ہی اثر کرتی تھی ۔ نہ دل کی جلن جگر کی کاوش اپنا رنگ دکھاتی تھی ۔ نہ خوشامد درآمد ما پوچھی ۔

مین ڈھولک تاشا لیدونگا ۔ جی ہان
مین صندل ۔ ۔ ۔ لیدونگا ۔ جی ہان

اپنا رنگ دکھالی تھی ۔

اسپر سونے مین سہاگا ۔ کوڑہ مین کہاج اور سنئیے ۔ لوگون نے تادری حکم لگادیا تھا کہ نکاح متعہ تعلق سب ناجائز ۔ مگر آپ جانیئے دل سے دل کو راہ ہوتی ہے ۔ ہمارے ۔ تجربہ کار لائق فائق زمانہ بھرکا نیچا اونچا دیکھے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیئے ۔ ڈھولہ میا کی تلملاہٹ اور بھربھراہٹ اپنا اثر کرگئی ۔ پھر کیا تھا جہان جانعالم وہان مہرنگار ۔ لوگ یا یون کہو کہ رقیب دیکھتے کے دیکھتے ہی رہے اور وہ اپنی برادران تا تا تھیا کے طائفہ کے لوگون ۔ للو ۔ کلو ۔ چھبو ۔ وغیرہ وغیرہ سے محبت کی زنجیر میراث کی رسی توڑا ۔ کچھ تو محبت کے لٹو اور بہت کچھ سکہ علیہ السلام کو دیکھ کر پھیس پھساکے لونا لگی ہوئی کچی دیوار کیطرح بیٹھ ہی تو گئی یا یون کہے کہ ۔

درگلویم سنت پیغمبر است

ہوگئی ۔ اب مزے مین اور اوسکی والدہ بھی خاطر تواضع

سرپہ اٹکھو نہ کلیجے پہ بٹھاؤن تجکو
لے کے ڈھولک پھراؤن تجکو

گو ابھی لوگ ٹھنگیا رہے ہین کہ ارمان یہ کیا کیا نہ الی الذی نہ اولی الذی اگر یہی کرنا تھا تو ایسا ہوتا جسکو دیکھکے روحانی ہی خوشی ہوتی ۔ یہ کیا ہے ۔

بوسے کی گر ہوس ہے تو گردا سکے پاڑ باندھ

کیا عجب جو روز کی کاسنی کچھ اثر پیدا کرے اور لمڈ پورا پیچ جاتے جاتے بیچ پرسے کھٹ سے اکھڑ جائے ۔ خیر خیب اوسکا وقت آئیگا دیکھا جائیگا فی الحال وعدہ شعر سنکر ختم کیجیے ۔

ہماری ۔ ۔ ۔ بیٹھی آکے گانے کے لیئے
ہم ہوے حاضر ہی ڈھولک بجانے کے لیے

اور بھی سیتے ذرا ہنسنے ہنسانے کے لیے
ایک ڈھولک مول لی ہے ٹانک کھانے کے لیے

راقم ۔ م ۔ ب ۔ علیہ الرحمۃ ۔
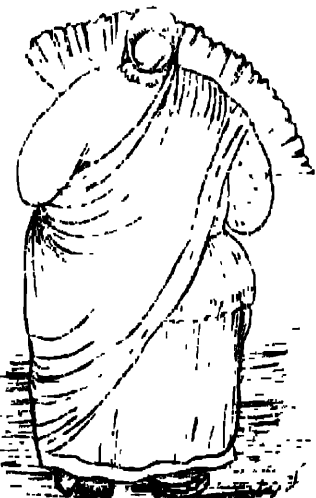
شرکت دربار کی اجازت اور بانی صاحب کی مسرت ۔

بے زبانان را زبانے دیگر است

ہمارے شہنشاہ معظم حضرت اڈورڈ ہفتم کے جشن تاجپوشی کو یادگار زمانہ بنانے کی دھن مین دہلی دربار کی تیاریان اور دیسی رئیسون کے جمگھٹون کا انتظام تو سرکار دربار کی طرف سے ہو ہی رہا ہے مگر رعایا برایا کا ایسے موقع پر غافل بیٹھے رہنا ممکن ہی نہین بس بقول شخصے ۔

اندھا کیا چاہے دو آنکھین

اونکی بڑی خواہش معلوم ہوئی کہ جسطرح اگلے زمانہ مین

شہنشاہ سلامت

بے زبانان را زبانے دیگر است

رعایا کو بادشاہ کیطرف سے اکرام خطاب ملتے تھے اوسی طرح رعایا ہند کو اس مبارک تقریب مین مثل معافی محصول وغیرہ وغیرہ فتوحات عطا فرمائے جائین۔ خیر یہان تک انسانون کی خواہشین تھین جنکا پورا تخمینہ ایک شاعر صاحب یون مختصر سا بیان کرتے ہین۔ ؎

ہزارون خواہشین ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن اوسپہ کم نکلے

ان حضرات کی دیکھا دیکھی حیوانات مطلق مین بھی رنگ رنگاہٹ پیدا ہوئی بقول شخصے۔ مینڈکی کو زکام ہوا یعنی چیتھڑے رنگالون نے بھی ہمت باندھی کہ بہتا دریا تو ہے ہی۔ حضرت انسان ہندوستان بھر مین کودتے پھرتے ہین اندھیرے دل کے کونے سے بڑی بڑا ئی آرزو مین ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے عید بقرعید کے کپڑون کی طرح نکال رہے ہین۔ پھر مرا حم خسروی کے زمانے مین تم کیون منہ مین گھنگنیان بھرے بیٹھو۔ جو زبان حال یاری دے تم بھی عرضداشت پیش کر دو۔ ارے ایسا زمانہ ہر رتے تھوڑی آتا ہے۔ پس اب دیر نہ کرو سنہ ۱۹۰۲ کا پہلا دن سر پٹ بگٹٹ چلا آتا ہے۔ تم بھی استقلال کی گرز دو۔ چنانچہ۔ بیل۔ گدھا۔ کتا۔ طوطا کمر کس کے طیار ہو گئے۔ اور اسطرح دربار مین عرض معروض کرنے کو مستعد ہوے۔

(۱) عرضداشت خر

میری حالت مراحم خسروی کی توجہ خاص کی سخت محتاج ہے۔ کیا عجیب کارخانہ دنیا کا عجیب لیکھا ہے ایک طرف تو زبانی تعریفین ہوتی ہین اور دوسری طرف عملی طور سے وہ ناقدردانی برتی جاتی ہے کہ ناچار دشمن کو بھی خدا خراب مین نصیب نہ کرے۔ یعنی نیک بختی۔ حلم۔ اور بردباری کی یہ قدردانی ہے کہ بیڑ اور داے کو ... گرکٹ۔ کمہار۔ لاد لاد کے میری آبرو الگ خاک مین ملاتے ہین۔ اور دھوبی صاحب لادی سے الگ پیٹھ زخمی بناتے رہتے ہین۔ اور اگر رفتار اور بوجھ لاد چلنے مین ذرا سی کسر مسر کرو تو ڈنڈون سوٹون سے اسقدر ہے تکلف مدارات کرتے ہین کہ پیٹھ اور سرین لہولہان ہو جاتے ہین اور طرہ یہ کہ نیک بختی (جسکی ہدایت تمام اخلاقی فلسفہ مین شدومد سے ہوتی ہے) حماقت پر اسقدر محمول ہوتی ہے کہ ضرب المثل ہوگئی ہے۔ ساری تفصیل کے واسطے تو بہت دماغ خراشی چاہئے اوسکا یہ وقت نہین۔ خوف ہے میری نہیق سے گوش سماعت کو اوسیطرح زحمت ہو جیسے آجکل ترک شراب کے وعظ سے مخمورون کا نشہ کرکرا ہوتا ہے۔ اسواسطے سکوت کا دہانہ لگایا جاتا اور عرض کیا جاتا ہے کہ اس بندہ حقیر کو آیندہ سے ان لوگون کے ہاتھون سے نجات دلوائی جاے اور حکم سلطانی نافذ ہو جائے کہ آیندہ یہ لوگ ہماری خدمات کا پالان نہ رکھا کرین مثل گھوڑون کے چارہ اور علف عطا ہوا کرے۔ زیادہ بجز سیپون سیپون کے کیا عرض ہو۔

(۲) بیل کی عرضداشت

اس حلقہ بگوش اسے تو بہ ہین درگاہ کی عرض ہے کہ اگرچہ ریل نے بہت کچھ ہاتھ بٹایا اور غلام کی گردن پر بہت کچھ احسان کا جوا رکھا ہے مگر پھر بھی سامان جشن شاہی کے فراہم کرنے مین اس بے زبان نے بھی بیحد لہو پسینا ایک کیا ہے۔ اس متعلق پر بڑی آس لگا کے آیا ہے اور کسیقدر خفیف سی اپنی حالت اپنی زبان سے عرض کرتا ہے کہ اس ہندوستان مین جہان میری اسقدر خاطر ہوتی ہے کہ انسان کو اکثر گھروالی کے رشتے سے مجھے باپ بنانے مین پس و پیش نہین ہوتا ظلم اور ستم کی چھری بڑی سفاکی سے پھیر دی جاتی ہے۔ اگر میرے صرف سن رسیدہ بوڑھے بھائی ذبح ہون تو شکایت نہین رستم تو یہ ہے میری دوشیزہ لڑکیان چھانٹ چھانٹ کے کمسریٹ ہڑپ کر جاتا ہے۔ اگر میری نسل بچنے پاسکے تو مین وعدہ کرتا ہون نہ تو کوئی سانڈ بن کے مرکھنا پن کرے اور نہ ہانکنے والے کو دم مروڑنی پڑے۔ اور اس چین اور سکھ کے زمانے مین مزے سے جگالی کرکے جلانے کیواسطے کھیتون کے واسطے اسقدر اپلے ڈھیر کر دون کہ دھرتے اوٹھاتے نہ بنے۔ ملک بھر مین دودھ۔ دہی۔ بہتا پھرے۔ صاحب لوگون کی روٹیون کے واسطے مکھن کی گولیان استنجے کے ڈھیلون کیطرح ہر گلی کوچے مین ماری پھرین۔ اور گھی کی افراط کا کیا کہنا۔ لوگ آبدست تک مین استعمال کرسکین۔ پس مجھے امید ہے ان باتون پر غور فرما کے میرے ذبح کی ممانعت کا حکم دربار کی یادگار مین صادر فرمایا جائیگا۔

(۳) کتے کی عرضداشت

خاک پا جات کے نہایت ادب سے دم ہلا کے۔ کان بچھا کے یہ سگ وفادار مستر قطمیر کی یادگار عرض رسا ہے کہ اس ملک مین بہت سے لوگ ایسے ہین جو مجھے نجس اور ناپاک جان کے دور دور دھت دھت کرتے ہین حالانکہ انکی جان و مال کی حفاظت مین۔ حتی المقدور کمی نہین کرتا اور محبت الفت کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی جہنم جانا چاہے تو اوسکے پیچھے پیچھے جانے کو بلکہ بعض دفعہ ذوق شوق مین دو قدم آگے چلنے کو مستعد ہوتا ہون۔ بکریان چرانا۔ بندرون سے ڈانڈا میڈی رکھنا۔ بلی سے کبوترون کو بچانا چوہون سے کپڑے کترا ہین بچانا۔ میرے عین شوق کے مشاغل ٹھہرے۔ مگر افسوس ہے یہان لوگ میری قدر نہین کرتے۔ نہ مجھے گود مین لیکے پیار کرتے ہین نہ تہذیبون کیطرح منہ چاٹنے یا بوسہ بازی کی اجازت دیتے ہین۔ اور یہ ظاہر ہے

مجھے اسکا اسقدر شوق ہے کہ اس کے آگے کھانے پینے
کی پروا نہین کرتا - بس اس دربار کی یادگار مین حکم
ہوجانے کہ اس حلقہ بگوش کو نیزہ لوگ دوست دشمن کرین
دسرا مین یہے لوگ جوتا لاٹھی پھینک مارا کرین اور نہ
بھٹیاریان آپس مین لڑائی کے وقت ایک دوسری
مجھے متہم کیا کرین - اور نہ ڈورے لوگ میرے کان
اور دم تراشا کرین -

(۲) طوطے کی عرضداشت

ظاہر مین تو ہشت پہر بکبکیا جاتا ہے - مگر در اصل بجائے خود حیوان ناطق
اور حلقہ درگلو ہونیکا استحقاق رکھتا ہے - اسکی غرض یہ
ہے کہ لوگ پانے تک بک کے دماغ چاٹتے اور میری
بولی پر خوش ہوتے ہین - مگر اس خیال سے کہ مین
آنکھین پھیر کے بے مروتی اور بے مہری کر جاؤنگا زنجیر مین
بند رکھتے یا میرے پڑے بھائیون کا کالو اور پیر اسن
کر اوسے پر بجائے پاؤن مین زنجیر ڈالتے ہین اور ساکھناہو
کے اوڑنے اور چلنے پھرنے نہین دیتے ہین - پس میری
عرض ہے کہ مجھے اس آزاد زمانے مین آزادی سے
رہنے کا حکم ہوجائے اور قطعی ممانعت ہوجائے کہ
ٹوپیون اور پوشاک مین لگانے کے واسطے پرون کی
طمع مین شکار نہوا کرون -

راقم - بے زبان

ایک طبیب اور ہم

طبیب - (راستہ مین) سلام علیکم -
مین - حضرت وعلیکم السلام -
ط - آپکا اسم مبارک -
مین - آپ سے مطلب -
ط - خفا نہو جیے - مین طبیب ہون اور بہت بڑا
طبیب ہون - نوکر در نواسی لاکھ آدمی میرے کارخانہ
مین کام کرتے ہین مین نے ایک عرق حیات ایجاد
کیا ہے جسکو اگر کوئی پی لے - عمر بھر نہ مرے - مین
بیرن بخارا کے خاندان شاہی کا معالج ہون کیا آپنے
میرا اشتہار نہین دیکھا - یہیے (جیب سے ایک سہر
کاغذ نکال کر) یہ میرے اشتہارات ہین مینے محض
خلق اللہ کے فائدے کے لیے یہ دوائی کا کارخانہ کھولا
ہے -
مین - بجا ہے -
ط - بجا ہی کے دھوکے مین نہ رہیے آپ علیل مین
در سخت علیل ہین -
مین - جی بفضلہ کچھ بھی نہین (نگہ دہشت زدہ نظر
طبیب صاحب کی طرف)
ط - لاحول ولا قوۃ - مین دروغ گو نہین یہ اسقدر
آپ کی پیشانی پہ موٹی آنکھین بڑی کیون ہین ایک
سرخ کیون ہے -
مین - (گھبرا کر مگر تامل کے ساتھ) حضرت یہ تو
پیدایشی ہین -
ط - جی ہان جب ہی تو آپ علیل ہین -
مین - تو کیا مادر زاد علیل ہون -
ط - جی نہین بعد پیدا ہونے کے گھنٹہ دو گھنٹہ
بعد -
مین - (گھبرا کر) مجھے تو کوئی شکایت نہین -
حکیم صاحب قبلہ -
ط - (کان مین) - آپکو عورتون کی زیادہ خواہش
ہے - (ایک) آپ کھانا زیادہ کھاتے ہین (دو)
آپ چلتے پھرتے بہت ہین (تین) -
مین - خدا کے لیے کوئی تدبیر بتلایئے -
ط - ہان یہ لیجیے آب حیات آپکو بلا قیمت
نذر ہے صرف اسقدر بات چیت کی ہرجہ مین
ضرور دلایئے - مین یہ غریبون کو دیتا ہون کیونکہ
مین تو خود امیر ہون - اسکو پی لیجیے سب باتین
دفع ہوجاوینگی -
مین - ضرور دیکھا اب اس سوچ مین بیٹھا ہون
کہ پیون یا نہ پیون اور اکیلا پیون یا اپنی گھر بسی کو
بھی پلاؤن -

راقم سوچ مین ہون -

کلام دغدار داغ دیکھو

جلوۂ داغ مین شاگرد رشید مارہروی نے جو اپنے
اوستاد داغ دہلوی کی محاورہ دانی و اوستادی زور و شور
سے زیب قلم فرمائی ہے مین بھی اوس سے اتفاق کرتا
ہون واقعی جو محاورات کہ مرزا صاحب نے لکھے ہین دہلی
مین کسی نے نہین لکھے انھین کا حصہ ہے بطور
مشتے نمونہ از خروارے چند اشعار نذر ناظرین کرتا ہون واہ کیا
موتی الگے ہین شعر ؎

بجھسا نہ دے زمانہ کو پروردگار دل
آشفتہ دل فریفتہ دل بیقرار دل

بجھسا دل خلاف محاورہ ہے میرا سا چاہیے یون تو
میرا سا دے کسی کو نہ پروردگار دل
تو شعر کسیقدر اعتراض سے بری ہوجاتا -
دوسرا شعر فرماتے ہین ؎

جیتا نہ بچے ایک بھی جانبر نہو کوئی
[illegible] ہون تیرے سے اگر اور

تیرے سے بجائے [illegible] خلاف محاورہ لکھا ہے -
تیسرا شعر فرماتے ہین ؎

یاد آرزو ہے آنکھون مین سرمہ لگا کے
اے داغ خاک پائے رسول خدا کی ہم

سے بجائے کا خلاف محاورہ ہے چوتھا شعر فرماتے ہین

کبھی یہ دل تماشاگاہ تھا نقش و حسرت کا
اب اسمین حسرت و یاس و تمنا سیر کرتے ہین

اس غزل کا مطلع یہ ہے ؎

الٰہی کیا کوئی صید محبت ہمتو مرتے ہین
کہ نالے تیر بن بن کر گلو مین اوترتے ہین

اس مطلع کے عیوب بالفعل لکھنا منظور نہین ہین آیندہ
دیکھا جاویگا اوس شعر سے غرض ہے حسرت یاس
تینون لفظون کا استعمال تانیث کے ساتھ ہے خلاف
محاورہ تذکیر کے ساتھ لکھا ہے طرفہ مضمون اور سنا ہو
تیس یا پینتیس برس ہوئے ہونگے کہ یہ غزل لکھنؤ
کسی مشاعرہ مین محمد علی تشنہ شاگرد ذوق مرحوم نے
اپنے تخلص سے پڑھی تھی اور جب ہی یہ غزل لکھنؤ
کے کسی مطبع مین طبع ہوئی تھی خدا جانے کہ اوس سے
چوری سے پڑھ دی یا اوس دیوانہ کے مرنے کے بعد حضرت
داغ نے اپنے دیوان مین داخل کر لی دونون دہلی کے
ہین اور ایک اوستاد کے شاگرد ہین اونکا ایمان جانے
ایک صاحب نے رائے اچھی دی کہا کہ دونون ایک اوستاد
کے شاگرد ہین مرنے سے کچھ روز پیشتر ذوق نے یہ غزل
لکھی ہوگی یہ سمجھے ہونگے اس غزل کی نقل میرے پاس ہے
وہ جانتے ہونگے میرے پاس باپ کا ترکہ بیٹے ہی کو پہونچتا
ہے - اوستاد کا شاگرد کو ملنا چاہیے - دونون نے
ایک دوسرے کی چوری نہین کی پرچہ اخبار راقم نے حضرت
منشی محمد فاخر حسین صاحب فاخر سہسوانی کے پاس
دیکھا ہے اوسمین اور جو دیوان کہ داغ کا اول مرتبہ چھپا
ہے اوسمین یہ مصرع اسیطرح سے لکھا ہوا ہے دوبارہ
طبع ہوتے وقت کسیکا اعتراض اٹھانے کے لیے بجائے
یاس شوق کا لفظ لکھا ہو - نقص پھر بھی رفع نہوا -

(باقی)

راقم - فصاحت جنگ -

تمباکو کی گولیان

سابق مین یکتائے زمانہ حضرت محمد عبد الرحمن کے نام جاری تھا۔ بہ یاد دہلی کے زمانے مین گولیون کا کارخانہ اونکے لڑکے خلف محمد خلیل الرحمن کے نام سے دہلی مین جاری ہوگا جن صاحب کو گولیان لینا منظور ہون وہ بمقام دہلی چاندنی چوک بہ نشان کوٹھی حاجی علی جان و حافظ عبد الغفار سے خرید فرماوین۔

نئی کتابین

احمق الذین ۔ ظرافت کا دلچسپ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک مخبوط الحواس کی عمر کے سوانح چست اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدر آباد کا سفر۔ وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا۔ ریاضی کے خبط مین مبتلا ہو کر وطن آنا پھر وہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا۔ وہان ایک مس کے عشق مین پھنسنا۔ نکالے جانا۔ مس کا ہمراہ آنا۔ لکھنؤ آ کے طرح طرح کے مہذب آوارہ لوگون مین پھنسنا۔ پھر بے زری کیوجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب ڈھنگ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ ناول پہلے بھی شایع ہوا تھا۔ اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے۔ قیمت ۸ فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

کایا پلٹ ۔ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ۔ اسمین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہے وہان واقعات مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین۔ قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک۔

بیٹھی چھری ۔ مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ۔ اسمین نہایت متانت اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ ملک کیونکر کن مکتوبون اور چالون سے دولت چین کے قابض ہوتے ہین۔ بعض بعض مضامین اس ناول کے غور کے لایق ہین قیمت ۱۲ علاوہ محصول۔

حیات شیخ چلی ۔ ظرافت کا ایک لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام۔ اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری۔ اونکے منصوبون کی نوعیت اور شیخ کی علمیت عجیب سنجیدگی وتحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

سب جلے تن ۔ واسوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش۔ جس رنگ اور طرز مین واسوخت آجکل لکھے جاتے ہین اسکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے۔ اسکی شاعری فقط گوئی دیکھنے اور تقلید کرنے کے لایق ہے قیمت ۲ فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

جنتریہائے ظرافت سنہ ۹۲، ۹۳، ۹۴ء کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۲ جو صاحب سب جنتریان خرید فرماوینگے ۴ قیمت لیجائیگی۔

برہان الفراست ۔ اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے مستند رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین۔ قیمت ۴

المشتہر منیجر اودھ پنچ

۴۰۱ اشتہار کتاب دولت باغبانی س

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانہ سابق مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین واسطے شائقین باغ اور امرائے جو اسکے قدردان ہین شایع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فصلی لنگڑا) کٹھل لیچی امرود کا باغ لگانے مین بڑھا نفع دکھلایا ہے چار بیگھے کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد چندے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور اوسر افتادہ زمین عمل تھالے تیار کرا کے فصل خودرو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگانا آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کر کے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے۔ بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جنمین (پیڑ) لگانے اور پیوند باندھنے کے وہ طریق جنسے آم خیر مین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا جملہ طریق قلم باندھنے کے مع نقشہ جات کل مشہور میوہ خوشنمائی گردش وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان بیان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا نمایشی پھول پیدا کرنا فہرست ہائے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بخط انگریزی اردو زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جس کے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین۔ اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری۔ آلو۔ گوبھی۔ کرم کلا۔ شلجم وغیرہ کا جس کے پھل پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین۔ خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے علاج دفعیہ دیمک کیڑون وغیرہ کا یہ کتاب ۱۲ صفحہ پر ۱۰۲۶ ۔ انچ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصولڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت۔ قدردانون کے نزدیک دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ اور سپرنٹنڈنٹ باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین اوسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین جو لوگ دھوکا کھائے ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین۔ شائقین بہت جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا۔

دیگر وزیر جنتری

برآورد تنخواہ ۸ سے دو ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انکم ٹکس سود برآورد مزدوری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دو سرے دو سو برس کی شامل ہے۔ یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فوج بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے ہین اور بانٹتے ہین نہایت کام کی ہے اور بجائے رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے قیمت ۱۲ تام عہدوڑ اکٹا نہمان ارقام کرنا چاہیئے۔

المشتہر

منشی شمشاد اور منشی وزیر علی الہ آباد (محلہ بخشی بازار)

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت وطہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ کے حق مین شفیق استاد ہین۔ ہمہ جہت تیار ہو کر ۸ رکو یہ یہونچی ہے۔

المشتہر

اسلام حسین لکھنؤ جھوائی ٹولہ

تازہ سندات
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزون ـ میڈیکل کالج کے پروفیسرون صاحبان ـ ڈاکٹرون ـ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ـ
ضعف بصارت ـ تاریکی چشم ـ دھند ـ جالا ـ پڑوال ـ غبارہ ـ پھولا ـ سبل ـ سرخی ـ ابتدائی موتیابند ـ پانی جانا ـ خارش وغیرہ ـ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین ـ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے ـ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے ـ خالص میرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے ـ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ ـ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ـ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین ـ نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے ـ
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین کسی ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا ـ جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

کھلی چٹھی

سعید اللہ خان وزیر اعظم صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ سابق ہندوستان کی چٹھی بیرن کرزن وزیر السلطنت حضور قیصر ہند سلطان اعظم ایڈورڈ ہفتم کے نام۔

کرم الاحبان وزیر باتدبیر شہریار اعظم ہند انگلستان وغیرہ زاد معظکم۔

غالباً آپ میرے نام سے ضرور واقف ہونگے اور مین تو آپکی شہرت و ناموری کی وجہ سے خصوصیت کیساتھ آپسے ماہر ہون۔ مینے آپکو ہم رتبہ ہونے کی وجہ سے اور نیز خیال ہر امور ورواج ہند کے۔ جہان خصوصیت کے ساتھ بھائی چارہ ہوجاتا ہے۔ القاب مین برادر صاحب کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ آپ یقیناً اس القاب کو پسند فرماوینگے اس لیے کہ اول تو مسلمان اور عیسائی دونون جانی بھائی ہین کیا بہ لحاظ نسل (بنی اسرائیل و بنی اسمعیل کے ہونے کی وجہ سے) کیا بخیال اتحاد مجلسی سابق جیسا ہندو مسلمانون مین اب ہوگیا ہے یعنی اول تو انگریزی مین دخل نہین دوسرے مجھے دو حرفی القاب ڈیر کرزن۔ یا۔ مائی ڈیر کرزن پسند بھی نہین ہین اور مخاطب الیہ کی عزت میری راے مین ایسی چھوٹی لفظون سے زیادہ نہین بڑھتی۔ بہرحال یعنی وہی برادرانہ القاب پسند آیا۔

مین ایسی جگہ ہون جہان جبتک انسان نہ آوے اوسکی سمجھ مین نہین آسکتا۔ اس لیے مین اسکا ذکر چھیڑکے آپکا وقت ضائع نہین کرونگا صرف اسقدر ذکر ضروری سمجھتا ہون کہ یہان اصل ہے۔ وہان نقل ہے۔ جو کچھ وہان ہوتا ہے یہان پہلے ہوجاتا ہے وہان اوسکا عکس مرنیکے بعد پڑتا ہے وہان کے تمام حالات ہمارے سامنے اسطرح پیش نظر ہین جیسے کوئی اونچے پہاڑ پر بیٹھا ہو اور اوس پر کوئی عمدہ کوٹھی ہو جسکی چہار دروازے کھلے ہون اور نیچے آبادی ہو اوس محل کے بیٹھنے والے کو جب وہ دروازونکے سامنے بیٹھیگا نیچے سب نظر آئیگا یا جیسے کوئی آئینہ خانہ مین بیٹھا ہو اور سکرے مین جسقدر کھڑے بیٹھے ہون نظر آئینگے۔ تار ریل سب یہان کا عکس وہان ہے بلکہ یہ کہیے کہ پہلے یہ آلہ یہان ایجاد ہوا جب بیکار ثابت ہوا۔ وہان بھیجدیا گیا اب یہان اوس سے زیادہ ایک تیز آلہ ہے جس سے انسان کے جو دل مین خیال گزرتا ہے یہان یہان خبر ہوجاتی ہے۔ مین اگرچہ یہان مدت ہوئی چلا آیا لیکن سب کے حالات سے مین بیخبر ہون اور چونکہ ہندوستان سے بوجہ وطن ہونے کے مجھے زیادہ تعلق ہے اس لیے وہان کی خبرین مین دلچسپی سے سنا کرتا ہون۔ مین تمکو سب سے پہلے تو اس جشن کی مبارکباد دیتا ہون۔

کچھ شک نہین تم نے بہت اچھا کیا جو دہلی کو انتخاب کیا۔ یہ ہمارا دار السلطنت بہت قدیم ہے اسکی رونق ہمیشہ قائم رکھنا چاہیے اور مقام بھی وسط مین ہے۔ جسوقت تمہارا تقرر یہان ہوا تھا مین بہت خوش ہوا تھا۔ گو اور بھی وزرا اچھے تھے لیکن تم چونکہ نطیف اور ظریف بڑے عمدہ اسپیکر ہو۔ ہندوستانی قدیم صنعتون اور آثار صنادید کے قدردان بھی ہو۔ ہندو مسلمان کی قدر بھی کرتے ہو۔ ملک کی حالت سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اور اُن اصول سے واقف ہو کہ جو ملک داری کے لیے درکار ہین مین نے اہل ہند کی خوش قسمتی تصور کی تھی۔ اور کرتا ہون۔ تم یہ نہ گھبرانا کہ تم جلد یہان سے جدا ہوگے۔ ابھی مدتین درکار ہین اور کچھ یہ بحث یہان پیش ہے کہ تم کو دو سال زائد کم۔ مینے دیکھا مین اور مین نے بہت کوشش کی ہے۔ اب جشن کی بابت مجھے کچھ کہنا ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ اس بحث کو شروع کرون مجھے یہ کہدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارا اصول جہانداری کیا ہے (یہان میری مراد ہماری قوم انگلش سے نہ ہماری ذات سے) اور ہندوستان کی حالت پالیٹکس کی کیا ہے اور اس وقت تک کیا ضرورت تھی اور اب کیا ضرورت ہے۔ ہندوستان کیا تمام دنیا یہانتک کہ یورپ سب مین بادشاہ آقا۔ مالک۔ خدائی ملک سمجھا جاتا تھا۔ اگر اوس نے رعیت پروری کی رحیم ہوا۔ خدا کی رحمت بندو پر ہوئی۔ اور اس نے ملک کو مالا مال کردیا۔ ورنہ

قہر درویش بجان درویش

ٹھیک مثال سمجھ لو۔ جیسے گڈریا اپنی بھیڑون کو جیسے چاہے کنوین مین گرائے چاہے چھیر مین رکھے چاہے مارے چاہے نیچے چاہے جلا دے۔ یہی حالت کم و بیش ہر جگہ رہی جب اسلام نے دنیا کو روشن کیا وہان شاہی صرف بضرورت وقت رہی جسطرح مسجد مین ایک امام نماز کھڑا ہوکر پڑھا دیتا ہے۔ نماز ختم ہونے پر امام مقتدی دونون برابر ہین اسیطرح سلاطین جہان نے مین بھی امام مقرر ہوئے چندے یہ نظم رہا۔ بہت اچھی حالت رہی۔ لیکن دنیا کی فطرت حکومت پسند اور انقلاب پسند ہے وہ آئین اور طریقے چھوٹتے گئے یہانتک کہ پھر سلطنت قائم ہوئی اور وہی رنگ سلطنت کا مسلمانون مین بھی آگیا سلطنت کے رنگ نے کبھی اچھی صورت دکھلائی کبھی بُری۔ لیکن تمہاری انگلش قوم نے اوس اصول امامت اسلامی کو مستقل طور سے اختیار کیا اور اس صورت کو چونکہ استحکام ہے اچھی حالت ہے اور رہیگی۔ مین بلا تصنع کہتا ہون کہ تم سے اچھی سلطنت اب روے زمین مین ہر کسی بادشاہ کی نہین ہے۔ اور یہان جتنے ارکان قضا و قدر ہین سب تم سے اور تمہاری قوم سے خوش ہین اور معترف ہین۔ بلکہ دل و جان سے تمہاری قوم کے معین ہین۔ خدا ہمارے بادشاہ کو آباد رکھے ملکہ وکٹوریا کو یہان دیکھا ہے بہت ہی شریف لیڈی ہے یہان بھی اوسکی بہت بڑی عزت ہے اور اوسکا اخلاق رحم مشہور ہے۔ میری راے مین تمہاری سلطنت ابھی اور ترقی کریگی اور آفتاب کے طلوع و غروب سے بھی بڑھکر نکل جاویگی۔ (مین فلسفہ سابق کا قائل ہون کہ آسمان سب سے بڑا ہے اور آفتاب زمین اوسکے آگے ہیچ ہین تمہارا یہ اصول جہانبانی رعیت پروری بہت اچھا ہے) اور مین اکثر تذکرہ مین حضور صاحبقران ثانی سے عرض کیا کرتا ہون کہ خوب ہوا جو ہند انگریزون کے قبضہ مین آیا۔ اور یہان کی آبادی و ترقی کے نقشے دکھلایا کرتا ہون ورنہ اگر اور کوئی قوم ہوتی تو خدا جانے غریب ہندو مسلمانون پر کیا گزرتی۔

ہندوستان ایسا ملک شاید کوئی دوسرا ہوا یہ تم جانو لیکن میری راے مین تو اس سے بڑھکر دوسرا ملک نہین ہے یہان کی حالت پولیٹکس کیا ہے۔ رعیت ہمیشہ سے بادشاہ پرست اور مطیع ہے۔ اسکی ہمیشہ قدر کرنا چاہیے اور اسی سے مطمئن رہنا چاہیے لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ مادہ خلعت اور انعام کی ہے۔ اور ترقی پسند ہے۔ خلعت و انعام کا بھی رواج اب تمہارے یہان ہونے لگا ہے۔ ترقی بھی ضرور ہے لیکن اسکو اور وسیع کرو مثلاً ہندوستانیون پہ زیادہ اعتبار کرو۔ اونکو عہدے اچھے اچھے دو۔ اونکی صنعت بڑھاؤ۔ اونکی تعلیم کے پیمانہ کو وسیع کرو۔ تعلیم سے میری مراد یہ ہے کہ مذہبی تعلیم سے بھی غفلت نہ کرو۔ مذہب ایسی چیز ہے جو انسان کو بادشاہ پرست رکھتی ہے۔ اور مثالی ہے تاریخ دیکھنے سے تمکو خود اسکی مثالین ملین گی کچھ زیادہ ثبوت کی ضرورت نہین جو مذہب کا پابند ہوگا۔ خدا سے ڈریگا

اور جو خدا سے ڈریگا بادشاہ کی بھی اطاعت کریگا کیونکہ حکمرانی و محسن کشی سے زیادہ کوئی جرم خدا کے یہان نہین ہے۔ نہ دنیا مین ہوسکتا ہو دہلی کی رونق کو گھٹنے نہ دو۔ ہوسکے تو تم خود وہان رہو۔ خواہ سال بھر مین دو تین مہینہ ہی۔ ورنہ لفٹنٹ گورنر پنجاب کو حکم دو وہین رہین یا کمسے کم شاہی یہہ شہر بنا رہے۔

اُردو زبان کو نقصان نہ پہونچاؤ بلکہ اوسکو ترقی دیتے رہو۔ ہندو مسلمان سب کی یہ زبان ہو اور کسقدر سرمایہ آمیز ہے۔ لطیف کیسی ہے آیندہ چلکر ہندو مسلمان جب آئینہ دل صاف ہوکر ملجائینگے ہندو بھی اس کے قائل ہوجائینگے بالفعل یہ خیال ہر ہندو کا رواج پاگیا ہے اور ہندی کا رواج دو بھی تو اُردو کو مٹا نا گوارا کرو۔ یہ زبان زبان ہے ہتھیار خاص خاص معززین کو دو۔ عام طور پر نہ دو بلاشک امن مین فتور پڑیگا۔ کیونکہ میرے وقت مین سب ہتھیار بند تھے اور امن مین فتور نہین تھا کیا مجال کسیکو کوئی ڈرا دے۔

لیکن ہمارے لیے اب وہ سبب نہین ہو کیونکہ رعایا اب اسکی عادی ہو اور سرکار انگریزی انصاف ثبوت کامل کا محتاج قصاص کے لیے ہو جبکہ صرف یقین ہوتا ہمارا دینے کو کافی تھا۔ فارسی۔ اور عربی کو ملک مین رواج دو اور فارسی کو نکالی جا۔ لیے تم خود دیکھتے ہو کہ ایران کی زبان کیسی شیرین ہو تم نے تو خود ہی سیر کی ہے مسلمانون اور ہندوون دونو کو برابر مطیع سمجھتے ہو۔ کوئی مخالف نہین ہو اور نہ تمہاری سلطنت کا بدخواہ۔

ہندوستانیون کو تمہارے مقابلہ بلا تعداد و تفریق قومی وہ فوج سے لیکر ادنی اور اعلی تک۔ حکام ضلع کو سخت تاکید کرو کہ حکام ہندوستانی شرفا و ریاست داران ہندوستانی و معززین ہندوستان کے ساتھ اخلاق و اکرام معززانہ کیا کرین اور اونکی عزت حسب مرتبہ اونکے کیا کرین اکثر حکام کان کے کچے سنے جاتے ہین اور اونکو دوسرے کی زبانی بات سنکر یقین کرلینا اور عمل کرلینا۔ بیدار مغزی کے لیے کافی سمجھا جاتا ہو۔ یہ عادت حکام کی چھڑادو جو کرین ذاتی علم سے کرین کسی کے کہنے پر عمل کرکے کسی کو نقصان پہونچانا گویا دشمن کے ہاتھ سے ایک شخص کو حیران کرتا ہو۔

کیڈٹ کور اچھا ہے۔ اور شرفا کو بھی موقع دو۔ خلعت و جاگیر۔ انعام۔ اکرام ضرور جشن مین دینا اور ملازمین کو ایک ایک مہینہ تنخواہ ضرور نقد انعام دلوانا۔ والیان ملک کا وقار بڑھانا چاہیئے۔ مثلاً نظام کو شاہ کا خطاب دو۔ کشمیر کو۔ گوالیار اور اندور کو بھی بادشاہ کا خطاب دو۔ اور بڑودہ کو بھی۔ تعلقداران اودھ کی مالگذاری معاف کردو

رعایا و زمینداران کو دوامی بندوبست کردو۔ اب گنجائش بھی نہین رہی آخر کچھ حد بھی ہو اتنے بندوبست کافی ہین۔

اخبارون کو زیادہ آزادی دو۔

پولیس کمیشن اچھا کیا جاری کیا لیکن اضافہ تنخواہ سے کچھ کام نہ نکلیگا ان کے اختیارات کی سخت نگرانی کرو اور حکم دیدو جب جرم ثابت ہو۔ اگر قانونی ثابت ہو عاملانہ کارروائی برون کردی جاوے۔ شکایت انکی خلاف جب ہو ضرور لحاظ کیا جاوے۔ بدمعاشی وغیرہ کے تعلقات اپنے کمال لیے جائین۔ تحصیلدار کی راے و رپورٹ پہ چھوڑ دیا جاے۔ یا حاکم پرگنہ کی راے پر تعلیمی کمیشن کی بھی نگرانی کرلو۔ اس مین ترمیم کی ضرورت ہے باقی تم خود ہی ماہر ہو۔ اور دانا ہو امور مصلحت سلطنت خویش جانتے ہو۔ مجھے جو کہنا تھا کرچکا۔ تمہارے وقت ضائع ہونے کی معافی چاہتا ہون اگر سنوگے تو پھر بھی کہیونگا۔ تم جانتے ہو مجھے بجز محبت خالص کے اور کچھ تعلق اوس دنیا خصوص ہندوستان سے نہین ہے۔

ہان ایک بات خوب یاد آئی۔ ایک دل لگی کی بات ہے اور عجب مذاق کا تماشہ ہو مگر تم ہی سے کہتا ہون۔ اپنے ہی تک رکھنا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ کل نرے بہ روش۔ بچے یان بھیڑ بکریان۔ مرغیان۔ بطین۔ کبوتر۔ مچھلی۔ تیتر بٹیر بہت سی جمع تھین۔ اور غل مچا رہی تھین واہ۔ بیداد فریاد۔ ہزارون تماشائی جمع تھے۔ وجہ کیا کہین سن پایا ہے۔ کہ کسی پارسی اور کسی ہندو جماعت سے تمکو عرضی بھیجی ہے کہ گاؤکشی موقوف کردیجاے۔ ہمسب خوف تھا کہ جونکہ جشن کا زمانہ ہے اور تم آدمی بھی ہو فیاض اور تالیف قلوب کرنے والے کہین اسے منظور نہ کرلو۔ تو یہ سب نزلہ بھیڑون اور بکریون اور چھوٹے جانورون پر اوترے اور سب آدمی انکو چھوڑکر سرے سے بکری مرغی کے سر ہو جائین جو دنیا سے انکی نسل ہی نابود ہوجاے خصوص مرغی کو تو بڑا اندیشہ تھا اور سور سکیرا اور بھی او بچارے تھے۔ ایک فرشتہ نے اوس سے کہا بھی کہ تجھے کیا خوف ہے تجھے کون پوچھیگا مسلمان تجھے پوچھتے نہین ہندو تجھے پوچھتے نہین۔ اوس نے عرض کیا واہ آپکی بھی باتین خوب ہین ابھی اگر مسلمانون نے چھوڑ دیا تو چھوڑ دیا سہی۔ جب گاؤکشی موقوف ہوجائیگی تو غریب غربا غیر قومدان لوگ جن کے یہان میرا کھانا تا۔ وانہین ہے۔ مجھی پر لوٹ پڑین گے۔ بکری مرغی تو گران ہوجائیگی۔

فقط

عالم نیاتی

بندہ سعد اللہ خان بہادر وزیر اعظم حضور شاہجہان بادشاہ مالک جاودہا اقلیم برزخ۔

حلال الدولہ میان زاغ سلمہ

یلدو کو اضرور کھاؤ۔ اینجا نب نے اس مسئلہ پر بڑے بڑے سر مغزن کیا۔ گو چگر بندان عالی مرتبت کے مختلف جانیون سے اب تک یہ مسئلہ حل نہین ہوا ہو نہ تصفیہ پایا ہو کہ اسکا نوش فرمانا کس حد تک جائز اور تحقیق تک غلط ہے مگر چند ہفتہ پہلے چونکہ بشیر زادے جمہور کے سودا کی روح کو بعرض فاتحہ گلیان سیہ بیخ دی گئی ہین اور زاغ ملت نامون کی دھجیان اوڑائی جاچکی ہین اس لیے اسکا کھانا گویا جائز ہوگیا ہو اور اسیجانب نے جو بذریعہ مکاشفہ تحقیقا دریافت فرمایا ہو اوس سے یہی بات ظہور مین آئی کسی حد تک مکروہ ہو یا حرام مگر ضرورتاً اسکا کھانا ضرور حلال ہو۔ پھر کیا ہو اسکے کباب لگا ڈالیے۔ اسکا کباب تو اور غالب مرحوم والی مصری روٹی جاہو حلق مین پھنسے — مگر جب کھالے تو اسکا کباب کھاسئے۔ طاعون ملعون کے ہتھون خلقت تمام ہی ہے اور بقول پیران فرتوت اسکی بوٹی کا ذرا سا شوربہ خاص آبحیات کی تاثیر رکھتا ہو اب کیا ہو لیے توپ و تنلر کھا لیجے۔ خصوصاً کا بتور بیٹھ۔ ادرکیا والون کو تو جب طاعون ملعون اسکی نہایت ضرورت معلوم ہوتی ہے مرنے مین دو چار کباب جیب مین رکھ لیجیے اور پینے کیطرح چابتے ہوے چاندنی چوک چلے جائیے۔ کیا مجال طاعون ملعون ٹوک لے۔ روک لے۔

لاہور والے حکیم جی اگر اسکا کھوٹے کم سے جو ہر کھینچکر بوتلون مین بھرالین اور ہندوستانی طاعون بچیون کے ہاتھ فروخت کیا کرین تو باعتبار قاعدہ صد بیک کے شروع کار ہو۔ مریضان طاعون تو ڈھونڈ کرین اور حکیم جی روپیہ کی تین اٹھنی کھری کرلین۔ رہے پس ماندگان دیار ان طریقت وہ تو صبح م بغیر منہ دھوے ایک خوراک اوڑالین اور ہلدی کے کباب کی دو بوٹیان نوشجان فرماکر میدان کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھایا کرین۔

بے تا۔ اخاہ۔ یار چھا دوسرے ایک بات رہگئی ہو بذریعہ مکاشفہ خاص ایک سر اور ظاہر ہوگیا ہو مگر خبردار خطر فقیری کے رمز ہین کہین کھول نہ دینا۔ ادھر آؤ۔ ارے میان کان لاؤ ہان وہ یہ ہے کہ سہارنپوری کوؤن مین بڑی کھلبلی پڑی ہوئی ہے۔ بیچارے خوف کے مارے ناتوان ہوگئے ہین۔ اب براہ راست انکے آپسمین یہ ٹھہری ہے

سلطان۔ (زار سے) دیکھی تیری کابلی باون پورا ہو جاوے۔ تمہارے ہان کیون بغاوت کا زور ہے۔ ہمارے ہین تو مغربیون کی کارروائیان ہین۔

برائے بیت یہ لکھے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ حضرت داغ کو الفاظ برائے بیت لکھنا پسند ہیں وہ اکثر لکھتے ہیں۔ ؎

بظاہر رہنما ہیں اور دلمیں بدگمانی ہے۔
ترے کوچہ میں جو جاتا ہے آگے ہم بھی ہوتے ہیں

لفظ بھی برائے بیت ہے اس شعر میں علاوہ حشو و غیرہ کے اور بھی لطف ہیں وہ بھی سنیئے کوچہ دلدار کی جانب رقیب کی رہنمائی کیا عمدہ بات ہے دوسرے ظاہر خلاف باطن عیب ہو کہ دلمیں رہزنی ہو حضرت سے دریافت کیا جاوے کہ بدگمانی کا یہاں کیا موقع ہے منصف مزاجوں سے التجا ہے کہ وہ محاکمہ فرمائیں۔ جناب داغ کے کلام پر جو اعتراض علمی ہیں اونکا تو کچھ تعجب نہیں اونکی کم استعدادی باعث ہے ہاں محاورہ کی مخالفت سخت حیرت خیز بات ہی۔ کوئی داغ سے پوچھے کہ آپنے برسوں اوقات ضائع کرکے فن غزل گوئی میں کیا کمال حاصل کر لیا جو سہرے لکھنے پہ توجہ مبذول فرمائی۔

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

ناظرین اس تصنیف لطیف کو ملاحظہ فرمائیں کہ چند شعروں میں بہت سی غلطیاں کس خوبی سے بھر دی ہیں کوزہ میں دریا کا بند کرنا اسکو کہتے ہیں۔ دیوان مہتاب داغ کے سہروں میں سے اول ایک سہرے کے چند شعر لکھتا ہوں۔ ؎

جوہری لایا ادھر لائی ہے مالن سہرا
مایۂ کان گہر حاصل گلشن سہرا

اول تو لفظ ادھر کو دیکھیئے نہ ادھر سے نہ ادھر نہ پہلے جملہ سے شامل ہو کر معنے دیتا ہے نہ دوسرے سے غرض شاعر کی یہ معلوم ہوتی ہے۔

جوہری لایا ہے اور لائی ہے مالن سہرا

ادھر کا لفظ اس محل پر صرف برائے بیت ہی یا محاورہ کے موافق یوں کہتے کہ ادھر وہ لایا ہے ادھر یہ لائی ہی تب درست ہوتا۔

دوسرا شعر ملاحظہ ہو۔ ؎

مردم دیدہ کو بھی تاب نظارہ نہ رہی
دیکھیں مژگان کی نہ کیوں ڈالکے چلمن سہرا

جبتک شعر میں ایسے الفاظ نہوں جنسے یہ معنے ظاہر ہوتے ہوں کہ بے حجاب نظارے کی تاب مردم دیدہ کو نہ تھی اسوقت مژگان کی چلمن ڈالی ہے اسوقت تک المعنی فی بطن الشاعر ہیں۔

تیسرا شعر ملاحظہ ہو۔ ؎

اس رسائی سے بڑھی عمر گل و گوہر کی
آگیا ہے جو ترے تا سر دامن سہرا

بڑھی کے لفظ میں یائے معروف ہو یا مجہول دونوں حالت میں معنے کچھ ٹھیک نہیں ہوتے۔ سہرا تا سر دامن کھینچ کے بڑھایا گیا ہے۔ ورنہ ایسی درازی معمولی تو ہے نہیں۔ گل و گوہر کی عمر کو اس سے کیا علاقہ۔ اگر رشتے کے بڑھنے سے یہ درازی ہے تو سہرے کی درازی ہے۔

چوتھا شعر ملاحظہ ہو۔ ؎

حور کو بھی یہ تمنا ہے کہ مالن بنتی
اسمیں یہ شرط ہے گوندھیگی سہاگن سہرا

مافی الضمیر نہ کھلا (اسمیں یہ شرط ہے) کی جگہ (اگر) (یوں ہے مجبور کہ) رکھا جاتا تو بھی کچھ معنے ہو جاتے مضمون اس شعر کا شاعرانہ تھا مگر بندش نہ سما سکا ایسا عجز اوستادی سے بعید ہے۔ فقط

راقم۔ نصاحت جنگ۔

درباری اکٹ

(۱) ہرگاہ اکٹ مصدرہ زمان حال میں باوجود بڑی بندی کی بینائی اور کوشش کے پھر بھی چند ضروری باتوں کا خیال نظر انداز ہو گیا ہے۔ اور کلی جگہ جائے اوستاد خالی ہے لہذا حضرت اودھ پنچ گورنر جنرل ظرافت ہند اپنے احکام کو خواہ مخواہ صادر کرتے ہیں۔

کس بشنود یا نشنود

(۲) اب تک سیکڑوں لاکھوں سرکاری اکٹ قانون دیکھنے سننے اور برتے ہونگے۔ مگر یہ اکٹ دربار دہلی کی یادگار میں درباری اکٹ کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔

(۳) چونکہ یہ دربار جشن اور خوشی کا ہوگا ہر کس و ناکس مشخص۔ غیر مشخص پر فرض اور لازم ہوگا کہ جسطرح بنے رنج و غم کو پاس نہ پھٹکنے دے۔ اسقدر ہنسے کہ دیوار قہقہہ کا یقین ہو سکے۔ تندر کا قہقہہ۔ برق کی خندہ زنی مات ہو جاوے۔ اگر کسی سبب سے ہنسی نہ آتی ہو تو صراحی سے قہقہہ عاریت مانگ لے۔

(۴) مچھروں کھٹملوں اور مکھیوں کو سخت ممانعت ہی خبردار خبردار دربار میں رات دن صبح شام کسیوقت قدم نہ رکھیں۔ اور اگر احیاناً کسی طرح گھس پل کے ہو لینگے تو اونکی سزا یہ ہے کہ بیک مواخذہ قتل کیے جاوینگے۔

(۵) اس زمانے میں ابر کی عادت آسمان پر منڈلانے کی ہے۔ اور کبھی ازراہ شرارت ڈرپوکوں کیطرح پیشاب بھی خطا ہو جایا کرتا ہی۔ پس اہل دم سادھے رہنا چاہیئے اور اگر ایسی خطا کرے تو درباریوں کو لازم ہے ہاتھ پاؤں سمیٹ کے کل لحاف کے اندر گھس رہیں اور اگر بضرورت نکلیں تو بھولے کیطرح ملفوف مشک اور مجلد ہو کے۔

(۶) جسوقت ساعت سعید اور اوان حمید میں دربار مرتب ہو اور سب درباری اپنی اپنی جگہ اسطرح بیچ دیجے جائیں جیسے دیوالی میں دوکانوں پر کھلونے اسوقت سے تا اختتام دربار دم سادھ کے بیٹھنا فرضی ہوگا اور نقل و حرکت رفع حاجات ضروری یا غیر ضروری حتی کہ چھینک اور جمائی تک کی ممانعت ہے۔ لوگوں کو چاہیئے ادب اور آداب شہنشاہی سے بالکل سکوت رکھیں اور اگر اتفاقاً کسی سے ایسی بے تمیزی ہوئی تو اوسکو عمر بھر شرمندگی کا بار اوٹھانے کی سزا دیجائیگی۔ فقط

لوکل

ہم نے افسوس کے ساتھ اودھ اخبار میں دیکھا کہ بابو گنیش لال صاحب نے ۔ دسمبر ۱۹۰۲ء کو انتقال کیا۔ بابو صاحب منشی نولکشور آنجہانی کے تعلیم یافتہ بھتیجے تھے اور ایک عرصہ کافی تک مطبع کی پرسنل اسسٹنٹی کا کام لیاقت اور ہوشیاری سے کرتے رہے تھے۔ آپ بہت ہنس مکھ اور زندہ دل۔ خلیق۔ جلد آشنا مرنجان مرنج تھے۔ خدا آپکے اعزا کو صبر عطا فرماوے۔

اشتہار

جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت لکھنؤ بارہ دری قیصر باغ میں یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو بوقت دو پہر ایک دربار اس غرض سے منعقد فرمائینگے کہ ملک معظم قیصر ہند کی تاجپوشی کا اعلان کیا جاوے۔

علاوہ اون صاحبان کے جو مدعو کیے گئے ہیں اور اشخاص بھی کمرہائے دربار میں داخل کیے جاوینگے۔ بشرطیکہ گنجائش ہو اور ان اشخاص کو مجھ سے ٹکٹ داخلہ حاصل کرنے کی درخواستیں ٹکٹوں کے لیے میرے پاس قبل ۲۰ دسمبر ۱۹۰۲ء آجانا چاہیں۔

یہ خاص کر استدعا کیجاتی ہے کہ جو صاحب شریک دربار ہوں وہ ساڑھے گیارہ بجے تک حاضر ہو جاویں۔

مرقومہ ۶ دسمبر ۱۹۰۲ء

ای۔ ایل۔ سانڈرس۔
ڈپٹی کمشنر لکھنؤ

تمباکو کی گولیان

سابق مین یہ کارخانہ حضرت محمد عبدالرحمن کے نام جاری تھا۔ دربار دہلی کے زمانے مین گولیون کا کارخانہ اونکے لڑکے حافظ محمد خلیل الرحمن کے نام سے دہلی مین جاری ہوگا جن صاحب کو گولیان لینا منظور ہون وہ بمقام دہلی چاندنی چوک بہ نشان کوٹھی حاجی علی جان و حافظ عبدالغفار سے خرید فرماوین۔

نئی کتابین

احمق الذین۔ ظرافت کا دلچسپ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنو کے ایک متمول لونڈے کے سوانح حیست اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدرآباد کا سفر۔ وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا۔ ریلیا رصریہ خبط مین مبتلا ہوکر وطن آنا پھر یہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا۔ وہان ایک مس کے عشق مین پھنسنا۔ نکالے جانا۔ مس کا ہمراہ آنا۔ لکھنؤ آکے طرح طرح کے مہذب آوارہ لوگون مین پھنسنا۔ پھر بے زری کیوجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب دلگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ ناول پہلے بھی شایع ہوا تھا۔ اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے۔ قیمت ۸ رفی جلد علاوہ محصولڈاک۔

کایا پلٹ۔ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ۔ اسمین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہو وہان واقعات مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین۔ قیمت ۸ر علاوہ محصولڈاک۔

میٹھی چھری۔ مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ۔ اسمین نہایت فصاحت اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ چالاک کیونکر کن حکمتون اور چالون سے دولت چھین کے قابض ہوتے ہین۔ بعض بعض حصے اس ناول کے غور کے لائق ہین قیمت ۱۲ر علاوہ محصول۔

حیات شیخ چلی۔ ظرافت کا ایک لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام۔ اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری۔ اونکے منصوبون کی نوعیت اور شیخ کی علمیت عجب تنقید کی تحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ رفی جلد علاوہ محصولڈاک۔

سب جلے تن۔ دا سوختہ ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش۔ جس رنگ اور طرز مین واسوخت آجکل لکھے جاتے ہین اوسکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے۔ اسکی شاعری نقوش ثانی۔ سمجھنے اور تقلید کرنے کے لائق ہے قیمت ۲ر فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

جنتریہائے ظرافت سنہ ۹۲۔۹۳۔۹۴ء کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۲ر جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۴ر قیمت لیجائیگی۔

برہان الفراست۔ اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے مستند رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین۔ قیمت ۴ر۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ

---

۱۴۰ اشتہار کتاب دولت باغبانی س

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۰ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوے ہین واسطے شائقین باغ اور امرائے جو اسکے قدردان ہین شایع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فصل لنگڑا) کٹھل لیچی امرود کا باغ لگانے مین بڑھا نفع دکھلایا ہے چنانچہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد چندے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور اوسر افتادہ زمین عملی تماسے تیار کراکے مثل خودرو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا آمدنی بڑھاتا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب خطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے۔ بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جنمین (بیڑا لگانے اور پیوند لگاندھنے کے دہ طریق جنسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا جملہ طریق قلم باندھنے کے معہ نقشہ جات کل مشہور میوہ خوشنمائی گرد شن وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان بیان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا نمایشی پھول پیدا کرنا فہرست ہائے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بخط انگریزی اردو زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جس کے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین۔ اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری۔ آلو۔ گوبھی۔ کرم کلا۔ شلجم وغیرہ کا جس کے پھل پھول کلان لذیذ اور بہا اور بکثرت ہوتے ہین۔ خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے ملاج وغیرہ ایک کیڑون وغیرہ کا یہ کتاب ۱۲ صفحہ ۱۰۰ - ۱۰۲ انچہ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصولڈاک نمبر خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت۔ قدردانون کے نزدیک دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ اور سیر خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین اوسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوے ہین اوسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین۔ شائقین بہت جلد منگوائین اور باغ مطابق اوسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا۔

دیگر وزیر جنتری

برآورد تنخواہ ۸ سے دو ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انکم محس سود برآورد مزدوری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دوسو برس کی شامل ہے۔ یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فوج بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے ہین اور بانٹتے ہین نہایت کام کی ہے اور بجاسے رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے قیمت ۴ر نامعہ محصولڈاک صاف اور کام کرنا چاہیئے۔

المشتہر

منشی شمشاد اور منشی وزیر علی الہ آباد (محلہ بخشی بازار)

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت وطہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ کے حق مین شفیق استاد ہین۔ ہمہ جہت تیار ہوکر ۸ر کو بہ بیچا گیا ہے۔

المشتہر

اسلام حسین لکھنؤ جھوائی ٹولہ

ہیرے کا سرمہ
پانچ ہزار روپیہ انعام
تازہ سندات
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔
ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہیں رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے - ہیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص ہیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی ہیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے -
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے - تو اسی کو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء میں جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

تبصرہ

"حاسدین"

فاضل مصنف سوانح عمری اس ہیڈنگ کی شرح یون فرماتے ہین۔

"یہ تو ظاہر ہے کہ ہر زمانے مین ہر ایک اہل کمال کے مخالف بہت ضرور حاسد ہوے ہین مگر ایسے حاسدین شاید ہی کسی اہل کمال کے وقت مین جمع ہوے ہون جیسے مرزا صاحب کے زمانے مین دیکھے جاتے ہین۔ کوئی سبب حسد کا خیال مین نہین آتا۔ بجز اسکے کیا کہا جاے کہ ہر مفسد کو آپکے ساتھ بلا سبب بغض ہے۔"

فاضل مصنف کی ہر بات قابل آفرین ہوتی ہے اسی سبب سے ہم نے حرف حرف پر ریویو کیا ہے ایسی دلچسپ کتاب اب تالیف نہوگی ایسا لطف ملک کو حاصل نہین ہو سکتا۔ سرخی ہر بحث پر قایم ہوگی گر شرح مین ہمیشہ پیاسی مینا کی طرح لق لق کرنے لگے ہین۔ حاسدون کا زور شور تو اتنا کسی اہل کمال کو بدقسمتی سے اسقدر حاسد نہین دستیاب ہوے جتنے مرزا صاحب کو خوش قسمتی سے ملے ہین مگر سبب علت وجہ مفقود یہ آپ نہین بتاتے کہ حسد کس بات پر وہ کرتے ہین اور آپ کو بڑا تعجب ہے کہ (کوئی سبب خیال مین نہین آتا) اور آپ پریشان و حیران ہوکر فرماتے ہین کہ (بجز اسکے کیا کہا جاے کہ ہر مفسد کو بلا سبب بغض ہے) آج تک آپکو بغض اور حسد کے معنی مین فرق نہین معلوم ہوا۔ ایسا قابل و فرزانہ روزگار مورخ اور ان لفظون مین فرق نہ معلوم ہو تعجب ہے۔ بہرحال مولف کو اس بات کا اعتراف بلکہ اقرار صاف ہے کہ کوئی سبب حسد کا خیال مین بھی نہین آتا اب نتیجہ یون مترتب ہوگا کہ دنیا مین کوئی چیز بغیر سبب علت کے نہین ہوتی اور جب علت ہی غائب ہے تو اس چیز کا وجود بھی نہین ہے لہذا ایک بھی حاسد مرزا صاحب کا دنیا مین نہوا ہے۔ محض ایڈیٹری کے لیے و نیز مرزا صاحب کی لیاقت کا جھنڈا بلند کرنے کیواسطے ایک ہیڈنگ یہ بھی قایم کیا گیا ہے۔ عقلاً بھی یہ بات سمجھ مین نہین آسکتی کہ کوئی اس ذات شریف کا مخالف ہو اسواسطے کہ وہ بے علم ایک شاعر ہین کسی قسم کی قابلیت انمین نہین ہے اور حاسد ہمیشہ اہل کمال کے ہوا کرتے ہین ان بیچارے کو کسی فن مین کمال نہین ہے اگر موسیقی یا ستار یا بانک بنوٹ وغیرہ مین ہو تو یہ چیزین حسد و رشک کیواسطے باؤ تر فطرت نے وضع نہین کی ہین لہذا حسد و رشک کے اسباب بھی بقول مولف کچھ نہین ہین۔

اگر کہا جاے کہ ثروت و جاہ و دولت کے باعث اون پر زمانہ رشک کرتا ہے تو بھی بے معنی بات ہوگی اس لیے کہ ہندوستان مین ہزار ہا دولتمند پڑے ہین جنکی دولت کے عدد تناسبہ سے اگر مناسبت دیجاے تو داغ کی دولتمندی کسرات مین شمار ہوگی۔ ملک کو انپر رشک کرنا چاہیے یا دکن کے دولتمندون پر رشک کرنا واجب ہے جہان سے داغ کے دلدر دور ہوے۔ غرض کہ یہ ہیڈنگ بالکل نامعقول اور خلاف موقع مولف نے قائم کیا اور یہ کہ کوئی سبب بھی وہ نہ بتا سکے۔ اور مولف ہی پر موقوف نہین ہے انکے اوستاد بھی اپنے زعم باطل مین یہ سمجھے ہوے ہین کہ میرے حاسد بہت ہین گر وہ سبب بھی جانتے ہین محض شاگردکی طرح اسباب و علل سے ناواقف نہین ہین۔ چنانچہ ایک خط مورخہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ یوم یکشنبہ مین یون تحریر فرماتے ہین۔

جناب من سلمہ اللہ تعالی۔

آپکا خط دو جواب مین آیا مجکو حساد نافہم سے بحث نہین اونکا جواب خاموشی ہے اور آج تک جسقدر اعتراض میرے کلام پر چھپوا ے گئے انکو مین نے ہیچ سمجھا گر آپ کے اطمینان کیواسطے یہ دو حرف لکھے دیتا ہون اگر سمجھیے گا بہتر ورنہ مین تصور کرونگا۔

خار حسرت بیان سے نکلا۔
دل کا کانٹا زبان سے نکلا۔

یہ کانٹا دل کی پھانس کی جگہ نہین بلکہ خار حسرت سے بنایا گیا ہے اس سے محاورہ سے بحث نہین زیادہ نیاز

فصیح الملک داغ دہلوی۔

ناظرین نے ملاحظہ فرمایا کہ حساد نافہم کی شکایت مرزا صاحب کو بھی ہے۔ مگر یہ مرزا صاحب کی غلط فہمی ہے۔ کہ وہ اپنے مصلح اور اتالیق کو حاسد سمجھتے ہین۔ جو لوگ دانشمند اور عاقل فہم ہین وہ دشمن کی نصیحت پر بھی عمل کرنا واجب جان لیتے ہین اگر مرزا صاحب کج فہمی کو دخل نہ دیتے تو ضرور ضد کو چھوڑ کر یہ بات تسلیم کر لیتے کہ اساتذہ نے دل کی پھانس یا دل کا کانٹا کسی نے نہین کہا ہے۔ وہ لوگ جو مرزا صاحب کو مجتہد اور استاد نہین مانتے ہین۔ وہ ضرور پسند چاہین گے بعض یہ کہدیا کہ یہ کانٹا خار حسرت سے بنایا گیا ہے۔ اس سے محاورہ سے بحث نہین کافی نہوگا اور جہانتک ہم نے اساتذہ کے کلام کو دیکھا ہے کسی دہلی کے شاعر نے دل کا کانٹا کہین یہ نہین لکھا مرزا صاحب کے نظم کی تو یہ کیفیت ہے اور نثر کا یہ عالم ہے۔ یہ خط جو آپ نے تحریر کیا ہے حضرت ہی کا لکھا ہے جسپر ہمکو حسب ذیل اعتراض ہین۔

اول۔ آجکل کی انشا پردازی کے خلاف جناب من کے بعد سلمہ اللہ تعالی لکھنا۔

اگر قدیم طرز انشا کو دیکھا جاے تو بھی سلمہ اللہ تعالی چھوٹون کیواسطے موزون تھا۔ بڑے کو نہین لکھتے تھے۔

دوسرے۔ (اونکو مین نے ہیچ سمجھا) زبان اور محاورے کے بالکل خلاف ہے۔ ہونا یون چاہیے۔ (اونکو مین ہیچ سمجھا) ایک (نے) بالکل بیکار۔ اس زبان پر دہلویت کا دعوی عبث ہے۔

تیسرے۔ ("یہ دو حرف لکھے دیتا ہون") یہ زبان پانو دی یا جھجر کی ہے دہلی کے لوگ ایسے ثقیل الفاظ زبان پر نہین لاتے کافی تھا کہ آپ لکھدیتے۔ "یہ دو حرف لکھتا ہون اگر سمجھیے گا فبہا"۔

چوتھے۔ اس سے محاورہ سے بحث نہین (اس سے) کا لفظ زبان پر ثقیل قصبات کے لوگ اگر بولتے ہین تو انپر اعتراض نہین۔ زباندان اور اپنے منہ میان مٹھو بننے والے میان فصیح الملک صاحب پر ضرور اعتراض ہو سکتا ہے۔ اگر یون لکھا ہوتا اسکو محاورہ سے بحث نہین ہے" تو علامت معقولیت کی بھی ظاہر ہوجاتی اور زبان کی ثقالت بھی نکل جاتی۔

جب اوستاد کے وقت کی نظم و نثر کی یہ کیفیت ہو ادسپر اگر حاسد نہ کرین تو بہت تعجب کی بات ہے اس لیے کہ ہندوستان مین مرزا صاحب کے مثل بہت سے غزل گو موجود ہین انکو بھی مثل مرزا صاحب کے حاسدون سے نجات نہین ملسکتی۔ اور صورت معاملہ اس کے خلاف ہے۔ ہم ایک بھی حاسد مرزا صاحب کا نہین دیکھتے۔ اور ہم بھی مثل مولف کے حیران ہین۔ کوئی سبب حسد اور رشک کا سمجھ مین نہین آتا۔

(باقی آیندہ)

راقم۔ شوکت جنگ۔

قطعہ تاریخ پیدائش جلیلی خانم سلمہا

کدھر ہے ساقی مہوش ادھر آنا ادھر آنا
یہی تو مَیکشی کا وقت ہے تاخیر ہی بیجا
ارے سن تجکو قبل از وقت ایک مژدہ سناتا ہون
تعجب مین کہین آکر نہ کہدینا کہ یہہ کیسا
خدا کا تمثل کیسا بلکہ اعجاز مسیحا ہے۔
نئی حکمت سے تو مسلم کے گھر مین مس ہوئی پیدا۔
یہ لڑکی کیا ہوئی تثلیث گویا ہوگئی ثابت
کہ تینون مذہبون کا جمع ہوکر ماہ نکلا۔

سوتے ہوئے جاگے یا جاگے ہوئے سوتے

مولویوں کی تعلیمی کانفرنس
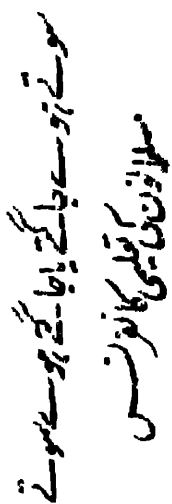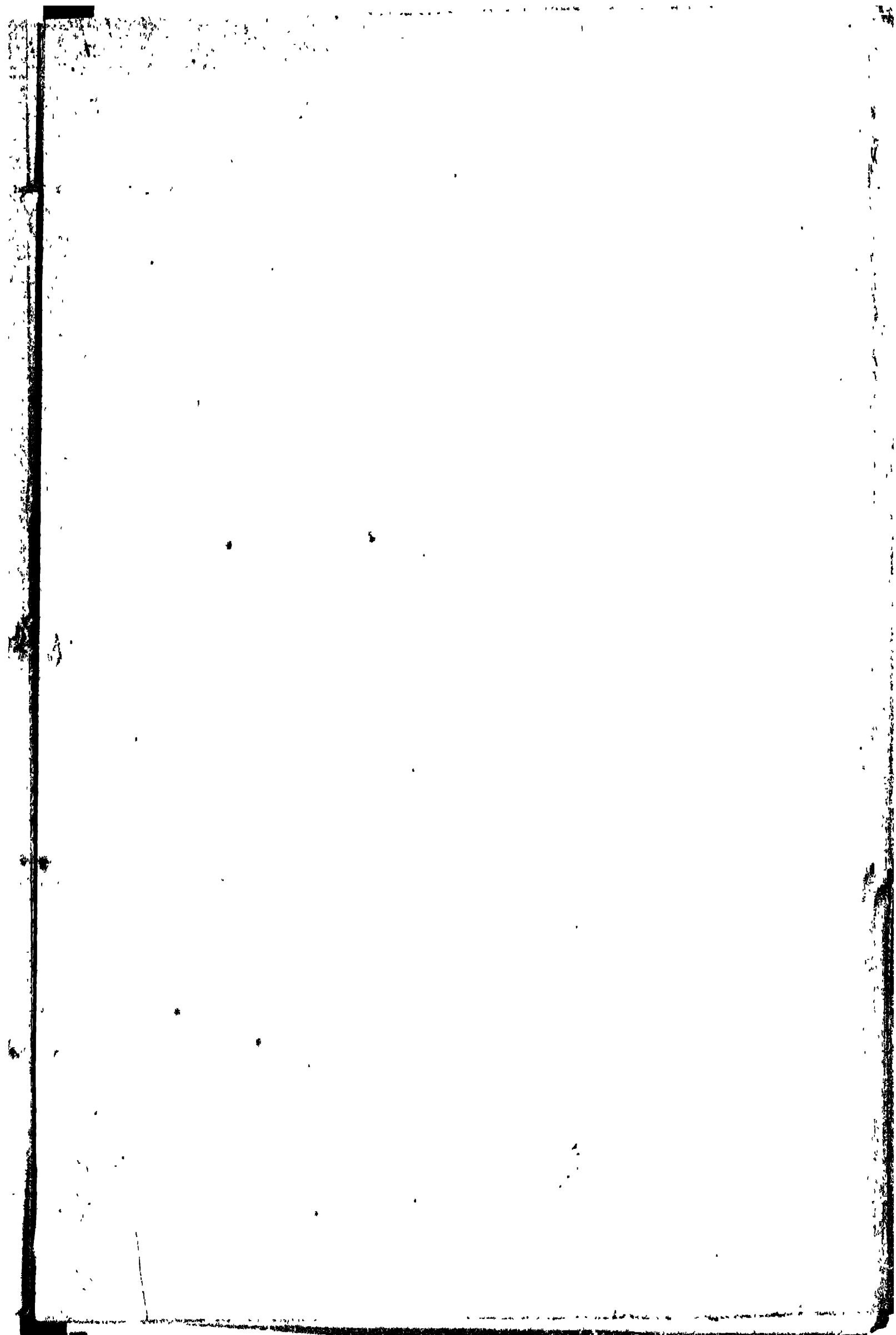
تے ہوئے پچھواتے مین ایک گلادین نامی ڈنمنیہ پولیسین چادر ہاتھ مین لپیٹ کر سامنے آیا اور کہنے لگے مسکرا کر کیطرف بڑھ رہا۔ اور پھر جو کوئے پوچھا تو اوسے تو وہ بیچ الہدیہ الا پر۔ مگر گرتے گرتے بھی نہ چھوڑا۔ گلادین کی کھوپری کے پیچھے آڑا اسپے پھر دو تین شخصون نے اس کے ہاتھ سے چھری چھینی اور گرفتار کر کے تھانے پہونچا دیا۔ پولیس کی تحقیقات سے اسقدر معلوم ہوا کہ موذن مین اور اسین کچھ دنون سے رنجش ہوگئی تھی اور آسے مسجد مین رہنے نہیں دیتا تھا اُس روز محض بجھوڑ کر سمجھ لو تو مین "مین اسے غصہ آگیا" اور پھر جان ہی سے کے ٹلا۔ لاحول ولا قوۃ ۔ خدا کی پناہ ۔

راقم ۔ مسٹر عزیز علیہ الرحمۃ ۔

مولوی ہدایت رسول قید خانے مین

چل دیئے

جناب مولانا اودھ پنچ بہادر۔

تسلیمات عرض رسید ہین ۔ سنبھلیے اسپے۔ اور قبلہ رو بیٹھکر ایڈیٹر اودھ پنچ کی رپورٹ کو گوش گزار فرما لیجیے ۔ کہیے کچھ سنا آپ نے فرمایئے تو سہی کیا آپ سناتے ہین قبلہ مین یہ فرماتا ہون ابھی ابھی تھوڑے دن کا ذکر ہے کہ مولوی ہدایت رسول صاحب ۔ جنکا وعظ اور لیکچر دار ریان مشہور ہے خدا جھوٹ نہ بلائے ۔ چند دنون اسے لوٹ مہینون سے بمبئی میں تشریف لائے ہین ۔ خدا جانے یہان کے آب و دانہ کا اثر تھا یا مجبوری کہ بسبب ق سے

اچھی صورت جہان نظر آئی
بن سنگئے دیکھتے ہی سودائی

ایک برق وم پر تیم سیزدہ سالہ آفت کی پرکالہ کشمیری محبوب ۔ پر لوٹن کبوتر بن سگئے ۔ طبیعت بیقرار ہوگئی ۔

ادھر مولویت کا تقاضا کہ جیب سادے رہو ادھر حضرت عشق کی چھیڑ چھاڑ ۔ مگر افسوس کہ ایک پٹھان خان کی تحت تصرف مین نکلی ۔

آپ نے چنگ پر چڑھاکے رشتہ شریعت مین پیچ ڈالا۔ پیٹھے بالا ہی بالا ۔ قاضی کو گانٹھا اور فسخ نامہ لکھوا کر پرانے شوہر کے نام چلتا کیا مگر بھلی پرانا شوہر بھی ایک ہی گھاگ نکلا ۔ اوس نے دم بخود ہو کر گھنی سادہ لی ۔ چپکا بیٹھ رہا ۔ انھون نے دیکھا کہ اوس نے منھ مین گھنگھنیان بھرلی ہین ۔ تم کیون چپ رہو چٹ روٹی پٹ دال کی ٹھہرا دی اور اپنے غیبے چھکلیان کو بلا کر تحت و تاج قلیت گردان کو گھر مین ڈال لیا ۔

گمر آپ جانیے ۔ ع ۔

آگ پانی مین لگاتے ہین لگانے والے

کسی نے شوہر اول (جو بونہ مین تھا) کہدیا حضرت آپ ہین کس خواب خرگوش مین سا آپ کی چہیتی بیوی پر یار دوستون نے ادھر ہاتھ مارا یا جارو تھئے تو سنی گلہری کیا رنگ لائی ہے ۔

بھیا وہ تو سنتے ہی آگ بگولا ہو گیا بے پوچھے گچھے وارنٹ کے ذریعہ مولوی صاحب اور عورت دختر خون کی گرفتاری ہوا۔ پابدست دیگرے دست بدست دیگرے عدالت کے کٹہرے مین جا کھڑا کیا ۔

بدن مین کپکپی پڑگئی ۔ ہاتھ تھرا رہا ہے پیر کانپ رہے ہین ۔ ہائے ہائے ہے ۔ سے

کبھی یہ دل تماشا گاہ تھا عیش و مسرت کا
اب ہمین حسرت و یاس فقط سیر کیلئے ہین

غرض ہمارا زیب لوٹ گیا اور صاف کہدیا نکاح کیسا شادی کیسی مین پہچانتا ہی نہین ۔

اچھا صاحب مقدمہ چلا اور خوب خوب اظہارات ہوئے پیراسے ۔ ۔ ۔ بتیان پسلیان توڑ دی گئین ۔ خاندان کی ۔ ۔ ۔ مین تفصیلی ہولی وا مقدمہ بڑا مزیدار ہے اگر آپ کے ناظرین کو کچھ دلچسپی ہو تو عدالت کی لفظا بلفظ تقریر مع جواب و سوال موجود ہے ۔ تب چپ سے بھیجونگا ۔

غرض آخر ہی فیصلہ سشن سے یہ سنایا گیا کہ صاحب جج بہادر اور جوری نے بالاتفاق مولوی صاحب پر جرم ثابت کیا لہذا انھین چھ مہینے قید سخت کی عدالت سشن سے سزا دیواے اور خسر صاحب بھی انھین کے پیچھے پیچھے داخل خارج ہون ۔ ہان عورت پر اسقدر رحم کیا جاتا ہے کہ بڑی سزا کے عوض مین دو مہینے قید سخت کی سزا دیجاتی ہے ۔ اتنا حکم ہوا تھا کہ پولیس کے ہرکارون نے تینون کو جیل گاڑی پر دے پٹکا اور یہ کر چلتے ہوئے ۔

میکدے سے میر جاتے ہین ذرہ تم دیکھ لو
مَے کا شیشہ ہے بغلین دست دلبر ہاتھ مین

راقم ۔ حضرت قبلہ عزیز مدظلہ ۔

تضمین بر تضمین

آزاد دین سے ہون یہ بیجا خیال ہے
ہان قید دین تفس کے سر پر وبال ہے
بے قید ہو کے رہ کہ پریشان حال ہے
گھبرا کے بار بار یہہ مجھسے سوال ہے
پابند فقہ کون ہوا ہو محال ہے ۔

آنکھون سے دیکھتے ہین کہ دنیا مین کل ہو
دل کے امنگ نکلے کہ آزاد ہو گیا ۔
کچھ غم نہین ہو دین جو برباد ہو گیا ۔
احکام دین سرے اوسکے شاد ہو گیا
یہ شکر ہے کہ میکدہ آباد ہو گیا

بے کھٹکے تو نے بادۂ گلرنگ کو پیا ۔
بوتل سے تیرا جی نہ بھرا خم کا خم پیا ۔
کیون ایسا حکم شرع سے ناراض ہو گیا
تحریم پر حلال کی اصرار کیون کیا

کہتا ہے کیون تو اپنی جہالت سے باز آ
تو نائب نبی نے یہ فتوی بھی دیدیا

حیرت مین مبتلا ہے سراسر جہول ہو
کیا تجھ سے ہم کہین کہ تو غیر عقول ہو

ناراض اہل دین سے ہو کر یہ اعتقاد
پیدا کیا ہے تو نے عجب بانیٔ فساد
کافر ہے نفس تیرا کہ اسیر ورا جہاد
شاباش تو نے خوب کیا ہے یہہ اجتہاد

اکنون باتفاق حلال است ہر شراب
پاسش بیا کہ خواہش تا زیست بے حساب

خوش دل مین اپنے بیعت پیر مغان سے ہو
ناخوش بہت مگر علمائے جہان سے ہو
بکتے تم اونکی شان مین جو کچھ زبان سے ہو
گستاخیون پہ ایسی ندامت کہان سے ہو

رندون مین گفتگو یہہ رہی کل تمام رات
اب شیخ جی کی شان مین بکیئے خرافات

پیر مغان سے تمکو یہہ امید کیون نہو
بے قید ہو گناہ مین پھر عید کیون نہو

جام شراب کے لیئے تاکید کیون نہو
رندون کے اس کلام کی تائید کیون نہو
وہ اسکے واسطے بھی نکالین گے کوئی گھات
لانا تو ہاتھ کیسے مزے کی کہی ہے بات

پی کر شراب شور جہان مین مچایا ہے
ایک سر پر آسمان کو تمنے اوٹھایا ہے
خوش فعلیون سے تنگ ہر اپنا پرایا ہے
سچ ہے حرام مال سدا تمنے کھایا ہے
کوئی حیا سکھتے ہین ہمکو ستایا ہے
مر دار بھی نہ چھوڑین یہ نقشہ جمایا ہے

ڈر کچھ نہین بغاوت شرع مبین سے
کیا کام اہل فسق کو مذہب کے دین سے

تمباکو کی گولیان

سابق مین یہ کارخانہ حضرت محمد عبدالرحمن کے نام جاری تھا۔ وہ بعد رحلت کے زمانے مین گولیون کا کارخانہ اونکے لڑکے حافظ محمد خلیل الرحمن کے نام سے دہلی مین جاری ہوگا جن صاحب کو گولیان لینا منظور ہون وہ بمقام دہلی چاندنی چوک بہ نشان کوٹھی حاجی علی جان و حافظ عبدالغفار سے خرید فرماوین۔

نئی کتابین

احمق الزمان۔ ظرافت کا دلچسپ ناول۔ مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ۔ جسمین خوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنو کے ایک قنمول لونڈے کے سوانح حیات اور دلچسپ پیرایہ مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدرآباد کا سفر۔ وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا۔ ریفارمری کے خبط مین مبتلا ہوکر وطن آنا۔ پھر یہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا۔ وہان ایک مس کے عشق مین پھنسنا۔ نکالے جانا۔ مس کا ہمراہ آنا۔ لکھنؤ کے طرح طرح کے مہذب آوارہ لوگون مین پھنسنا۔ پھر بے زری کیوجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجیب دلگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ ناول پہلے بھی شایع ہوا تھا۔ اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے۔ قیمت ۸ ر فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

کایا پلٹ۔ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ۔ اسمین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہے وہان واقعات مستلزم خرق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین۔ قیمت ۶ ر علاوہ محصولڈاک۔

میٹھی چھری۔ مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ۔ اسمین نہایت فصیحت اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ چالاک کیونکر کن حکمتون اور چالون سے دولت چھین کے قابض ہوتے ہین۔ بعض بعض حصے اس ناول کے غور کے لایق ہین قیمت ۱۲ ر علاوہ محصول ۔

حیات شیخ چلی۔ ظرافت کا ایک لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام۔ اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری۔ اونکی منصوبون کی نوعیت اور شیخ کی علمیت عجیب سنجیدگی و تحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ ر فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

سب جلے تن۔ داسوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد مچھا حسین صاحب ہوش۔ جس رنگ اور طرز مین واسوختے آجکل لکھے جاتے ہین اسکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے۔ آپکی شاعری تفریح کی۔ بچنے اور تقلید کرنے کے لایق ہے قیمت ۲ ر فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

جنتریہاے ظرافت سنہ ۹۲۔۹۳۔۹۴ء کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۲ ر جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۴ ر قیمت لیجائیگی۔

برہان الفراست۔ اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے مستند رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین۔ قیمت ۴ ر۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ

۱۴۰ اشتہار کتاب دولت باغبانی س

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی ہے جو زمانۂ سابق مین بادشاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربے حاصل ہوے ہین واسطے شائقین باغ اور امراکے جو اسکے قدردان ہین شایع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فصلی لنگڑا) کٹھل بھی امرود کا باغ لگانے مین منافع دکھلایا ہے چار بیگھے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد چندے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور اوسر افتادہ زمین عملی تھالے تیار کرا کے مثل خودرو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگاکر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے۔ بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جنمین (پیڑ) لگانے اور پیوند باندھنے کے وہ طریق جسسے آم بغیر ریشہ خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا جملہ طریق قلم باندھنے کے مع نقشہ جات کل مشہور میوہ خوشنما بیج گرد وطن وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول سے متعلق بیان گلاب مچکن دلاوری کا بہت بڑا تمامیتی پھول پیدا کرنا فہرست مفصل پھول دوامی اور فصلی (کچھ جڑی) اور ولایتی پھول کے درختان کے تام بخط انگریزی اردو تیار کرنا دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جس کے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین۔ اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری۔ آلو۔ گوبھی۔ کرم کلا۔ شلجم وغیرہ کا جس سے پھل پھول کلان لذیذ پیدا اور بکثرت ہوتے ہین۔ خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے ملاح وغیرہ ککڑی کیرہ وغیرہ کا یہ کتاب ۱۲ صفحہ پر ۱۰۲۶ ۔ آنکہ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصولڈاک ۸ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت۔ قدردانون کے نزدیک دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ اور سپرنٹنڈنٹ باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین اوسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھاتے ہوے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین۔ شائقین بہت جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا۔

دیگر وزیر جنتری

برآورد تنخواہ ۸ ر سے دو ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انکم ٹکس سود برآورد مزدوری روز ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دو سو برس کی شامل ہے۔ یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فوج بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے ہین اور بانٹتے ہین نہایت کام کی ہے اور بجاے رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے قیمت ۲ ر تمام حضرات کو اسکا ملاحظہ ضرور کرنا چاہیئے۔

المشتہر

منشی شمشاد اور منشی وزیر علی الہ آباد (محلہ بخشی بازار)

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت و طہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ کے حق مین شفیق استاد ہین۔ ہر جہت تیار ہوکر ۔ ۔ ۔ ہے۔

المشتہر

اسلام حسین لکھنؤ جھوانی ٹولہ

پانچ ہزار روپے انعام
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔
ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - مرزا ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے - ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بتیس روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے - تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء میں جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

نمبر ۵

"شاگردوں کی تعداد"

یہ سرخی لکھکر فاضل مؤلف نے چنان و چنین کے بعد آٹھ سو شاگرد مرزا صاحب کے تجویز کیے ہیں مگر ہمکو نہایت افسوس ہی کہ جو فہرست آسکے چلکر اُنھوں نے صفحہ ایک سو بتیس ۱۳۲ سے ایک سو تینتیس تک تحریر کی ہے اوسمین صرف (۳۲) شاگردوں کے نام لیے ہیں۔ کیا پچاس شاگرد بھی اس قابل نہ تھے جو ملک کے سامنے پیش کیے جاتے اور ملک اونکی لیاقت اور علمیت کا اندازہ کرتا۔ سات سو اڑسٹھ شاگرد خدا جانے کس ملک کے اور کس ولایت کے ہونگے جنکا نام تک بھی مولف نے نہین تحریر کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تعداد بالکل غلط ہے بلکہ صرف بتیس ہی شاگرد مرزا صاحب کو آج تک ملے ہین اور اگر ایسا نہین ہے تو بقیہ شاگرد کسی قسم کا مادہ نہین رکھتے ہین اسواسطے اونکے نام قلم انداز کیے گئے۔ ان (۳۲) شاگردون مین اکثر ہمارے ملاقاتی ہین اگر ہم اونکی لیاقت کا ذکر کرین تو مرزا صاحب کو خفت ہوگی۔ بجز اس کے کہ مرزا صاحب کی طرح وہ لوگ بھی محض غزل گو ہین اصناف سخن پر قدرت نہین رکھتے بہرحال آٹھ سو کی تعداد لکھکر پچاس نام بھی نہ لکھنا نہایت درجہ اوستاد کی توہین کرنا ہے۔ آخر مین تشبیہ امیوری کی نسبت جو کچھ مؤلف نے لکھا ہی یہ کوئی مرزا صاحب کی کرامت نہین ہی۔ یہ خداداد بات ہی۔ سیکڑون جاہل اسوقت ایسے موجود ہین جو عمدہ سے عمدہ شعر کہتے ہین۔ تذکرہ آب حیات کو دیکھو۔ وسمین بہت ایسے لوگ پاؤ گے کہ جنکی زبان اور شعر اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہین اور علم لیاقت کچھ بھی نہین اور ایک زندہ تصویر مرزا صاحب خود ہی موجود ہین کہ جو بعض شعر اعلیٰ درجہ کے کہہ جاتے ہین مگر کسی علم و فن مین دستگاہ نہین رکھتے۔

حضور نظام کا کلام سوانح عمری مین معلوم نہین کس وجہ سے درج کیا گیا۔ اس لیے کہ کسی کی خاص لائف مین دوسرے کے حالات درج کرنا فن بیوگرفی کے خلاف اصول ہو۔ اگر اس خیال سے درج کیا گیا ہی کہ وہ داغ کے شاگرد ہین تو اور شاگرد کیون محروم کیے گئے۔ اور اگر محض خوشامد اور چاپلوسی کی غرض سے ایسا کیا گیا تھا تو شعر دیکھ بھال کر انتخاب کیے ہوتے۔ بعض شعر ایسے انتخاب کردیے ہین جنپر اکثر نکتہ چینون کی نظر پڑ لی ہو مگر بسبب سوء ادبی کے کچھ خیال نہین کیا جاتا ونیز اس لحاظ سے کہ خدا جانے اصل شعر اعلیٰحضرت کا کس پایہ کا ہوگا جو بگاڑ کر ایسا بنایا گیا ہے اسواسطے چار ورق الٹ کر سوانح عمری کے

دوسرے حصہ کے ... ریویو شروع کرتے ہین

(مرزا صاحب کے ذاتی خصائص)

"مرزا صاحب کے ان مختصر سوانح مین جس قدر واقعات و حالات لکھے گئے ہین وہ سب قابل غور ہین مگر سب سے زیادہ یہ بات خیال کرنے کے قابل ہے کہ آپنے یہ شہرت یہ عزت یہ بات سب اپنی ہی کوشش اور محنت سے حاصل کی حیدرآباد آنے سے پیشتر یہان کے روسا و عظام نے خطوط بھیج بھیج کر آپکو طلب کیا۔ مگر آپنے نواب خلد آشیان کے مقابلہ مین اونکی تحریر پر ذرا التفات نہین کیا اور یہان آنے کے بعد بھی موجودہ امرا و رؤسانے مختلف پیرایون سے آپکی اُمیدواری کے زمانے مین بارہا کہا کہ آپ کیون اسقدر ذاتی تکلیفین اوٹھاتے ہین ہمارے مکان موجود ہین آپ اور جب تک جی چاہے بآرام و آسائش قیام فرمائیے آپنے جواب مین یہی کہا کہ آپکی مہربانیون کا ممنون ہون۔ مگر یہان آپکے پاس نہین آیا ہون صرف اتنا ہی چاہتا ہون کہ اگر جی چاہے اور کوئی ہرج نہو تو میرے پیشگاہ سلطانی مین کلمۂ الخیر فرما دیا کیجیے۔ اس قسم کی آن بان اور پاس وضع کے ساتھ یہ امر بھی قابل قدر ہے کہ باوجود موجودہ عزت اور قدر کے آپ نے کبھی اپنے کسی مخالف کی بدخواہی نہین چاہی معاندین نے طرح طرح کے طریقے آپ کے بدنام کرنے کے اختیار کیے۔ مگر آپنے جناب سنا بھی فرمایا کہ مین نے اس معاملہ کو منتقم حقیقی کے سپرد کیا ہے۔"

غالباً اس عبارت کو پڑھکر ناظرین نے مرزا صاحب کے خصائص کا حال دریافت فرمالیا ہوگا اول یہ کہ مرزا صاحب نے اپنے ہی دست و بازو سے یہ شہرت اور عزت حاصل کی اور شاہ نصیر۔ ذوق۔ سودا۔ انشا۔ غالب وغیرہ نے اپنے قوت بازو سے کوئی بات حاصل نہین کی تھی اونکی شہرت اور عزت کا باعث یا تو حضرت بابر تھے یا مرزا صاحب کا خاندان۔ بے الکل بات کا کتنا نادانی ہے۔ دنیا مین ہر اہل کمال نے اپنی ہی کوشش اور محنت سے فروغ پایا ہے۔ تیمور کی سوانح عمری دیکھو اوس نے صرف اپنی کوشش اور ہمت سے کیا کچھ فتوحات نہین حاصل کیے۔ نپولین بونا پارٹ کو دیکھو کہ اوسکی کیا حالت تھی اور اوس نے اپنی کوشش سے کیا بات حاصل کی۔ میر سودا۔ انشا۔ ذوق۔ کی کون عزت اور شہرت مین بڑھا دینے والا تھا۔ ہم نہین جانتے داغ کی کیا خصوصیت اور اولیت فاضل مولف نے سمجھی ہے۔ دنیا مین ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ اسمین مرزا صاحب کی کوئی تخصیص نہین ہو اور اگر یہی پوچھیے

ہو۔ تو ابتدا ہی سے خداوند تعالےٰ نے اونکو ایک ذریعہ ایسا دیا تھا کہ جسکی وجہ سے وہ شاعر بھی بن گئے۔ اور نامور بھی ہوگئے یہ بات اور لوگون کو نصیب نہین ہوئی۔ اورون نے جو کچھ حاصل کیا اپنی ہی محنت اور کوشش سے حاصل کیا۔ رہا یہ امر کہ حیدرآباد مین مرزا صاحب نے کسی کے گھر پر قیام نہین فرمایا اور کسی کے ممنون نہین ہوئے۔ اس پر ریویو کرنا ہم فضول سمجھتے ہین۔ اس لیے کہ ادبار اقبال پر بحث کرنا اس زمانہ مین تہذیب کے خلاف ہی۔ اور ہم مرزا صاحب کے ذاتی حالات سے بحث کرنا۔ پسند نہین کرتے رہا یہ امر کہ مخالفین کی تنگ خیالی تھی مگر فاضل مصنف کا خصوصیت کے ساتھ بار بار اس خصلت کا ذکر کرنا۔

> در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست

کے مذاق کے خلاف ہے۔ دکن مین گرامی وغیرہ نے واقعی مرزا صاحب کے ساتھ تنگ خیالی سے کام لیا مگر بحث جو کچھ تھی وہ فن کے متعلق تھی جسکو ہجو سمجھنا۔ اور اوسے مخالفت کے قصہ بنانا۔ یہ فاضل مصنف کا کام ہے۔

ہم نے بار بار یہ لکھا ہے کہ فن بیوگرفی کے خلاف ہر ایک داقعہ پر بحث مصنف نے کی ہے اسیطرح یہ سرخی ہی ہے "مرزا صاحب کے ذاتی خصائص۔" اس کے بعد چاہیے تھا کہ وہ باتین جو واقعی خصوصیت کے ساتھ مرزا صاحب مین موجود ہین اور اخلاق سلیم اور لطف سخن بیان کیا جاتا۔ اوسکو چھوڑکر مصنف دوسرے جادہ پر چلنے لگے جس سے کوئی اولیت مرزا صاحب کی تو ثابت نہین ہوئی۔ کچھ اعتراض امرائے دکن پر ہوگئے کچھ اعتراض غالب۔ وذوق۔ سودا۔ امیر پر ہوگئے۔ کچھ اعتراض معاندین و مخالفین پر کردیے گئے۔ اور سرخی کی شرح پوری ہوگئی۔ کاش یہ سوانح عمری کسی سعادتمند شاگرد کی لکھی ہوئی تو ایسا موقع اعتراض کا نہ آتا۔ فقط۔

(باقی آیندہ)

راقم۔ شوکت جنگ۔

چار دربار کا خاتمہ

> بجین گی وردیان ہونگی ادا مین توپ سر ہوگی
> نہ ٹھہرا اسقدر شام شب فرقت سحر ہوگی

دربار دہلی مین شریک ہونیکا اشتیاق مجھے بہت تھا مگر خدا جانے مین بدقسمت ہون یا دربار یون کی بدنصیبی کہ نہ وہ مجھ سے فیضیاب ہوسکے نہ میرا شوق کامیاب ہوا۔ دو ہفتہ پہلے سے امراض فصلی نے مجھے ایسا دبایا کہ جو کچھ دربار کیواسطے جمع کیا تھا دوا دوش مین صرف ہوگیا۔ مجبوری کا نام شکر ہی افسردہ ہوکر بیٹھ رہا۔

> پاؤن مین ہے زنجیر مین چل ہی نہین سکتا
> ارمان ہون مفلس کا نکل ہی نہین سکتا

پھر بھی یہ خیال سوہان روح تھا کہ گو میرے ساتھ میرا اوباغو بھی مفلس ہو گیا لیکن شاہ اودھ یعنی اودھ پنچ کا نذرانہ تو دینا ہی پڑیگا۔ خدا کی قدرت دیکھیے۔ کہ تیموری کو میرا قدیم دوست ترزہ افریقی اقصاے عالم کی سیر کرتا ہوا میری دولت ملازمت سے فائز ہوا۔ مین اپنے دوست کی ملاقات سے دم بھر کے لیے خوش تو ہو گیا لیکن نذرانہ کی فکر نے دل کا دھنی حال رکھا میرے دوست نے کہ فن قصہ گوئی مین شہرہ آفاق و اتفاق کی بندش مین نہایت مشتاق تقریر خوش اسلوب طرز بیان محبوب ہو مجھے اسطرح شگفتہ کیا کہ بگل نوازہ افواہ عیش و نشاط و مبیذ سرا سے اردو سے فرحت وانبساط اسی مین سلطان سر بہ شار مالی شاہنشاہ ملک خوش بیانی عالیجاہ خبرت پناہ حضرت اودھ پنچ کے حضور مین اسطرح نغمہ سرا ہون کہ میری پیدائش افریقیہ مغرب مین ایک درخت کہن سال کے سایہ مین واقع ہوئی جسکے واقعات پیدائش قومی پیدائش سے بالکل مخالف ہین میں نے کبھی مثل قومی بچون کے مادر مہربان کی بیبائی کو اپنے سے تکلیف نہین دی۔ پیدا ہوتے ہی ایک جست مین اوس درخت کہن سال کی پنگی پر جو لیئے فلعار بیان ہونے لگا۔ یہ جست قبل از وقت میری ہونہاری کی دلیل روشن تھی مادر مہربان بہت خوش ہوئی اور میری تعلیم و تربیت کی فکر کی۔ چونکہ والدہ صاحبہ کو ایک ڈاکٹر سے حسن عقیدت تھا جب مین ہوشیار ہوا اوسکے سپرد کر دیا مختصر یہ کہ ڈاکٹری تعلیم نے لنگور سے آدمی بنا دیا۔ ؎

سگ اصحاب کہف روزے چند
پے نیکان گرفت مردم شد

ڈاکٹر موصوف کی معیت مین مینے بڑے بڑے سفر کیے۔ اور جو کہ تنزلات دیار و امصار کے آب و ہوا میرے جسم مین سرایت کر گئی تھی لہذا تاثیرات مختلف سے میری عمر بھی ترقی کرتی تھی اس خیال سے کہ نظر نہ لگے اپنی ٹھیک عمر نہ بتاؤنگا یہ سمجھیے کہ طلسم ہاے سبع سیارہ۔ حیرتکدہ اقصیٰ قصر تیجبانی میرے سامنے مفتوح ہوے طلسم ضیا کی بنیاد میرے ہاتھون پڑی طلسم کشا کی زیارت مینے اچھی طرح کی۔ جزائر خالدات مین زہرہ جبین لعنائی کی بزم شادی سلطان البیضا کی خانہ آبادی اسقلینوس الہی کے انتظامات زاہدہ خاتون کی کشف و کرامات یہ سب واقعات گویا کل گذرے۔ مین سمجھتا تھا کہ پھر ایسا منظر نہ پڑیگا لیکن جب دامن کوہ بیضا مین معز الدین کا عقد شمسہ تاجدار کے ساتھ واقع ہوا اور حکیم قطاس الحکمت کے کرامات تسخیر روحانیات کا تماشا طلسم بیضا کا انکشاف سلاطین کا میدان مصاف لاکھو کا مارا جانا جستر یاقوت کا پانا رزم و بزم کا لطف ساتھ ساتھ نظر پڑا تو اسقلینوس اور زاہدہ خاتون کو بھول گیا بلکہ یقین

کہ اب دنیا مین کوئی جلسہ اسکا موزون نہوگا۔ لیکن میرے عقیدے نے پھر غلطی کی کیونکہ جسوقت مین جزائر مغرب کی سیر مین مشغول تھا ایک نوجوان شاہزادی کی اقبال مندی نے مجھے غریق تحیر کر دیا۔ یہہ شاہزادی نوجوانی مین باپ اور چچا کی جانشین ہوئی۔ یتیمی سے اسکا دل پژمردہ تو ہو گیا تھا لیکن جبین پر بل نہ آنے دیا۔ تخت سلطنت پر قدم رکھتے ہی دنیا کا انتخاب کیا۔ اسکا عہد سلطنت فتوحات کا مخزن بنا۔ سیکڑون جزائر زیر نگین آگئے۔ مشرق مین اسکی سلطنت کا دائرہ ایسا وسیع ہو گیا کہ سلاطین عالم نگاہ رشک سے دیکھنے لگے۔ خودمختار والیان ملک اس کے باجگذار رہے۔ اسکا پرچم علم فلک الافلاک پر لہرانے لگا۔ وسعت سلطنت باجگذارونکی کثرت اور بعض مصالح ملکی کے تقاضے سے مدبران سلطنت نے ایسی بلند اقبال شاہزادی کو صرف شاہی کے لفظ سے مخاطب کرنا کسر شان سمجھا خطاب شاہنشاہی کے لیے ملک مشرق مین جو شہر کہ سلاطین ماضیہ کا تخت گاہ تھا دربار کے واسطے تجویز کیا۔ دربار کا اہتمام و انتظام ایک عالی منزلت قائم مقام کے سپرد ہوا سلاطین ہفت اقلیم کو نیوتہ دیا گیا شہر کے گرد و گرد عالیشان خیمہ و خرگاہ کا نیا شہر بسایا گیا۔ شہر سے کچھ فاصلے پر ایک مسدس مصفا مثل تخت گاہ اس قدر بلند دو سو چالیس فٹ مدور تیار ہوا چارون طرف سنہرا جنگلا لگا اوس پر ایک لاجواب سبک شامیانہ بارہ ستونکا قائم کیا گیا۔ شامیانہ کی چوٹی پر ایک مختصر مسند رکھی گئی اوس پر تاج شاہی رکھا گیا۔ اعلان شاہنشاہی کے دن افواج مشرق و مغرب کی زرق برق وردیان فوجی باجون کی نغمہ سرائیان والیان ملک کے لشکرون کا ازدحام باہمی میل جول کا بلیغ اہتمام عجب حیرت انگیز سمان تھا۔ اگر ملکہ مغرب کی بیوگی سے مجھے واقفیت نہوتی تو اس جشن پر بزم عقد کا گمان ہو جانا کچھ عجب نہ تھا۔ جب قائمقام سلطنت نے ساعت سعید مین تخت پر جلوس کیا تو بین سر ہوئین افواج نے سلامی اوتاری نقیب سلطانی نے بآواز بلند مشتہر کیا کہ ملکہ مغرب نے آج سے خطاب شاہنشاہی لیا۔ اللہ اکبر اوسوقت جوش مسرت کا عالم قابل دید گویا اسلام کا روز عید تھا۔ غرض بخیر و خوبی دربار شاہنشاہی ختم ہوا۔ والیان ملک نے نشان و تمغے پائے خیریت سے گھر آئے۔ اب میرا وہان کیا کام تھا یہ کہتا ہوا روانہ ہوا۔ ؎

تھک گیا قبلہ نما گرم تکاپو ہو کر۔
مین کبھی چین سے بیٹھا نہین یکسو ہو کر۔

زمانہ دربار سے ملکہ کی وفات تک جو واقعات عالم نظر سے گذرے اونمین اہم واقعات آرمینیہ کی بغاوت یونان کی شرارت سوڈان کی چڑھائی چین کی

صفائی سرحد کی چھیڑ چھاڑ جنوبی افریقہ کی مار دھاڑ ہے مین جنوبی افریقہ مین تھا کہ ملکہ مغرب کی وفات کی خبر سنی گئی ایسی اقبالمند شہزادی کے مرنیکا مجھے بہت افسوس ہوا۔ رسم تعزیت ادا کرنیکا قصد تھا کہ دفعتہً ولیعہد سلطنت کے علیل ہوجانے سے تعزیت الشاہی کا ایک ساتھ ادا کرنا مناسب نہ سمجھا۔ آجکل مین کر ڈ گریڈ ڈیلاری وغیرہ کو خیرات مانگنے مین امداد دے رہا تھا کہ سلطنت مشرقی سے جشن تاجپوشی کا نیوتہ پہونچا اس نیوتہ نے مجھے باغ باغ کر دیا کرو گر اور ڈیلاری کو مصروف خیرات خواری چھوڑ کر تخت گاہ مشرقی مین نازل ہوا شاہنشاہ کے قائم مقام اور جشن تاجپوشی کا انتظام و اہتمام اور دربار کی شان و شوکت دیکھکر والیان فرنگ کی سطوت و عظمت کا سکہ میرے دل پر بیٹھ گیا جشن خالدات بزم کوہ بیضا افسانہ پارینہ معلوم ہوے۔ اسقلینوس الہی اور قسطاس الحکمت کے روحانی کرشمے عقلی صنعتون کے سامنے ہیچ نظر آئے۔ شاہی کیمپ کا نشان ایک پہاڑی کے دامن مین اوڑ رہا تھا وہان سے تقریباً ایک میل تک پچاس فٹ چوڑی سڑک بنی ہے دونون طرف سو سو فٹ چوڑا سبزہ زار کنارے کنارے پھولدار گملون کی بہار پھر دونون طرف سفید اور سنہرے خیمون کی قطار ہے کیمپ کے آخر بلند حصہ پر چار خیمے بڑے عالیشان نصب ہین درمیان مین ایک لاجواب شامیانہ استادہ ہے مقناطیسی روشنی کا تار ہر خیمہ مین لگا ہے۔ خاص مقام دربار کی زیب و زینت رفعت و شوکت بیان کرنے مین میری قوت ناطقہ محض نابالغ ہے۔ یہہ سمجھیے کہ مخزن عجائبات فرنگ۔ منبع نوادرات رنگ برنگ یہی مقام ہے۔ ایک مختصر مگر عالیشان خوشنما چبوترہ ہے جسکو پانچ ہزار کاریگرون نے درست کیا ہے۔ اسی چبوترہ پر تخت شاہی بچھا قائم مقام شاہنشاہ نے بسیرگی جلوس کیا۔ اوسوقت دربار اکبری کی شان نظر آتی تھی والیان ملک نہایت آن بان سے کٹ پتلیون کیطرح اپنی اپنی جگہ قرینے سے بٹھائے گئے نشان و تمغے لٹکائے گئے۔ بازیگرنے زبان سریانی مین ٹھمری گائی دہناسری کی تان لگائی سامعہ نے لطف اٹھایا ناطقہ بندتھے سر رضا ہلایا قصہ مختصر جو شخص قرہ افریقی کا ہم نفس ہے یہی کہیگا کہ ایک بار دیکھا دوسری بار دیکھنے کی ہوس ہے۔ فقط۔
بقلم۔ نیرنگ خستہ جگر۔

انوکھی غزل ریختی

کترہی لیتی ہین دم بھر مین قینچیان اچھی
اگرچہ ٹاٹ کی سلواؤ میانیان اچھی
نگوڑا دیکھنے ہی بھر کا ہے وہ کہتے ہین
ہین تیرے مرغ سے تو میری مرغیان اچھی

جشن تخت نشینی

سایۂ چتر تو تا روز ابد پاینده باد
آفتاب جاہت از اوج شرف تابنده باد

نئے جو پہنچے جی صاحب شراب خانے مین
تو اون کے سر پہ پڑین رات جوتیان اچھی

عجیب رنڈی ہے جو روپے کمانے کو نکی
قسم ہے اس سے تو ہوتی ہین بھٹنیان اچھی

پکائی دال تو اوسمین نمک کا نام نہ تھا
مزے مین ہوتی ہین اس سے تو گھنگنیان اچھی

جو کھانا کھانے گئے ہم تو جوتے کھو آئے
کھلا ئین یار نے بلوا کے روٹیان اچھی

گمان ہوا مجھے یہ بولنے لگے مینڈک
یہین سے تو ہو گیا تم نے لین مرکیان اچھی

رہا نہ بر تا ہمی ثابت نہ پائجامہ ہی
ترے پھوسنے پہ تھین یار جھاڑیان اچھی

رکھا جو ہاتھ شب وصل انکے سینہ پر
تو بولے قہر ہے اس سے تو چٹکیان اچھی

نہ مجھ سے نیکی کبھی تم نے اور نہ گرم کیا
دکھائین جاڑے مین یہ ٹھنڈی گرمیان اچھی

پڑے ہین شیرین سخن آپ حضرت بیدم
دہان سے آپکی ہونکلی نہ ریوڑیان اچھی

راقمہ - بیدم -

یہ دو عیدین مین اتفاقات ہی

سے اتفاقی ملاقات ہے

دو عیدین کیا معنی - سچ پوچھیے تو تین چار بلکہ مع مبالغہ ہزار عیدین کہئے تو خلاف قانون نہین ہوسکتین - یہین تین پانچ - یعنی شش و پنج بکسر مسر ہجر مجر کی ضرورت نہین - سیدھی سی تو بات ہے سے ایک سرے سے گن چلیے -

(۱) جنٹے تو سمجھئے کرسمس یعنی بڑے دن کی عید ۲۵ - دسمبر والی جو ہر سال سردی مین کیک - بسکٹ - پڈنگ مرغی - انڈے - ٹرکی - شامپین - برانڈی تیاریان اخروٹ بادام - مصری نوش جان فرمانے آتی ہین - السٹر - اور کوٹ - ریپر - کمفرٹر - اوڑھے لپیٹے - ڈاڑھی مونچھون مین برف اور کہرے کی روئی جما - ے تشریف لاتی ہین - اور سردی مین دلون کو گرما جاتے ہین -

(۲) یکم جنوری کو نستر نوروز یعنی چھوٹی کرسمس پرانے کپڑون کیطرح - سنہ - ماہ - اور جنتری - رجسٹر کتاب زمانہ کا ورق الٹنے تشریف لاتی ہین -

(۳) اس برابتی مین سوکھے سہمے - روزہ دار - افطار خوار مسلمانون کے مولوی عید الفطر صاحب ع - گلے مین کرتے بیانقش ہاتھ مین چھاق کے ساتھ لبالب دہ ؟ لمبی ڈاڑھی اور مٹی سحری بلند کی خالی کرتے - نیم اور اسکے نیچے ٹیسے لٹکائے - تسبیح گلے مین ڈالے حمائل تشریف گردن مین اڑی ڈالے - دروہ سولون رشک تہامنور کے آئند و شکیہ قبرستان کے خرمون کی جات عید گاہ ہون مین دوگانہ کے شوق مین تشریف لارہے ہین -

(۴) چوتھے ان عیدون کی تمکنطمطراقی مع دبدبہ مزید فیہ حور سنہ او خلفگی مصافحہ بازی کے واسطے بڑی جنگی دھوم دھامی عید یعنی شہنشاہ اڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کے جشن کا دربار اس پہلی جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو اسپیشل ٹرین بلکہ اسپیشل اگبوٹ مین جھم جھماتا سارے ہندوستان کی ریاستون دولت و ثروت - آرائش زیبائش - بناوٹ - سجاوٹ خیمہ و خرگاہ - روساء امراء - والیان ملک - ہاتھی گھوڑے - فوج - حکام ملکی و مالی کو جلو مین لیے ہوے - تشریف لائے انکے قدوم میمنت لزوم کی وہ برکت ہے کہ اعلی سے لیکر ادنی تک خوش بشاش ہنسی اور خوشی کو اوڑھے لپیٹے - کھانا - پینا - پھانکتا ہی - بلکہ یہانتک کہہ سکتے ہین کہ اگر مرتا بھی ہے تو مارے خوشی کے مرتا ہے - مساعون بھی ہوتا ہو تو خوشی کا - بخار بھی آتا ہے تو خوشی کا - جیسے بھی بولتا ہے تو خوشی کا بچو بھی اگر بکری وغیرہ اونٹا تو اس دفعہ وہ بھی بجائے ٹھون ٹھوان رونے کے قلقاریان مارتا ہی ہوگا - زچاؤن کو چاہیے دردزہ مین تکلیف کے خیال سے اوہ آہ ہرگز نہ کرین بلکہ زور سے قہقہہ لگائین - اسلئے جاہل اور ان عیدون کی ترسنگ لینی کی دستکاری چاندسا بچہ کھٹ سے تولد ہوجائیگا -

راقم عیدو

دزد از خانہ مفلس خجل آید بیرون

ایک اخبار کے دفتر مین شب کو ایک چور صاحب تشریف لائے اور ادھر ادھر اندھیرے مین ٹٹولنے لگے کھٹکا پاکے منیجر بیچارے چونک پڑے سمجھے کوئی چور دولت کی تلاش مین تکلیف فرما رہے ہین -

فضول تکلیف کا خیال دامنگیر ہوا - معاملے کی بات - دوستانہ صلاح سے دریغ کرنا گناہ عظیم سمجھے نہایت شائستہ اور مہذب طریق سے یون گفتگو شروع کی -

منیجر - بھائی چور صاحب - آپ کیون تکلیف دولت کے واسطے فرماتے ہین -

(چور صاحب کو دبجھتی ہوئی - سمجھے خوب الو چیرین گے - لکھنے چند صرف قلم کے بہادر ہین - مارے ڈر کے سب بتا دینگے گڑگڑا کے بولے -)

چور - مال ڈھونڈھتے ہین اور کیا کرتے ہین -

بہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف

بامید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

ہمارے حضور شہنشاہ اسکاٹلینڈ مین اسطرح شکار آہوان فرماتے تھے -

تمباکو کی گولیان

سابق مین یہ کارخانہ حضرت محمد عبدالرحمن کے نام جاری تھا۔ وہ بار عمری کے زمانے مین گولیون کا کارخانہ اونکے لڑکے حافظ محمد خلیل الرحمن کے نام سے دہلی مین جاری ہوگا جن صاحب کو گولیان لینا منظور ہون وہ بمقام دہلی چاندنی چوک بہ نشان کوٹھی حاجی علی جان و حافظ عبدالغفار سے خرید فرماوین۔

نئی کتابین

احمق الزمان ۔ ظرافت کا دلچسپ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوشگوار باغنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نو عمر کے سوانح جیسے اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدرآباد کا سفر۔ وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا۔ بیکار مرض کے خبط مین مبتلا ہوکر وطن آنا۔ پھر یہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا۔ وہان ایک مس کے عشق مین پھنسنا۔ نکالے جانا۔ مس کا ہمراہ آنا۔ لکھنؤ کے طرح طرح کے مہذب آوارہ لوگون مین پھنسنا۔ پھر بے زری کی وجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب دلگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ ناول پہلے بھی شایع ہوا تھا۔ اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے۔ قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصولڈاک ۔

کایا پلٹ ۔ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ۔ اسمین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہو وہان واقعات مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین۔ قیمت ۸ر علاوہ محصولڈاک ۔

میٹھی چھری ۔ مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ۔ اسمین نہایت چست اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ چالاک نوکر کن حکمتون اور چالون سے دولت چھین کے قابض ہوتے ہین۔ بعض باتین جسمے اس ناول کے غور کے لائق ہین قیمت ۸ر علاوہ محصول۔

حیات شیخ چلی ۔ ظرافت کا ایک لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب بلکار سرکار نظام۔ اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری ۔ اونکے منصوبون کی نوعیت اور شیخ کی علمیت عجیب نیند گی

وتحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصولڈاک ۔

جلے تن ۔ واسوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمود عباس حسین صاحب ہوش۔ جس رنگ اور طرز مین واسوخت آجکل لکھے جاتے ہین اوسکا ظرافت کے ساتھ ہو نہ پایا گیا ہے ۔ اسکی شاعری نفوع گوئی دیکھنے اور تقلید کرنے کے لائق ہے قیمت ۲ر فی جلد علاوہ محصولڈاک ۔

جنتریہاے ظرافت سنہ ۹۲ ۔ ۹۳ ۔ ۹۴ء کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۲ر جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۴ر قیمت لیجائیگی ۔

برہان الفراست ۔ اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے مستند رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین ۔ قیمت ۴ر

المشتہر ۔ منیجر اودھ پنچ

اشتہار کتاب دولت باغبانی ۱۲۷۰ ص

یہ تحفہ کتاب جسمین مجتبی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک بیش مال سے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ قیصرباغ آباد سے اور ۲۰ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوے ہین واسطے شائقین باغ اور امراے جو اسکے قدردان ہین شایع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فصلی لنگڑا) کٹھل بھی امرود کا باغ لگانے مین مرچا نفع دکھلایا ہے چار بیگھے کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد چندے ہوگی اور ہر سال اسکی ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور افتادہ زمین عمل تھالے تیار کرانے مثل خودرو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے ۔ بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جنمین (بیڑ لگانے اور پیوند باندھنے کے وہ طریق جنسے آم غیرمعمولی خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہونگا جملہ طریق قلم باندھنے کے معہ تحفہ جات کلہا مشہور میوہ خوشنما تین [illegible] وغیرہ اوہ

فصلی اور دوامی پھول کے درختان بیان قلمہ گل بوٹی کا بہت بڑا نمایشی پھول پیدا کرنا فہرست ماسنے جیسے : اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کا نام بحفظ انگریزی اردو زراعت دوب گھاس جسمین [illegible] [illegible] گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین ۔ اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو ۔ گوبھی ۔ کرم کلا ۔ شلجم وغیرہ کا جس سے پھل پھول کلان لذیذ اور بہ افراط بکثرت ہوتے ہین ۔ خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے ملاح وغیرہ دیکھے کیڑون ذخیرہ کا یہ کتاب ہے صفحہ ۱۰۲۶ ۔ انکا کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصولڈاک ذمہ خریدار ۔ پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت ۔ قدردانون کے نزدیک دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصنف اور سیر تسہر و بات کی ہے جو اس فن مین کمال [illegible] و سکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ [illegible] ہوے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد [illegible] کرین ۔ شائقین بہت جلد منگوائین اور باغ [illegible] لگائین تو جلد تیار ہوگا ۔

دیگر وزیر جنتری

برآورد تنخواہ ۸ر سے دو ہزار روپیہ تک جسمین جنتر انکم ٹکس سود براورد مزدوری اور ایک سالانہ [illegible] دوامی دو سو سے دو سو چوبیس کی شامل ہے ۔ یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فوج بخشیان افواج وغیرہ جو تنخواہ کا بل بناتے ہین اور بانٹتے ہین نہایت کام کی ہے اور بجاے رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے [illegible] نام عہدہ داران کا بھی صاف ارقام کرنا چاہیے ۔

المشتہر

منشی شمشاد اور منشی وزیر علی الہ آباد محلہ بخشی بازار

"پیاری سہیلی"

ضروریات [illegible] و طہارت کے خطوط جو طرح طرح سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ کے حق شفیق اوستاد ہین ۔ ہمہ جہت تیار ہوکر ۸ر کو [illegible] ہے ۔

المشتہر

اسلام حسین لکھنؤ محلہ [illegible]

تازہ سندات
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزون ـ میڈیکل کالج کے پرنسپلون ـ ڈاکٹرون ـ والیان ریاست او ـ
ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق
فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ـ
ضعف بصارت ـ تاریکی چشم ـ دھند ـ جالا ـ پڑوال ـ غبار ـ پھولا ـ سبل ـ سرخی ـ ابتدائی
موتیابند ـ پانی جانا ـ خارش وغیرہ ـ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر
اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک
کی حاجت نہین رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے ـ قیمت اسلیے کم رکھی ہے
کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین ـ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے
ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے ـ خالص ممیرہ
فی ماشہ مبلغ بیس روپے ـ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ ـ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ـ
درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین ـ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے
اشتہارون سے بچنا چاہیے ـ
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے ـ تو اسی کو
مبلغ پانچہزار روپے انعام دیا جائیگا ـ جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطالبے کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے
پانچ ہزار روپے انعام